

عمران سینئر

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون! نیا ناول "عمران کا اغوا" پیش خدمت ہے۔ یہ ناول اپنے نام کی طرح دلچسپ بھی ہے اور سنسنی خیز بھی۔ عمران جو اپنے تجربے اور ذہانت سے ناقابل تنخیر سمجھا جاتا ہے اور جس کے نام سے ہی دنیا بھر کے سیکٹ ایجنت اور میں الاقوامی مجرم کا پ جاتے ہیں۔ وہی عمران ایک تنظیم سے دوسری تنظیم کے ہاتھوں اغوا ہوتا چلا جاتا ہے اور باوجود اپنی ذہانت، تجربے اور عقل کے وہ اپنے آپ کو ہر لمحے انتہائی بے بس محسوس کرنے لگتا ہے۔ تب اسے احساس ہوتا ہے کہ اس کی کامیابیوں میں صرف اس کی اپنی ذہانت اور عقل کا ہی ہاتھ نہیں ہے بلکہ اس پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور یہ احساس خاص طور پر اس وقت بڑی شدود میں ابھر کر سامنے آتا ہے جب عمران کی نالگیں ہمیشہ کے لئے بے کار کردی جاتی ہیں اور عمران باوجود اپنی کوشش کے اس معدوری کو دور نہیں کر سکتا اور جب اسے مکمل یقین ہو جاتا ہے کہ اب وہ مکمل طور پر اپانچ ہو کر رہ گیا ہے تو اس وقت یقیناً اس کے دل میں اگر اپنی عقل و ذہانت، تجربہ اور کارکروگی کا کوئی گھنٹہ موجود بھی تھا تو وہ یقیناً دور ہو گیا ہو گا۔ عمران کی اس معدوری سے سیکٹ سروس کے اراکین خاص طور پر جولیا، جوزف، جوانا اور ٹائیگر پر کیا گزری۔ یہ سب کچھ بھی اس انتہائی منفرد

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

عمران کا اغوا

منظہر کلیسیم ایم، الے

یوسف برادرز پاک گیٹ
مُلتان

سیکرت ایجنسٹ تو وہ عظیم ہے لیکن بھیت عام انسان وہ کیا ہے۔ اس کی نبھی زندگی، اس کا دوسروں کے ساتھ رویہ، یہ سب کچھ کبھی کھل کر سامنے نہیں آیا۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ آپ کرنل فریدی کے کردار کے ان پہلوؤں پر بھی لکھیں تاکہ قارئین اپنے پسندیدہ کروار کے دیگر پہلوؤں سے بھی کماحتہ واقف ہو سکیں۔

محترمہ کلثوم صاحبہ! خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بہت شکریہ۔ میری یہیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میرے ناولوں میں یکسانیت پیدا نہ ہو۔ دیسے تو جاسوی ادب کا دائرہ اس قدر محدود ہے کہ لکھنے والوں کو جلد ہی سوچنا پڑتا ہے کہ مزید کیا لکھا جائے لیکن اتنے طویل عرصے تک میرے قارئین کی میرے ناولوں میں دلچسپی ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کرم اور اس کی توفیق کی وجہ سے میں اب تک جاسوی ادب کے محدود دائرے کے باوجود قارئین کو نئی جہتوں، نئے موضوعات اور نئے دلچسپ کرواروں سے روشناس کرا رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ قارئین کی دعاؤں سے آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ جہاں تک کرنل فریدی کے بارے میں آپ نے لکھا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ عمران کی نسبت کرنل فریدی پر کم بلکہ اس کی نبھی زندگی اور دوسرے لوگوں سے اس کے رویوں کے بارے میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کی کو جلد از جلد دور کر سکوں۔ امید ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتی رہیں گی۔

جلال پور پیر والا ضلع ملتان سے حکیم ضیاء الحق قریشی صاحب لکھتے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

اور دلچسپ کمانی میں موجود ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا البتہ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں اور ناول کے مطالعے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں۔

ساہیوال سے محترمہ کلثوم صاحبہ لکھتی ہیں۔ ”میں نے آپ کے ناول پانچویں جماعت سے پڑھنے شروع کئے ہیں اور اب میں ایم۔ آے کی طالبہ ہوں اور صرف میں ہی نہیں بلکہ میرے سارے گھروالے آپ کے مستقل قارئین ہیں ”بلیک کرام“ ”لاسٹ اپ سیٹ“ اور خاص طور پر ”سفلی دینا“ جیسے عظیم اور شاہکار ناول لکھ کر آپ نے مجھے خط لکھنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آپ کے ناول کا خاصہ ہے کہ ہر ناول نہ صرف دوسروں سے منفرد ہوتا ہے بلکہ ہر ناول میں آپ کوئی نہ کوئی منفرد پچویش، کوئی زوردار منفرد اور نیا کروار شامل کر دیتے ہیں کہ ہر ناول پڑھنے کے بعد انسان یہی سوچتا ہے کہ اس سے مزید بہتر لکھنا ناممکن ہے لیکن جب اس کے بعد ناول پڑھنے کو ملتا ہے تو اس کے مطالعے پر بھی یہی احساسات قاری کے ہوتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ذہنی صلاحیتوں میں مزید اضافہ کرے۔ البتہ آپ نے عمران کی نسبت کرنل فریدی کے کروار پر بہت کم لکھا ہے۔ عمران اور اس کی ساتھیوں کی نبھی زندگی، ان کے خیالات، ان کی رحم ولی، ان کے دوسروں سے تعلقات سب کچھ قارئین کے سامنے آتا رہتا ہے لیکن کرنل فریدی ابھی تک ایک بند کروار محسوس ہوتا ہے۔ بھیت

اچانک ایک زور دار جھٹکا لگنے سے عمران کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا کہ اس کا بیٹھ مسلسل ہل رہا ہے۔

”اوہ۔ زلزلہ آگیا ہے“ — عمران کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس نے انٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن بھک سے اڑ گیا اور اس کی آنکھیں جیسے حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اپنے فلیٹ کی بجائے کسی دیگر کی ایک سائیڈ میں بنے ہوئے باقاعدہ بیٹھ پر چت پڑا ہوا تھا اس کے دونوں بازو اور دونوں پیر بھی لوہے کے بیٹھ سے باقاعدہ کلپ کر دینے لگئے تھے اور اس کے سینے کے گرد بھی کوئی سخت ساراڑ موجود تھا اس لئے وہ اپنے سر کو گردن تک حرکت دینے کے اور کسی قسم کی حرکت کرنے کے قابل نہ تھا اس کی نظریں گھومتی ہوئی سائیڈ پر پنچیں تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ سائیڈ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہیں۔ ”آپ کے ناول طویل عرصے سے زیر مطالعہ ہیں۔“ لاست اپ سیٹ“ میں بلیک زیرو نے ایک بار پھر اپنے آپ کو سپریم فائزٹ ثابت کر دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی بلیک زیرو کو عملی میدان میں کام کرنے کے موقع دیتے رہیں گے۔“

محترم حکیم محمد ضیاء الحق قریشی صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ بلیک زیرو واقعی سپریم فائزٹ ہے اور بحیثیت حکیم آپ کو یقیناً علم ہو گا کہ انتہائی طاقتور ادویات بہت کم مقدار میں اور کبھی کبھار ہی نسخے میں لکھی جاتی ہیں۔ اسی طرح سپریم فائزٹ کو بھی فائزٹ کے مظاہرے کا کم موقع ملتا ہے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

منظرِ کلیم ایم اے

سیٹ پر ایک نوجوان یورپی لڑکی ہاتھ میں ایک رسالہ پکڑے بیٹھی ہوئی تھی اس کے جسم پر ڈاکٹروں جیسا سفید کوٹ تھا۔ بیڈ کے ساتھ ہی آکیجن سلندر بھی پڑا ہوا تھا اور اپر ایک راؤ کے ساتھ خون اور گلو کوز کی بوتلیں بھی لٹکی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ مسلک نکیاں بیڈ کی سائیڈ سے اندر جاتی دکھاتی دے رہی تھیں۔ عمران کے جسم پر سرخ رنگ کا کمبل پڑا ہوا تھا عمران کا ذہن حیرت کی شدت سے چختے لگ گیا تھا کیونکہ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ وہ رات کے وقت اپنے فلیٹ کے بیڈ روم میں سویا تھا اور اب اس کی آنکھ کھلی تھی تو وہ اس حالت میں اس ویگن میں تھا جو یقیناً کسی ہسپتال کی ایبو لینس لگ رہی تھی لیکن لڑکی کے جسم کا رنگ بتا رہا تھا کہ کہ لڑکی یورپین ہے۔ عمران نے بے اختیار بولنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا ذہن ایک بار پھر دھماکوں کی زد میں آگیا کہ اس کی زبان اس قدر موٹی ہو چکی تھی کہ وہ منہ میں حرکت ہی نہ کر رہی تھی اس لئے عمران ایک لفظ بھی نہ بول سکا تھا حالانکہ عمران کا خیال تھا کہ ہوش میں آتے ہی اس نے زلزلے کی بات کی تھی لیکن اب اپنی زبان کو بے حس و حرکت محسوس کر کے اسے یقین ہو گیا کہ وہ فقرہ بھی اس کے ذہن میں ہی ابھرا تھا زبان سے اوانہ ہوا تھا لیکن اسے کوئی بات سمجھنا نہ آ رہی تھی ایک بار تو اسے خیال آیا کہ رات کو سوتے ہوئے اس پر اچانک کسی پراسرار بیماری کا حملہ ہوا ہے اور اسے ایبو لینس میں ہسپتال لے جایا جا رہا ہے لیکن اس ڈاکٹر لڑکی اور اس ایبو لینس کی حالت دیکھ کر اسے احساس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ہو رہا تھا کہ وہ کسی یورپی ملک میں ہے ایبو لینس کے شیشے دھنڈ لے تھے اس لئے اسے باہر کے مناظر بھی نظر نہ آ رہے تھے البتہ باہر سے ٹریفک کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دے رہی تھیں البتہ شیشوں سے آنے والی روشنی سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ دوپر کا وقت ہے اسی لمحے ایبو لینس کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور عمران سمجھ گیا کہ اسے ایسے ہی کسی جھٹکے کی وجہ سے اچانک ہوش آگیا ہے۔

”ارے تمہیں ہوش آگیا علی عمران۔ حیرت ہے“۔۔۔ اچانک لڑکی کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور عمران نے اس کی طرف دیکھا تو وہ رسالہ ایک طرف کر کے حیرت بھری نظرؤں سے عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ واقعی یورپ کی رہنے والی تھی اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے عمران کے اس طرح اچانک ہوش میں آ جانے کا یقین ہی نہ آیا ہو اس نے جلدی سے رسالہ ایک طرف رکھا اور کوٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جتنا آلہ نکال کر اس کا بٹن پر لیس کر دیا۔

”گلینڈا کالنگ۔ اور“۔۔۔ اس لڑکی نے تیز لمحے میں کہا۔ ”لیں مارشل ائنڈنگ یو۔ اور“۔۔۔ اس آئے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”علی عمران کو اچانک ہوش آگیا ہے۔ اب کیا کرنا ہے۔ اور“۔۔۔ گلینڈا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ بیماری کا حملہ ہوا ہے اور اسے ایبو لینس میں ہسپتال لے جایا جا رہا ہے لیکن اس ڈاکٹر لڑکی اور اس ایبو لینس کی حالت دیکھ کر اسے احساس

اور"—— مارشل کے لجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"وہ میرے سامنے موجود ہے اور پوری طرح ہوش میں ہے۔ کلپڈ ہونے کی وجہ سے وہ حرکت بھی نہیں کر رہا اور زبان ساکت ہونے کی وجہ سے وہ بول بھی نہیں پا رہا۔ مگر ہے وہ ہوش میں۔ اور" — گلینڈا نے کہا۔

"فائل چیک پوسٹ سے اس کا بیوو شی کے عالم میں کراس ہونا ضروری ہے گلینڈا۔ درنہ گڑ بڑ ہو سکتی ہے میں الیکزندر کو کال کر کے کھتا ہوں کہ وہ اس عمران کو دوبارہ بے ہوش کر دے اور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے تشویش بھرے لجے میں کما اور اس لڑکی گلینڈا نے جلدی سے آف کر کے واپس اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"کاش تم بول سکتے۔ میں نے تو سنا ہے کہ تم انتہائی دلچسپ باتیں کرتے ہو لیکن کیا کروں فی الحال تمہارا بولنا ممکن نہیں ہے" — گلینڈا نے عمران سے مخاطب ہو کر کما عمران کے ذہن میں سینکڑوں سوالات کھبلہ رہے تھے لیکن وہ واقعی اس وقت انتہائی بے بسی کاشکار ہو رہا تھا اس کا ذہن مسلسل یہ سوچنے میں مصروف تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور انہوں نے اسے فلیٹ میں سے کیسے انغو کیا تھا اور اب وہ کہاں ہے اور اس انغو کا اصل مقصد کیا ہے لیکن ظاہر ہے وہ خود بھی ان میں سے کسی سوال کا جواب نہ دے سکتا تھا اسی لمحے اس نے محسوس کیا کہ ویگن کی نہ صرف رفتار ہلکی ہونے لگ گئی ہے بلکہ وہ سایید کی طرف ہوتی جا رہی ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد ویگن رک گئی اس کے ساتھ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہی ویگن کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک یورپی آدمی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔

"اے ہوش کیسے آگیا ہے" — اس نوجوان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے اس لڑکی گلینڈا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھنے میں نہیں آ رہی" — لڑکی نے جواب دیا تو اس نوجوان نے مڑ کر ویگن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر پیکٹ کھولنے لگا چند لمحوں بعد اس نے پیکٹ میں سے ایک سرخ باہر نکالی جس میں سبز رنگ کا محلول پلے سے ہی تھوڑی سی مقدار میں بھرا ہوا تھا۔

"اس کے بازو سے کمبل ہٹاؤ" — نوجوان نے سرخ کی سوئی میں لگی ہوئی کیپ ہٹاتے ہوئے گلینڈا سے کھاتو گلینڈا نے ہاتھ بڑھا کر کمبل عمران کے بازو سے ہٹا دیا اور نوجوان نے جھک کر عمران کے بازو میں سوئی اتار دی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کا ذہن گری دھنڈ میں ڈوبتا چلا گیا۔ دھنڈ گری ہوتی چلی جا رہی تھی اور جیسے جیسے دھنڈ گری ہوتی چلی جا رہی تھی اسی لحاظ سے عمران کے احساسات بھی فنا ہوتے چلے جا رہے تھے پھر اچانک اسے محسوس ہوا کہ دھنڈ چھٹنے لگ گئی ہے اور چند ہی لمحوں بعد عمران کے ذہن میں روشنی پھیل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے احساسات دوبارہ زندہ ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس بار جب اس کا شعور بیدار ہوا تو اس نے اپنے آپ کو ایک آرام دہ پلنگ پر لیٹئے ہوئے دیکھا وہ جس

کمرے میں لیٹا ہوا تھا وہ واقعی ایک شاندار بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا کمرے کی ایک سائیڈ پر شیشے کی ایک بڑی کھڑکی تھی جس کی دوسری طرف سے تیز روشنی اندر آ رہی تھی عمران نے لا شوری طور پر جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ اس کا جسم اب حرکت کر رہا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”عجیب سلسلہ ہے“۔۔۔ اچانک اس کے منہ سے خود بخود الفاظ نکلے اور اس کے جسم میں سرت کی تیز لردوڑتی چلی گئی کیونکہ اس نے یہ الفاظ باقاعدہ سننے تھے اس کا مطلب تھا کہ وہ بول سکتا تھا اور پھر اس نے شوری طور پر اپنی زبان کو حرکت دی تو اس کا دل انجانی سرت سے بھر سا گیا کیونکہ اب زبان نہ صرف اپنی نارمل حالت میں تھی بلکہ باقاعدہ حرکت بھی کر رہی تھی۔

”خدایا یہ سب کیا ہے کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔“ - عمران نے خود ہی اپنے بازو پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر بیڈ سے نیچے اتر آیا چٹکی بھرنے سے درد کی تیز لہر اس کے بازو میں دوڑتی چلی گئی تھی اور اس تیز درد کی لہرنے اسے احساس دلا دیا تھا کہ وہ خواب بہر حال نہیں دیکھ رہا اس نے اپنے لباس کو دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لیا اس کے جسم پر باقاعدہ پتلون اور قیض تھی اور یہ پتلون اور قیض بہر حال اس کی نہ تھی لیکن یہ اس کی ناپ کی ضرور تھی عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا

اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی اس کا خیال تھا کہ دروازہ دوسری طرف سے بند ہو گا لیکن اسے یہ دیکھ کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا کہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر ایک راہداری گزرتی ہوئی نظر آ رہی تھی عمران آگے بڑھا لیکن پھر واپس مڑا آیا کیونکہ کمرے میں دیز قابیں بچھا ہوا تھا اور عمران کے پیروں میں جوتے بھی نہ تھے جبکہ باہر راہداری میں عام سافرش تھا اس لئے وہ واپس مڑا اسی لمحے اس نے دیوار کے ساتھ ایک ریک میں اپنے جوتے اور جرابوں کا جوڑا پڑا ہو دیکھا تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جلدی سے پہلے جرابوں پہنیں اور پھر جوتے پن لئے ابھی تک کوئی آدمی نہ آیا تھا اور نہ ہی کسی کی کوئی آواز سنائی دی تھی عمران جوتے پن کر کمرے سے باہر راہداری میں آیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت سے باہر آگیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ باہر آتے ہی اس نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے جزیرے میں ہے جس کے چاروں طرف دور دور تک سمندر کا پانی نظر آ رہا تھا جزیرہ گھنے درختوں سے ڈھکا ہوا تھا اور خاصا زرخیز نظر آ رہا تھا اس نے پورے جزیرے کا ایک چکر لگایا۔ جزیرے پر سوائے اس چھوٹی سے عمارت کے جس کے بیڈ روم میں اس کی آنکھیں کھلی تھیں اور کوئی عمارت نہ تھی اور نہ ہی پورے جزیرے پر کوئی آدمی موجود تھا عمران جزیرے کا چکر لگا کر واپس اس عمارت میں پہنچا تو اچانک اسے بیڈ روم سے ٹرانسیور کی سیٹ کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور جوتوں سمیت بیڈ روم میں



داخل ہو گیا۔ سینی کی آواز ایک بند الماری کے اندر سے آرہی تھی عمران نے الماری کے پٹ کھولے تو اندر ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسیئر موجود تھا جس میں سے سینی کی آواز نکل رہی تھی عمران نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ پرائمر کالنگ علی عمران۔ اوو،“ — بٹن آن ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لیں علی عمران بول رہا ہوں۔ اور“ — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران تم نے جزیرے کا چکر لگالیا ہو گا اور یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ اس جزیرے پر اس وقت تمہارے علاوہ اور کوئی ذی روح موجود نہیں ہے اس عمارت میں ایک ہفتے کی ایک آدمی کی خوراک موجود ہے اور یہ جزیرہ سمندر کے ایسے حصے میں ہے جہاں سے نہ ہی کوئی بحری جہاز گزرتا ہے اور نہ کوئی ہوائی جہاز۔ کسی لانچ وغیرہ کے گزرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باقی تم خود انتہائی سمجھہ دار آدمی ہو مجھے مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور“ — پرائمر نے کہا۔

”مجھے دھمکیاں اور موت کا خوف دلانے کی بجائے اپنا اصل مقصد بتاؤ۔ دیسے میں تمہارے حسن سلوک کا معرف ہوں کہ تم نے میرے ساتھ بھر حال کوئی برا سلوک نہیں کیا۔ ایک خوبصورت جزیرے میں چند روز ہی سبی بھر حال خاصے اطمینان سے گزر جائیں گے۔ اور“ — عمران نے مسکراتے ہوئے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذشہ تمہارے متعلق میں نے جیسا سنا تھا تم واقعی دیسے ہی ہو میں اپنا نام تمہیں پہلے ہی بتا چکا ہوں میرا نام پر ائمہ ہے اور میں ایک بین الاقوامی تنظیم کے ایک سیکشن کا چیف ہوں۔ تنظیم کا نام وی آئی پی ہے ہماری تنظیم خصوصی ساخت کا اسلحہ تیار کر کے مختلف ملکوں کی حکومتوں اور باغی گروپوں کو پلانی کرتی ہے اس سلسلے میں ہماری دنیا کے مختلف ممالک میں باقاعدہ اسلحہ ساز فیکٹریاں قائم ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نئے سے نئے اسلحہ کی ایجاد کے لئے چند بڑی لیبارٹریاں بھی ہیں جہاں دنیا کے انتہائی اعلیٰ دماغ سائنس دان کام کرتے ہیں ایسی ہی ایک لیبارٹری میں ہمارے ایک سائنس دان نے ایک تجربے کے دوران ایک ایسا ماڈہ تیار کر لیا جو اپنے اندر تو انائی کا بے پناہ ذخیرہ رکھتا تھا دوسرے لفظوں میں جس قدر تو انائی دس لاکھ بیتل پڑوں کے جلنے سے پیدا ہوتی ہے وہ اس ماڈے کے ایک سنی میٹر ٹکڑے سے پیدا ہو سکتی ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ ماڈہ مسلسل تو انائی سپلانی کرنے کے باوجود پڑوں کی طرح خرچ نہیں ہوتا بلکہ اپنی ساخت قائم رکھتا ہے البتہ اس کی تو انائی ختم ہو جاتی ہے لیکن ہمارے سائنس دانوں کا خیال ہے کہ اس کے اندر تو انائی موجود رہتی ہے اس طرح اسے مزید کام میں لایا جا سکتا ہے اس آئندے پر مسلسل کام ہوتا رہا اور ہم نے دنیا بھر سے اعلیٰ دماغ سائنس دان کو انتہائی کثیر معاوضہ دے کر اس پر کام کرایا کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ یہ ایسی دریافت ہے کہ اس سے پوری دنیا میں انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے گویہ اسلحہ کی رشی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں نہیں آتی لیکن بہر حال اس سے اس قدر آمدی ہو سکتی ہے جتنی پوری دنیا کا اسلجہ فروخت کر کے بھی نہیں ہو سکتی لیکن اچانک اس میں ایک اسی سائنسی الجھن پیدا ہو گئی ہے جس نے اس کی نہ صرف مزید پیش رفت روک دی ہے بلکہ اگر یہ سائنسی الجھن دور نہ ہوئی تو اب تک اس پر کی گئی تمام محنت بھی ضائع ہو جانے کا خدشہ ہے اور سارا پلان بھی یکسر ختم ہو سکتا ہے سائنس دانوں نے اس سائنسی الجھن کو حل کرنے کی بے حد کوشش کی بڑے بڑے سائنس دانوں سے مشورے کئے گئے لیکن یہ مسئلہ حل نہ ہو سکا پھر ہمیں بتایا گیا کہ جو کام بڑے بڑے سائنس دان نہیں کر سکتے وہ تم کر لیتے ہو چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا کہ تم سے اس سلسلے میں باقاعدہ مدد لی جائے اس پر تمہاری ہستی ژیں کی گئی اور ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم سائنس دان ہونے کے ساتھ ساتھ دنیا کے خطرناک ترین سیکرت ایجنت بھی ہو اور اگر تمہیں اس مادے کے بارے میں علم ہو گیا تو اس الجھن کو دور کرنے کی بجائے تم اس مادے پر قبضہ کر کے اسے پاکیشیا کے استعمال کے لئے بھی مخصوص کر سکتے ہو اور وہی آئی پی تنظیم اور اس کی لیبار ژیوں، فیکٹریوں سب کا خاتمه کر سکتے ہو تو حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنا فیصلہ بدل دیا اور اس سائنسی الجھن کو دور کرنے کے لئے دوسرے طریقے استعمال کرنے شروع کر دیئے لیکن جب کسی صورت بھی مسئلہ حل نہ ہو سکا تو ہم نے آخر کار تمہیں اس سلسلے میں آزمائے کا فیصلہ کر لیا چنانچہ تمہیں تمہارے فلیٹ سے انغو کیا گیا اور پھر تمہیں ایک شدید

R
A
F
R
E
X
O
®
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بنیار آدمی ظاہر کر کے پاکیشیا سے یورپ لا یا گیا اور پھر وہاں سے اس جزیرے میں پہنچا دیا گیا اور وہاں پاکیشیا میں کسی اور کو ابھی تک معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ تم کہاں ہو اور کس حال میں ہو اور نہ انہیں معلوم ہو سکتا ہے اور یہاں تک پہنچنے اور یہاں کام کرنے کے بعد ظاہر ہے ہم تمہیں زندہ واپس نہیں جانے دے سکتے لیکن ہم تمہیں کوئی تکلیف بھی نہیں پہنچانا چاہتے کیونکہ ہماری تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے اور اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو اور اس سائنسی الجھن کو دور کرنے میں ہماری مدد کرو تو ہمارا وعدہ کہ تمہیں جس طرح یہاں لا یا گیا ہے اسی طرح بخیر و عافیت واپس پاکیشیا پہنچا دیا جائے گا اور اگر تم انکار کرو گے تو پھر یہ جزیرہ ہی تمہارا مدفن بنے گا اور یہ کام ہم نہیں کریں گے قدرت کرے گی۔ اور ”— پرائمر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہاری مہربانی مسٹر پرائمر کہ تم نے مجھے جیسے سائنس کے طالب علم پر اس قدر اعتماد کیا اور پھر مجھے کوئی تکلیف بھی نہیں پہنچائی اور مجھے تمہارے وعدے پر بھی اعتماد ہے اور مجھے اس حریت انگیز دریافت سے بھی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے اس لئے میں اس پر کام کرنے کے لئے تیار ہوں اگر میری وجہ سے اس دریافت کو مکمل کیا جاسکتا ہے تو مجھے خوشی ہو گی کیونکہ بہر حال یہ دریافت آخر کار انسانیت کے ہی کام آئے گی۔ باقی موت زندگی کی مجھے کبھی پراوہ نہیں رہی کیونکہ میرا ایمان ہے کہ ان دونوں چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے وہ جب چاہے گا تو دنیا کی

کوئی طاقت مجھے موت سے نہ بچا سکے گی اور جب تک وہ نہ چاہے گا اس وقت تک پوری دنیا مل کر بھی مجھے موت کے گھاث نہیں اتار سکے گی۔ اور” — عمران نے جواب دیا۔

”گذ۔ تم نے اچھی بات کی ہے۔ اوکے۔ فی الحال تم آرام کو میں پھر تمہیں کال کروں گا۔ اور اینڈ آل“ — پرانگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسیمیر خود بخود آف ہو گیا عمران نے ٹرانسیمیر اٹھایا اور اسے چیک کرنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ ٹرانسیمیر واقعی عجیب ساخت کا تھا اس پر نہ ہی کوئی فریکونسی ایڈ جسٹ کی جاسکتی تھی اور نہ اس کے اندر ایسا کوئی سسٹم تھا اس کے ساتھ ساتھ یہ اس وقت تک صرف رسیوگ سیٹ ہی رہتا تھا جب تک دوسری طرف سے کال نہ کی جائے اپنے طور پر اس پر کمیں بھی کال نہ کی جاسکتی تھی اور نہ اسے آف کیا جا سکتا تھا عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسیمیر واپس الماری میں رکھا اور پھر اس نے بیڈ روم سے نکل کر اس عمارت کی مکمل تلاشی لئی شروع کر دی لیکن پوری عمارت میں سوائے اس بیڈ روم کے اور کسی کمرے میں کوئی فرنچ پر نہ تھا اسے خالی پڑے ہوئے تھے کسی قسم کا کوئی اسلوچ بھی موجود نہ تھا البتہ کچن میں بند خوراک کے ڈبے رکھے ہوئے تھے اور پانی سے بھری ہوئی بوتلیں بھی لیکن ان کی تعداد واقعی محدود تھی بہت کنجوں سے انہیں استعمال کیا جاتا تو بھی یہ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک ہی کام دے سکتے تھے۔ عمران عمارت

سے نکل کر ایک بار پر جزیرے پر گھونٹنے لگا اور اب اسے یہ دیکھ کر حیرت ہو رہی تھی کہ پورے جزیرے پر ایک بھی چشمہ نہ تھا درخت بھی ایک ہی قسم کے تھے اور ان پر کسی قسم کا کوئی پھل نہ تھا اور نہ ہی وہاں کوئی پرندہ تھا سوائے ان گھنے درختوں کے اس پورے جزیرے پر آ عمران کے علاوہ اور کوئی جاندار نہ تھا عمران کنارے پر موجود چٹان پر آ کر بیٹھ گیا وہ مسلسل سوچ رہا تھا کہ کہ یہ سب کچھ کیوں اور کیسے ہوا اور کیا واقعی اس کے ساتھیوں کو یہ علم نہ ہو سکے گا کہ اسے کون انداز کر کے لے گیا ہے اور اس وقت وہ کہاں موجود ہے اور کیا واقعی جو کچھ اس پر انہرے کہا ہے وہ درست ہے اور اگر واقعی درست ہے تو وہ اس پھویش کو کیسے ڈیل کر سکتا ہے کہ اچانک وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے دور سے ایک لانچ کو انتہائی تیز رفتاری سے جزیرے کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لانچ کافی دور تھی لیکن بھر حال اس کا رخ جزیرے کی طرف ہی تھا عمران نے دیکھا کہ لانچ میں ایک لڑکی موجود تھی جس کے بال ہوا میں دور سے لرا تے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ عمران خاموش کھڑا اس لانچ کو قریب آتے دیکھتا رہا اس کے ذہن میں مختلف خیالات کی کچھڑی پک رہی تھی پھر لانچ کنارے کے قریب پہنچ گئی اور عمران یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ لانچ میں واقعی نوجوان یورپی لڑکی اکیلی تھی اس کے جسم پر جیزز کی پتلون اور شرت تھی جس کے اوپر اس نے چڑھے کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس نے لانچ کا انجن بند کیا اور پھر جھک کر اس

نے ایک بrif کیس انھایا اور لانچ سے نکل کر جزیرے پر اتر آئی اسی لمحے اس کے عقب میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور لانچ ہزاروں ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر سمندر میں بکھرتی چلی گئی اس دھماکے کے باوجود لڑکی نے مذکور بھی نہ دیکھا تھا شاید یہ دھماکہ اس کی توقع کے مطابق ہوا تھا۔

”میرا نام ڈبی ہے۔ ڈاکٹر ڈبی۔ تم علی عمران ہو۔“۔۔۔ لڑکی نے آگے بڑھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے سنجیدہ لباس میں کہا۔ ”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈبی ایس سی (آکسن) لیکن دیری سوری۔ میری اماں بی نے منع کر رکھا ہے کہ عورتوں سے مصافحہ نہیں کرنا اس لئے میں تمہارے ساتھ مصافحہ نہیں کر سکتا۔“۔ عمران نے بڑے مخصوص سے لباس میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈبی نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اس کے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم ایشیائی لوگ واقعی حد درجہ پسمند ہو۔ نجا نے تم نے آسفوڑ سے ڈبی ایس سی کی ڈگری کیسے حاصل کی۔ ورنہ مجھ پوچھو تو تم مجھے ایک احمد سے نوجوان نظر آ رہے ہو۔“۔۔۔ ڈبی نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

”کاش تمہاری یہ بات میرے ملک کے لوگ بھی سن لیتے تو میرے لئے کتنا بڑا اعزاز ہوتا لیکن یہاں تو اس اعزاز کی گواہی دینے والا کوئی نہیں ہے۔“۔ عمران نے منہ بنتے ہوئے جواب دیا تو ڈبی بے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

اختیار چونک پڑی۔
”کیا مطلب۔ کیا اعزاز۔ میں تو تمہیں احمد کہہ رہی ہوں اور تم اسے اعزاز کہہ رہے ہو۔ کہیں تمہارا ذہنی توازن تو خراب نہیں ہے۔“۔۔۔ ڈبی نے حرمت بھرے لباس میں کہا۔
”ایشیا میں دراصل یورپ سے معاملات الٹ چلتے ہیں تم گدھے اور الو کو عخل مند کرتے ہو جبکہ ہم انہیں یوقوف اور احمد سمجھتے ہیں اسی طرح تمہارے ہاں اگر کوئی نوجوان لڑکی کسی نوجوان لڑکے کو احمد کے تو شاید وہ لڑکا خود کشی کر لے گا لیکن ہمارے ہاں کسی لڑکی کا لڑکے کو احمد کہنا بہت بڑا اعزاز ہوتا ہے اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ لڑکی اس لڑکے کو پسند کرتی ہے اور اس میں یہ اشارہ بھی ہوتا ہے کہ اگر لڑکا چاہے تو لڑکی کو پروپوز کر سکتا ہے اس لئے تمہارا مجھے احمد کہنا میرے لئے واقعی اعزاز کی بات ہے لیکن پر ابلم یہ ہے کہ میں تمہیں یہاں پروپوز نہیں کر سکتا کیونکہ یہاں شادی کے گواہ بھی موجود نہیں ہیں اس لئے شادی تو نہیں ہو سکتی اور جب شادی ہی نہیں ہو سکتی تو پھر خالی پروپوز کرنے کا کیا فائدہ۔“۔۔۔ عمران کی زبان روای ہو گئی تھی۔ ڈبی حرمت سے عمران کو دیکھ رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے سمجھنا آرہی ہو کہ وہ عمران کو کس طرح ڈیل کرے۔

”کیا تمہارے ملکوں میں ابھی تک شادی جیسے پسمندہ رواج موجود ہیں۔ حرمت ہے۔ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے اور تم لوگ ابھی تک

قدم دور کے رسم رواج کے چکروں میں پھنسے ہوئے ہو"۔— ڈیمی
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا یورپ میں اب شادی کا رواج نہیں رہا۔ یہ کون
سی صدی ہے"۔— عمران نے چونک کر پوچھا۔
"بیسویں صدی۔ کیوں تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے"۔— ڈیمی نے
حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہاری بات نے مجھے مزید حیران کر دیا ہے میں تو
تمہاری بات سن کر یہ سمجھا تھا کہ شاید مجھے کسی نائم مشین کے ذریعے
مستقبل میں ہزارویں صدی میں بھیج دیا گیا ہے بیسویں صدی میں تو
یورپ میں بھی شادی کا رواج موجود تھا"۔— عمران نے کہا تو ڈیمی
پہلی بار نہ پڑی۔

"ہاں۔ اب بھی ہے لیکن قدم اور پسمندہ ذہن کے افراد میں۔
ترقی یافتہ اور جدید دور کے نوجوان اس احتمال نہ رسم و رواج پر یقین
نہیں رکھتے۔ جب وہ اکٹھے رہنے لگ جاتے ہیں تو اسے تم شادی کہہ
سکتے ہو اور جب وہ علیحدہ ہو جاتے ہیں تو طلاق کہہ سکتے ہو اور بس"۔
ڈیمی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب میں اور تم یہاں اکٹھے رہیں گے تو کیا
میں اسے شادی سمجھ لوں"۔— عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے
کہا تو ڈیمی ایک بار پھر نہ پڑی۔
"نہیں۔ کیونکہ میں تمہارے ساتھ اکٹھے رہنے کے لئے نہیں آئی

اور نہ میرا تم جیسے احمق آدمی کے ساتھ رہنے کا کوئی ارادہ ہے"۔— ڈیمی
نے جواب دیا۔

"ولیکن تمہاری لائچ تو تباہ ہو گئی ہے پھر تم واپس کیسے جاؤ گی کیا تم
کوئی جادو وغیرہ جانتی ہو کہ دھواں بن کر غائب ہو جاؤ گی"۔ عمران نے
لبجے میں انتہائی حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ فضول بکواس بند کرو۔ چلو عمارت میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ میں
اپنے ساتھ کچھ کاغذات لے آئی ہوں تم انہیں پڑھو۔ پرائمر کا کہنا ہے
کہ تم اس سائنسی الجھن کو دور کر سکتے ہو اس لئے اس نے مجھے یہاں
بھیجا ہے لیکن تمہیں دیکھنے اور تم سے ملنے کے بعد مجھے ایک فیصد بھی
امید نہیں ہے کہ تم کوئی کام کر سکو۔ بہر حال میں نے ڈیولی دینی ہے
آؤ"۔— ڈیمی نے کہا اور عمارت کی طرف بڑھ گئی عمران نے ایک
طویل سانس لیا اور اس کے پیچھے چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا
چونکہ سوائے بیڈ روم کے اور کسی کمرے میں کسی قسم کا کوئی فرنیچر نہ
تحاصل لئے وہ دونوں اسی بیڈ روم میں آگئے ڈیمی نے ایک نظر کمرے
کو دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس میز پر رکھا اور
اسے کھول کر اس نے اس کے اندر رکھی ہوئی ایک فائل نکال کر
عمران کی طرف بڑھا دی۔

"تم اسے پڑھو۔ میں اس دوران باہر کا ایک چکر لگا کر آتی ہوں"۔
ڈیمی نے کہا اور تیزی سے قدم اٹھاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ
گئی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”خاںب نہ ہو جانا۔ بہر حال تمہارا دم یہاں میرے لئے غنیمت ہے۔“ عمران نے اوپھی آواز میں کہا لیکن ڈیمی نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے فائل کھول کر اسے پڑھنا شروع کر دیا فائل خاصی ضخیم تھی اور چونکہ عمران کے لئے اس میں موجود مواد میں کافی دلچسپی تھی اس لئے عمران اسے پڑھتے ہوئے کھوسا گیا۔ جب اس نے فائل ختم کی تو اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

”کچھ سمجھ میں آیا ہے۔“ اچانک ڈیمی کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اسے فائل پڑھتے ہوئے واقعی احساس تک نہ رہا تھا کہ ڈیمی کس وقت کمرے میں آ کر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ چکی ہے۔

”ہاں۔ بہت کچھ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈیمی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا سمجھ میں آیا ہے۔“ ڈیمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ”میں کہ چھوٹا سا جزیرہ ہو۔ جہاں کسی قسم کی مداخلت نہ ہو اور تم جیسی حسین لڑکی بھی موجود ہو تو شادی واقعی پسمندہ سا رواج ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”شش اپ۔ یو ناشش۔“ میں اس سائنسی پر ابلم کے بارے میں بات کر رہی ہوں جو اس فائل میں موجود ہے۔“ ڈیمی نے انتہائی

غصیلے لہجے میں کہا۔

”سائنسی پر ابلم اور اس فائل میں۔ حیرت ہے میں نے تو ساری فائل پڑھ ڈالی ہے مجھے تو اس میں کوئی سائنسی پر ابلم نظر نہیں آیا۔“ عمران نے منہ پہنچتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیا نظر آیا ہے تمہیں۔“ ڈیمی نے جھلانے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ٹھاپ شدہ کانفڑات۔“ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو ڈیمی کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا۔

”کیا تم واقعی احمق ہو۔“ ڈیمی کی جھلکت واقعی اب اپنے عروج کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

”اب تو مجھے بھی یقین آتا جا رہا ہے۔ بھلا تم خود بتاؤ۔ اکیلا جزیرہ ہو۔ تم جیسی خوبصورت اور نوجوان لڑکی ہو کوئی مداخلت کرنے والا نہ ہو اس کے باوجود میں قدیم اور پسمندہ رواج شادی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔“ عمران نے بڑے محصوم سے لہجے میں جواب دیا تو ڈیمی نے جھپٹ کر فائل اٹھا لی۔ بریف کیس کھولا فائل اس میں رکھی اور بریف کیس بند کر کے وہ ایک جھنکے سے اٹھی اور پھر عمران سے کوئی بات کئے بغیر دروازے کی طرف بڑھ گئی عمران کرسی پر اسی طرح اطمینان سے بیٹھا رہا۔ ڈیمی باہر چلی گئی پھر اس کی واپسی پندرہ منٹ بعد ہوئی تو اس کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ تھی جیسے وہ مسکرانا تو نہ چاہتی ہو لیکن ایسا کرنے پر مجبور ہو۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”کیا ہوا۔ کیا پرائزرنے مسکرانے کا حکم دے دیا ہے جو اس طرح زبردستی مسکرا رہی ہو دیے اگر تم مسکرانا نہیں چاہتی تو بالکل نہ مسکراو۔ بلکہ اگر رونے کا موڑ ہو تو بے شک رونا شروع کر دو دیے بھی مجھے مسکراتی ہوئی عورتوں سے برا خوف آتا ہے لگتا ہے ابھی مسکرانا چھوڑ کر غرانا شروع کر دیں گی جبکہ روئی ہوئی عورتیں مجھے بے حد اچھی لگتی ہیں کیونکہ کم از کم ان کی طرف سے فوری طور پر کوئی خطرہ لاحق نہیں ہو سکتا۔“ — عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی ظاہر ہے ڈیمی کی مصنوعی اور جبڑی مسکراہٹ اس کی نظروں سے کیے چھپی رہ سکتی تھی۔

”تم۔ تم کیسے آدمی ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ ادھر چیف میری جان کھا رہا ہے اس نے کہا ہے کہ میں ہر قیمت پر تم سے اس سائنسی الجھن کو حل کراؤ۔ اب مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔“ — اس بار ڈیمی نے بڑے بڑے بس سے انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ”پرائزرس عمارت سے باہر کیوں کھڑا ہے اسے بھی اندر لے آو۔“ بھی بزرگ کہتے ہیں کہ جہاں ایک مرد اور ایک عورت اکیلے ہوں وہاں تیرا شیطان ہوتا ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”باہر۔ کیا مطلب۔ باہر چیف کیسے کھڑا ہو سکتا ہے کیا تمہارا ذہنی توازن تو خراب نہیں ہو گیا۔“ — ڈیمی نے حیران ہو کر کہا۔

”پھر تم نے کیسے پرائزر کا پیغام حاصل کر لیا اگر تمہارے پاس ٹرانسیور ہے تو یہ بات چیت تم میرے سامنے بھی کر سکتی تھی۔“ — عمران

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے کہا تو ڈیمی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکال لیا جو عام سے سگریٹ کیس جیسا تھا اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور اندر اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کو ایک سوراخ میں رکھ کر دبایا تو سگریٹ کیس سے نوں نوں کی آواز سنلی دینے لگی اور ڈیمی نے انگلی ہٹالی اور سگریٹ کیس کا کھلا ہوا ڈھکن بند کر دیا۔

”ہیلو پرائزر کا لگن۔ اور۔“ — چند لمحوں بعد پرائزر کی آواز سگریٹ کیس سے نکلی۔

”ڈیمی بول رہی ہوں چیف۔ آپ عمران سے خود بات کر لیں۔ مجھے تو اس کی عجیب و غریب اور اوت پٹانگ باعثیں سمجھے میں نہیں آتیں۔ اور۔“ — ڈیمی نے قدرے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ڈیمی تم عمران کو ڈیل کرنے میں واقعی قطعی ناکام رہی ہو۔ جبکہ میرا خیال تھا کہ تم جیسی خوبصورت، ذہین اور سائنس وان لڑکی عمران کی اچھی ساتھی ثابت ہو گی اور عمران بھی تم سے متاثر ہو کر یقیناً ہمارے ساتھ تعاون کرے گا لیکن تم نے مجھے مایوس کیا ہے۔ اور۔“ پرائزر کی سرد آواز سنائی دی تو ڈیمی کا چہرہ یلکھت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا اس کے چہرے پر شدید ترین خوف کی تاثرات ابھر آئے تھے۔

”چیف۔ مم۔ مم۔ میں نے تو بے حد کوشش کی ہے۔ مم۔ مم۔ مجھے معاف کر دو چیف۔ اور۔“ — ڈیمی نے انتہائی خوف بھرے

لبجے میں کمنا شروع کر دیا۔
”مسٹر عمران۔ تم میری آواز سن رہے ہو تو خود جواب دو۔ اور“۔
پرائمر نے کہا۔

”نه صرف تمہاری آواز سن رہا ہوں بلکہ میں نے تمہارے رعب
اور جلال کو بھی دیکھ لیا ہے کہ صرف تمہاری آواز سن کر ڈیمی کے جسم
کا سارا خون خشک ہو گیا ہے لیکن کیا تمہارا یہ رعب اور دیدبہ صرف
عورتوں کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اور“۔ — عمران نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔

”ڈیمی کو معلوم ہے کہ ہماری تنظیم میں لفظ ناکامی کا کیا مطلب ہوتا
ہے لیکن اگر تم چاہو تو ڈیمی کی زندگی اب بھی فتح سکتی ہے تم نے فائل
پڑھ لی ہے بولو کیا تم اس مسئلے کو حل کر سکتے ہو یا نہیں۔ ہاں یا ناہ میں
جواب دو۔ اور“۔ — پرائمر کا لبجہ سخت ہوتا چلا گیا۔
”تمن بارہاں کرنا ہو گی یا ایک بارہی کافی رہے گی۔ اور“۔ — عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو۔ ویری گذ۔ پھر تم
یہ کام شروع کر دو ڈیمی تمہارے پاس رہے گی جب تم مسئلہ حل کر دو
گئے تو ڈیمی ہمیں کال کر کے ہتا دے گی اس کے بعد تمہارا یہ کام ہم
اپنے سائنس دانوں کو بھجوادیں گے اور اگر واقعی یہ کام ہو گیا تو پھر تم
پر انعامات کی بارش ہو جائے گی۔ اور“۔ — پرائمر نے کہا۔
”مثلاً کس قسم کے انعامات۔ اور“۔ — عمران نے کہنے لگیں

سے ڈیمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اسی لمحے ڈیمی یکلخت دونوں ہاتھوں
سے اشارہ کرنے لگی جیسے کہہ رہی ہو کہ انعام میں میری زندگی مانگ
لو۔

”جو بھی تم چاہو۔ اور یقین کرو تم جو بھی مانگو گے تمہیں ملے گا۔
وی آئی پی تمہاری ہر مانگ پورا کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور“۔
پرائمر نے کہا۔

”لیکن یہ تو ہاں کی صورت میں تمہارا جواب ہوا۔ ناہ کی صورت
میں کیا ہو گا۔ اور“۔ — عمران نے کہا۔

”موت۔ صرف موت۔ اور“۔ — پرائمر نے سرد لبجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنو پرائمر۔ تم شاید احمدقوں کی دنیا میں رہتے ہو۔ جو یہ سمجھ رہے
ہو کہ تم اس طرح مجھے اغوا کر کے اس جزیرے میں قید کر کے مجھے سے
اپنی مرضی کا کام کراؤ گے جو تمہارا مسئلہ ہے وہ میں نے دیکھ لیا ہے
میرے لئے یہ انتہائی معمولی سی بات ہے اور مجھے حیرت ہے کہ
تمہارے سائنس دانوں کو یہ معمولی سی بات کیوں سمجھ میں نہیں آ
سکی۔ بہر حال میری طرف سے ناہ سمجھو اور جو کچھ تم کر سکتے ہو کر کے
دیکھ لو۔ اور“۔ — عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”دیکھو عمران۔ ابھی تک میں نے تمہارے ساتھ کوئی نامناسب
سلوک نہیں کیا اس لئے انکار مت کرو۔ میں انکار سننے کا عادی نہیں
ہوں۔ ڈیمی کی حالت میری بجائے تو خود دیکھ رہے ہو گے اس کی یہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

حالت اس لئے ہے کہ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ تمہیں جس طرح انگوا کیا گیا ہے اور یہاں پہنچایا گیا ہے اس سے بھی تم میری طاقت اور میرے وسائل کا اندازہ لگاسکتے ہو اب جو کچھ میں کہوں گا اسے محض دھمکی نہ سمجھنا۔ اگر تم نے انکار کیا تو تمہاری بوڑھی ماں اور تمہارا باپ دونوں کی اور اسی طرح تمہاری بہن شریا کو بھی آسانی سے گولی ماری جاسکتی ہے اور ان کی لاشیں یہاں تمہارے جزیرے پر پہنچائی جاسکتی ہیں۔ اور اینڈ آل”۔ پرانے کما اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران کا چہرہ غصے کی شدت سے خون کبوتر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

”اوہ۔ یہ تو انتہائی گھٹیا درجے کا مجرم ہے۔ نائس“۔ عمران نے غرتے ہوئے لبجے میں کما اس کے چہرے پر اس قدر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ پاس بیٹھی ہوئی ڈیمی یکخت خوفزدہ ہو کر اٹھ کر کمرے کے کونے میں جا کھڑی ہوئی۔

”مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔ مم۔ مم۔ میں بے قصور ہوں“۔ ڈیمی نے کانپتے ہوئے لبجے میں کما تو عمران نے بے اختیار لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد اس کا چہرہ دوبارہ نارمل ہو گیا۔

”اوھر آکر بیٹھو ڈیمی۔ اب مجھے احساس ہو گیا ہے کہ تم کس کیفیت سے گزر رہی ہو۔ پرانے جیسے گھٹیا انسان اور گھٹیا مجرم سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ کیا کر گزرے لیکن تم فکر مت کو تمہاری زندگی کو کوئی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

خطہ لاحق نہیں ہو گا“۔ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ”عمران تم اس تنظیم کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اس لئے پلیز فار گاؤ سیک اگر تم یہ مسئلہ حل کر سکتے ہو تو کرو۔ اس طرح تم اپنی اور اپنے خاندان کی زندگیاں بھی بچالو گے اور میری زندگی بھی فتح جائے گی۔ ورنہ واقعی وہ سب کچھ کر سکتے ہیں“۔ ڈیمی نے کہا۔ ”لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ جب اس کا کام ہو جائے گا تو وہ ہمیں زندہ چھوڑ دے گا پہلے تو شاید میں اس پر اعتماد کر لیتا لیکن اب مجھے اس کی اصلیت کا علم ہو گیا ہے اس لئے اب اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا“۔ عمران نے جواب دیا۔

”نہیں۔ وہ واقعی تمہیں زندہ چھوڑ دے گا۔ پلیز۔ فار گاؤ سیک“۔ ڈیمی نے یکخت دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”ایک شرط پر یہ کام ہو سکتا ہے کہ تم مجھے اس تنظیم اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل سے بتا دو“۔ عمران نے کہا۔

”میں بتا دوں گی جو تم چاہو گے سب کچھ بتا دوں گی لیکن پلیز یہ کام کر دو“۔ ڈیمی نے منت بھرے لبجے میں کہا۔

”تو بتاؤ۔ جو کچھ تم جانتی ہو۔ وہ سب بتا دو“۔ عمران نے کہا۔

”لیکن تم وعدہ کرتے ہو کہ تم پھر یہ کام کر دو گے“۔ ڈیمی نے کہا۔

”ہاں۔ وعدہ رہا“۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”جو کچھ میں جانتی ہوں وہ میں بتا دیتی ہوں۔ میرا تعلق یورپ کے

ایک ملک کا سڑیا سے ہے۔ کا سڑیا کے جنوب مغربی علاقے پہاڑیوں پر مشتمل ہیں ان پہاڑیوں کو وہاں کی مقامی زبان میں گورا ش کہا جاتا ہے گورا ش میں ایک گاؤں ہے جس کا نام ہالیک ہے اس گاؤں کے قریب زیر زمین وی آئی پی کی ایک بہت بڑی لیبارٹری ہے جہاں چالیس کے قریب سائنس دان کام کرتے ہیں یہ مادہ جسے ابھی تک وی آئی پی کا ہی نام دیا گیا اس لیبارٹری کے ایک سائنس دان ڈاکٹر کلیرل نے دریافت کیا ہے اور اس لیبارٹری میں ہی اس پر کام ہوا رہا ہے میں بھی اس لیبارٹری میں ہی کام کرتی ہوں پر ائمروی آئی پی کے جس سیکشن کا چیف ہے یہ لیبارٹری اسی سیکشن کے تحت ہی کام کرتی ہے اس طرح اس لیبارٹری کا مکمل کنٹرول پر ائمروی کے پاس ہے پر ائمروی نے مجھے بہاں بھجوایا ہے بہاں سے کچھ فاصلے تک مجھے ایک ٹرانسپورٹ ہیکن ہپز پر لا یا گیا پھر مجھے لانچ سمیت سمندر میں اتار دیا گیا اور مجھے بتا دیا گیا کہ لانچ میں ایک خصوصی ساخت کا بم نصب ہے وہ لوگ ہیلی کاپڑ میں کسی خصوصی میشین پر مجھے چیک کرتے رہیں گے اور میں جیسے ہی لانچ سے اتر کر جزیرے پر پہنچوں گی وہ اس بم کو ڈی چارج کر کے لانچ کے مکڑے کر دیں گے تاکہ تم اس لانچ کے ذریعے فرار نہ ہو سکو مجھے بتا دیا گیا ہے کہ اگر میں نے تمہیں اس کام پر آمادہ نہ کیا تو مجھے سزا دی جائے گی لیکن میرا خیال تھا کہ میں تمہیں آسانی سے آمادہ کر لوں گی لیکن جب میں بہاں پہنچی تو نجاںے کیا بات تھی کہ تمہیں دیکھ کر مجھے محسوس ہوا کہ تم مجھے سے متاثر نہیں ہو گے بس یہ تاثر میرے ذہن میں جیسے ہی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ابھرا میرا الجہ خود بخود سخت ہوتا چلا گیا اس کے بعد تم نے باقیں بھی ایسی کرنا شروع کر دیں کہ میرے پہلے سے جھنجلائے ہوئے ذہن میں مزید جھنجلاہٹ بھرتی چلی گئی پھر میں نے باہر جا کر اس خصوصی ساخت کے ٹرانسپورٹر پر ائمروی سے بات کی تو پر ائمروی نے مجھے دھمکی دی کہ اگر میں ناکام رہی تو مجھے موت کی سزا دی جائے گی اس لئے میں جا کر تمہیں ہر قیمت پر آمادہ کروں میں واپس آئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ تمہارے سامنے ہے۔ پر ائمروی نے مجھے موت کی دھمکی دے رہا ہے اس لئے اب میری زندگی صرف ایک صورت میں بچ سکتی ہے کہ تم یہ کام کر دو اور پھر انعام کے طور پر میری زندگی بچا لو ورنہ مجھے تو بہر حال مرننا ہی ہے یہ لوگ اپنی دھمکیوں پر پوری طرح عمل کرنے پر قادر ہیں۔ ڈیمی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اگر میں یہ کام کر دوں تو پھر تمہیں بہاں سے کس طرح لے جائے گا۔“ ۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ ظاہر ہے پر ائمروی اس کا کوئی نہ کوئی بندوبست کرے گا۔“ ۔۔۔ ڈیمی نے جواب دیا۔

”اوکے۔ نکلو وہ فائل۔“ ۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ڈیمی نے جلدی سے بریف کیس سے فائل نکالی اور عمران کی طرف بڑھا دی۔

”تم باہر جا کر جزیرے کی سیر کرو۔ میں اس پر کام کرتا ہوں۔ مجھے چونکہ ذہن کو مکمل طور پر اس پر مرکوز کرنا پڑے گا اس لئے تمہاری

موجودگی میرے لئے مداخلت کا باعث ہو گی جب کام مکمل ہو جائے گا تو میں تمہیں بلا لوں گا۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈینی خاموشی سے انھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی اور عمران فائل کھول کر اس پر جھک گیا اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سلیمان کی آنکھیں کھلی تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھنڈی چھائی رہی پھر جب دھنڈ صاف ہوئی اور اس کی نظریں کمرے کی چھت پر پڑیں تو وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے انھوں کر بیٹھ گیا اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ وہ تورات کو فلیٹ میں اپنے کمرے میں سویا تھا اب جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس اجنبی کمرے میں ایک بیڈ پر موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی اسے احساس ہو گیا کہ وہ کسی ہسپتال کے کمرے میں ہے۔

”یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ ہسپتال کا کمرہ۔ یہ میں یہاں کیسے پہنچ گیا۔۔۔“ سلیمان نے حیرت بھرے انداز میں بڑبراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ منید کچھ سوچتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نر اندر داخل ہوئی اور وہ سلیمان کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر اچھل پڑی۔

”آپ کو ہوش آ گیا۔ دیری گذ۔ میں ڈاکٹر کو اطلاع دیتی

ہماری سمجھ میں ہی نہ آ رہی تھی لیکن خوشی قسمی سے ایک دو اپنے اثر کیا اور تمہیں ہوش آگیا۔ ڈاکٹر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ ڈاکٹر۔ لیکن میں تورات کو اپنے کمرے میں سویا تھا پھر مجھے کیا ہوا اور کون مجھے یہاں لایا تھا عمران صاحب کا کیا حال ہے کیمیں انہیں تو کچھ نہیں ہوا۔“ سلیمان نے پریشان ہوئے ہوئے کہا۔

”تمہیں یہاں سیکرٹ سروس کے چیف کے حکم پر جزل ہسپتال سے لایا گیا ہے تم وہاں داخل تھے لیکن وہاں تمہاری دیکھ بھال صحیح طور پر نہ ہو رہی تھی اس لئے تمہیں یہاں شفت کیا گیا۔ چیف نے کئی بار فون پر تمہارے بارے میں دریافت کیا ہے ویسے عمران صاحب تو اس دوران نہ یہاں آئے ہیں اور نہ ان کا فون آیا ہے۔“ ڈاکٹر صدیقی نے اسے چیک کرتے ہوئے جواب دیا۔

”صاحب کا فون بھی نہیں آیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ سلیمان نے حیران ہوئے ہوئے کہا۔

”تم اب بالکل نہیک ہو۔ چاہو تو واپس جاسکتے ہو چاہو تو چند گھنٹے مزید یہاں آرام کر لو۔“ ڈاکٹر صدیقی نے چینگ مکمل کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ مجھے واپس جانا ہے۔“ سلیمان نے کہا۔

”اوکے۔ کہاں جاؤ گے فلیٹ پر۔ میں اپنی کار میں تمہیں پنچاڑیتا ہوں۔“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور پریشان ہو گئے تھے کیونکہ تمہیں جس گیس سے بیوشن کیا گیا تھا وہ

ہوں۔“ نر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑنے لگی۔ ”ایک منٹ۔ ایک منٹ رک جاؤ۔“ سلیمان نے کہا تو نر تیزی سے مزکراس کے بیڈ کی طرف آئی۔

”کیا بات ہے۔ تم ابھی لیٹ جاؤ۔ تمہیں کئی گھنٹوں بعد ہوش آیا ہے ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے۔“ نر نے قریب آکر سلیمان کو بازو سے پکڑ کر بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا۔

”کئی گھنٹوں بعد۔ کیا مطلب۔ میں تورات کو اپنے کمرے میں سویا تھا پھر مجھے کیا ہو گیا تھا۔“ سلیمان نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو آدھا گھنٹہ ہوا ہے ڈیوٹی پر آئے ہوئے میں ڈاکٹر صدیقی کو بلا لاتی ہوں وہ تمہیں بتا دیں گے۔“ نر نے کہا اور تیزی سے مزکر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”کئی گھنٹوں بعد ہوش آیا ہے۔ مجھے کیا ہوا تھا۔“ سلیمان نے حیرت بھرے انداز میں بڑبرداتے ہوئے کہا ویسے ہوش میں آنے کے بعد وہ اب اپنے آپ کو بالکل نارمل اور صحیت مند محسوس کر رہا تھا تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا ڈاکٹر اندر داخل ہوا اور سلیمان اسے دیکھ کر ایک بار پھر بے اختیار اٹھ بیٹھا کیونکہ وہ ڈاکٹر صدیقی کو اچھی طرح جانتا تھا یہ پیش ہسپتال تھا اور سلیمان کئی بار عمران کے ساتھ یہاں آچکا تھا۔

”مبارک ہو سلیمان۔ تمہیں ہوش آگیا ہے۔ ورنہ ہم واقعی پریشان ہو گئے تھے کیونکہ تمہیں جس گیس سے بیوشن کیا گیا تھا وہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایک اور ڈاکٹر ہاتھ میں کارڈیس فون پیس انھائے اندر داخل ہوا۔
”چیف آف سیکرٹ سروس کا فون آیا ہے۔ میں نے انہیں اطلاع
دے دی ہے کہ سلیمان صاحب کو ہوش آگیا ہے اور وہ سلیمان
صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں“ ۔۔۔ ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر
صدیقی سے کہا۔

”مجھے دیں فون“ ۔۔۔ سلیمان نے کہا اور فون پیس لے لیا۔
”جناب۔ میں سلیمان بول رہا ہوں“ ۔۔۔ سلیمان نے فون لے کر
اس کا بٹن آن کرتے ہوئے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا۔
”اگر تم ٹھیک ہو گئے ہو تو فوراً دانش منزل رپورٹ کرو“ ۔ چیف
ایکٹشوکی سرد آواز سنائی دی۔

”بہتر جناب“ ۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا تو اس کے ساتھ ہی
دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔
”مجھے نیکسی منگوا دیجئے“ ۔۔۔ سلیمان نے بستر سے نیچے اترتے
ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آئیے“ ۔۔۔ ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور پھر سلیمان ان
کے ساتھ چلتا ہوا آفس میں پہنچ گیا تھوڑی دیر بعد وہ نیکسی میں بیٹھا
دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا اس کے ذہن میں کھلبیلی سی مچی
ہوئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران رات کو اپنے کمرے میں سویا
ہوا تھا لیکن اب تک نہ ہی عمران نے فون کیا تھا اور نہ وہ خود ہستیال
آیا تھا اور اب طاہر صاحب نے بھی اسے براہ راست دانش منزل بلوایا

تحاصل کا مطلب ہے کہ کوئی لمبی گزبرہ ہوئی ہے لیکن کیا ہوا ہے یہ بات
اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ دانش منزل کے قریب ایک چوک پر
اس نے نیکسی چھوڑ دی۔ ڈاکٹر صدیقی سے وہ کرائے کی رقم لے آیا تھا
کیونکہ اس کے جسم پر وہی رات کو سونے والا سادہ سالیباں تھا اور
ظاہر ہے سوتے وقت اس کی جیب میں رقم نہ ہو سکتی تھی اس نے
کرایہ ادا کیا اور پھر نیکسی کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ پیدل چلتا ہوا
آگے بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ دانش منزل کے عقبی خفیہ دروازے
پر پہنچ چکا تھا اس نے مخصوص انداز میں اندر اطلاع دی تو تھوڑی دیر
بعد دیوار میں دروازہ نمودار ہوا اور سلیمان اندر داخل ہو گیا وہ چوک کہ
ایکٹشوک کے روپ میں اب تک کئی بار دانش منزل کو استعمال کر چکا تھا
اس لئے اسے دانش منزل کے بارے میں تمام تفصیلات کا بخوبی علم تھا
تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا وہاں بلیک زیر و موجود تھا۔
”آؤ سلیمان بیٹھو“ ۔۔۔ بلیک زیر و نے اس کا استقبال کرتے
ہوئے کہا لیکن اس کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات سلیمان کو
نمایاں طور پر نظر آگئے تھے۔

”صاحب کماں ہیں طاہر صاحب“ ۔۔۔ سلیمان نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔

”یہی بات تو میں نے تم سے معلوم کرنی ہے کہ عمران صاحب کماں
ہیں کیونکہ ان کا کہیں پتہ نہیں چل رہا“ ۔۔۔ بلیک زیر و نے کما تو
سلیمان چونک پڑا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کیا مطلب۔ صاحب تورات کو اپنے بیڈ روم میں سوئے ہوئے تھے میں اپنے کمرے میں تھا۔ اب میری آنکھ کھلی تو میں ہسپتال میں تھا۔“ — سلیمان نے کہا۔

”تم نے فلیٹ کا حفاظتی نظام آن کیا تھا۔“ — بلیک زیرو نے پوچھا۔

”ہاں۔ یہ میری عادت ہے کہ سونے سے پہلے میں لازماً حفاظتی نظام آن کر دتا ہوں اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اسے آن کیا تھا۔“ — سلیمان نے جواب دیا۔

”میں نے عمران صاحب سے ایک ضروری بات کرنی تھی اس لئے میں نے صحیح فلیٹ پر فون کیا تو وہاں سے کسی نے فون اشڈنہ کیا تو میں پریشان ہو گیا کیونکہ آج کل سیرٹ سروس نے پاس کوئی کیس نہ تھا اس لئے عمران صاحب کے اتنے سوریے فلیٹ سے چلے جانے کا بھی کوئی سکوپ نہ تھا اور یہ بھی مجھے معلوم تھا کہ تم بھی دس گیارہ بجے سے پہلے مارکیٹ نہیں جاتے چنانچہ میں نے جوزف کو کال کر کے فلیٹ پر پہنچنے کے لئے کما پھر جوزف نے مجھے فلیٹ کے قریب پیلک فون سے فون کر کے بتایا کہ فلیٹ کو پولیس نے سیل کر دیا ہے اور ہمسایوں نے بتایا ہے کہ تم اپنے بیڈ روم میں بے ہوش پڑے ہوئے ملے تھے فلیٹ کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور عمران بھی موجود نہ تھا جوزف نے ہمسایوں سے جو کچھ معلوم کیا اس کے مطابق صحیح سوریے پیکری کا سامان دینے والا لڑکا فلیٹ پر آیا تو فلیٹ کا دروازہ پوری طرح کھلا ہوا تھا چونکہ اس لڑکے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے لئے یہ نئی بات تھی اس لئے وہ اندر چلا گیا اور پھر اس نے تمہیں کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا تو اس نے یہ سمجھا کہ تم مر چکے ہو وہ چیختا ہوا باہر آیا اور اس کی جنگ و پکار سن کر ہمسائے اکٹھے ہو گئے انہوں نے پولیس کو فون کر دیا پولیس نے آکر تمہیں چیک کیا تو تم بے ہوش تھے پولیس نے تمہیں جزل ہسپتال پہنچایا اور فلیٹ کو سیل کر دیا جوزف کی رپورٹ پر میں نے پیش ہسپتال کے ڈاکٹر صدیقی کو کال کر کے تمہیں جزل ہسپتال سے پیش ہسپتال میں شفت کرانے کی ہدایت دی اور سرسلطان کو فون کر کے صورت حال بتائی تو سرسلطان نے آئی جی پولیس سے بات کر کے پولیس سیل کھلوائی اور فلیٹ جوزف کے حوالے کر دیا جوزف نے فلیٹ کو چیک کیا تو اس کے مطابق وہاں سے کوئی چیز غائب نہ تھی پیش ہسپتال رومن بدستور بند تھا اسے کھولا بھی نہ گیا تھا اس نے مجھے فون کر کے بتایا تو میں نے اسے فلیٹ بند کر کے واپس رانا ہاؤس جانے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی اسے کہہ دیا کہ جب تک میں اسے فون کر کے اجازت نہ دوں وہ کسی سے اس بارے میں کوئی بات نہ کرے حتیٰ کہ جوانا سے بھی بات نہ کرے مجھے دراصل تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار تھا کہ تم سے معلوم کر سکوں کہ عمران صاحب تھے جیسے یہاں کوئی سویا ہی نہ ہو عمران صاحب کا شب خوابی کا لباس بھی الماری میں موجود تھا اب تم بتا رہے ہو کہ عمران صاحب بیڈ روم میں موجود تھے اور انہیں انگو کیا گیا ہے۔“ — بلیک زیرو نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

”لیکن کس نے ایسا کیا ہو گا جبکہ حفاظتی نظام بھی آن تھا پھر یہ سب کیسے ہو گیا“۔۔۔ سلیمان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”کسی سائنسی آئل کی مدد سے نظام آف کیا گیا۔ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی گئی اور پھر عمران صاحب کو انخوا کر لیا گیا اور جن لوگوں نے بھی ایسا کیا ہے ان کا مقصد صرف عمران صاحب کو انخوا کرنا تھا بھر حال ٹھیک ہے اب میں عمران صاحب کو تلاش کرتا ہوں تم واپس فلیٹ میں چلے جاؤ“۔۔۔ بلیک زیرو نے سلیمان سے کہا اور میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جولیا بول رہی ہوں“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

”ایک مشو“۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ جولیا کا لبھہ مودبانہ ہو گیا۔

”عمران کو رات کے وقت اس کے فلیٹ سے انخوا کر لیا گیا ہے پہلے فلیٹ کا نظام کسی سائنسی آئل سے بے کار کیا گیا اور پھر فلیٹ میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی گی اور پھر پراسرار انداز میں عمران کو انخوا کر لیا گیا ہے تم سیکرت سروس کے تمام ممبرز کو ہدایات دے دو کہ وہ فوراً پورے شر میں عمران کو تلاش کرنے کے لئے کام کریں خاص طور پر ایئر پورٹ کو چیک کیا جائے اور پرائیویٹ ہسپتال بھی۔۔۔ بلیک

زیرو نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”کس نے ایسا کیا ہو گا“۔۔۔ جولیا نے انتہائی پریشان سے لمحے میں کہا۔

”یہ تو معلوم کرنا ہے۔ فوری طور پر یہ کام شروع کرو اور ہر وہ جگہ چیک کرو جہاں عمران کو لے جایا جا سکتا ہے صدر اور کیپشن شکیل کو کہہ دو کہ وہ ایئر پورٹ سے معلوم کریں کہ کسی مرضیں یا لاش کو تو آج ملک سے باہر عام فلاٹ میں یا کسی چارڑہ طیارے سے تو نہیں لے جایا گیا چوبہاں اور نعمانی کو کہہ دو کہ وہ عمران کے فلیٹ کے ارد گرد کے علاقے میں معلومات حاصل کریں شاید کسی نے اس واردات کو دیکھا ہو شیکسی شینڈ سے بھی معلومات حاصل کی جائیں اور پرائیویٹ ہسپتال بھی چیک کئے جائیں کیونکہ عمران کو کسی گیس سے بے ہوش کر کے لے جایا گیا ہے کہ اسے پہلے کسی ہسپتال میں رکھا گیا ہو۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں سر“۔۔۔ جولیا نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا۔

”تم فلیٹ پر جاؤ۔ لا حالہ ممبرز تم سے بھی رابطہ کریں گے ویسے تم خود بھی ارد گرد ہمایوں سے معلومات کرو ہو سکتا ہے کہ تمہیں کوئی کلیو مل جائے اگر ایسا ہو تو مجھے فون کر کے بتاویں“۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور سلیمان سر ہلا تا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نجاح اٹھی اور بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کر رسیور اٹھالیا۔

”ایکشو“۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لجھے میں کما۔

”سلطان بول رہا ہوں ظاہر۔ میں نے ہسپتال فون کیا تھا وہاں سے پتہ چلا کہ سلیمان کو ہوش آگیا ہے اور وہ تمہارے فون کرنے پر فوری ہسپتال سے چلا گیا ہے کیا پوزیشن ہے۔ عمران فلیٹ میں تھا یا نہیں“۔ سلطان نے تشویش بھرے لجھے میں کما تو بلیک زیرو نے انہیں سلیمان سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کو عمران کی برآمدگی کی ہدایات دیئے جانے تک کی ساری تفصیل بتادی۔ ”پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کون ایسا کر سکتا ہے“۔۔۔ سلطان ائے انتہائی پریشان سے لجھے میں کما۔

”آپ پریشان نہ ہوں جناب۔ مجھے یقین ہے کہ عمران صاحب جماں بھی ہوں گے بخیریت ہوں گے اگر انہیں انغو کرنے والوں کا مقصد انہیں کوئی نقصان پہنچانا ہوتا تو وہ یہ کام فلیٹ پر بھی کر سکتے تھے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ عمران صاحب سے کوئی خاص کام لینا چاہتے ہوں اور عمران صاحب کو جیسے ہی ہوش آیا پھر وہ خود بھی اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ ویسے اب سیکرٹ سروس نے کام شروع کر دیا ہے جلد ہی ہم ان کا گلیو نکال لیں گے“۔۔۔ بلیک زیرو نے سلطان کو تسلی دیتے ہوئے کما۔

”جلد از جلد اس کا کھوج نکالو۔ ویسے نجانے کیوں میرا دل کہہ رہا ہے کہ عمران خیریت سے ہے بہر حال پھر بھی اس سلسلے میں کسی قسم کی

غفلت مت کرو۔ عمران پاکیشیا کا وہ سرمایہ ہے جس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے“۔۔۔ سرسلطان نے کما۔

”جناب۔ آپ بے فکر رہیں میں جلد ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا“۔۔۔ بلیک زیرو نے کما تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ویسے اس کے اپنے ذہن میں کھلبیلی بھی ہوئی تھی اسے واقعی سمجھنا نہ آرہی تھی کہ سرسلطان نے تشویش بھرے لجھے میں کما تو بلیک زیرو نے انہیں سلیمان سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کو آخر یہ سب کیوں اور کیسے ہوا اور اب عمران کماں ہو گا اور کس پوزیشن میں ہو گا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

”ایکشو“۔۔۔ بلیک زیرو نے اپنے مخصوص لجھے میں کما۔

”صدر بول رہا ہوں جناب۔ اسپورٹ سے۔ عمران کو بے ہوشی کے عالم میں ایک چارڑہ طیارے سے کارمن لے جایا گیا ہے لے جانے والے بھی کارمن ہی تھے ان لوگوں کی تعداد چار تھی“۔۔۔ صدر نے کما۔

”تفصیل بتاؤ“۔۔۔ بلیک زیرو نے سرد لجھے میں کما۔

”جناب۔ ایک طیارہ آج صبح سات بجے چارڑہ کرایا گیا۔ ایر پورٹ حکام کو بتایا گیا کہ ایک انتہائی سیریس میریض کو لے جانا ہے ڈاکٹر بھی ساتھ ہوں گے میریض کا تعلق کارمن سفارت خانے سے بتایا گیا اور میریض کا نام شوانگر بتایا گیا تھا ان کے کانفذات بھی موجود ہیں ایر پورٹ حکام نے اپنے طور پر بھی ڈاکٹر کو بلا کر تصدیق کرائی تو ایر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

معلوم ہونے پر پولیس کو اطلاع دی تو پولیس نے اس ایبو لینس کو ایئر پورٹ کی پارکنگ میں کھڑے دیکھا اور اسے اپنی تحولیں میں لے کر ہسپتال والوں کو اطلاع دی ہسپتال کے منتظمین اس بات سے انکاری ہیں کہ ان کے ہسپتال سے کوئی مریض کارمن یا ایئر پورٹ بھجوایا گیا ہے اس کے بعد میں نے کارمن سفارت خانے فون کر کے انکوائری کی ہے لیکن وہ سرے سے ہی اس سارے واقعہ سے بے خبر ہیں۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم ان سب کاغذات کی کاپیاں ایئر پورٹ سے حاصل کرو اور پھر ان پر موجود فواؤں کی مدد سے ہو ٹلوں میں چینگ کرو یقیناً یہ لوگ کسی نہ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے۔“ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جو کچھ صدر نے بتایا تھا اس سے تو یہ ظاہر ہوتا تھا کہ عمران کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت اغوا کر کے کارمن لے جایا گیا ہے اس پر میں نے پرائیڈ ہسپتال کی ایبو لینس میں لے جایا تو وہاں اس نام کے کسی مریض کو داخل نہیں کیا گیا اور نہ ان کی ایبو لینس ایئر پورٹ سے کسی مریض کو لینے گئی ہے۔“ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے معلوم کیا ہے کہ مریض کس لباس میں تھا اور اسے کس چیز پر ایئر پورٹ لے آیا گیا تھا۔“ بلیک زیرو نے پوچھا۔

”لیں سر۔ مریض پتلون اور قیض پنے ہوئے تھا اور اسے مقامی کراسن ہسپتال کی ایبو لینس میں ایئر پورٹ لایا گیا تھا میں نے کراسن ہسپتال فون کر کے معلوم کیا ہے تو انہوں نے بتایا ہے کہ ان کی ایک ایبو لینس رات کو ہسپتال سے اچانک غائب ہو گئی انہوں نے صبح سنائی دی۔

”مینہجر گلبرٹ سے بات کرائیں۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پورٹ کے ڈاکٹر نے بھی یہی رپورٹ دی کہ مریض واقعی بیریں کنڈیشن میں ہے چنانچہ طیارہ چارڑو کر دیا گیا اور وہ مریض کو لے کر فلاٹی کر گیا میں نے اس ڈاکٹر سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کی ہیں اس نے مریض کا جو قدو قامت بتایا ہے وہ عمران صاحب سے ملتا ہے اس نے بتایا ہے کہ مریض بے ہوش تھا اور ساتھ جانے والے ڈاکٹروں نے جو رپورٹ ڈاکٹر کو دکھائی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ مریض ذہنی بخار میں جلا ہے چنانچہ ڈاکٹر نے رسی طور پر چیک کیا اور پھر سرٹیفیکٹ دے دیا میں نے کارمن ایئر پورٹ سے معلوم کر لیا ہے چارڑو طیارہ اب سے دو گھنٹے پہلے وہاں پہنچا ہے اور مریض کو ایئر پورٹ سے وہاں کے ایک مشہور پرائیڈ ہسپتال کی ایبو لینس میں لے جایا گیا ہے اس پر میں نے پرائیڈ ہسپتال کے نمبر معلوم کر کے وہاں فون کیا تو وہاں اس نام کے کسی مریض کو داخل نہیں کیا گیا اور نہ ان کی ایبو لینس ایئر پورٹ سے کسی مریض کو لینے گئی ہے۔“ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے معلوم کیا ہے کہ مریض کس لباس میں تھا اور اسے کس چیز پر ایئر پورٹ لے آیا گیا تھا۔“ بلیک زیرو نے پوچھا۔

”لیں سر۔ مریض پتلون اور قیض پنے ہوئے تھا اور اسے مقامی کراسن ہسپتال کی ایبو لینس میں ایئر پورٹ لایا گیا تھا میں نے کراسن ہسپتال فون کر کے معلوم کیا ہے تو انہوں نے بتایا ہے کہ ان کی ایک ایبو لینس رات کو ہسپتال سے اچانک غائب ہو گئی انہوں نے صبح

”ہولڈ آن کریں“—— دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو گلبرٹ بول رہا ہوں“—— چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”پیش نمبروں پر کال کو گلبرٹ“—— بلیک زیرو نے اس بار ایکشو کے مخصوص لمحے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ گلبرٹ کارمن میں سیکرٹ سروس کافارن ایجنت تھا بلیک زیرو نے وہاں عمران کا کھونگ لگانے کے لئے اس کا انتخاب کیا تھا کیونکہ دوسرے ایجنتوں کی نسبت گلبرٹ زیادہ فعال اور ذہین ایجنت تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی عمران کا کھونج لگائے گا۔ تھوڑی دیر بعد سوول پر رکھے ہوئے پیش فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے رسیور اٹھا لیا۔
”ایکشو“—— بلیک زیرو نے کہا۔

”گلبرٹ بول رہا ہوں سر۔ حکم فرمائیے“—— دوسری طرف سے مودبانہ لمحے میں کہا گیا۔

”عمران کو اس کے فلیٹ سے بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا ہے اور پھر اسے کارمن میک اپ میں بطور مریض ایک چار ٹڑہ طیارے کے ذریعے کارمن لے جایا گیا ہے اطلاع یہی ہے کہ اب سے دو گھنٹے پہلے طیارہ کارمن ایئر پورٹ پہنچا ہے اور وہاں سے پرانڈ ہسپتال کی ایمبولنس میں اسے باہر لے جایا گیا ہے۔ پرانڈ ہسپتال کی انتظامیہ کے مطابق ایمبولنس نے ایئر پورٹ سے کسی مریض کو پک نہیں کیا تم فوری طور پر اپنے پورے گروپ کو حرکت میں لے آؤ اور عمران کا

کھونگ نکالو میں جلد از جلد اس کی برآمدگی چاہتا ہوں طیارے کے بارے میں تفصیلات تم ایئر پورٹ سے حاصل کر سکتے ہو“—— بلیک زیرو نے مخصوص لمحے میں کہا۔

”لیں سر“—— دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور بلیک زیرو نے رسیور رکھ دیا اسے گلبرٹ کی صلاحیتوں کا پوری طرح علم تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ گلبرٹ جلد از جلد عمران کا سراغ لگائے گا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکشو“—— بلیک زیرو نے کہا۔

”جو لیا بول رہی ہوں بس“—— دوسری طرف سے جو لیا کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے“—— بلیک زیرو نے پوچھا۔

”سر عمران کو اغوا کرنے والے یہاں گرانڈ ہوٹل میں ٹھہرے تھے کاغذات کی رو سے وہ کارمن باشندے تھے اور سیاحت کے لئے یہاں آئے تھے ان کی تعداد پانچ تھی جن میں ایک لڑکی بھی شامل تھی کیونکہ اس لڑکی اور ان چار افراد کو ہی ایک آدمی نے عمران کے فلیٹ سے اترتے دیکھا تھا۔ ایک بند بادھی کی ویگن عمران کے فلیٹ کے ساتھ کھڑی ہوئی دیکھی گئی تھی اس بند بادھی کی ویگن کو بھی ٹریس کر لیا گیا ہے راشد کالونی کی ایک کوٹھی میں یہ ویگن موجود ہے اس کوٹھی کو ایک کارمن باشندے نے ایک ہفتہ قبل کرائے پر حاصل کیا تھا اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کوئی سے ایک ایبو لینس کو بھی نکلتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔”۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”صدر کی رپورٹ کے مطابق عمران کو یہاں سے کارمن لے جایا گیا ہے اور اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے وہاں فارن ایجنت عمران کا کھونج لگانے میں مصروف ہیں تم اس کوٹھی اور اس بند باڑی ویگن کی اچھی طرح تلاشی لو ہو سکتا ہے ان مجرموں کے بارے میں کوئی کلیو سامنے آجائے۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

”باس۔ عمران بخیریت تو ہو گا۔۔۔ جولیا نے ہچکاتے ہوئے لبھ میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ وہ بخیریت ہی ہو گا اگر اسے انداز کا مقصد اسے نقصان پہنچانا ہوتا تو انہیں اتنی لمبی چوڑی پلانگ کی کیا ضرورت تھی وہ عمران سے کوئی خاص کام لینا چاہتے ہوں گے ہاں اگر عمران نے خود کوئی غلط حرکت کر ڈالی تو پھر اس کی زندہ واپسی مشکل ہو سکتی ہے لیکن عمران جیسے آدمی سے یہ موقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ غلط حرکت کرے گا۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا وہ چونکہ جولیا کی قلبی کیفیت کو سمجھتا تھا اس لئے اس نے تفصیل سے بات کی تھی اور اسے تسلی بھی دے دی تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران نے فائل کے آخر میں خالی صفحات پر وہ فارمولہ لکھ دیا تھا جس سے اس سائنسی رکاوٹ کو دور کیا جا سکتا تھا اور پھر اس نے فائل بند کی اور اسے اٹھائے وہ بیڈ روم سے باہر آگیا۔ عمارت سے باہر اس نے ڈیمی کو ساحل کے ساتھ ایک پھر پر بیٹھے ہوئے دیکھا اس کا رخ سمندر کی طرف تھا عمران کے قدموں کی آواز سن کر اس نے مذکور دیکھا اور پھر عمران کو آتے دیکھ کر وہ چونکہ کراٹھ کھڑی ہوئی۔

”کیا ہوا۔ کیا کام مکمل ہو گیا۔۔۔ ڈیمی نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے تمہارے کہنے پر یہ سب کچھ کیا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ تمہارا چیف ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل اس نے ڈیمی کی طرف بڑھا دی۔

”کیا واقعی وہ کام ہو گیا ہے جس کے لئے پوری تنظیم اس قدر

پریشان تھی"۔۔۔ ڈیمی کے لجے میں یقین نہ آنے والی کیفیت موجود تھی۔

"تم سائنس کی ڈاکٹر ہو پڑھ کر دیکھ لو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ اتنا آسان ہوتا تو پھر مسئلہ ہی کیا تھا بہر حال تمہاری میرانی۔ تم نے میری زندگی بچالی ہے"۔۔۔ ڈیمی نے بڑے منوناہ لجے میں کہا اور دوبارہ پھر پہنچ کر اس نے فائل اپنے ساتھ زمین پر رکھی اور جیکٹ کی جیب سے وہی سگریٹ کیس نکالا اور اس کا ڈھکن کھول کر اس کے ایک سوراخ میں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی رکھ کر دبایا تو سگریٹ کیس سے ٹوٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں پھر ڈیمی نے انگلی ہٹالی اور سگریٹ کیس کا کھلا ہوا ڈھکن بند کر دیا۔

"ہیلو۔ پرائمر کالنگ۔ اور"۔۔۔ چند لمحوں بعد پرائمر کی آواز سگریٹ کیس سے سنائی دی۔

"ڈیمی بول رہی ہوں چیف۔ عمران نے فائل پر کام مکمل کر لیا ہے۔ اور"۔۔۔ ڈیمی نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو۔ اتنی جلدی۔ اور"۔۔۔ پرائمر کے لجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"لیں سر۔ آپ خود عمران سے بات کر لیں۔ اور"۔۔۔ ڈیمی نے کہا۔

"ہیلو عمران۔ کیا واقعی تم نے اس سائنسی الجھن کو اتنی جلدی دور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کر دیا ہے جس کے لئے ہم اتنے طویل عرصے سے نکریں مار رہے تھے۔ اور"۔۔۔ پرائمر نے انتہائی حیرت بھرے لجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں پہلے بتایا تھا کہ میرے لئے یہ انتہائی معمولی کام ہے اور میں نے وہ کام کر دیا ہے اور فائل ڈیمی کے حوالے کر دی ہے تم بے شک اسے اپنے سائنس دانوں سے چیک کر سکتے ہو۔ اور"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لجے میں کہا۔

"گذ۔ اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو تمہیں منه مانگا انعام ملے گا۔ ڈیمی تم فائل کو اس طرح پیک کر کے میرے پاس بھجوادو جیسے تمہیں ہدایات دی گئی تھیں جیسے ہی وہ فائل مجھ تک پہنچے گی میں اسے سائنس دانوں کے بورڈ میں بھجوادوں گا اور اگر واقعی یہ کام مکمل ہو گیا ہے تو پھر تمہیں بھی انعام ملے گا اور عمران کو بھی۔ اور اینڈ آل"۔۔۔ پرائمر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ڈیمی نے سگریٹ کیس انھا کر اسے جیب میں ڈالا اور پھر فائل انھا کروہ انھ کھڑی ہوئی۔

"میں اندر سے وہ بریف کیس لے آؤں"۔۔۔ ڈیمی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ڈیمی تیز تیز قدم انھاتی ہوئی عمارت کی طرف بڑھ گئی عمران وہیں پھر پر خاموش بیٹھا ہوا تھا جب ڈیمی کو عمارت میں گئے کافی دیر ہو گئی تو عمران کو اچانک خیال آیا تو وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے انھ کھڑا ہوا اور تیزی سے عمارت کی طرف بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ساری عمارت گھوم گیا

لیکن ڈیمی وہاں موجود نہ تھی اور نہ اس کا بریف کیس تھا عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ عمارت سے نکلا اور اس کے عقیبی حصے کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے پورے جزیرے کا چکر لگایا لیکن ڈیمی تو اس طرح غالب ہو چکی تھی جیسے گدھے کے سر سے سینگ غالب ہوتے ہیں۔

”حیرت ہے۔ یہ لڑکی کہاں چلی گئی اور کیسے“۔۔۔ عمران نے بڑبراتے ہوئے کہا اور واپس آکر وہ بیٹھ روم میں کری پر بیٹھ گیا وہ سوچ رہا تھا کہ آخر ڈیمی کہاں اور کیسے جاسکتی ہے لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ الماری میں موجود ڈائنسیٹر سیٹی کی آواز سنائی دی اور عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر انھ کراس نے الماری کھول کر ڈائنسیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ ”ہیلو ہیلو۔ پرائمر کالنگ۔ اور“۔۔۔ پرائمر کی آواز سنائی دی۔ ”لیں عمران انڈنگ یو۔ اور“۔۔۔ عمران نے سادہ سے لجھ میں کہا۔

”تم حیران تو ہو رہے ہو گے عمران کہ اچانک ڈیمی کہاں غالب ہو گئی ہے اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ تمہیں اس بارے میں بتاریا جائے تاکہ تم مزید پریشانی سے بچ جاؤ۔ ڈیمی کی واپسی کا باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا جب ڈیمی کی لانچ ساحل پر پہنچی تھی تو دوسری طرف ایک خصوصی آبدوز بھی جزیرے کے ساحل کے ساتھ پہنچ چکی تھی جب کام مکمل ہو گیا تو ڈیمی ساحل کے اس حصے کی طرف گئی اور آبدوز میں

سوار ہو گئی اور آبدوز اسے لے کر سمندر میں سفر کرتی ہوئی جزیرے سے واپس چلی گئی وہ میرے پاس پہنچنے والی ہو گی بہر حال تم فکرنا کہ اگر واقعی تم نے میرا کام کر دیا ہے تو میں اپنا وعدہ پورا کروں گا تب تک تم آرام کو۔ اور ایڈنڈ آل“۔۔۔ پرائمر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائنسیٹر آف کیا اور پھر الماری بند کر کے وہ قدم بڑھاتا ہوا بیٹھ روم سے باہر آگیا۔

”خاصے تیز لوگ ہیں“۔۔۔ عمران نے بڑبراتے ہوئے کہا اور پھر وہ باہر آ کر اسی پتھر پر بیٹھ گیا اب وہ سوچ رہا تھا کہ کسی طرح اپنے ساتھیوں سے رابطہ قائم کرے اس کے پاس نہ ہی کوئی ڈائنسیٹر تھا اور نہ یہاں سے کسی طرح رابطہ قائم ہو سکتا تھا ویسے اس کے ذہن میں بھی یہ بات نہ آئی تھی کہ ڈیمی کی واپسی کا اس طرح انتظام کیا گیا ہو گا ورنہ وہ کسی طرح بھی ڈیمی کو واپس نہ جانے دیتا عمران جزیرے میں گھومتا رہا۔ اس کا ذہن یہاں سے نکلنے کے لئے کوئی نہ کوئی ترکیب سونپنے میں مصروف تھا کیونکہ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ پرائمر اسے اب اپنی مرضی سے آزاد نہ کرے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اسے ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ وی آئی پی کا راز ہیشہ کے لئے راز ہی رہ سکے لیکن یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی اس نے پرانے درخت ڈھونڈنے کی بھی کوشش کی تاکہ اس کی مدد سے کوئی کشتی دغیرہ تیار کر سکے لیکن کشتی بنانے کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

خصوص اوزار بھی عمارت میں موجود نہ تھے آخر جب وہ سوچتے سوچتے تحکم گیا تو اس نے اس کا خیال چھوڑا اور بیڈ روم میں آکر بستر لیٹ گیا تھوڑی دیر بعد اسے نیند آگئی پھر اس کی آنکھ کھلی تو رات گری ہو چکی تھی اور اب باہر سمندر کا شور کافی تیز سنائی دے رہا تھا کمرے میں بھی اندر ہمرا تھا وہ اٹھا اور ایک بار پھر کمرے سے باہر آگیا جزیرہ اندر ہیرے میں ڈوبا ہوا تھا آسمان پر بھی بادل تھے اس لئے دور دور تک سوائے اندر ہیرے کے اور کچھ نہ دکھائی دے رہا تھا سوائے پانی کے شور کے جزیرے پر اور کوئی آواز نہ تھی عمران ساحل کے قریب آکر پھر پہنچ گیا اس کا اندازہ تھا کہ رات آدمی سے زیادہ گزر چکی ہے چونکہ وہ کافی نیند کر چکا تھا اس لئے اب اسے نیند نہ آ رہی تھی کافی دیر تک پیٹھنے کے بعد جب اسے سردی سی محسوس ہوئی تو وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے عمارت کی طرف سے کھنکلے کی آواز سنائی دی اور عمران ایک طویل سانس لے کر مڑا ویسے وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اگر اس کی آنکھ نہ کھلتی اور وہ باہر نہ آ جاتا تو اس کی لاش کے بھی عمارت کے ساتھ نکلے اڑ جاتے کیونکہ جس جگہ بیڈ سے یکنہت انتہائی تیز روشنی نمودار ہوئی اور دوسرے لمبے انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا جزیرہ زور زور سے ٹھنے لگا ہوا اس کے ساتھ ہی پے در پے دو تین دھماکے ہوئے اور عمران یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ چھوٹی سی عمارت نکلے نکلے ہوئے کر ہوا میں بکھرتی چلی گئی۔ عمران تیزی سے اٹھا اور ایک درخت کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تنے کی اوٹ میں ہو گیا لیکن پھر یکنہت خاموشی طاری ہو گئی جب کافی دیر ہو گئی اور کسی قسم کا کوئی کھلا سنائی نہ دیا تو عمران درخت کی اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھا تو عمارت کی طرف بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمبے انتہائی تھنک کر رک گیا پوری عمارت زمین بوس ہو چکی تھی ہر طرف اس کا مطلب بکھرا ہوا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ عمارت کو میزاں کوں سے اڑایا گیا ہے وہ تیزی سے سائیڈ سے ہو کر عمارت کی عقبی طرف گیا لیکن وہاں بھی خاموشی طاری تھی ویسے عمارت میں آگ نہ لگی تھی ورنہ یہ آگ پورے جزیرے میں پھیل جاتی کیونکہ جزیرے میں ہر طرف جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ پرانگے وعدہ خلافی کی ہے اور شاید آبدوز کے ذریعے آدمی بھیج کر انہوں نے یہ سوچ کر عمارت اڑا دی ہے کہ عمران اندر سویا ہوا ہو گا جو عمارت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا اور اب صبح کو یہ لوگ چینگ کے لئے آئیں گے وہ ایک طویل سانس لے کر مڑا ویسے وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اگر اس کی آنکھ نہ کھلتی اور وہ باہر نہ آ جاتا تو اس کی لاش کے بھی عمارت کے ساتھ نکلے اڑ جاتے کیونکہ جس جگہ بیڈ روم تھا اسے اندر ہیرے کے باوجود وہ جگہ زیادہ متاثر نظر آ رہی تھی اس کا مطلب تھا کہ میزاں کوں سے خصوصی طور پر بیڈ روم کو ہی تباہ کیا گیا ہے۔ عمران واپس آ کر ایک گھنے درخت پر چڑھا اور بھر ایک خاص جگہ دیکھ کر وہ وہیں اس انداز میں بیٹھ گیا کہ باہر سے نظر نہ آئے اور اگر اسے نیند آ جائے تو وہ نیچے بھی نہ گرے لیکن ظاہر ہے ان حالات

میں اسے فوری نیند نہ آسکتی تھی وہ بہر حال مطمئن تھا کہ نہ صرف اس کی جان بچ گئی ہے بلکہ اب اس کے یہاں سے نکلنے کا بھی سکوپ بن گیا ہے کیونکہ لامحالہ اب دن کے وقت وہ لوگ اس کی موت کو کنفرم کرنے جزیرے پر آئیں گے اور اس طرح اس کے یہاں سے نکلنے کا سکوپ بہر حال بن ہی جائے گا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ٹیلی فون کی سمجھنی بجھتے ہی ساتھ بیٹھے ہوئے جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسپورٹھالیا۔

”رانا ہاؤس“——جو زف نے کہا۔

”میں ظاہر بول رہا ہوں جوزف۔ جوانا کہاں ہے“——دوسری طرف سے ظاہر کی آواز سنائی دی۔

”اپنے کمرے میں ہے“——جو زف نے جواب دیا۔

”عمران صاحب کے انگو کے سلسلے میں اب تک صدر اور سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبروں نے جو انگو اری کی ہے اس کے مطابق عمران کو مریض کے روپ میں ایک چار ڈڑھ جیٹ طیارے سے کارمن لے جایا گیا ہے میں نے کارمن میں فارن ایجنٹ گلبرٹ کے ذمے لگایا تھا کہ وہ اس سلسلے میں انگو اری کرے لیکن جس انداز میں عمران صاحب کو انگو کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ انتہائی

منظلم اور باوسائیل ہیں اور وہ لوگ عمران صاحب سے کوئی خاص کام لینا چاہتے ہیں اسی لئے اسے اس انداز میں انہوں نے انہوا کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اور جوانا دونوں فوراً کارمن پہنچو اور وہاں اپنے طور پر عمران کا کھون لگاؤ دیے میں سیکرٹ سروس کی ٹیم بھی وہاں بھیج رہا ہوں لیکن تم دونوں یہاں سے طیارہ چارڑو کرا کروہاں پہنچو۔ گلبرٹ نے اب تک جو انکو اڑی کی ہے اس کے مطابق عمران کو ایئرپورٹ سے کارمن دار الحکومت کے نواح میں واقع ایک ہندزرناما عمارت میں لے جایا گیا ہے اس ہندزرناما عمارت کو کارمن میں ٹائی بلڈنگ کہا جاتا ہے اور یہ عمارت وہاں مشور ہے اس لئے تم آسانی سے وہاں تک پہنچ جاؤ گے اس سے آگے عمران کو کہاں لے جایا گیا ہے اس بارے میں ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا لیکن گلبرٹ نے ایک شپ دی ہے جس کی وجہ سے میں تم دونوں کو وہاں فوری طور پر بھیجنा چاہتا ہوں۔ ٹائی بلڈنگ میں وہ ایبو لینس موجود تھی جس میں عمران کو لے جایا گیا تھا اس ایبو لینس کی ڈرائیونگ سیٹ کی سائیڈ میں ایک کارڈ پڑا ہوا ملا ہے جس پر کارمن کی پیشہ در قائموں کی مشور تنظیم بلیک ہارس کا مخصوص نشان بنا ہوا ہے گلبرٹ نے بتایا ہے کہ یہ تنظیم انتہائی خفیہ ہے اور اگر اسے تلاش کرنے کی کوشش کی جائے تو تلاش کرنے والوں کو فوراً ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ کارمن کا سب سے خطرناک کلب جسے مارمنڈ کلب کہا جاتا ہے وہاں کا مالک جس کا نام بھی مارمنڈ ہے وہ بلیک ہارس کی بنگ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کرتا ہے لیکن گلبرٹ نے بتایا ہے کہ اس کلب میں سوائے کارمن کے مشور بد معاشوں کے اور کوئی داخل نہیں ہو سکتا و سرے آدمی کو دیکھتے ہی ہلاک کر دیا جاتا ہے تم دونوں فوراً وہاں پہنچو اور اس مارمنڈ کے ذریعے معلوم کرو کہ عمران کو کس نے انہوا کیا ہے۔ کیوں انہوا کیا ہے اور عمران کو برآمد کراؤ۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ جوزف کا چہرہ اس دوران سرخ پڑھ کا تھا۔

”آپ نے اچھا کیا طاہر صاحب مجھے بتا دیا اب میں افریقہ کی سب سے گھری تاکامائی کی سیاہ دلمل کی تھہ سے بھی باس کو کھینچ کر باہر لے آؤں گا اور جن لوگوں نے باس کی طرف ناپاک نظروں سے دیکھا بھی ہے میں انہیں شوتلا کی بھڑکتی ہوئی آگ میں زندہ پھینک دوں گا۔“ جوزف نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

”اگر تمہیں رقم کی ضرورت ہو تو مجھے بتاؤ۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں طاہر صاحب۔ رقم کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران صاحب ہمیں اکثر رقمات دیتے رہتے ہیں لیکن ہمارا اب خرچہ نہیں رہا اس لئے وہ رقمات ہمارے پاس جمع ہیں آپ بے فکر رہیں۔“ جوزف نے جواب دیا۔

”ساتھ ساتھ مجھے ٹرانسیور پر رپورٹ دیتے رہنا اور جوانا کے سامنے رپورٹ دیتے ہوئے خیال رکھنا کہ اسے میرے متعلق اصل بات کا علم نہ ہو۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں“۔۔۔ جوزف نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سننے ہی اس نے رسیور کیڈل پر پٹخا اور ایک جھٹکے سے انھوں کھڑا ہوا۔

”جوانا۔ جوانا۔“۔۔۔ جوزف نے زور زور سے چیختے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد جوانا اپنے کمرے سے نکل کر دوڑتا ہوا اس کی طرف آیا۔

”کیا ہوا۔ کیوں چیخ رہے ہو“۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے لبجے سفارت خانے سے انہیں دیزا کاغذات وہیں ایئر پورٹ پہنچیں۔ کارمن میں کہا۔

”باس کو انگوکر کے کارمن لے جایا گیا ہے اور اس انگو میں کارمن کا مشہور قاتل گروپ بلیک ہارس ملوث ہے۔ ابھی ایکشون نے فون کر کے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے ساتھ فوراً کارمن پہنچوں اور عمران صاحب کا کھون لگاؤ۔ میں رانا ہاؤس کے سسٹم کو آئیونیک کرتا ہوں تم فوراً ایئر پورٹ پر کارمن کے لئے جیٹ طیارہ چارڑہ کراو۔ جلدی کرو“۔۔۔ جوزف نے کہا اور تیزی سے رانا ہاؤس کے تھے خانے کی طرف دوڑ پڑا۔

”اوہ۔ دیری بیڈ۔ مگر یہ کب اور کیسے ہوا“۔۔۔ جوانا نے اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہا۔

”وقت مت ضائع کرو جوانا راستے میں ساری بات بتا دوں گا۔ تم طیارہ چارڑہ کراو“۔۔۔ جوزف نے مڑے بغیر کہا۔

”لیکن کارمن کے لئے کاغذات بھی تو تیار کرانے ہوں گے۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو وہ میرے ذمے۔ ہو جائے گا“۔۔۔ جوزف نے کہا اور جوانا تیزی سے واپس اس کرے کی طرف بڑھ گیا جہاں فون موجود تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس سے نکل کر ایک ٹیکسی کے ذریعے ایئر پورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جو佐ف نے روائیگی سے پہلے سرسلطان کو فون کر کے کاغذات کی تیاری کا کہہ دیا تھا اور سرسلطان نے کہا تھا کہ وہ ایئر پورٹ پہنچیں۔ کارمن سفارت خانے سے انہیں دیزا کاغذات وہیں ایئر پورٹ پر ہی مل جائیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں سیدھے ایئر پورٹ جا رہے تھے اور جس طرح سرسلطان نے کہا تھا ویسے ہی ہوا ان کے وہاں پہنچنے ہی انہیں فوری اجازت نامہ مل گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں چارڑہ جیٹ طیارے کے ذریعے کارمن کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے انہیں کارمن دارالحکومت پہنچنے میں کئی گھنٹے لگ گئے راستے میں جوزف نے جوانا کو تفصیل بتا دی تھی۔

”ان لوگوں نے ماشر پر ہاتھ ڈال کر اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں جوزف۔ میں انہیں ایسی عبرت ناک موت ماروں گا کہ کارمن کے باشندے صدیوں تک ان کے انجام سے عبرت پکڑتے رہیں گے“۔۔۔ جوانا نے انتہائی غصیلے لبجے میں کہا اور جوزف نے اسی انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ جوانا سے سو فیصد متفق ہو۔ کارمن ایئر پورٹ پہنچ کر ضروری چیکنگ کے بعد وہ دونوں جیسے ہی ایئر پورٹ سے

باہر نکلے اچانک ایک طرف کھڑا ہوا ایک ادھیر عمر آدمی تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

”آپ میں سے جوزف صاحب کون ہیں۔ میرا نام گلبرٹ ہے اور ایکشون نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے“۔۔۔ اس آدمی نے قریب آکر کھاتو دونوں ٹھنڈ کر رک گئے۔

”میرا نام جوزف ہے“۔۔۔ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ لجھتے کارڈ۔ اس ایمپولینس کی ڈرائیونگ سیٹ کے قریب گرا ہوا ملا تھا اس پر موجود نشان بلیک ہارس کا مخصوص نشان ہے اس پر چودہ نمبر بھی لکھا ہوا ہے آپ نے اس چودہ نمبر کا کھونج لگانا ہے اس سے ہی آپ کو سراغ مل سکے گا آپ کے لئے میں نے ایک رہائش گاہ کا بھی بندوبست کر دیا ہے یہ اس کی چاہیاں ہیں ساتھ ہی پتے کا ٹوکن بھی موجود ہے اس رہائش گاہ میں کار اسلحہ اور دوسرا ضروری سامان موجود ہے۔ یہ ہے میرا کارڈ اس پر میرافون نمبر درج ہے اگر کسی بھی لمحے آپ کو میری ضرورت پڑے تو آپ مجھے کال کر سکتے ہیں۔۔۔“

گلبرٹ نے جیب سے ایک کی رنگ جس میں چابی تھی اور ساتھ ہی ایک ٹوکن تھا نکال کر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”آپ ہمیں اس رہائش گاہ پر ڈر اپ کر دیجئے“۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”سوری مسٹر جوزف۔ بلیک ہارس کارمن کا سب سے خطرناک گروپ ہے اور میں نے یہاں مستقل رہنا ہے میں سامنے نہیں آتا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چاہتا۔ درپرداز مجھ سے جو ہو سکے گا میں کروں گا“۔۔۔ گلبرٹ نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ۔ ہم خود ہی بلیک ہارس سے نہ لیں گے۔ آپ جاسکتے ہیں“۔۔۔ جوانا نے کہا اور گلبرٹ سر ہلاتا ہوا خاموشی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ ”پہلے اس رہائش گاہ پر چلیں وہاں سے کار لے کر کلب جائیں گے“۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”نہیں۔ ہم یہاں سے سیدھے مارمنڈ کلب جائیں گے“۔ جوانا نے ٹھوں لجھ میں کہا اور تیزی سے ٹیکسی شینڈ کی طرف بڑھ گیا جوزف بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس نے دونوں کارڈ، چابی کی رنگ اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی ٹیکسی مارمنڈ کلب کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی جوزف اور جوانا دونوں ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کے چہرے نتے ہوئے تھے اور چہروں پر پتھری سنجیدگی طاری تھی ٹیکسی ڈرائیور کی نظریں بار بار بیک مر پر اٹھ جاتی تھیں۔

”جناب۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ مارمنڈ کلب کیوں جا رہے ہیں“۔۔۔ اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

”تم ٹیکسی چلاو۔ تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں کہ ہم کیوں جا رہے ہیں۔ سمجھے“۔۔۔ جوانا نے غراتے ہوئے کھاتو ٹیکسی ڈرائیور جیسے سسم کر رہا گیا۔

”میں تو جناب اس لئے پوچھ رہا تھا کہ وہاں کسی اجنبی کو برداشت ہی نہیں کیا جاتا اور آپ بہر حال اجنبی ہیں۔“ ڈیکسی ڈرائیور نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سمجھے ہوئے لمحے میں کہا۔

”تم سے جو کہا گیا ہے وہ کرو۔ ورنہ“ ۔۔۔ جوانا نے پہلے سے زیادہ سرد لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔ لیں سر۔ سوری سر“ ۔۔۔ ڈرائیور نے اور زیادہ خوفزدہ لمحے میں کہا اور اس کے بعد اس نے کوئی بات نہ کی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ دارالحکومت کے اس حصے میں آگئے جہاں کی عمارتیں اپنے طرز تعمیر سے خاصی قدیم و کھاتی دیتی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد ڈیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے کپاؤندگیٹ کے قریب جا کر کچھی عمارت پر مارمنڈ کلب کا ایک بڑا سا بورڈ موجود تھا جس کے الفاظ استبداد زمانہ سے تقریباً مت چکے تھے لیکن بغور پڑھنے سے بہر حال مارمنڈ کلب کے الفاظ پڑھے جاسکتے تھے۔

”جناب۔ کلب کے اندر ڈیکسی لے جانا منع ہے اس لئے مجھے باہر رکنا پڑا ہے جناب“ ۔۔۔ ڈرائیور نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں بغیر کوئی بات کئے دروازہ کھول کر نیچے اتر آئے۔ جوزف نے

جب سے درمیانی مالیت کا نوٹ نکلا اور ڈیکسی ڈرائیور کی گود میں پھینک کر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کپاؤندگیٹ کی طرف بڑھ گئے اندر داخل ہوتے ہی انہیں ماخول کا اندازہ ہو گیا کلب میں آنے جانے والے مرد اور عورتیں اپنے لباس، چہرے مرے اور چال ڈھال سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہی زیر زمین دنیا کے افرا و نظر آ رہے تھے لیکن وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے میں گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”آپ نے کن سے ملتا ہے“ ۔۔۔ گیٹ پر موجود قوی ہیکل دربان نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہٹ جاؤ راستے سے“ ۔۔۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا اور دربان کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا جوزف بھی اس کے پیچھے تھا۔ ہال خاصا بڑا تھا اور آدھے سے زیادہ بھرا ہوا تھا وہاں منشیات کا غلیظ دھوال اور تیز شراب کی بوہر طرف پھیلی ہوئی تھی ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک پہلوان نما غنڈہ کھڑا ہوا تھا ہال میں چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں پکڑے ہال کے چاروں کونوں میں کھڑے ہوئے تھے ان سب کی نظریں جوزف اور جوانا پر جنم سی گنیں ہال میں موجود افراد بھی چونک کر انہیں دیکھنے لگے لیکن جوزف اور جوانا ان کی طرف دیکھے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف طرف بڑھتے چلے گئے۔

”مارمنڈ کہاں ہے۔ اسے کو کہ ماشر کلر کا جوانا اپنے ساتھی کے ساتھ اس سے ملتا چاہتا ہے“ ۔۔۔ جوانا نے کاؤنٹر کے قریب پہنچ کر انتہائی سرد لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ماشر کلر وہ کیا چیز ہے“ ۔۔۔ کاؤنٹر پر کھڑے پہلوان نما غنڈے نے برا سامنہ بنتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے ہال تھپٹر کی زور دار آواز سے گونج اٹھا اور پہلوان نما کاؤنٹر میں جوانا کا زور دار تھپٹر کھا کر اچھل کر سائیڈ پر جا گرا تھپٹر کی آواز اس قدر زور دار تھی

کہ ہال اس آواز سے گونج اٹھا۔

”کہاں ہے وہ چڑیا کا پچہ مارمنڈ“۔۔۔ جوانا نے چینختے ہوئے کہا اور ہال پر جیسے یکنہت سکتہ ساطاری ہو گیا شاید یہ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ مارمنڈ کلب میں آکر کوئی اجنبی اس طرح کاؤنٹر میں کو تھپٹ مار کر اس طرح جیت سکتا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک سائیڈ کی راہداری سے ایک دیو ہیکل آدمی باہر آگیا اس کے جسم پر جیکٹ اور جینز تھی چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات تھے۔ ”یہ کیا ہو رہا ہے۔ کون ہو تم“۔۔۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے کے بعد جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اس کا الجھ بے حد کڑکدار تھا۔

”میرا نام جوانا ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کی تنظیم ماسٹر کلر سے ہے میں نے مارمنڈ سے ملنا ہے۔ یہ چوبے اس کا پتہ ہی نہیں تبا رہے“۔۔۔ جوانا نے دھاڑتے ہوئے لجے میں کہا۔ اسی لمحے کاؤنٹر میں گال پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا اس کا ہاتھ خون آلودہ ہو رہا تھا اس کا جڑا شیڑھا ہو چکا تھا۔

”ماسٹر کلر کا جوانا۔ اوہ۔ تو تم ہو مشہور زمانہ جوانا۔ اوہ۔ اوہ۔ دیری گذ۔ مجھے تو خود تم سے ملنے کا اشتیاق تھا میں نے تو تمہارے بڑے قھے سن رکھے ہیں میرا نام مارمنڈ ہے“۔۔۔ اس قوی ہیکل آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

”باس اس نے“۔۔۔ کاؤنٹر میں نے ہونٹ بھینچتے ہوئے مارمنڈ سے کچھ کہنا چاہا۔

”شٹ اپ جرگن۔ شگر کو کہ تم ابھی تک زندہ ہو۔ ورنہ ماسٹر کلر کے جوانا کو الٹا جواب دینے والے دوسرا سانس بھی نہیں لیا کرتے۔ آؤ جوانا۔ آؤ میرے ساتھ۔ خوش آمدید“۔۔۔ مارمنڈ نے کہا اور پھر تیزی سے اسی راہداری کی طرف مڑ گیا جس میں سے وہ برآمد ہوا تھا اور جوزف اور جوانا دونوں ہال کی طرف دیکھے بغیر اس کے پیچھے چل پڑے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جسے آفس کے طور پر سمجھا گیا تھا لیکن اس کی سجاوٹ میں گھشاں پن نمایاں تھا ہر طرف عورتوں کی بڑی بڑی شم عرباں تصاویر دیواروں پر گلی ہوئی تھیں ایک طرف ریک تھا جو شراب کی بو تکوں سے بھرا ہوا تھا۔

”بیٹھو۔ مجھے بتاؤ کہ کیا پینا پسند کو گے“۔۔۔ مارمنڈ نے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ ریک کی طرف بڑھ گیا۔

”شگر یہ۔ ہم دونوں شراب پینا چھوڑ چکے ہیں“۔۔۔ جوانا نے کہا تو مارمنڈ اس طرح جھٹکا کھا کر مڑا جیسے اسے اچانک ہزاروں دو لیٹچ کا طاقتور الیکٹرک کرٹ لگ گیا ہو اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”شراب پینا چھوڑ دیا ہے تم نے۔ نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی آدمی شراب نہ پیئے اور پھر بھی زندہ رہے“۔۔۔ مارمنڈ کے لجے میں مرجانے کی حد تک حیرت تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تم اپنے لئے بوتل نکال لو اور یہاں بیٹھ کر ہماری بات سنو۔۔۔ جوانا نے کہا تو مارمنڈ نے ایک طویل سانس لیا اور پھر مژ کراس نے ریک سے ایک بوتل نکالی اور اسے لا کر وہ بڑی سی میز کے پیچھے اونچی نشست کی رویا لوگ چیز پر بیٹھ گیا اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل منہ سے لگائی اور پھر اس نے اس وقت بوتل منہ سے ہٹائی جب آدمی سے زیادہ بوتل اس کے طبق سے اتر گئی۔

”ہاں۔۔۔ اب بتاؤ کیسے آنا ہوا ہے۔۔۔ دیسے یہ بتا دوں جوانا کہ تمہارا نام تمارے کام آگیا ہے ورنہ شاید اب تک تم دونوں کی لاشیں کڑیں بسہ رہی ہوتیں۔۔۔ مارمنڈ نے بوتل میز پر رکھتے ہوئے تیکھے لمحے میں کہا۔

”جوZF۔۔۔ وہ کارڈ کماں ہے۔۔۔ وہ نکالو۔۔۔ جوانا نے مارمنڈ کی بات کا جواب دینے کی بجائے جوZF سے مخاطب ہو کر کہا تو جوZF نے جیکٹ کی جیب سے ایک کارڈ نکال کر جوانا کی طرف پر بھا دیا جوانا نے کارڈ مارمنڈ کی طرف اچھال دیا۔

”یہ بلیک ہارس کا مخصوص کارڈ ہے اور بلیک ہارس کے لئے تم بکنگ کرتے ہو اس پر چودہ نمبر درج ہے بتاؤ کہ یہ چودہ نمبر کون ہے۔۔۔“ جوانا نے خلک لمحے میں کہا تو مارمنڈ نے ہاتھ بڑھا کر کارڈ انھا لیا اس کے چھرے پر جیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے وہ اس طرح کارڈ کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”یہ کارڈ تمہیں کماں سے ملا ہے۔۔۔ مارمنڈ نے جیرت بھرے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

لمحے میں پوچھا۔

”جو میں نے پوچھا ہے مارمنڈ اس کا جواب دو۔۔۔“۔۔۔ جوانا نے کہا تو مارمنڈ کا چہرہ یکخت غصے کی شدت سے بگڑا گیا اس کی آنکھوں میں شعلے سے لپکنے لگے۔

”دیکھو جوانا۔۔۔ میں اس قسم کے لمحے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔ میں تمہارا لحاظ کر رہا ہوں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مارمنڈ پر ہی حکم چلانا شروع کر دوں اب اگر تمہاری زبان سے توہین آمیز الفاظ نکلے تو یہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہو گا۔۔۔“۔۔۔ مارمنڈ نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”مارمنڈ ہم تم سے لونے نہیں آئے اور نہ ہی ہماری تم سے کوئی دشمنی ہے ہم تم سے صرف یہ معلوم کرنے آئے ہیں کہ یہ چودہ نمبر کون ہے تم اس کا نام اور پتہ بتا دو اور بس ہم واپس چلے جائیں گے۔۔۔“ جوانا کے بولنے سے پہلے جوZF بول پڑا۔

”اور اگر نہ بتاؤں تو۔۔۔“۔۔۔ مارمنڈ نے اور زیادہ بگڑے ہوئے لمحے میں کہا۔

”تو پھر یہ تمہاری بد قسمتی ہو گی مارمنڈ۔۔۔ تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے بھر حال اس چودہ نمبر سے ملتا ہے۔۔۔“۔۔۔ جوانا نے اس بار مخدوشے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔۔۔ عربان لباس میں اندر داخل ہوئی۔

"میں تمہارا انتظار کرتی سوکھ گئی ہوں اور تم یہاں بیٹھنے کپیں ہاں کر رہے ہو"۔۔۔ لڑکی نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی جارحانہ انداز میں کہا۔

"یہ ماشر کلر کا جوانا اور اس کا ساتھی جوزف آگے تھے اس لئے مجھے رکنا پڑا ذییر۔ اور جوزف اور جوانا یہ میری بیوی ہے مارگریٹ"۔ مارمنڈ نے آنے والی کا تعارف کرتے ہوئے کہا مارگریٹ کے آنے سے مارمنڈ کا بگڑا ہوا چہرہ یکخت نارمل ہو گیا تھا۔

"ماشر کلر۔ نام تو سننا ہوا ہے"۔۔۔ مارگریٹ نے مصافحے کے لئے ہاتھ بہعاتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ ہم عورتوں سے ہاتھ ملانا پسند نہیں کرتے"۔۔۔ جوانا نے منہ بناؤ کر جواب دیتے ہوئے کہا تو مارگریٹ کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"تم۔ تم۔ تمہاری یہ جرات کہ تم مارگریٹ کی توہین کرو"۔ مارمنڈ نے یکخت چھینتے ہوئے لبجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز سے ایک بھاری ساریوالہ نکال لیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چھنگ نکلی اور اس نے بے اختیار اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیا جوانا نے میز پر پڑا ہوا ایش ٹرے بھل کی سی تیزی سے اٹھا کر اچھل کر دور جا گری۔ جوزف نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے ایک طرف اچھال دیا تھا اسی لمحے مارمنڈ کے حلق سے چھنگ نکلی اور اس کا بھاری جسم میز پر سے گھستتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے فرش پر گرا

جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑا اور اسے گھسیٹ کر فرش پر پٹخ دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں اٹھتے جوانا نے یکخت جھک کر مارمنڈ کو گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے مارمنڈ کا جسم فضا میں اٹھتا چلا گیا مارمنڈ نے بھل کی سی تیزی سے دونوں ٹانگیں موڑ کر جوانا کے پیٹ پر ضرب لگانا چاہی لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے گھٹی سی چھنگ نکلی اور اس کا جسم بے حس و حرکت ہو کر جوانا کے ہاتھوں میں لٹکنے لگا اور جوانا نے ایک جھٹکے سے اسے صوفے پر پٹخ دیا ادھر مارگریٹ فرش پر ساکت پڑی ہوئی تھی وہ بے ہوش ہو چکی تھی اور یہ کام جوزف نے کیا تھا کہ اٹھتی ہوئی مارگریٹ کی کپٹی پر لات جمادی تھی اور ایک لات ہی مارگریٹ کے لئے کافی ثابت ہوئی تھی۔

"بولو کون ہے چودہ نمبر"۔۔۔ جوانا نے مارمنڈ کو صوفے پر پٹخ کر اس کی گردن پکڑ کر انگوٹھے سے اس کی شہ رگ دباتے ہوئے کہا اور مارمنڈ کا چہرہ یکخت سیاہ پڑنا شروع ہو گیا اس کا جسم اس طرح کاپنے لگا تھا جیسے اچانک اسے جاڑے کا تیز بخار ہو گیا ہو۔

"بولو۔ ورنہ"۔۔۔ جوانا نے غرتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ پکن۔ ہا۔ پکن نمبر چودہ ہے۔ ہا۔ پکن"۔۔۔ مارمنڈ کے منہ سے خرخراتی ہوئی سی آواز نکلی۔

"کہاں ملے گا وہ۔ جلدی بتاؤ"۔۔۔ جوانا کی غراہست اور بڑھ گئی تھی۔

"وہ۔ وہ ریڈی کلب میں ہوتا ہے۔ ریڈی کلب میں"۔ مارمنڈ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے اسی طرح رک کر جواب دیا تو جوانا نے اس کی گردن سے
ہاتھ ہٹایا اور ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر دوسرا ہاتھ اس کا سر
پر رکھا اور دونوں ہاتھوں کو آہستہ سے جھٹکا دیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے
اس کے ساتھ ہی مارمنڈ بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا اس نے دونوں
ہاتھوں سے اپنی گردن کو مسلمانا شروع کر دیا۔

”میں چاہتا تو ایک لمحے میں تمہاری گردن ثوث چکی ہوتی۔ میرا نام
جوانا ہے جوانا۔ لیکن مجھے تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لمحے میں
نے تمہیں اور تمہاری بیوی مارگریٹ کو ہلاک نہیں کیا“۔۔۔ جوانا
نے غراتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”تم۔ تم تو میرے اندازے سے بھی زیادہ خطرناک ہو۔ آئی ایم
سوری جوانا۔ میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ دوستی“۔۔۔ مارمنڈ
نے کہا۔

”جوزف۔ مارگریٹ کو ہوش میں لے آؤ۔ اب یہ دوست ٹریک پر
آگیا ہے“۔۔۔ جوانا نے کہا تو جوزف نے جھک کر ایک ہاتھ سے
فرش پر ساکت پڑی ہوئی مارگریٹ کامنہ اور ناک بند کر دیا۔
”یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ یہ مر جائے گی“۔۔۔ مارمنڈ نے ترپ کر
انٹھتے ہوئے کہا۔

”بیٹھے رہو۔ جب تم نے دوستی کی بات کر دی ہے تو ہمیں کیا
ضرورت ہے تمہاری بیوی کو ہلاک کرنے کی“۔۔۔ جوانا نے اس کے
کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس بٹھاتے ہوئے کہا اسی لمحے جوزف

نے ہاتھ ہٹالیا کیونکہ مارگریٹ کے جسم میں حرکت کے تاثرات ابھر
آئے تھے۔

”مم۔ میں شراب پینا چاہتا ہوں“۔۔۔ مارمنڈ نے کہا تو جوانا نے
آگے بڑھ کر ریک سے ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھنکن کھول کر اس
نے بوتل مارمنڈ کے ہاتھ میں دے دی کیونکہ اس کی وہ بوتل جو اس
نے آدمی پی کر میز پر رکھی تھی اس کے جسم کے میز پر گھسنے کی وجہ
سے لڑک کر پیچھے کھیں جا گری تھی اسی لمحے مارگریٹ نے کراہتے
ہوئے آنکھیں کھولیں اور وہ چیخ مار کر اٹھ کر بیٹھ گئی۔

”اطمینان سے اٹھ کر صوفے پر بیٹھ جاؤ مارگریٹ۔ اب تمہارے
شوہرنے ہم سے دوستی کی بات کی ہے اس لئے اب تمہیں کوئی خطرہ
نہیں ہے“۔۔۔ جوانا نے مارگریٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو مارگریٹ
ایک جھٹکے سے اٹھی اور پھر صوفے پر اس طرح بیٹھ گئی جیسے لڑک کر
گرنے سے پچھا چاہتی ہو۔

”تم۔ تم کون ہو۔ تم نے تو“۔۔۔ مارگریٹ نے بے اختیار لبے
لبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ڈیر۔ ڈیر۔ میں نے ان سے دوستی کر لی ہے یہ نواقعی دوستی کے
قابل ہیں۔ یہ لو شراب پیو“۔۔۔ مارمنڈ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی
بوتل مارگریٹ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو مارگریٹ نے جھپٹ کر
اس سے بوتل لی اور منہ اٹھا کر اس نے اس طرح غٹاغٹ شراب پینا
شروع کر دی جیسے صدیوں سے پیا ہو۔ کافی مقدار میں شراب پینے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کے بعد اس نے بوقت منہ سے ہٹالی تو اس کا چہرہ پکے ہوئے نماز کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔
”مارمنڈ کیا تم اس ہاپکن کو یہاں بلوا سکتے ہو“۔۔۔ جوانا نے مارمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا جس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید مارگریٹ کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات دیکھ کر وہ بھی مطمئن ہو گیا تھا۔

”میں نے تمہیں دوست کہہ دیا ہے جوانا اس لئے اب تم مجھ پر اعتماد کرو۔ میں اب تمہارے اعتماد کو کبھی تھیں نہیں پہنچاؤں گا تم مجھے سب کچھ بتاؤ میں اب تمہاری کھل کر اور پوری طرح مدد کروں گا۔ یہ کارڈ انتہائی ناپ سیکرٹ ہے اور اس کے گم ہونے یا کسی دوسرے کے ہاتھ لگنے کا مطلب اس آدمی کی موت ہوتی ہے جس کو کارڈ دیا جاتا ہے اسی لئے تو تمہیں یہ کارڈ تمہارے پاس دیکھ کر حیران ہوا تھا تم مجھے بتاؤ کہ تمہیں یہ کارڈ کہاں سے ملا اور تم ہاپکن سے کیا چاہتے ہو“۔ مارمنڈ

”ماستر کلر ختم ہو گئی ہے اور میں نے پاکیشیا میں مستقل رہائش اختیار کر لی ہے وہاں میرا اور جوزف کا ماستر پرنس آف ڈھمپ ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اسے پراسرار طور پر انگو اکر لیا گیا ہے اور مریض ظاہر کر کے ایک چار ٹڑھ ملیارے سے پاکیشیا سے کارمن لایا گیا ہے وہاں ایئر پورٹ سے اسے ایک ایبو لینس میں کسی قدیم بلڈنگ ناہی میں لے جایا گیا ہے وہ ایبو لینس وہاں موجود ہے لیکن

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ماستر غائب ہے اس ایبو لینس کی ڈرائیور گ سیٹ کے نیچے یہ کارڈ پڑا ہوا ملا ہے اور یہ معلوم ہوا تھا کہ اس کارڈ کا تعلق کارمن کی پیشہ ور قائموں کی تنظیم بلیک ہارس سے ہے اور تم بلیک ہارس کے لئے بنگ کرتے ہو اس لئے ہم پاکیشیا سے سیدھے تمہارے پاس آئے ہیں اور ہم نے ماستر کا سراغ لگانا ہے“۔۔۔ جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر ہاپکن نے یہ کام بلیک ہارس کی طرف سے نہیں کیا بلکہ ایک بین الاقوامی تنظیم وی آئی پی کے لئے کیا ہو گا وہ یہاں وی آئی پی کا ایجنسٹ ہے اور اس کے لئے کام کرتا رہتا ہے“۔۔۔ مارمنڈ نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں چونک پڑے۔
”وی آئی پی کیا یہ تنظیم کارمن کی ہے“۔۔۔ جوانا نے حیرت بھرے لیجھے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ بین الاقوامی تنظیم ہے اور انتہائی طاقتور اور خفیہ تنظیم ہے۔ یہ مخصوص قسم کا اسلحہ تیار کر کے بڑی بڑی پارٹیوں اور حکومتوں کو سپلائی کرتی ہے مجھے بھی اس کے بارے میں ہاپکن سے ہی معلوم ہوا تھا لیکن میں نے اس میں دلچسپی نہ لی تھی کیونکہ میں ایسی تنظیموں سے الرجک ہوں“۔۔۔ مارمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر یا تو اس ہاپکن کو یہاں بلاو یا پھر ہمیں اجازت دو ہم خود جا کر اس سے معلوم کر لیں گے“۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”وہ تمہیں نہیں ملے گا۔ وہ انتہائی محتاط آدمی ہے ٹھہرو میں معلوم

کرتا ہوں کہ وہ اس وقت کہا ہے۔”—— مارمنڈ نے کہا اور انھوں کر اس نے میز کے ایک کونے میں رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”اگر اس فون میں لاڈر ہے تو اس کا بٹن آن کرو۔“—— جوانا نے کہا تو مارمنڈ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے لاڈر کا بٹن پر لیس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے کہا گیا اور مارمنڈ نے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پر لیس کر دیئے۔

”ہا پکن آ رہا ہے۔ اسے میرے آفس بھجوادو۔“—— مارمنڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر انھوں کر ریک کی طرف بڑھ گیا اس نے ریک سے ایک بوتل اٹھائی اور وہ مارگریٹ کے ساتھ صوف پر پیٹھ گیا۔

”بب۔ بب۔ بہتر۔“—— دوسری طرف سے اس طرح ہکلاتے ہوئے لبجے میں کہا گیا جیسے بولنے والے نے اچانک موت کو اپنے سامنے دیکھ لیا ہو۔

”ہیلو۔ ہا پکن بول رہا ہوں۔“—— چند لمحوں بعد ہا پکن کی آواز سنائی دی۔

”مارمنڈ بول رہا ہوں۔“—— مارمنڈ نے اسی طرح غارتے ہوئے لبجے میں کہا۔

”اوہ۔ تم مارمنڈ۔ بولو کیا کہتے ہو۔ کیا کوئی نیا کام مل گیا۔“—— دوسری طرف سے بولنے والے کے لبجے میں سرت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھی۔

”ہا۔ اور خاص تمہارے لئے کام ہے میرے آفس آ جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ ایک لاکھ ڈالر کا سودا ہے۔ جلدی آؤ۔“—— مارمنڈ نے کہا۔

”ایک لاکھ ڈالر کا سودا۔ اور صرف میرے لئے۔ ویری گذ۔ میں ابھی آیا۔“—— دوسری طرف سے کہا گیا اور مارمنڈ نے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پر لیس کر دیئے۔

”ہا پکن آ رہا ہے۔ اسے میرے آفس بھجوادو۔“—— مارمنڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر انھوں کر ریک کی طرف بڑھ گیا اس نے ریک سے ایک بوتل اٹھائی اور وہ مارگریٹ کے ساتھ صوف پر پیٹھ گیا۔

”تم اگر جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ مارگریٹ۔ تم نے دیکھ تو لیا ہے کہ سامنے دیکھ لیا ہو۔ اب مصروف ہوں۔“—— مارمنڈ نے بوتل کھولتے ہوئے کہا۔

”وہ ہمارے پروگرام کا کیا ہو گا۔“—— مارگریٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم جاؤ۔ میں فارغ ہوتے ہی تمہیں پک کر لوں گا۔“—— مارمنڈ نے کہا تو مارگریٹ انھوں کر کھڑی ہو گئی اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جوانا اور جوزف خاموش بیٹھے رہے اور مارگریٹ دروازہ کھول کر باہر چلی گئی جبکہ مارمنڈ نے بوتل منہ سے لگائی اور

غثاغث شراب پینا شروع کر دی وہ واقعی بلا نوش شخص تھا۔ آدمی بوتل خالی کر کے وہ صوفے سے اٹھا اور مڑکر دوبارہ میز کے پیچھے کری پر بیٹھ گیا۔

”میں ہا پکن سے خوب بات کروں گا تم بس پارٹی ہو۔ تم فکر مت کو میں اس سے سب کچھ اگلوالوں گا۔“— مارمنڈ نے کری پر بیٹھتے ہی جوانا سے مخاطب ہو کر کھا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا تقریباً پچیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر بھی زخموں کے مخصوص نشانات کافی تعداد میں تھے۔ دایاں جزا ٹیز ہا تھاماتھے کی ایک سائیڈ پر زخم کا مباسانشان تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرے خاصاً مکروہ سالگتا تھا اس کی بھاری اور آگے کو نکلی ہوئی ٹھوڑی دیکھ کر ہی محسوس ہوتا تھا کہ یہ آدمی حد درجہ سخت گیر اور سفاک طبیعت کا مالک ہے اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی سی چمک تھی اس کے جسم پر سیاہ لیدر کی جیکٹ اور جینز تھی داسیں کلانی پر سرخ رنگ کا کسی دھات کا رنگ تھا جس میں چھوٹے چھوٹے ہیرے جڑے ہوئے تھے اس کے ایک کان میں چھوٹی سی بالی بھی موجود تھی اندر داخل ہوتے ہی اس نے جوزف اور جوانا کو دیکھا تو ٹھنک کر رک گیا۔

”آؤ ہا پکن۔ یہ جوزف اور جوانا ہیں انہی کے کام کے لئے میں نے تمہیں کال کیا ہے۔“— مارمنڈ نے کھاتا ہا پکن نے اثبات میں سرہلا دیا اور آگے بڑھ کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”بولو کیا کام ہے۔“— ہا پکن نے جوانا کو غور سے دیکھ کر اپنا رخ مارمنڈ کی طرف موڑتے ہوئے کھا۔

”صرف چند معلومات چاہئیں اور ایک لاکھ ڈالر تمہارے ہو جائیں گے۔“— مارمنڈ نے کھاتا ہا پکن بے اختیار اچھل پڑا۔

”معلومات۔ کیسی معلومات۔ یہ کیسا کام ہے اور ایک لاکھ ڈالر صرف معلومات کے لئے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔“— ہا پکن نے حیران ہوتے ہوئے کھا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں اور یہ بھی وعدہ کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ تم نے کچھ بتایا ہے اور تم جانتے ہو کہ مارمنڈ جو وعدہ کرتا ہے اسے ہر حالت میں پورا بھی کرتا ہے۔“— مارمنڈ نے کھا۔

”ہا۔ مجھے معلوم ہے۔ بولو کیا معلومات تمہیں چاہئیں۔“— ہا پکن نے ایسے لمحے میں کہا جیسے وہ ذہنی طور پر بے حد الجھ سا گیا ہو۔

”پاکیشیا سے چار ڈڑھ طیارے پر آنے والے ایک مریض کو تم نے ایک ایبو لینس میں ایئر پورٹ سے وصول کیا اور پھر تم اسے ٹیکنیک لے گئے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں۔“— مارمنڈ نے کھاتا ہا پکن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ۔ یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تمہارا ان باتوں سے کیا تعلق ہے اور یہ دونوں دراصل کون ہیں۔“— ہا پکن نے اس بار قدرے سخت لمحے میں کھا۔

”بیٹھ جاؤ ہا پکن اور اطمینان سے بات کرو۔ اگر تم کچھ نہیں بتانا چاہتے تو بے شک نہ بتاؤ۔ اس طرح ڈرامہ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ تو کاروبار ہے تم نہیں بتاؤ گے تو ایک لاکھ ڈالر اور لوگوں کے منہ کھول دیں گے“۔۔۔ مارمنڈ نے سرد لمحے میں کما جب کہ جوزف اور جوانا دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

”دیکھو مارمنڈ۔ یہ جو کچھ تم معلوم کرنا چاہتے ہو اس کے بتانے پر مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ بین الاقوامی سطح کی تنظیمیں کس قدر فعال ہوتی ہیں اگر میری جان ہی سلامت نہ رہی تو ایک لاکھ ڈالر کو میں کیا کروں گا“۔۔۔ ہا پکن نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہیں حلف دیا جائے کہ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا تب“۔۔۔ مارمنڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ نکالو ایک لاکھ ڈالر“۔ ہا پکن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمہیں اس بارے میں کیا معلوم ہے وہ آدمی جسے تم مریض کی صورت میں ایزپورٹ سے لے کر ٹائی بلڈنگ گئے تھے وہ اب کہاں ہے“۔۔۔ جوانا نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

”پہلے مجھے رقم دو پھر بات ہو گی“۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”رقم تمہیں میں دوں گا ہا پکن۔ تم بات کرو“۔۔۔ مارمنڈ نے کہا۔

”کیا بات ہے مارمنڈ۔ کیا بہت ہی لمبی رقم مل گئی ہے تم نہیں کہ تم اس طرح ان کا ساتھ دے رہے ہو ورنہ تم جیسا آدمی تو ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دتا“۔۔۔ ہا پکن نے حیرت بھرے لمحے میں کہا تو مارمنڈ بے اختیار سکرا دیا۔

”یہ میرے دوست ہیں اور بس۔ اتنا کہنا ہی کافی ہے تم جو کچھ جانتے ہو بتاؤ“۔۔۔ مارمنڈ نے کہا۔

”مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ مجھے چیف پرائمری طرف سے حکم دیا گیا کہ میں کسی ہسپتال کی ایبو لینس حاصل کر کے ایزپورٹ پہنچ جاؤں وہاں پاکیشیا سے ایک چار ڈڑھ طیارے کے ذریعے ایک مریض اور ڈاکٹر آ رہے ہیں انہیں وہاں سے وصول کر کے ٹائی بلڈنگ پہنچا دوں اور ہر طرح سے تعاقب اور نگرانی کا خیال رکھوں۔ ٹائی بلڈنگ میں ایکریمین نیوی کا ایبو لینس ہیلی کاپڑا آئے گا مریض اور اس کے ساتھ آنے والے ڈاکٹروں کو اس ہیلی کاپڑا میں سوار کر دوں اور اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں ساتھ ہی مجھے حکم دیا گیا کہ میں یہ سارا کام میک اپ میں کروں تاکہ کسی کو اس کے بارے میں معلوم نہ ہو سکے۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا میک اپ کیا ایک ہسپتال سے ایبو لینس اڑائی اور ایزپورٹ سے مریض اور ڈاکٹروں کو اس ایبو لینس کے ذریعے ٹائی بلڈنگ پہنچا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایکریمین نیوی کا ایبو لینس ہیلی کاپڑا آگیا وہ مریض اور ڈاکٹروں کے لے کر چلا گیا میں نے ایبو لینس وہیں چھوڑ دی کیونکہ اب اسے واپس دار الحکومت لے جانا خطرناک کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ثابت ہو سکتا تھا کیونکہ لازماً ہسپتال والوں نے اس کی چوری کی رپورٹ پولیس کو کر دی ہو گی"۔۔۔ ہا پکن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے اور یہ پرائمری اس تنظیم کا کیا ہے۔ وہ کہاں رہتا ہے"۔۔۔ جوانا نے پوچھا۔

"ہماری تنظیم وی آئی پی کملاتی ہے پرائمری اس کا چیف ہے کہاں رہتا ہے اس کا علم کسی کو بھی نہیں ہے صرف مخصوص ٹرانسیورس پر وہ ہدایات دیتا ہے ایسے ٹرانسیور جن پر صرف وہی کال کر سکتا ہے ہم اپنی طرف سے کال نہیں کر سکتے"۔۔۔ ہا پکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ہا پکن۔ ہم نے اس مریض کو برآمد کرنا ہے تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ ہم پہلے سے جانتے ہیں اور اس سے آگے بڑھنے کا کوئی کلیو نہیں ملتا اور مارمنڈ نے تمہیں بتا بھی دیا ہے اس لئے یا تو کئی ایسا کلیو دو اور اسے کنفرم کرو جس سے ہم آگے بڑھ سکیں ورنہ دوسری صورت میں رقم تمہیں نہیں مل سکتی"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا"۔ ہا پکن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہیں جانتے ہی نہیں اور نہ ہماری تم سے پہلے کبھی ملاقات ہوئی ہے"۔۔۔ جوانا نے جواب دیا تو ہا پکن بے اختیار ہنس پڑا۔

"گلڈ۔ تم واقعی انتہائی سمجھدار آدمی ہو۔ تو پھر سنو میں تمہیں ایک

کلیو دے سکتا ہوں اس ہیلی کا پیٹر کا پائلٹ کا سٹریا کا رہنے والا بلاشر ہے بلاشر کا سٹریا کے دار الحکومت میں ایک مشور فلائنگ کلب کا مالک ہے اس فلائنگ کلب کا نام بھی بلاشر فلائنگ کلب ہے۔ میں نے ایک عرصہ کا سٹریا میں گزارا ہے بلاشر عیاش فطرت آدمی ہے اس لئے وہ کا شریا میں میرے ہوٹل میں آتا جاتا رہتا تھا اور میری اس سے کافی گھری دوستی رہی ہے یہی وجہ ہے کہ جب میں نے اسے ایکریٹین نیوی کے پائلٹ کی یونیفارم میں دیکھا تو میں بے حد حیران ہوا لیکن چونکہ میں میک اپ میں تھا اور پھر پرائمری ہدایات تمہیں کہ میں اپنی شناخت ظاہر نہ کروں اس لئے میں نے بلاشر سے نہ ہی کوئی بات کی اور نہ ہی اس سے کسی قسم کی شناسائی کا اظہار کیا پھر وہ ڈاکٹروں اور مریض کو لے کر چلا گیا"۔۔۔ ہا پکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس بات کو کنفرم کر سکتے ہو"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں لیکن تم خود بتاؤ کہ میں کنفرم کس طرح کراوں اس طرح تو اسے معلوم ہو جائے گا پھر جیسے ہی پرائمری کو اطلاع ملی میں دوسرا سانس بھی نہ لے سکوں گا"۔۔۔ ہا پکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے فون کرو اور اس سے پوچھو کہ تم نے اسے فون کیا تھا۔

کسی سوچے کی بات کرنی تھی لیکن اس کے آدمیوں نے بتایا کہ تم کار من دار الحکومت گئے ہوئے ہو چنانچہ میں تمہارا انتظار کرتا رہا لیکن وہ نہیں آیا وقت اور تاریخ بھی بتا دینا جب وہ ہیلی کا پیٹر پر یہاں آیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھا۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”لیکن اس کے آدمیوں کو تو معلوم ہی نہ ہو گا کہ وہ نیماں آیا ہے کیونکہ یہ کام انتہائی خفیہ انداز میں کئے جاتے ہیں البتہ میں اس سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں نے فون کیا تھا لیکن اس سے ملاقات نہ ہو سکی تھی۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کرو فون۔۔۔ جوانا نے کہا تو ہا پکن نے انٹھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے چونکہ لاڈر کا بٹن پہلے ہی دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی پھر کسی نے رسیور اٹھایا۔

” بلاشر فلاںگ کلب۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں کارمن دار اکھومت سے ہا پکن بول رہا ہوں۔۔۔ بلاشر سے میری بات کراو۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”ہولڈ آن کریں۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ بلاشر بول رہا ہوں۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہا پکن بول رہا ہوں بلاشر۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”اوہ تم۔ کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

”میں ایک دوست کا شریا بھیج رہا ہوں اسے وہاں ایکریکین فوج کے کسی بڑے افرسے کام ہے اور چونکہ تمہارا فلاںگ کلب ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ تمہارے ایکریکین فوج کے افران سے یقیناً

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تعلقات ہوں گے تم اس کا کام کر سکتے ہو۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”کس افرسے کام ہے اسے۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

”یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ وہ خود آ کر بتائے گا۔ بہر حال تم سے اگر ہو سکے تو اس کا کام ضرور کر دینا۔ میں نے پہلے بھی تمہیں فون کیا تھا لیکن تم سے بات نہیں ہو سکی تھی۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”کب۔۔۔ بلاشر نے پوچھا تو ہا پکن نے تاریخ اور وقت بتا دیا۔

”ہا۔۔۔ میں ایک ضروری کام سے کا شریا سے باہر گیا ہوا تھا۔۔۔ بلاشر نے جواب دیا۔

”اوہ کے۔ میرے آدمی کا کام ضرور کر دینا۔ میرا خاص آدمی ہے۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”اے کوکہ وہ میرے کلب آئے اور مجھ سے مل لے۔ اگر مجھ سے ہو سکا تو ضرور کر دوں گا اس کا کام۔ اور جاؤ تم کب آ رہے ہو یہاں۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

”ابھی تو مشکل ہے۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد تم سے ملاقات ہو جائے۔۔۔ ہا پکن نے جواب دیا اور پھر ایک دوسرے کو گذبائی کہہ کر ہا پکن نے رسیور رکھ دیا۔

”بس اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اتنا ہی کافی ہے۔۔۔ جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اوہ کے۔ پھر نکالو رقم۔۔۔ ہا پکن نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”تمہار کارڈ کماں ہے ہا پکن“۔۔۔ مارمنڈ نے کہا تو ہا پکن بے اختیار چونک پڑا۔

”کارڈ کیسا کارڈ“۔۔۔ ہا پکن نے ہوتھ بخپت ہوئے کہا۔

”بلیک ہارس کا کارڈ“۔۔۔ مارمنڈ کا لجہ سرد تھا۔

”کیا مطلب۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو“۔۔۔ ہا پکن نے کہا تو مارمنڈ نے میز کی دراز سے وہ کارڈ نکال کر ہا پکن کی طرف پھینک دیا جو اسے جوانا نے دیا تھا۔

”یہ دیکھو کارڈ کیا یہ تمہارا کارڈ ہے“۔۔۔ مارمنڈ نے کہا تو ہا پکن کا چہرہ بے اختیار زرد پڑ گیا۔

”یہ کارڈ تمہارے پاس کیسے آگیا“۔۔۔ ہا پکن نے کہا۔

”تم یہ کارڈ اس ایمبو لینس میں چھوڑ آئے تھے جو تم نے ٹاٹی بلڈنگ میں چھوڑ دی تھی اور اس کارڈ کی وجہ سے میرا نام سامنے آگیا اور یہ دونوں پاکیشیا سے یہاں میرے پاس پہنچ گئے اور یہ تو تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ اس کارڈ کی گمشدگی کا کیا مطلب ہوتا ہے“۔ مارمنڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا باتحہ اونچا ہوا تو اس کے ہاتھ میں سائیکل لگا مشین پسل موجود تھا۔

”مم۔ مم۔ مگر“۔۔۔ ہا پکن نے کچھ کہتا چاہا لیکن دوسرے لمحہ ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی ہا پکن چختا ہوا کرسی سمیت پشت کے مل نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ دل میں اتر جانے والی گولیوں نے اسے زیادہ تڑپنے کی بھی مہلت نہ دی تھی اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مارمنڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین پسل واپس دراز میں رکھ دیا۔

”اوکے مارمنڈ۔ ہم تمہاری دوستی کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ تم نے دوستی کا حق ادا کر دیا ہے اب ہمیں اجازت“۔۔۔ جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی جوزف بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

”میں جسے دوست کہہ دوں جوانا اس سے دوستی ہمیشہ نبھاتا ہوں۔ جب بھی تمہیں کارمن میں کوئی کام ہو بلا تکلف مجھے بتاؤ بنا“۔ مارمنڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا ایک بار پر اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کے آفس سے باہر آگئے۔

”اب کہاں کا پروگرام ہے“۔۔۔ جوزف نے کلب سے باہر آتے ہی جوانا سے کہا۔

”ہمیں فوراً کاسٹریا پہنچا ہے۔ اس لئے گلبرٹ کو فون کرو ہا کہ وہ فوری طور پر کاسٹریا کے لئے کاغذات بھی تیار کرادے اور طیارہ بھی چارڑ کرادے“۔۔۔ جوانا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سرہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
®
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھا اور پورے جزیرے میں کہیں بھی پانی کا چشمہ نہ تھا اور نہ ہی کوئی پھل دار درخت موجود تھا اس لئے عمران کو اب صحیح معنوں میں احساس ہونے لگا کہ وہ واقعی اس جزیرے پر بری طرح پھنس گیا ہے۔ پانی اور خوراک کے بغیر وہ کتنے دن زندہ رہ سکے گا۔ آسمان بھی صاف تھا۔ بادل کا ایک نکلا بھی موجود نہ تھی کہ وہ بارش برسنے کا انتظار کرتا۔ سمندر کا کھاری پانی پینا اپنے آپ کو فوری ہلاکت میں ڈالنے کے متراوف تھا اس لئے عمران اب سوچنے لگا کہ اسے فوری طور پر یہاں سے نکل کر کسی ایسے جزیرے یا ایسے علاقے تک پہنچنا چاہئے جہاں اسے پانی اور خوراک میسر آسکے ورنہ وہ واقعی یہاں بھوک اور پیاس کی شدت سے ایڑیاں رگڑ کر بے بسی کی موت مر جائے گا لیکن باوجود سوچنے کے یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب اسے سمجھنہ آرہی تھی۔ وہ ایک بار پھر جزیرے پر گھومتا ہوا ساحل کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ دور دور تک پانی ہی پانی پھیلا ہوا نظر آ رہا تھا لیکن یہ قدرت کا عجیب انتظام تھا کہ اس قدر پانی موجود ہونے کے باوجود اس کا ایک گھونٹ بھی نہ پیا جا سکتا تھا۔ وہ ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور یہاں سے نکلنے کے لئے کسی ترکیب پر غور کرنے لگا لیکن کافی دیر تک مسلسل سوچنے کے بعد جب اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آئی تو وہ ایک بار پھر انہا اور اس تباہ شدہ عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں اچانک ایک ترکیب آگئی تھی۔ بیڈ اور ٹوٹی ہوئی کریں اب بھی ملے میں موجود تھیں اور اس نے کریں اور میز کی ٹوٹی ہوئی لکڑیوں کی مدد سے ایک کشتی تیار

کرنے کا منصوبہ بنایا تھا مگر یہاں سے تو کسی طرح نکل سکے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے اس بارے میں اس نے سوچنا چھوڑ دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے لکڑیوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور پھر مضبوط بیلوں کی مدد سے اس نے ان لکڑیوں کو اس طرح ایک دوسرے سے مضبوطی سے باندھ کر ایک چھوٹی کشتی تیار کر لی جس میں وہ پوری طرح لیٹ تو نہ سکتا تھا لیکن بہر حال اس میں بیٹھا ضرور جا سکتا تھا۔ اس نے اس کشتی کی مضبوطی کی تسلی کی اور پھر درخت کی دو موٹی موٹی شاخوں کو توڑ کر اس نے چپو بنالئے اور اس کے ساتھ ساتھ دو تین شاخوں کو توڑ کر ان کے سرے پھروں پر رگڑ رگڑ کر انہیں نیزے کی انی کی صورت میں بنایا۔ اس کا خیال تھا کہ ان کی مدد سے وہ پھملی کا شکار کر کے ان سے راستے میں بھوک مٹانے کی کوشش کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دو لکڑیوں کو کشتی کے ساتھ اس طرح باندھا کر وہ مستول کی شکل اختیار کر گئیں اور پھر عمارت کے بیڈ روم کے ملے سے اسے بیڈ کی ایک بڑی چادر مل گئی اور اس نے اس چادر کو ان لکڑیوں کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ وہ بادبان کی شکل اختیار کر گئی۔ لکڑیوں کو اس نے اس انداز میں باندھا تھا کہ جب چاہے ایک لکڑی کی مدد سے وہ اس بادبان کا رخ بھی پھیر سکتا تھا اور پھر اس نے نیزے اور چپو کشتی میں رکھے اور کشتی کو گھسیت کر اس نے پانی میں ڈالا اور اللہ کا نام لے کر وہ کشتی میں بیٹھ گیا۔ چپو چلاتے ہوئے وہ کشتی کو جزیرے سے کچھ دور لے گیا اور پھر اس نے ہوا کے رخ کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مطابق بادبان کو ایڈ جست کیا تو کشتی ہوا کے زور پر تیزی سے آگے بڑھنا شروع ہو گئی اور عمران نے چپو ایک طرف رکھے اور خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کشتی پر سکون سمندر میں تو اس کا ساتھ دے سکتی ہے لیکن اگر طوفان آگیا تو پھر اسے یقینی موت سے کوئی نہ بچا سکے گا لیکن وہ موت سے خوفزدہ نہ تھا کیونکہ اس کا واقعی یہ ایمان تھا کہ جب تک اس کی موت کا وقت نہیں آئے گا اسے دنیا کی کوئی طاقت ہلاک نہیں کر سکتی اور جب موت کا وقت آجائے تو پھر اسے کوئی نہ روک سکے گا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا البتہ اب پیاس پلے سے زیادہ شدید ہو گئی تھی اور بھوک بھی کھل کر لگنے لگی تھی لیکن ظاہر ہے نہ اس کے پاس پانی تھا اور نہ ہی بھوک مٹانے کا سامان اس لئے وہ خاموش بیٹھا بس دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا تھا۔ کشتی ہوا کے دیاؤ کی وجہ سے خاصی رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور اب وہ جزیرہ کافی دور ہو چکا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ اسے جزیرہ نظر آنا بند ہو گیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ہر طرف پانی ہی پانی تھا اور وہ اس پانی میں کسی حقیر تنگ کی طرح بہتا چلا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً دو یا تین گھنٹے گزرے ہوں گے کہ اچانک اسے دور سے ایک جزیرے کے آہار نظر آنے لگے اور وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے بادبان کو ایڈ جست کیا اور کشتی کا رخ اس جزیرے کی طرف ہو گیا۔ آہستہ آہستہ جزیرہ قریب آتا چلا گیا اور پھر کشتی جزیرے کے قریب پہنچ گئی۔ درختوں سے ڈھکا ہوا یہ جزیرہ دور سے دیران ہی نظر آتا تھا

لیکن واقعی یہ دیران تھا بھی یا نہیں۔ ظاہر ہے اس کا فیصلہ تو جزیرے پر پہنچنے کے بعد ہی ہو سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کشتی جزیرے کے بالکل قریب پہنچ گئی تو عمران نے جزیرے پر چھلانگ لگائی اور پھر کشتی کو بھی گھسیت کر ایک کھاڑی میں اس جگہ پہنچا دیا کہ وہاں سے وہ اپنے آپ سمندر میں نہ جاسکے اور پھر نیزے نما لکڑی اٹھا کروہ جزیرے پر پہنچا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ جزیرہ واقعی دیران تھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا لیکن جلد ہی اسے ایک چشمہ نظر آگیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور پانی پینا شروع کر دیا جب اس کی پیاس بجھ گئی تو وہ اٹھا اور مزید آگے بڑھنے لگا۔ اب وہ درختوں کو دیکھ رہا تھا تاکہ کوئی کھانے کے قابل پھل اسے نظر آئے لیکن اسے یہاں بھی کوئی پھل دار درخت نظر نہ آ رہا تھا۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھا تھا کہ اچانک چٹک کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے مڑا ہی تھا کہ کوئی چیز اس کے جسم سے آنکھا تیزی سے پہنچے کہ عمران سنبھلتا اس کا ذہن کسی تیز لٹوکی طرح گھونمنے لگا اور پھر اس کے احساسات جیسے کسی سیاہ دلمل کی تھے میں اترتے چلے گئے۔ پھر جس طرح گرے سیاہ پادلوں میں بھل کی لردودتی ہے اس طرح اس کے سیاہ ذہن میں بھی روشنی کی لمری پیدا ہوئی تھی پھر آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھنڈی چھائی رہی لیکن پھر اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ذہن میں وہ منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب اچانک چٹک کی آواز کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ اس نے آنکھیں گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک پختہ کمرے کے فرش پر پشت کے بل پڑا ہوا تھا۔ کمرہ اپنی ساخت کے لحاظ سے تھہ خانہ لگ رہا تھا۔ ایک طرف دیوار کے ساتھ لکڑی کی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک طرف لوہے کا مضبوط دروازہ تھا اور ایک روشنдан سے روشنی بھی چھن کر اندر آ رہی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ عمران کے اوپر والے جسم نے حرکت کرنا شروع کر دی اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا لیکن اس کی ٹانگیں مسلسل بے حس تھیں۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے کہ لوہے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

”ارے تمہیں خود بخود ہوش آ گیا“۔۔۔ لڑکی نے انتہائی جرت بھرے لجھے میں کہا۔ اس نے ہاتھ میں ایک شیشی پکڑی ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد کا نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

”تم کون ہو اور میں کہاں ہوں“۔۔۔ عمران نے لڑکی کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”میرا نام جوزفین ہے اور میں اس جزیرے کی انجصارج ہوں اور جزیرے کا نام لا کو ما ہے۔ ہم نے تمہاری کشتی کو دور سے آتے دیکھا تو ہم بیجد حیران ہوئے کیونکہ اس علاقے میں کسی بادیانی کشتی کے وجود کا

تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ہم نے جب خصوصی دور میں سے کشتی کا جائزہ لیا تو ہم اس خود ساختہ کشتی کو دیکھ کر بیجہ حیران ہوئے۔ پہلے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ میزاں کے ذریعے کشتی اڑادی جائے لیکن چونکہ تم کشتی میں اکیلے بیٹھے تھے اور پھر تم پریشان بھی تھے اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ تمہیں جزیرے پر آنے دیا جائے۔ پھر تم سے پوری تفصیلات حاصل کر کے تمہارے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ تم جزیرے پر پہنچے اور پھر تم نے چشمے سے پانی اس طرح پینا شروع کر دیا جیسے تم کافی دیر سے پیا سے ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ تم کافی دور سے آ رہے ہو۔ پھر ہم نے ایک مخصوص گن کے ذریعے تم پر بے ہوش کر دینے اور بے حس کر دینے والی گیس فائر کی اور تمہیں یہاں سور میں بند کر کے ہم نے تمہاری کشتی کا تفصیلی جائزہ لیا۔ واقعی یہ انتہائی حیرت انگیز کشتی ہے۔ اس کشتی میں تم نے جو لکڑی کے چپو تیار کر کے رکھے ہوئے ہیں اس سے ہم سمجھ گئے کہ تم ناجی جزیرے سے آ رہے ہو کیونکہ یہ مخصوص درخت صرف ناجی جزیرے پر ہی پائے جاتے ہیں لیکن ہم اس بات پر حیران ہیں کہ تم ناجی جزیرے پر پہنچے کیسے۔ میں نے تمہیں تفصیل بتا دی ہے اس لئے اب تمہاری باری ہے کہ تم مجھے اپنے متعلق سب کچھ تفصیل سے بتا دو۔— جوزفین نے کہا۔

”بیجہ شگریہ جوزفین۔ تم نے واقعی سب کچھ بتا دیا ہے لیکن یہ میری ٹانگیں کیوں حرکت نہیں کر رہیں جبکہ میرا جسم تو حرکت کر رہا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے۔— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ جاسی گیس کی خصوصیت ہے۔ اس گیس کا سب سے زیادہ اثر انسان کے جسم کے نچلے حصے پر ہی ہوتا ہے۔ اب جب تک تمہاری ٹانگوں میں خصوصی اٹھ انجکشن نہ لگائے جائیں گے تمہاری ٹانگیں حرکت میں نہ آسکیں گی۔— جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر لگاؤ انجکشن۔ میں تو اس طرح بیٹھے بیٹھے بتا بحث اور دشواری سی محسوس کر رہا ہوں۔— عمران نے کہا۔

”سوری۔ اس کا فیصلہ بعد میں ہو گا۔ تم مجھے اپنے متعلق بتاؤ۔— جوزفین نے کہا۔

”میری کہانی تو بڑی دردناک ہے۔ کاش میں ڈیکی سے ملنے سے پہلے تم سے مل لیتا تو مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جوزفین کا چہرے حیرت سے گزرا گیا۔

”ڈیکی۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔— جوزفین نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”میرا نام علی عمران ہے۔ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ہم ایشیائی لوگ بڑے حسن پرست واقع ہوئے ہیں اور حسن پر اپنا سب کچھ لٹا دننا باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ ایک ایکر بیمن لڑکی ڈیکی سے پاکیشیا میں ملاقات ہوئی وہ بڑے نائٹھ بائٹھ سے رہتی تھی۔ اسے دیکھ کر میں بھی اس پر لٹو ہو گیا اور میں نے اسے شادی کی پیشکش کی تو اس نے کہا کہ پہلے میں اس کے ساتھ اس کے جزیرے میں ایک ماہ تک رہوں ٹاکرے۔

وہ اچھی طرح مجھے پرکھ لے۔ اس کے بعد وہ شادی کے بارے میں سوچے گی۔ میں تیار ہو گیا تو ڈیمی مجھے ایک آبدوز کے ذریعے یہاں سے دور ایک جزیرے پر لے آئی۔ اس جزیرے پر ایک عمارت بنی ہوئی تھی لیکن اس عمارت میں صرف ایک بیڈ روم میں فرنپھر موجود تھا۔ باقی عمارت خالی تھی۔ یہاں پہنچ کر میں بیجد خوش ہوا کیونکہ اس طرح یہاں ڈیمی اور میں اکیلے بغیر کسی مداخلت کے رہ سکتے تھے۔ میں سائنس دان ہوں۔ یہاں پہنچنے کے بعد ڈیمی نے ایک سائنسی فارمولہ مجھے دیا اور کہا کہ اس میں ایک سائنسی الجھن ہے وہ الجھن میں دور کر دوں تو ڈیمی کو لاکھوں ڈالر کا فائدہ ہو گا۔ میں نے اسے خوش کرنے کے لئے اس فارمولے پر کام کیا اور اس سائنسی الجھن کو دور کر دیا۔ اس پر ڈیمی بیجد خوش ہوئی۔ پھر وہ مجھے بیڈ روم میں چھوڑ کر باہر گئی اور پھر جب کافی دیر تک وہ واپس نہ آئی تو میں اسے تلاش کرنے کے لئے عمارت سے باہر آیا تو اسی لمحے عمارت پر میزاں کل فائز ہوئے اور عمارت کلکڑے اڑ جاتے۔ میں بیجد حیران ہوا لیکن پھر مجھے معلوم ہوا کہ ڈیمی کا اصل مقصد تو اس فارمولے پر مجھے سے کام کرانا تھا۔ کام کرا کر اور مجھے عمارت میں چھوڑ کر اور پھر عمارت کو تباہ کر کے وہ اپنے طور پر مجھے ہلاک کر کے آبدوز میں واپس چلی گئی اور میں اس جزیرے پر اکیلا بے یار و مددگار رہ گیا۔ میں نے رات ایک درخت پر بیٹھ کر گزاری۔ اس جزیرے پر نہ ہی پینے کا پانی تھا اور نہ کھانے کی کوئی چیز اور نہ وہاں سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نکلنے کی کوئی صورت تھی۔ چنانچہ میں نے بیڈ روم کے ملبے سے فرنپھر کی ٹوٹی ہوئی لکڑیاں اٹھائیں اور انہیں مضبوط بیلوں سے باندھا اور پھر بیڈ روم کی چادر سے بادیاں بنایا اور خدا کا نام لے کر کشتی پر بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گیا۔ نجات کی قدر گزر گئی کہ مجھے یہ جزیرہ نظر آیا اور میں نے کشتی کا رخ اوہر کر دیا۔ جزیرے پر پہنچ کر میں نے سب سے پہلے پانی تلاش کیا اور پانی پی کر میں آگے بڑھا ہی تھا کہ میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے یہاں اس حالت میں ہوش آیا ہے۔ ” عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم وی آئی پی کے شکار ہو۔ ڈیمی بھی یقیناً وی آئی پی کی رکن ہو گی اور تمہیں باقاعدہ ایک پلان کے تحت یہاں لایا گیا اور جب تم سے کام لے لیا گیا تو تمہیں ان لوگوں نے اپنی طرف سے ہلاک کر دیا لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ تمہیں ہلاک کرنے کے لئے انہیں اپنی اس قدر قیمتی عمارت تباہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہارے لئے تو ایک گولی ہی کافی تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم سے انہیں کوئی ایسا خطرہ لاحق تھا جس کی وجہ سے انہوں نے اتنا بڑا اقدام کیا۔ ” جو زفین نے کہا۔

”مجھے تو معلوم نہیں کہ انہیں کیا خطرہ لاحق تھا۔ ویسے بھی اگر وہ عمارت تباہ نہ کرتے یا مجھے گولی نہ مارتے، صرف مجھے اکیلا وہاں چھوڑ دیتے تو میں بھوک پیاس سے ہی مر جاتا۔ ” عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ان کے حوالے نہ کی تو پھر نہ صرف ہم لوگ بلکہ اولڈ فورٹ کی پوری تنظیم ہی ختم کر دی جائے گی۔ وہ آئی پی بہت طاقتور تنظیم ہے۔ ہم اس سے کسی صورت بھی نہیں بھاڑ سکتے اس لئے تمہاری موت لازمی ہے۔”—— جوزفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم یہ تو کر سکتی ہو کہ مجھے اس حالت میں اس کشتی میں ڈال کر سمندر میں دھکیل دو۔ اس طرح تم انکار کر سکتی ہو کہ میں یہاں آیا ہی نہیں۔“—— عمران نے کہا۔

”سوری مشریعی عمران۔ ہم وہ آئی پی کو دھوکہ نہیں دے سکتے اور پھر تم سے ہمیں کوئی فائدہ بھی نہیں اور اس تعاون کی ہماری نظرؤں میں کوئی اہمیت ہی نہیں ہے اس لئے تمہاری موت ہمارے لئے کسی الجھن کا باعث نہیں بنے گی۔“—— جوزفین نے جواب دیا۔

”اچھا اگر تم نے مارنا ہی ہے تو کم از کم مجھے پانی ہی پلا دو۔ مجھے شدید پاس لگ رہی ہے۔ اس کے بعد مار دینا۔“—— عمران نے کہا۔

”ہا۔ تمہاری یہ خواہش پوری کی جا سکتی ہے۔“—— جوزفین نے جواب دیا اور پھر اس نے اپنے ساتھی کو پانی لانے کے لئے کہا تو وہ نوجوان تیزی سے مڑا اور تھہ خانے سے باہر چلا گیا۔

”یہاں تم کتنے افراد ہو۔“—— عمران نے پوچھا۔

”زیادہ نہیں صرف دس افراد ہیں۔“—— جوزفین نے جواب دیا۔

”یہاں سے جانے کے لئے تمہارے پاس کیا انتظامات ہیں۔“

عمران نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”بہر حال ہو گا انہیں کوئی خطرہ۔ لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد تمہیں زندہ نہیں رکھا جا سکتا۔ اب تمہیں مرتا ہو گا۔“

جوزفین نے کہا اور اپنے پیچھے کھڑے نوجوان سے مشین گن لے کر اس نے اس کارخ عمران کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”ایک مش۔ رک جاؤ۔ میں تو ویسے ہی بے بس اور لاچار ہو رہا ہوں۔ آخر تمہیں مجھ سے کیا خطرہ ہے اور پھر میں نے تمہیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ تم مجھے کیوں ہلاک کرنے پر قتل گئی ہو۔“ — عمران

”چونکہ تم وہ آئی پی کے شکار ہو اس لئے تمہاری ہلاکت ہماری مجبوری ہے۔“—— جوزفین نے جواب دیا۔

”وہ کیوں۔“—— عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ جزیرہ لاکوما بھی وہ آئی پی کی ملکیت تھا۔ یہاں ان کا خصوصی اسلحہ کا بہت بڑا سور تھا جیسے اب چھوڑ دیا گیا ہے۔ ہم نے یہ جزیرہ اولڈ فورٹ سے خرید لیا ہے۔ ہمارا تعلق ایک بحری سملنگ کی تنظیم کے خلاف کبھی کام نہیں کریں گے۔ ناجی جزیرہ وہ آئی پی کے پاس ہے اور وہ لوگ اسے مخصوص مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اب اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ ان کا شکار زندہ رہا ہے اور لاکوما پہنچا ہے تو وہ ہم سے تمہاری لاش ڈینگانڈ کریں گے اور اگر ہم نے تمہاری لاش

”کوئی نہیں۔ ہر چھ ماہ بعد ایک جہاز آتا ہے جو یہاں کے لئے نئی شفت لے آتا ہے اور خوراک کے ڈبے بھی۔ ہر شفت یہاں چھ ماہ تک رہتی ہے اور ہمیں یہاں آئے ہوئے ابھی ایک ماہ بھی نہیں ہوا۔“— جوزفین نے جواب دیا۔

”تم یہاں کیا کرتے ہو؟“— عمران نے پوچھا۔

”اوٹڈ فورٹ عام اسلخ کی سلگنگ کرتی ہے اور یہاں اس اسلخ کا شور ہے۔ جب اوٹڈ فورٹ کا یہاں سے قریب کسی پارٹی سے اسلخ کا سودا ہوتا ہے تو یہاں سے انہیں اسلخ سپلائی کر دیا جاتا ہے۔“— جوزفین نے جواب دیا۔ اسی لمحے وہی نوجوان واپس آیا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی ایک بڑی سی بولٹ تھی۔ اس نے بولٹ عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے بولٹ کا ڈھکن ہٹایا اور بولٹ کو منہ سے لگا کر وہ واقعی اس طرح غشاغٹ پانی پینے لگا جیسے صدیوں سے پیاسا ہو۔ آدمی سے زیادہ بولٹ پینے کے بعد اس نے باقی آدمی بولٹ میں موجود پانی اپنی دونوں ٹانگوں پر ڈالنا شروع کر دیا۔

”یہ کیا کر رہے ہو۔ اس طرح سے کیا ہو گا؟“— جوزفین نے چوک کر کما۔

”کچھ نہیں۔ میں صرف یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ پانی پڑنے سے مجھے کچھ ہوتا ہے یا نہیں۔ لیکن معمولی سا احساس بھی نہیں ہوا۔“— عمران نے جواب دیا اور جوزفین بے اختیار ہنس پڑی۔

”ابھی تمہارے اوپر والے احساسات بھی ختم ہو جائیں گے۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جوزفین نے ہستے ہوئے کہا۔
”مجھے صرف دس منٹ کی مہلت دے دو۔ میں مرنے سے پہلے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنا چاہتا ہوں۔“— عمران نے بڑے مخصوص سے لجھے میں کہا۔

”نجانے کیا بات ہے کہ میں تمہاری ہر مخصوصی خواہش پوری کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہوں حالانکہ میں اوٹڈ فورٹ میں فاست گلر کے نام سے مشہور ہوں۔“— جوزفین نے نے کہا۔

”تمہارا بیدار شکریہ۔“— عمران نے جواب دیا۔

”اوے کے۔ تم آزادی سے عبادت کر لو میں دس منٹ بعد آؤں گی اور پھر تمہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں ملے گی۔“— جوزفین نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی اس کے ساتھ ہی اس کا ساتھی بھی چلا گیا اور دروازہ بند کر دیا گیا تو عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دس منٹ کے اندر اندر اس کا نچلا جسم بھی حرکت میں آجائے گا اور پھر وہ ان سے آسانی سے نہت لے گا۔ جوزفین نے اپنی حمافت سے اسے گیس کا نام بتا دیا تھا جس کی وجہ سے اس کا نچلا جسم بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا علاج پانی بھی ہے اس لئے اس نے کافی سارا پانی پی لیا تھا اور ایکشن کو تیز کرنے کے لئے اس نے دونوں ٹانگوں پر بھی پانی انڈیل دیا تھا اور پھر وہی ہوا۔ چند ہی لمحوں بعد اس کی ٹانگوں نے حرکت کرنا شروع کر دیا۔ پھر آہستہ آہستہ ان کی حرکت تیز

ہوتی چلی گئی۔ عمران نے اٹھ کر کھڑا ہونے کی کوشش کی لیکن اس سے پوری طرح اٹھانہ جا سکا اور وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ لیکن اس نے جدوجہد جاری رکھی اور پھر چند لمحوں بعد وہ اٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے باری باری ایک ایک ٹانگ کو اٹھا کر واپس رکھنا شروع کر دیا۔ اس طرح اس کی ناگلیں پوری طرح کام کرنے لگیں اور اس کی اس ورزش میں آہستہ آہستہ تیزی آتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوری طرح چاق و چونہ ہو چکا تھا۔ اسی لمحے اسے دروازے کے باہر قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کی سائید میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور جوزفین کا ساتھی ہاتھ میں مشین گن پڑے تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ عمران کو سامنے فرش پر بیٹھا ہوانہ دیکھ کر چونکتا عمران بھوکے بھیڑیئے کی طرح اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے ایک ہلکی سی جیخ کے ساتھ ہی وہ آدمی عمران کے سینے سے لگ چکا تھا۔ عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے اس ہاتھ پر رکھا ہوا تھا جس میں مشین گن تھی اور پھر اس نے گردن والے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹ گئی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ عمران نے مشین گن پکڑی اور اس کے جسم کو آگے کی طرف دھکیل دیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ اس نوجوان کے طبق سے بس ہلکی سی جیخ ہی نکل سکی تھی۔ اسے اتنا وقت ہی نہ ملا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھا کہ وہ کوئی جدوجہد کر سکتا۔ عمران مشین گن پڑے تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر آگیا۔ باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف نے سیڑھیاں اور جاری تھیں اس پار جو زفین خود نہ آئی تھی۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا تو وہ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے میں صرف چار کریاں اور ایک میز تھی اور کوئی فرنچر نہ تھا۔ عمران اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا، تھا کہ یکنہت اچھل کر سائید میں ہو گیا کیونکہ دروازے کی دوسری طرف سے اسے جوزفین کی آواز سنائی دی تھی۔

”یہ وکی کہاں رہ گیا۔ ابھی تک فائزگ کی آواز بھی سنائی نہیں دی۔ جاؤ اس کا پتہ کرو۔“— جوزفین کسی سے کہہ رہی تھی۔

”لیں ماوم“— دوسری آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں اس دروازے کی طرف بڑھتی سنائی دیں۔ آنے والا ایک ہی آدمی تھا۔ عمران نے مشین گن آہستہ سے دیوار کے ساتھ لگا کر فرش پر رکھ دی اور آنے والے کے استقبال کے لئے تیار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازے سے ایک درمیانے قد لیکن قدرے بھاری جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ خالی ہاتھ تھا۔ عمران دروازے کی اوٹ میں تھا۔ نوجوان تیزی سے آگے بڑھا، تھا کہ یکنہت عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور بھلی کی سی تیزی سے اس نے اسے نہ صرف چھاپ لیا بلکہ اس کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا تھا۔ دوسرا ہاتھ اس کی کمرے کے گرد تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازوؤں

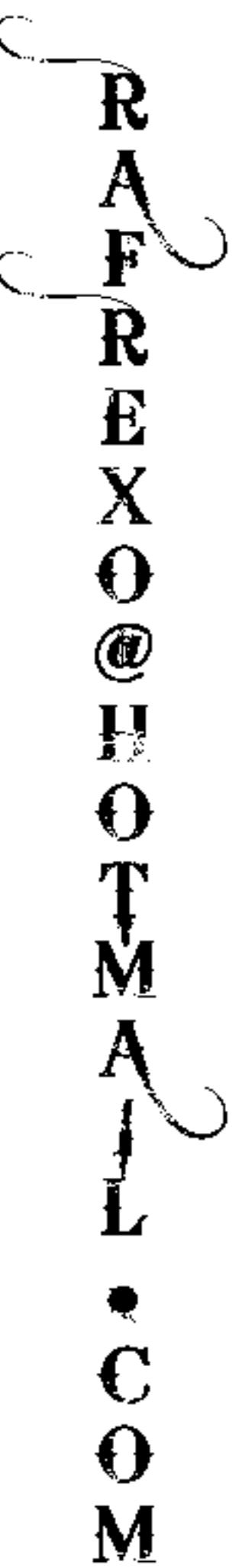
نے بھلی کی تیزی سے حرکت کی اور اس آدمی کا جسم عمران کے بازوں میں بری طرح پھر کرنے لگا۔ عمران نے مخصوص جھٹکا دیا تو نوجوان کا جسم زور سے پھٹکا اور پھر ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ گردن میں مل آجائے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے آہستہ سے فرش پر لٹایا اور جھک کر فرش پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور دروازے کی طرف بڑھ گیا اور دروازے سے باہر وہ ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ اس راہداری میں کمروں کے دروازے تھے جن میں ایک بند تھا جبکہ دوسرا کھلا ہوا تھا۔ عمران مشین گن اٹھائے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے اس کھلے دروازے کی سائیڈ سے اندر جھانکا تو اسے جوزفین ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی نظر آئی۔ جوزفین کی دروازے کی طرف سائیڈ تھی اور وہ سامنے میز پر رکھی ہوئی کسی چھوٹی سی مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف تھی۔ کمرے میں جوزفین کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔

”جوزفین“۔ عمران نے اچانک دروازے سے داخل ہوتے ہوئے کہا تو جوزفین اس کی آواز سن کر اس بری طرح اچھلی کہ بے اختیار کری سمیت نیچے فرش پر جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی عمران کی لات حرکت میں آئی اور اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی جوزفین چھپتی ہوئی واپس فرش پر گری۔ عمران نے لات کی مدد سے دوسری ضرب لگائی اور جوزفین کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اس کی بعض پکڑی اور پھر اسے چھوڑ کر وہ مشین گن اٹھائے واپس کمرے سے نکلا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

راہداری موڑ کاٹ کر ایک بڑے ہال نما کمرے کے دروازے پر چاکر ختم ہو گئی۔ عمران نے دروازے کی سائیڈ سے دیکھا تو اس ہال نما کمرے میں چار افراد ایک بڑی سی میز کے گرد بیٹھے شراب پینے اور کارڈ کھیلنے میں مصروف تھے۔ عمران نے یکخت مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے رہٹ رہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ چاروں چیختے ہوئے کرسیوں سمیت فرش پر گرے۔ عمران نے مسلسل فائزگ جاری رکھی اور اس وقت ٹریگر سے انگلی ہٹائی جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ چاروں ختم ہو چکے ہیں۔ ہال کے کونے میں ایک اور دروازہ تھا۔ عمران اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ دروازہ ایک سرگ نما راہداری میں کھلتا تھا جو اپر کی طرف جا رہی تھی۔ عمران جب اس کے آخری حصے میں پہنچا تو وہ جزیرے کی سطح پر پہنچ چکا تھا۔ وہ آخری حصے میں رک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا کیونکہ جوزفین نے بتایا تھا کہ یہاں دس افراد ہیں اس لئے اسے معلوم تھا کہ ابھی کچھ لوگ باہر موجود ہوں گے اور پھر اسے درختوں کے درمیان ایک لکڑی کا بنا ہوا کیبن نظر آ گیا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور پھر وہ اس کیبن تک پہنچ گیا۔ اس نے دروازے سے جھانکا تو کیبن میں تین آدمی ایک میز کے گرد بیٹھے کچھ کھانے میں مصروف تھے۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ ان پر فائز کھولے یا نہیں کہ اسے ایک آدمی کا سر فرش سے ابھرتا دکھائی دیا۔ وہ تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہاں سیر ہیاں تھیں اور اس کیبن کے نیچے کوئی تھہ خانہ

کمرے سے نکل کر اس کمرے میں آیا جماں اس نے ایک آدمی کو بے ہوش کیا تھا اور پھر عمران نے اس کی طرف مشین گن کا رخ کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ آدمی بھی بے ہوشی کے عالم میں ختم ہو چکا تھا۔ اب اس جزیرے پر جوزفین کے علاوہ اور کوئی زندہ آدمی نہ بچا تھا تو عمران نے واپس آ کر مشین گن کو ایک طرف رکھا اور پھر جھک کر اس نے فرش پر پڑی ہوئی بے ہوش جوزفین کو اٹھا کر کا ندھے پر ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے مشین گن اٹھا کر وہ چلتا ہوا اس سرنگ نما دہانے کو کراس کر کے جزیرے پر اس کی بنی میں پہنچ گیا۔ اس نے جوزفین کو فرش پر لایا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن میز پر رکھ کر وہ ایک بار پھر سیر ہیاں اتر کر تھہ خانے میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس اوپر آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بندل موجود تھا۔ گواہے وہاں کسی سے کوئی خطرہ نہ تھا لیکن وہ چونکہ اطمینان سے اس سے مکمل تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے اسے باندھنا ضروری سمجھا۔ چنانچہ اس نے بے ہوش جوزفین کو فرش سے اٹھا کر ایک کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اس نے اسے کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے جوزفین کی جیب کی تلاشی لی۔ جوزفین کی جیب میں ایک مشین پیش اور ایک چھوٹا سا ریمبوٹ کنٹرول جتنا آله موجود تھا۔ اس نے پیش کو تو میز پر رکھا اور آلے کو الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ یہ آله کسی ٹرانسیسٹر کا صرف رسیور تھا اور اس پر صرف کال



رسیو کی جا سکتی تھی۔ عمران نے اسے بھی میز پر رکھ دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے جوزفین کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب جوزفین کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور ایک کری گھیٹ کروہ اطمینان سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ میز پر خوراک کے کئی ڈبے پڑے ہوئے تھے جن میں سے صرف ایک ایسا تھا جسے کھولا فہم گیا تھا۔ عمران کو اب خاصی تیز بھوک لگ چکی تھی اس لئے اس نے ڈبہ کھولا۔ اس کے اندر براؤن رنگ کے بیکٹ تھے۔ اس نے بیکٹ کھانا شروع کر دیئے اسی لمحے جوزفین نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کھما کر رہا گئی۔

”یہ میں کیبین میں کیسے آگئی۔ تم کیسے ٹھیک ہو گئے۔ میرے ساتھی۔ وہ کہاں ہیں“۔۔۔ جوزفین نے بیک وقت کنی سوال کر دیئے لیکن عمران نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور اطمینان سے بیکٹ کھانے میں مصروف رہا۔

”تم۔ تم کیسے ٹھیک ہو گئے۔ میرے ساتھیوں کو کیا ہوا“۔ اس بار جوزفین نے چیختے ہوئے کہا لیکن عمران نے اس کی کسی بات کا بھی کوئی جواب نہ دیا اور اطمینان سے بیکٹ کھانے میں مصروف رہا۔

”تم جواب کیوں نہیں دیتے“۔۔۔ جوزفین نے حلق کے مل چیختے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہمارے ہاں مشرق میں ایک ضرب المثل ہے کہ اول طعام بعد کلام“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر آخری بیکٹ منہ میں ڈال کروہ اٹھا اور اطمینان سے چلتا ہوا کیبین سے باہر آگیا۔ اس کا رخ پانی کے چستے کی طرف تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے اطمینان سے پانی پیا اور پھر اسی اطمینان سے چلتا ہوا واپس کیبین میں آیا تو جوزفین ہوت پہنچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا چروہ اب ساٹ نظر آ رہا تھا۔ عمران اطمینان سے اس کے سامنے کری پر بیٹھ گیا۔

”اس دعوت کا بید شکریہ۔ خاصے لنیزہ بیکٹ تھے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرے ساتھیوں کا کیا ہوا“۔۔۔ جوزفین نے کہا۔

”اس دنیا میں صرف تم ایکی ہی فاست کلرنیں ہو۔ دوسروں کو بھی یہ لقب دیا جاسکتا ہے اس لئے وہ سب فاست کلنگ کاشکار ہو چکے ہیں“۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جوزفین کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

”تم نے سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ لیکن کیسے۔ ان کی تعداد زیادہ اطمینان سے بیکٹ کھانے میں مصروف رہا۔“

”انہیں دراصل یہ احساس ہی نہ تھا کہ اس طرح اچانک ان پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے اس لئے وہ سنپھلنے سے پہلے ہی مارے گئے“۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم۔ تم آخر کیسے ٹھیک ہو گئے جبکہ تمہیں تو انجکشن ہی نہیں لگایا گیا تھا اور انجکشن کے بغیر تمہارا ٹھیک ہونا باممکن تھا۔" جوزفین نے کہا۔

"تم نے خود ہی مجھے گیس کا نام بتا دیا تھا اور میں نے تمہیں بتایا تھا کہ میں سائنس وان ہوں اس لئے اس گیس کا نام سنتے ہی مجھے معلوم ہو گیا کہ اس کا ایک تریاق پانی بھی ہے۔ گواں سے شفا یابی کی رفتار خاصی آہستہ ہوتی ہے لیکن بہر حال ہو جاتی ہے اس لئے میں نے تم سے پانی مانگا تھا اور پانی پینے کے ساتھ ساتھ اپنی مانگوں پر بھی ڈال لیا تھا اس کے بعد مکمل طور پر درست ہونے میں مجھے دس بارہ منٹ چاہئے تھے وہ بھی تمہاری عنایت کی وجہ سے مل گئے۔ چنانچہ جب تمہارا آدمی مجھے ہلاک کرنے کے لئے تہہ خانے میں پہنچا تو میں ٹھیک ہو چکا تھا۔ پھر وہ مارا گیا اس کے بعد تم نے دوسرے آدمی کو بھیجا۔ وہ بھی ہلاک ہو گیا۔ تمہیں میں نے بے ہوش کروایا پھر مال نما کمرے میں موجود چار افراد اور آخر میں اس کی بنی میں موجود چار افراد بھی ختم ہو گئے۔ اب اس جزیرے پر تم اور میں زندہ ہیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جوزفین نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اب مجھے معلوم ہوا کہ وی آئی پی نے تمہاری ہلاکت کے لئے اپنی عمارت کیوں تباہ کی تھی۔ تم تو انتہائی خطرناک ترین آدمی ہو۔ کاش مجھے اسی وقت اس بات کی سمجھ آجائی تو میں تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دیتی"۔ جوزفین نے کہا تو عمران

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کاش نے بلا مبالغہ میری زندگی کو ٹڑوں نہیں تو لاکھوں بار ضرور بچائی ہو گی۔ یہ لفظ میرا محسن ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔ جوزفین نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ اس جزیرے سے قریب ترین کون سا ملک یا کسی ملک کا بڑا شرپڑتا ہے"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"یہاں سے کاسٹریا نزدیک پڑتا ہے بلکہ یوں سمجھو کہ کاسٹریا کی سمندری حدود سے کچھ فاصلے پر یہ جزیرے ہیں لیکن یہ جزیرے چونکہ کسی سمندری گزر گاہ پر نہیں ہیں اس لئے اس طرف کوئی نہیں آتا"۔ جوزفین نے جواب دیا۔

"کاسٹریا کی تو کئی بندرگاہیں ہیں۔ یہاں سے قریب کون سی بندرگاہ پڑتی ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بر بن بندرگاہ یہاں سے قریب ترین بندرگاہ ہے"۔ جوزفین نے جواب دیا۔

"تمہاری تنظیم اولڈ فورٹ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بر بن میں"۔۔۔ جوزفین نے جواب دیا۔

"اور وی آئی پی کا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ دیسے میرا خیال ہے کہ ایکریمیا کی کسی میاست

میں ہے۔ ویسے وہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ تمہارے تصور سے بھی بڑی”۔— جوزفین نے جواب دیا۔

”تم یہاں سے اپنے ہیڈکوارٹر کس طرح رابطہ کرتی ہو“۔ عمران نے پوچھا۔

”ہیڈکوارٹر خود ہم سے رابطہ کرتا ہے۔ ہم یہاں سے نہیں کر سکتے۔ ہمارے پاس صرف رسیونگ سیٹ ہیں“۔— جوزفین نے جواب دیا۔

”یہاں سے جانے کے لئے لائچ یا کوئی اور ذریعہ“۔— عمران نے کہا۔

”کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ چھ ماہ بعد خصوصی جہاز آتا ہے اور اس جہاز کو آنے میں ابھی پانچ ماہ رہتے ہیں“۔— جوزفین نے کہا۔

”لیکن یہاں کوئی ایمیر جنسی بھی تو ہو سکتی ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرتے ہو تم لوگ“۔— عمران نے کہا۔

”یہاں سب کچھ موجود ہے اس لئے یہاں ایمیر جنسی کو خود ہی ڈیل کیا جاتا ہے“۔— جوزفین نے جواب دیا۔

”لیکن ایسے انتظامات کی وجہ۔ تمہارے ہیڈکوارٹر نے ایسے خصوصی انتظامات کیوں کئے ہیں“۔— عمران نے کہا۔

”یہاں ان سمندروں میں بہت سی تنظیمیں بحیری سمنگ میں ملوث ہیں اس لئے ہیڈکوارٹر نہیں چاہتا کہ ہم درپرداہ کسی دوسری تنظیم کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

لئے بھی کام کریں۔ یہ سارے انتظامات دو سال پہلے کئے گئے تھے کیونکہ پہلے ایک گروپ نے تنظیم سے بغاوت کر کے تنظیم کو بے پناہ نقصانات پہنچائے تھے“۔— جوزفین نے جواب دیا۔

”لیکن میں نے تو ہر صورت میں یہاں سے لکھنا ہے اس لئے اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں دوبارہ اپنی کشتی پر سفر کروں“۔— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”نانجی جزیرے سے یہاں تک سمندر پر سکون ہے لیکن یہاں کے بعد سمندر طوفانی ہے اس لئے یہ کشتی یہاں سے کچھ فاصلے پر جاتے ہی ثوٹ پھوٹ کر پر زے پر زے ہو جائے گی“۔— جوزفین نے جواب دیا۔

”بہر حال یہاں بیٹھے رہنے سے تو بہتر ہے کہ کوشش کی جائے“۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم کمال جا رہے ہو“۔— جوزفین نے چونک کر کہا۔

”بر بن اور کمال جانا ہے“۔— عمران نے جواب دیا۔

”مگر۔ مگر مجھے تو کھولو۔ اب میں یہاں کیسے رہ سکوں گی“۔ جوزفین نے کہا۔

”عسری جوزفین۔ اب تمہاری قبریمیں بننے گی“۔— عمران نے سرد لمحے میں جواب دیا اور کیبین کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”رک جاؤ۔ پلیز فار گاؤ سیک۔ رک جاؤ۔ مجھے ایسی موت مت مارو۔ رک جاؤ“۔— جوزفین نے یکخت گھمیاۓ ہوئے لمحے میں

کما۔ ”اور کس قسم کی موت چاہتی ہو تم“۔۔۔ عمران نے مذکر پلے سے زیادہ سرد لمحے میں کما۔

”مم۔ مم۔ میں تمہاری ساری عمر خدمت کروں گی۔ پلیز۔ مجھے ساتھ لے جاؤ۔ فار گاؤ ٹیک“۔۔۔ جوزفین نے انتہائی منت بھرے لمحے میں کما۔

”سوری جوزفین۔ مجھے کسی کی خدمت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم واقعی زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر تمہیں یہاں سے نکلنے اور بر سبن پہنچنے کا کوئی راستہ بتانا پڑے گا۔ کوئی طریقہ۔ دردہ تم یہیں اسی حالت میں بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجاو گی۔ یہاں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہ ہو گا“۔۔۔ عمران نے اسی طرح سفاک لمحے میں کما اور ایک بار پھر مڑ گیا۔

”رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ“۔۔۔ جوزفین نے چیختے ہوئے کما۔ ”سوری۔ یہ تمہاری تقدیر ہے“۔۔۔ عمران نے مڑے بغیر کما اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

”میں بتاتی ہوں۔ پلیز میں بتاتی ہوں۔ میری بات سنو“۔۔۔ اندر جوزفین کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ مڑ کر دروازے پر کھڑا ہو گیا۔

”بولو“۔۔۔ عمران نے سرد لمحے میں کما۔ ”پلے تم وعدہ کرو کہ مجھے یہاں اکیلے چھوڑ کرنہ جاؤ گے“۔ جوزفین

نے روتے ہوئے کما۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ ”کوئی وعدہ نہیں ہے۔ بولو دردہ میں جا رہا ہوں“۔۔۔ عمران نے کما۔

”یہاں۔ یہاں سورہ میں ایک بڑی پیٹی میں لانچ کے پارٹس موجود ہیں۔ انتہائی ایم جنسی میں اسے جوڑا جا سکتا ہے“۔۔۔ جوزفین نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم نے پلے یہ بات کیوں نہیں بتائی تھی“۔۔۔ عمران نے کما۔ ”مم۔ مم۔ مجھے سے غلطی ہو گئی تھی۔ پلیز اب مجھے چھوڑ کر نہ جانا“۔۔۔ جوزفین نے کہا تو عمران آگے بڑھا۔ اس نے میز پر رکھا ہوا مشین پسل اٹھا کر جیب میں ڈالا اور پھر جوزفین کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد جوزفین رسی کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔

”شش۔ شکریہ“۔۔۔ جوزفین نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کما۔ ”چلو میرے ساتھ اور دکھاؤ کہاں ہے وہ پیٹی۔ اور یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر تمہارے پیچ نکلنے کا ایک فیصد سکوپ بھی باقی نہ رہے گا“۔۔۔ عمران نے کہا تو جوزفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جیٹ طیارہ اپنی پوری رفتار سے کاسٹریا کے دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ طیارے میں ڈیڑھ سو کے قریب مسافر تھے۔ وہ سب رسائل پڑھنے یا اُنہی دیکھنے میں مصروف تھے۔ طیارے کے مسافروں میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز بھی شامل تھے لیکن وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ صرف جو لیا اپنی اصل مشکل میں تھی۔ جو لیا طیارے کے درمیانی حصے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ تویر بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹ پر کیپشن شکلیل اور صدر موجود تھے۔

”کاسٹریا پہنچ کر ہم نے کیا کرنا ہے۔ جو لیا“۔۔۔ تویر نے جو لیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ ” عمران کو تلاش کرنا ہے اور کیا کرنا ہے“۔۔۔ جو لیا نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ عمران کو اغوا کر کے کاسٹریا پہنچایا گیا

ہے“۔۔۔ تویر نے کہا۔

”چیف نے بتایا ہے کہ کاسٹریا میں سیکرٹ سروس کے فارن ایجنت نے جو انکو اڑی کی ہے اس کے مطابق عمران کو اغوا کرنے والی تنظیم کا نام وی آئی پی ہے اور اس تنظیم کے کاسٹریا سیکشن کے افراد اس اغوا میں ملوث رہے ہیں لیکن اس کے بعد انہیں عمران کا کلیو نہیں مل رہا اس لئے ہمیں چیف نے بھیجا ہے تاکہ ہم اس کے بعد عمران کا کلیو نکالیں“۔۔۔ جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہمیں اپنے کام کا آغاز کہاں سے کرنا ہو گا“۔۔۔ تویر نے پوچھا۔

”کاسٹریا دارالحکومت میں ایک کلب ہے جسے باکرون کلب کہا جاتا ہے۔ یہ وی آئی پی کے کاسٹریا سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے“۔۔۔ جو لیا نے جواب دیا اور تویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”عمران کو اغوا کرنے کا آخر مقصد کیا ہو گا“۔۔۔ تویر نے کہا۔

”ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ہمیں بہر حال عمران کو ان کے قبضے سے چھڑانا ہے“۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”میرا تو خیال ہے کہ جب تک ہم اس جگہ تک پہنچیں گے جہاں عمران کو لے جایا گیا ہے عمران واپس پاکیشیا پہنچ چکا ہو گا۔ عمران جسے آدمی کو کوئی اپنے قبضے میں نہیں رکھ سکتا۔ جب تک وہ بے ہوش رہے گا ان کے قبضے میں رہے گا جیسے ہی اسے ہوش آئے گا پھر اس پر قابو پانا مشکل ہو گا“۔۔۔ تویر نے کہا۔

چیف کا بھی یہی خیال تھا لیکن اب اسے انداز ہوئے چار روز گزر پچھے ہیں اور ظاہر ہے اتنے طویل عرصے تک تو کسی کو بے ہوش نہیں رکھا جاسکتا اور ابھی تک عمران نے کسی طرح کا بھی رابطہ نہیں کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کسی خاص چکر میں پھنس گیا ہے۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ونسن کری پر بیٹھ چھ سات گھنٹوں کی پرواز کے بعد وہ کاسٹریا کے دارالحکومت کے ایئرپورٹ پر پہنچ گئے۔ چینگ کے ضروری مراحل سے گزرنے کے بعد وہ ایئرپورٹ سے باہر آئے تو ایک طرف کھڑا ہوا ایک نوجوان تیزی سے چلتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔

“آپ کا نام جولیانا فڑواڑ ہے۔” — نوجوان نے قریب آکر آہستہ سے پوچھا۔

“آپ کون ہیں۔” — جولیا نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

“کوڈا یکشتو۔ مجھے چیف نے آپ کا حلیہ بتا کر یہاں پہنچنے کا حکم دیا ہے تاکہ آپ کے لئے یہاں ضروری انتظامات کر سکوں۔ میرا نام ونسن ہے۔” — نوجوان نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا کیونکہ اب وہ سمجھ گئی تھی کہ ونسن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنت ہے اور پھر وہ ونسن کے ساتھ ایک ویگن میں بیٹھ کر ایک کالونی کی خوبصورت کوٹھی میں پہنچ گئے۔

یہاں تمام ضروری اشیاء موجود ہیں۔ دو کاریں، اسلخ، میک اپ کا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سامان، مختلف لباس، کاسٹریا اور نواح کا تفصیلی نقشہ، کھانے پینے کا سامان، سب کچھ موجود ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی آپ کو چاہئے وہ بھی مل سکتا ہے۔” — رہائش گاہ پر پہنچتے ہی ونسن نے کہا۔

“آپ بیٹھیں مسٹر ونسن اور مجھے بتائیں کہ یہ باکروں کلب کہاں ہے اور کس قسم کا کلب ہے۔” — جولیا نے کہا تو ونسن کری پر بیٹھ گیا۔

“باکروں کلب اعلیٰ طبقے کے افراد کا کلب ہے۔ اس کے مالک کا نام سر لارنس ہے۔ جدی پشتی رئیس ہے اور پورے کاسٹریا میں باکروں کلبوں کا جال سا پھیلا ہوا ہے۔ باکروں کلب کو انتہائی مہذب تفریح گاہ کہا جاتا ہے۔ وہاں کسی قسم کی کوئی غیر اخلاقی حرکات نہیں ہوتیں۔” ونسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

“چیف کو اس بارے میں اطلاعات کس نے پہنچائی ہیں۔ کیا آپ نے یا کسی اور نے۔” — جولیا نے کہا۔

“میں نے۔” — ونسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

“آپ کو کیسے یہ سب اطلاعات حاصل ہوئیں۔ خاص طور پر اس باکروں کلب کو آپ نے کس بنا پر مارک کیا ہے۔ مجھے تفصیل بتائیں۔” — جولیا نے کہا۔

“میں عمران صاحب کو جانتا ہوں اور عمران صاحب بھی مجھے جانتے ہیں۔ میں باکروں کلب میں ہی بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میں کانوں میں ساتھ والی میز پر بیٹھے ہوئے دو افراد کی آواز پڑی۔ کسی نے علی عمران

سے نہیں جانتا۔ انہیں ان کے نبروں سے پکارا جاتا ہے۔ اس نے بتایا کہ اسے ایم جیسی طور پر باکرون کلب میں کال کیا گیا اور پھر اسے بتایا گیا کہ اس نے ایک ایکر بیمن نیوی کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر کار من دار الحکومت پہنچنا ہے۔ اس کے ساتھ دو معافون اور ایک پائلٹ ہو گا۔ وہاں سے انہوں نے ایک بے ہوش آدمی کو اس ہیلی کاپٹر پر سوار کر کے کاسٹریا کی بند رگاہ بر بن پر ایک مخصوص اڈے پر پہنچانا ہے۔ اس کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ کار من سے بر بن پہنچنے تک اس آدمی کو ہوش نہیں آتا چاہئے۔ چنانچہ وہ وقت مقررہ پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہاں پہنچا۔ راستے میں اسے معلوم ہوا کہ یہ بے ہوش آدمی کوئی بہت بڑا سامنہ دان ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ اسے پاکیشیا سے انگوکھ کے کار من لے جایا جا رہا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے۔ چنانچہ ہیلی کاپٹر پر یہ وہاں پہنچے، اس علی عمران کو وصول کیا اور پھر ایکر بیمن نیوی کے ہیلی کاپٹر پر اسے بر بن لے گیا۔ وہاں میں نے اس سے سختی سے پوچھ گچھ کی اور چند مخصوص حرబے استعمال کرنے کے بعد اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ وہ وی آئی پی کے لئے کام کرتا ہے۔ وی آئی پی تنظیم کے کاسٹریا سیکشن کا ہیڈ کوارٹر باکرون کلب میں ہے۔ باکرون کلب کا ایک چھوٹا سا ہال اس تنظیم نے خفیہ طور پر اپنے لئے مستقل طور پر بک کرایا ہوا ہے۔ جب بھی انہیں ضرورت پڑتی ہے یہ وہاں مینگ کر لیتے ہیں لیکن اس کا سیٹ اپ رہا ہے اس لئے میں نے سختی کی اور وہ اس سختی کے نتیجے میں ہلاک ہو گیا۔ بہرحال میں نے چیف کو یہ اطلاع کر دی اور خود جا کر بر بن میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کا اور پاکیشیا کا نام لیا تھا۔ میں یہ سن کر چونک پڑا۔ میں نے خصوصی طور پر ان کی گفتگو سننے کی کوشش کی لیکن ان دونوں نے دوسری گفتگو شروع کر دی لیکن میں چوکنا ہو گیا تھا۔ ان میں سے ایک کو میں اکثر باکرون کلب میں دیکھتا رہتا تھا۔ پیشے کے لحاظ سے وہ ڈاکٹر تھا۔ میں یہ سمجھا کہ شاید عمران صاحب کسی کیس کے سلسلے میں زخمی ہو کر سنٹر ہسپتال میں داخل ہوئے ہیں اور اسی لئے یہ ڈاکٹر راشن ان کا نام لے رہا تھا۔ جب وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے تو میں ان کے پیچھے گیا۔ ڈاکٹر راشن کلب سے نکل کر سیدھا اپنی رہائش گاہ پر گیا تو میں اس کی رہائش گاہ پر پہنچ گیا۔ وہ وہاں اکیلا رہتا تھا۔ میرے پوچھنے پر سرے سے ہربات سے سکر گیا تو مجھے احساس ہوا کہ جو کچھ میں سمجھا ہوں معااملات اس سے کہیں زیادہ چیزیں ہیں اس لئے میں نے ڈاکٹر راشن کو بے ہوش کر کے وہاں سے نکلا اور اسے اپنے ایک خاص اڈے پر لے گیا۔ وہاں میں نے اس سے سختی سے پوچھ گچھ کی اور چند مخصوص حرబے استعمال کرنے کے بعد اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ وہ وی آئی پی کے لئے کام کرتا ہے۔ وی آئی پی تنظیم کے کاسٹریا سیکشن کا ہیڈ کوارٹر باکرون کلب میں ہے۔ باکرون کلب کا ایک چھوٹا سا ہال اس تنظیم نے خفیہ طور پر اپنے لئے مستقل طور پر بک کرایا ہوا ہے۔ جب بھی ایسا ہے کہ سب ایک دوسرے کے سامنے میک اپ میں آتے ہیں۔ چیف بھی میک اپ میں ہوتا ہے اس لئے کوئی بھی دوسرے کو ذاتی حوالے

چیکنگ کی لیکن وہاں سے کچھ معلوم نہ ہو سکا جس پر چیف نے بتایا کہ وہ آپ صاحبان کو یہاں بھجوار ہے ہیں اور میں آپ کو رسیو کروں اور یہاں آپ کے لئے رہائش گاہ اور ضروری انتظامات کروں۔” راشن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ ”اس کا مطلب ہے کہ ہمیں بر بن سے پہنے کام کا آغاز کرنا ہو گا۔” — جولیا نے کہا۔

”جی ہاں۔ میں آپ کو صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ بر بن میں ایک ہوٹل ہے جس کا نام کنگ ہوٹل ہے۔ مجھے اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کنگ ہوٹل کے مالک انھوں کا تعلق بھی وی آئی پی سے ہے لیکن وہ مجھے مل نہیں سکا ورنہ میں اس سے خود ہی پوچھ گچھ کر لیتا۔ وہ ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی۔“ راشن

”اوے کے مسٹر راشن۔ اب آپ جاسکتے ہیں۔ ضرورت ہوئی تو آپ کو کال کر لیا جائے گا۔“ — جولیا نے کہا تو راشن سرہلا تما ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

”آئیے میں آپ کو چھوڑ آؤں۔“ — صدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ راشن کو لے کر باہر چلا گیا۔

”اب کیا پروگرام ہے۔“ — تنویر نے کہا۔

”عمران کو ظاہر ہے بر بن میں تو نہ رکھا گیا ہو گا اس لئے ہمیں یہ کھوج لگانا ہے کہ عمران کو بر بن سے آگے کہاں لے جایا گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہے۔“ — جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بر بن لے جانے کا مطلب ہے کہ عمران صاحب کو کسی جزیرے پر رکھا گیا ہے۔“ — کیپشن شکلیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

”کیا یہ اندازہ تم نے بندرگاہ کی وجہ سے لگایا ہے۔“ — جولیا نے چونک کر پوچھا۔

”بندرگاہ کے ساتھ ساتھ ایکر نیمن نیوی کے ہیلی کاپڑ کا حوالہ بھی اس طرف اشارہ کر رہا ہے۔“ — کیپشن شکلیل نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ اسی لمحے صدر بھی واپس آگیا۔

”پھر اب ہمیں کام کہاں سے شروع کرنا چاہئے۔“ — جولیا نے کہا۔

”اسی کنگ ہوٹل چلتے ہیں۔ وہاں سے ہی اس کا کلیو ملے گا۔ یہاں بیٹھنے سے تو کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔“ — تنویر نے کہا۔

”لیکن یہ انھوں تو وہاں موجود ہی نہیں ہے۔“ — جولیا نے کہا۔

”نہ ہو۔ اس کا مینجر۔ ہیڈ ویٹر کوئی نہ کوئی تو جانتا ہی ہو گا۔“ — تنویر نے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں کا سڑا میں ایکر نیمن نیوی کے ہیڈ کوارٹر سے معلوم کرنا چاہئے کہ ان کا کوئی ہیلی کاپڑ کا مر من گیا تھا اگر اس ہیلی کاپڑ کا پتہ چل جائے تو زیادہ بہتر کلیو مل سکے گا۔“ — کیپشن شکلیل نے کہا۔

”تنویر بھی درست کہہ رہا ہے اور کیپشن شکلیل بھی۔ ہمیں صرف

ایک طرف کام نہیں کرنا چاہئے اس لئے توری اور میں کنگ ہوٹل جائیں گے جبکہ کیپن شکیل اور صدر ایکریمین نیوی ہیڈ کوارٹر سے معلومات حاصل کریں گے۔ چلیں انھیں”۔۔۔ جولیا نے کہا اور وہ سب سرہلاتے ہوئے انھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد توری اور جولیا ایک کار میں سوار تیزی سے بر بن بند رگاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر توری تھا جبکہ سائیڈ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ چونکہ وہ پہلے کئی بار کاششا آپکے تھے اس لئے یہ علاقہ ان کے لئے نیا نہ تھا۔ اس کے باوجود جولیا نے نقشہ کھول کر اپنے سامنے رکھا ہوا تھا اور وہ اس پر دیئے گئے مختلف جزیروں کے محل وقوع پر غور کر رہی تھی۔

”اس طرح نقشے سے وہ جزیرہ معلوم نہیں ہو سکے گا۔ ہمیں پہلے اس دی آئی پی کے کسی خاص آدمی کو ٹریس کرنا پڑے گا پھر اس سے معلوم ہو سکے گا کہ ان لوگوں کی تحمل میں کون کون سے جزیرے ہیں“۔۔۔ توری نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے نقشے کو بند کر کے کار کے ڈیش بورڈ میں رکھ دیا۔ تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد وہ بر بن کے علاقے میں داخل ہو گئے۔ کنگ ہوٹل یہاں کا مشہور ہوٹل تھا۔ اس لئے انہیں زیادہ پوچھ گچھ نہ کہنی پڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک دو منزلہ ہوٹل کے کپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو رہے تھے۔ پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہوٹل کا

ہال کافی بڑا بھی تھا اور اسے انتہائی شاندار انداز میں سجا یا گیا تھا۔ آدھے سے زیادہ ہال بھرا ہوا تھا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی دیٹر سے ابتدائی معلومات حاصل کرنے چاہئے“۔۔۔ جولیا نے کہا اور ایک طرف خالی میز کی طرف بڑھ گئی۔ ”کیا ضرورت ہے لمبے چکروں میں پڑنے کی۔ جا کر اس کے مینجر کی گردن دباتے ہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا“۔۔۔ توری نے کہا۔ ”عمران جیسے آدمی کو جس انداز میں انغو کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انتہائی منظم اور باوسائل تنظیم ہے اس لئے اس کے خلاف ہمیں سوچ سمجھ کر کارروائی کرنا پڑے گی“۔۔۔ جولیا نے میز کے قریب پہنچ کر کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس طرح تو بہت وقت لگ جائے گا“۔۔۔ توری نے بر اسا منہ بنتے ہوئے کہا۔ ان کے بیٹھتے ہی دیٹر ان کے قریب آگیا۔

”ہات کافی“۔۔۔ جولیا نے کہا تو دیٹر سرہلا تما ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا اور اس نے ہات کافی کے برتن میز پر لگانے شروع کر دیئے۔

”ہوٹل کے مالک انھوںی صاحب واپس آگئے ہیں کیا“۔۔۔ جولیا نے اچانک پوچھا تو دیٹر بے اختیار چونک پڑا۔

”کہاں سے میدم“۔۔۔ دیٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔ ”ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں“۔۔۔ جولیا نے کہا اور جیکٹ کی جیب سے ایک بڑا سانوٹ نکال کر اس نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

خاموشی سے ویٹر کی طرف بڑھا دیا۔ ویٹر نے جھپٹ کر نوٹ لیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔

”جب وہ انڈر گراوٹ ہوں تو یہی کہا جاتا ہے کہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ میدم“۔۔۔ ویٹر نے آہستہ سے کہا۔

”اگر تم ہمیں ان سے ملوادہ تو ایسے دو نوٹ اور مل سکتے ہیں۔ لیکن خیال رکھنا ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا ورنہ تمہاری لاش بھی کسی کو نظر نہ آئے گی“۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”نوٹ نکالیں۔ میں ابھی آکر بتاتا ہوں“۔۔۔ ویٹر نے کہا تو جو لیا کے اشارے پر تنور نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر ویٹر کی مٹھی میں دے دیئے۔ کوٹھی سے نکلنے سے پہلے انہوں نے وہاں موجود مقامی کرنی کافی تعداد میں اپنی جیبوں میں رکھ لی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہاں جو کام دولت دکھا سکتی ہے وہ کوئی اور چیز نہیں دکھاتی۔ ویٹر نے نوٹ جیب میں ڈالے اور خاموشی سے واپس چلا گیا اور ان دنوں نے کافی پینا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر واپس آیا اور اس نے برتن سیمنٹ شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کارڈ ان کی طرف بڑھا دیا۔

”اس پر پتہ لکھا ہوا ہے۔ اتحوں وہیں ہے لیکن وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے آپ لوگ محتاط رہیں“۔۔۔ ویٹر نے آہستہ سے کہا اور برتن اٹھا کر واپس چلا گیا۔ جو لیا نے ایک نظر کارڈ پر ڈالی۔ اس پر راجر کالونی کی کوٹھی نمبر پارہ کا پتہ بال پوائنٹ سے درج تھا۔ چند

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

لمحوں بعد ویٹر بل لئے واپس آگیا۔
”یہ اس کا خاص اڈہ ہے میدم۔ وہ ڈاکٹر جیکب کے نام سے وہاں رہتا ہے“۔۔۔ ویٹر نے وہ پلیٹ ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا جس میں بل تھا۔ تنور نے ایک نوٹ نکال کر پلیٹ میں رکھا اور پھر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے راجر کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔
”جس آسانی سے اس ویٹر نے ہمیں پتہ بتایا ہے اس سے مجھے شک پڑ رہا ہے کہ ہمیں ٹرپ کیا جا رہا ہے“۔۔۔ تنور نے کہا۔
”ہو سکتا ہے لیکن یہاں مغرب میں دولت کی خاطر سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بھر حال چیک کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے“۔۔۔ جو لیا نے جواب دیا اور تنور نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کالونی میں داخل ہو چکے تھے جس کا پتہ کارڈ پر لکھا ہوا تھا۔
”کوٹھی کے اندر کیسے جانا ہو گا“۔۔۔ جو لیا نے کہا۔
”آپ یہ سارے کام مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں سب انتظامات کر لوں گا“۔۔۔ تنور نے بڑے حصی لبجے میں کہا تو جو لیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تنور نے وہ کوٹھی تلاش کر لی۔ کوٹھی کے باہر ڈاکٹر جیکب کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ تنور نے کار گیٹ کے سامنے جا کر روکی اور پھر کار سے نیچے اتر کر اس نے کال بیل کا بیٹن پر لیس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھائک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے تنور اور جو لیا کو دیکھ رہا تھا۔

”ڈاکٹر صاحب سے کو کہ مادام جولیانا سو سُنْزِلینڈ سے ان سے ملنے آئی ہے“ — تنویر نے کہا۔

”سو سُنْزِلینڈ سے۔ اوہ ٹھیک ہے۔ میں پھانک کھوتا ہوں آپ اندر آ جائیں“ — نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ شاید وہ سو سُنْزِلینڈ کا نام سن کر اور جولیا کو دیکھ کر مرعوب ہو گیا تھا۔ ویسے تنویر خود ایکریمین میک اپ میں تھا۔ چند لمحوں بعد پھانک کھل گیا اور تنویر جو اس دوران کار میں بیٹھے چکا تھا، نے کار آگے بڑھا دی۔ لان کراس کر کے اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی جہاں پلے سے ایک کار موجود تھی۔ پورچ کے ساتھ برآمدے کی سیڑھیوں پر دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ تنویر نے کار روکی اور پھر دونوں نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے وہ نوجوان پھانک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔

”آئیے اوہ رُڈ رائل سسک روم میں تشریف رکھئے۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں“ — نوجوان نے کہا اور پھر وہ انسیں لے کر برآمدے کی سائیڈ میں واقع ایک خاصے وسیع کمرے میں پہنچ گیا۔ کمرے کو واقعی انتہائی قیمتی اور شاندار فرنچیز سے سجا گیا تھا برآمدے میں موجود مسلح افراد خاموش کھڑے رہے تھے۔ نوجوان تنویر اور جولیا کو ڈرائیکٹ روم میں چھوڑ دیا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر سوت تھا۔ وہ سر سے گنجائیں لیکن اس کی بڑی بڑی موٹھیوں نے اس کا آدمی سے زیادہ چڑھا لیا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میرا نام ڈاکٹر جیکب ہے“ — آنے والے نے کہا۔
 ”مادام جولیانا فرام سو سُنْزِلینڈ۔ اور میرا نام ماٹیکل ہے۔ میں مادام کا سیکرٹری ہوں“ — تنویر نے تعارف کرتے ہوئے کہا۔
 ”میرا تعلق سو سُنْزِلینڈ کی نیشنل یونیورسٹی سے ہے ہے ڈاکٹر جیکب۔ میں وہاں شعبہ کرمنالوجی سے متعلق ہوں“ — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”کرمیکل۔ مگر میرا کسی کرمیکل سے کیا تعلق۔ اور پھر آپ سے میرا پہلے تو تعارف بھی نہیں ہے“ — ڈاکٹر جیکب نے انتہائی الجھے ہوئے لمحے میں کہا۔ تنویر اور جولیا نے البتہ اس دوران یہ چیک کر لیا تھا کہ ڈاکٹر جیکب میک اپ میں نہیں ہے۔
 ”تعلق ہے تو ہم اتنی دور سے آپ کے پاس آئے ہیں“ — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”اچھا بہر حال آپ مہمان ہیں تشریف رکھیں“ — ڈاکٹر جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بہکی سی بیزاری کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ شاید ان کی آمد اور تعارف سے ذہنی طور پر الجھ گیا تھا اور تنویر اور جولیا سامنے والے صوف پر بیٹھ گئے۔
 ”فرمائیے آپ نے کیوں تکلیف کی ہے“ — ڈاکٹر جیکب نے خنک لمحے میں کہا۔
 ”آپ کا تعلق وی آئی پی سے ہے اور ہمارا بھی“ — جولیا نے کہا تو ڈاکٹر جیکب بے اختیار اچھل پڑا۔ لیکن اس نے جلد ہی اپنے

آپ پر قابو پالیا۔
”وی آئی پی۔ یہ کیا ہے۔ آپ کون ہیں“ ڈاکٹر جیکب نے
خت لبجے میں کہا اور جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”اطمینان سے بیٹھ جاؤ ڈاکٹر جیکب۔ ہم صرف چند باتیں کرنے
آئے ہیں“ جولیا نے کہا تو اسی لمحے تنویر کا کوت کی جیب میں
موجود ہاتھ باہر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھپی ٹال کا چھوٹا سا پیش
تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر جیکب سمجھتا تنویر نے ٹریگر دیا دیا اور
چھپی ٹال سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر ڈاکٹر جیکب کے جسم سے
نکرانی اور دوسرے لمحے ڈاکٹر جیکب اس طرح صوفے پر گرا جیسے
ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری نیچے گرتی ہے۔ صوفے پر گر کروہ پلٹ
کر نیچے فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں
لیکن اس کا جسم بے حس و حرکت تھا۔ تنویر تیزی سے باہر کی طرف
لپکا۔

”غیر ضروری قتل و غارت کی ضرورت نہیں ہے“ جولیا نے
کہا اور تنویر نے مڑے بغیر صرف اثبات میں سرہلا دیا اور دروازہ کھول
کر باہر نکل گیا۔ پھر تقویا نصف گھنٹے بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ
میں پانی کی ایک بولی اور رسی کا بندی موجود تھا۔

”کوئی میں چار افراد تھے۔ چاروں کو بے ہوش کر دیا ہے“ تنویر
نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تنویر نے پانی کی بولی اور
رسی کا بندی ایک طرف میز پر رکھا اور پھر اس نے جھک کر ڈاکٹر جیکب

کو فرش سے اٹھا کر صوفے کی کرسی پر ڈالا اور میز سے رسی کا بندی اٹھا
کر اسے کھولا اور پھر اس رسی کی مدد سے اس نے ڈاکٹر جیکب کو کرسی
سے باندھ دیا۔ جولیا اس دوران صوفے پر اطمینان سے بیٹھی رہی
تھی۔ ڈاکٹر جیکب کو باندھنے کے بعد اس نے جیب سے ایک نیلے رنگ
کی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ ڈاکٹر
جیکب کی ناک سے لگایا۔

”کیا تم یہ سب انتظامات کر کے وہاں سے چلے تھے۔ مجھے تو تم نے
 بتایا ہی نہیں تھا“ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا کہ سب انتظامات کئے ہوئے ہیں۔
میری عادت ہے کہ مشن پر نکلنے سے پہلے میں مکمل تیاری کر لیتا
ہوں“ تنویر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شیشی
ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے شیشی جیب میں ڈال لی اور
پھر کوت کی اندر ورنی جیب سے اس نے ایک تیز دھار کا پاریک ساختہ
نکال لیا۔

”اب دیکھنا اس ڈاکٹر جیکب کا حشر۔ اگر اس نے درست جواب نہ
دیئے تو اسے ایسے عبرت ناک عذاب سے گزرنا پڑے گا کہ اس کی روح
بھی صدیوں تک چھینت رہے گا“ تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر
کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ تنویر ڈاکٹر
جیکب کو شاک پہنچا کر اسے سب کچھ بتا دینے پر آمادہ کرے گا۔ چند
لحوں بعد ڈاکٹر جیکب کی کراہ سنائی دی اور تنویر تیزی سے مڑا اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

دوسرے لمحے کرہ ڈاکٹر جیکب کے حلق سے نکلنے والی کرناک جنگ سے گونج اٹھا۔ اس کے دائیں کان کی لو آدمی سے زیادہ کٹ کر نیچے جا گری تھی اور ڈاکٹر جیکب نے چیختے ہوئے ادھر ادھر سرمارنا شروع کر دیا۔

"ارے ابھی سے جنگ رہے ہو۔ ابھی تو میں نے صرف نمونہ دکھایا ہے"۔— تنوری نے سرد لمحے میں کہا۔

"رک جاؤ ماںِ ایکل۔ خواہ مخواہ کے تشدید کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر جیکب خود ہی سب کچھ بتا دے گا"۔— جولیا نے تنوری سے مخاطب ہو کر کہا تو تنوری کا اٹھا ہوا ہاتھ نیچے آگیا۔ "یہ۔ یہ تم دونوں کیا کر رہے ہو۔ کون ہو تم۔ کیا کر رہے ہو تم"۔— ڈاکٹر جیکب نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے میرے ساتھی کو تو دیکھ لیا ہو گا اسے تشدید کرنے میں لطف آتا ہے۔ اگر تم اپنے جسم کے حصے بخڑے نہیں کرانا چاہتے تو سب کچھ جمع پنج بتا دو۔ میرا وعدہ کہ نہ صرف تمہاری زندگی بیچ جائے گی بلکہ کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہو گا کہ ہم تم سے ملے ہیں اور تم نے سب کچھ بتایا ہے"۔— جولیا نے سپاٹ لمحے میں کہا۔

"تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو"۔— ڈاکٹر جیکب نے ہونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

"تمہارا اصل نام انھوں ہے اور تم کنگ ہوش کے مالک ہو۔ کیا میں درست کہہ رہی ہوں"۔— جولیا نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"تمہیں یہ بات کس نے بتائی ہے"۔— ڈاکٹر جیکب نے انتہائی گیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم انھوں سے ڈاکٹر جیکب کیوں بنے ہوئے ہو"۔— جولیا نے کہا۔

"ہمارا دھنہ بیجہ و سیع ہے۔ جب بھی کوئی خاص سپلائی جاتی ہے تو پھر انھوں اندر گراوئنڈ چلا جاتا ہے تاکہ اس پر ہاتھ نہ ڈالا جاسکے۔ اب بھی منشیات کی ایک بہت بڑی کھیپ کی سپلائی ہو رہی ہے اس لئے میں اندر گراوئنڈ ہو چکا ہوں"۔— ڈاکٹر جیکب نے کہا۔

"وی آئی پی سے تمہارا کیا تعلق ہے"۔— جولیا نے پوچھا۔

"میرا تو کوئی تعلق نہیں ہے"۔— انھوں نے ہونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

"ماںِ ایکل۔ اس کی ایک آنکھ نکال دو"۔— جولیا نے سرد لمحے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ انھوں یا ڈاکٹر جیکب کوئی بات کرتا تنوری کا ہاتھ بکھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کرہ انھوں کی ہولناک جنگ سے گونج اٹھا۔ تنوری نے انتہائی بیداری سے باریک خنجر انھوں کی دائیں آنکھ میں اتار دیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے ہاتھ کھینچا تو انھوں کی ایک آنکھ کٹ چکی تھی۔ انھوں مسلسل جنگ رہا تھا اور وہ اپنا سردائیں باعیں اس انداز میں مار رہا تھا جیسے اسے کوئی دورہ سا پڑ گیا ہو اور پھر اس کی چینیں مدھم ہوتی چلی گئیں اور اس کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

”اے پانی پلاو“۔۔۔ جولیا نے کہا تو تنور نے ہاتھ میں کپڑا ہوا خخبر بڑے اطمینان سے انھوں کے لباس سے صاف کیا اور پھر اسے میز پر رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور ڈرائیکٹ روم سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتی تھی۔ شراب کی بوتی دیکھ کر جولیا نے اس انداز میں سرہلا یا جیسے تنور نے پانی کی بجائے شراب لا کر درست اقدام کیا ہو۔ پھر تنور نے ایک ہاتھ سے انھوں کا جبڑا بھینچا اور شراب کی بوتی کا دہانہ اس کے منہ میں گھیٹ دیا۔ بوتی کا ڈھکن وہ پسلے ہی ہٹا چکا تھا۔ شراب کے چند ہی گھونٹ جیسے ہی انھوں کے حلق سے نیچے اترے اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔ تنور نے بوتی ہٹالی۔ چند لمحوں بعد انھوں جیخ مار کر ہوش میں آگیا اور اس نے ایک بار پھر درد کی شدت سے دائیں بائیں سرمازننا شروع کر دیا۔ تنور نے ایک ہاتھ سے اس کا سر کپڑا اور دوسرے ہاتھ میں کپڑی ہوئی شراب کی بوتی ایک بار پھر اس کے منہ سے لگا دی۔ اس بار انھوں نے اس طرح شراب پینا شروع کر دی جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب آدمی بوتی خالی ہو گئی تو تنور نے بوتی ہٹالی اور اسے میز پر رکھ کر اس نے ایک بار پھر خخبر اٹھالیا۔ انھوں کی بیج جانے والی آنکھ پکے ہوئے نماز کی طرح سرخ ہو رہی تھی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

”اب تمہیں یاد آگیا کہ تمہارا وی آئی پی سے کیا تعلق کیا یا دوسری آنکھ کا بھی بھی خشر کیا جائے“۔۔۔ جولیا نے سرد لبجے میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہا۔

”تم۔ تم کیا چاہتے ہو۔ تم ظالم لوگ ہو۔ بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔ مجھے مت مارو۔ مجھے چھوڑ دو“۔۔۔ انھوں نے کہا ہوئے کہا۔

”وی آئی پی نے پاکیشیا سے ایک آدمی کو انگو کیا ہے اور اسے مریض بنایا کر بے ہوشی کے عالم میں پاکیشیا سے کارمن لایا گیا۔ پھر یہاں سے کاشروا سے ایکریمین نیوی ہیلی کا پڑ کارمن بھیجا گیا جو اسے وہاں سے لے آیا اور اسے پھر بر بن لایا گیا۔ اب تم نے بتانا ہے کہ اس آدمی کو کہاں بھجوایا گیا ہے“۔۔۔ جولیا نے سرد لبجے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر تمہارا پاکیشیا سے کیا تعلق ہے“۔۔۔ انھوں نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن وہ ہمارا شکار تھا جو وی آئی پی نے حاصل کر لیا۔ ہم نے اسے واپس حاصل کرنا ہے“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”لیکن وہ۔ وہ تو مر چکا ہے“۔۔۔ انھوں نے کہا تو جولیا بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کا چہرہ بالکل اس طرح بگڑ گیا تھا جیسے تکلیف کی شدت سے انھوں کا بگڑا تھا۔ تنور کے ہونٹ بخچ گئے تھے۔ اٹھالیا۔ انھوں کی بیج جانے والی آنکھ پکے ہوئے نماز کی طرح سرخ ہو رہی تھی۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

”میں بیج کہہ رہا ہوں۔ وہ تو ہلاک ہو چکا ہے“۔۔۔ انھوں نے کہا۔

”تفصیل بتاؤ۔ وہ اتنی آسانی سے مرنے والا آدمی نہیں ہے۔
جلدی بتاؤ۔“ — تنویر نے غرتے ہوئے کہا اور تنویر کے فقرے سے
جو لیا کا گذا ہوا چہرے قدرے نارمل سا ہو گیا۔

”یہاں سے اسے نانجی جزیرے پر شفت کر دیا گیا تھا۔ پر امر اس
سے ایک سائنسی الجھن حل کرانا چاہتا تھا۔ پھر پر ائمہ نے ڈیمی کو آبدوز
کے ذریعے وہاں بھیجا۔ ڈیمی نے اس آدمی جس کا نام علی عمران تھا،
سے سائنسی الجھن دور کرائی اور پھر اس جزیرے پر موجود عمارت جس
میں علی عمران موجود تھا میزانلوں سے تباہ کر دی اور ڈیمی واپس آ
گئی۔“ — انھوں نے کہا۔

”کیا وہ اس وقت عمارت میں تھا۔“ — جو لیا نے کہا۔
”ہاں۔ وہ وہیں تھا۔ اس کے جسم کے پر زے اڑ گئے ہوں
گے۔“ — انھوں نے جواب دیا۔

”کیا اس کی موت کو کفرم کیا گیا تھا۔“ — تنویر نے پوچھا۔
”اس کی ضرورت ہی نہ تھی۔ ویسے بھی اگر وہ زندہ نبھی گیا ہو گا
تو اب تک بھوک پیاس سے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جکا ہو گا کیونکہ اس
جزیرے پر نہ پانی ہے اور کوئی غذا۔“ — انھوں نے جواب دیا۔
”یہ پر ائمہ کون ہے۔“ — جو لیا نے پوچھا۔

”وی آئی پی کا چیف ہے۔ ایکریمیا میں رہتا ہے۔ اس آپریشن کے
لئے خصوصی طور پر وہ کامیابی آیا تھا۔“ — انھوں نے جواب دیا۔
”اس کا حلیہ کیا ہے اور ایکریمیا میں کہاں رہتا ہے۔“ — جو لیا

نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم ہے میں نے بھی اس کی صرف آواز سنی ہے۔ البتہ
ڈیمی اس سے ملتی ہے وہ جانتی ہو گی۔“ — انھوں نے کہا۔

”ڈیمی کون ہے اور کہاں رہتی ہے۔“ — جو لیا نے پوچھا۔

”وہ وی آئی پی کی پیشہ ایجنت ہے۔ دارالحکومت کی کسی لیبارٹری
میں سیکورٹی آفیسر ہے۔ ویسے وہ خود بھی سائنس دان ہے۔ میں روپا لازہ
کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک میں رہتی ہے۔“ — انھوں نے جواب
دیا۔

”یہ نانجی جزیرہ کہاں ہے۔“ — تنویر نے پوچھا۔

”بر بن سے سو بھری میل دور واقع ہے۔“ — انھوں نے جواب
دیا۔

”ماں۔ کار سے نقشہ لے آؤ اور اس سے جزیرہ مارک کراؤ۔“ —

جو لیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ڈرائیکٹ روم سے
باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نقشہ موجود
تھا۔ تنویر نے نقشہ کھول کر انھوں کے سامنے کر دیا اور پھر اس نے
جب سے بال پوائنٹ نکال کر بر بن کی طرف موجود جزیروں کو مارک
کرنا شروع کر دیا۔

”ہاں۔ یہ نانجی جزیرہ ہے۔“ — تنویر نے جیسے ہی ایک جزیرے
پر بال پوائنٹ رکھا۔ انھوں بول پڑا اور تنویر نے اس جزیرے کے گرد
دارہ لگادیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اس جزیرے پر رابطہ کرنے کی کیا صورت ہے“۔۔۔ جولیانے پوچھا۔

”کوئی رابطہ نہیں ہے۔ یہ جزیرہ ویران ہے۔ پہلے وی آئی پی بحری سمنگ میں ملوٹ تھی تو اس نے ان جزیروں میں ہولڈ کیا ہوا تھا اور وہاں مختلف قسم کی عمارتیں بنائی تھیں۔ کسی جزیرے پر سور تھے اور کسی پر صرف آرام کرنے کے لئے عمارتیں بنائی گئی تھیں۔ پھر وی آئی پی نے سمنگ وغیرہ ختم کر دی تو یہ جزیرے بھی بیکار ہو گئے۔ باقی جزیرے دوسری تنظیموں کو فروخت کر دیئے گئے البتہ یہ ناجی جزیرہ دی آئی پی کے پاس رہ گیا تھا۔ وہاں ایک چھوٹی سی عمارت تھی جسے اب میزاںکوں سے تباہ کر دیا گیا ہے“۔۔۔ انھوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تمہاری یہ بات کیسے کنفرم کی جا سکتی ہے کہ عمران کو اس جزیرے پر لے جایا گیا تھا“۔۔۔ جولیانے کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں“۔۔۔ انھوں نے جواب دیا۔

”جو ہیلی کا پڑا استعمال کیا گیا تھا کیا وہ واقعی ایکریمین نیوی کا ہی تھا“۔۔۔ جولیانے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ نجاتے پر ائمہ نے کہاں سے منگوایا تھا۔ اس پر رنگ وغیرہ ایکریمین نیوی کا کیا گیا تھا“۔۔۔ انھوں نے جواب دیا۔

”اس کا پاٹکٹ نیوی کا تھا“۔۔۔ جولیانے پوچھا۔

”نہیں۔ اس کا پاٹکٹ بلاشہ تھا۔ بلاشہ فلاٹنگ کلب کا ماںک“۔۔۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

انھوں نے جواب دیا۔

”بلاشہ کا فون نمبر بتاؤ ہا کہ اس سے تمہاری بات کو کنفرم کیا جاسکے۔ اگر تمہاری بات کنفرم ہو گئی تو تم زندہ رہو گے ورنہ تم دیکھ رہے ہو کہ تمہارا حشر کیا ہو گا“۔۔۔ جولیانے سرد لمحے میں کہا تو انھوں نے ایک نمبر بتا دیا۔ جولیا کے اشارے پر تنویر نے ایک طرف رکھا ہوا فون پیس اٹھایا اور اسے لے جا کر اس نے انھوں کے صوفے کے بازو پر رکھا۔

”اس میں لاڈر کا بٹن موجود ہے۔ وہ پر لیں کر دو“۔۔۔ جولیانے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بٹن پر لیں کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انھوں کے ہتائے ہوئے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجتے کی آواز سنائی دی تو تنویر نے رسیور انھوں کے کان سے لگا دیا۔

”بلاشہ فلاٹنگ کلب“۔۔۔ رسیور اٹھائے جانے کی آواز اور پھر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”انھوں بول رہا ہوں۔ کنگ ہومی سے۔ بلاشہ سے بات کراو“۔۔۔ انھوں نے کہا۔

”باس بلاشہ صبح آفس آئے تھے اس کے بعد دو ایکریمین نیگروان سے ملنے آئے اور پھر وہ ان کے ساتھ چلے گئے۔ ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے“۔۔۔ انھوں نے کہا تو تنویر نے رسیور رکھ دیا۔

دارا الحکومت کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”میرا خیال ہے اس ڈیکی سے انتحوں کی بتائی ہوئی بات کو کنفرم کر لیا جائے“۔۔۔ جولیانے کما تو توری نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر دارا الحکومت پہنچ کر انہوں نے نقشے میں میشو پلازہ کو مارک کیا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار میشو پلازہ کی پارکنگ میں پہنچ کر رک گئی۔

”ڈیکی اپنے فلیٹ میں موجود ہو گی“۔۔۔ جولیانے سوالیہ لجھے میں کہا۔

”آج سرکاری تعطیل ہے۔ اس لئے لانا وہ فلیٹ میں ہی ہو گی“۔۔۔ توری نے جواب دیا اور جولیانے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فلیٹ نمبر ایک سوا ایک کے بند دروازے کے سامنے کھڑے تھے۔ دروازے پر ڈیکی اسکاٹ کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ جولیانے کال نیل کا بٹن پر لیس کر دیا۔

”کون ہے“۔۔۔ سائینڈ دیوار پر لگے ہوئے ڈور فون پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”جولیا اور مائیکل۔ ہمیں کنگ ہوٹل کے مالک انتحوں نے بھیجا ہے“۔۔۔ جولیانے جواب دیا تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت سی لڑکی کھڑی تھی۔ اس کی نظرؤں میں حیرت تھی۔

”کیا آپ ہمیں اندر آنے کے لئے نہیں کہیں گی۔ مس ڈیکی اسکاٹ“۔۔۔ جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہمیں یہاں وقت ضائع کرنے کی بجائے جزیرے پر پہنچنا چاہئے جو لیا“۔۔۔ توری نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے چلو“۔۔۔ جولیانے اٹھتے ہوئے کما تو توری نے خیبر والپیں جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ایک مشین پھسل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ انتحوں احتجاج کرتا توری نے ٹریکر دیا دیا اور انتحوں کے طق سے جیج نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھر کنے لگا لیکن دل میں اتر جانے والی گولیوں نے اسے مزید ہملت نہ دی اور وہ چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گیا۔

”اس کی رسیاں کھول دو تاکہ یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس سے پوچھ گچھ کی گئی ہے“۔۔۔ جولیانے کہا۔

”معلوم ہوتا رہے۔ اس سے کیا فرق پتا ہے“۔۔۔ توری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جیسے میں کہہ رہی ہوں ویسے کرو۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ آئی پی کے ایجنسٹ ہمارے پیچھے چل پڑیں“۔۔۔ جولیانے سخت لجھے میں کما تو توری نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ایک بار پھر جیب سے وہی خیبر نکالا اور انتحوں کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کاٹ کر اس نے اکٹھی کر کے ایک طرف پھینک دیں۔

”اس کے آدمیوں کا بھی خاتمه کر دو“۔۔۔ جولیانے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کما تو توری نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار کوٹھی سے نکل کر باہر سڑک پر دوڑتی ہوئی والپیں

”آئے“۔۔۔ ڈیمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو جولیا اور سوری اندر داخل ہو گئے اور اندر داخل ہوتے ہی ان دونوں کے چروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ لگزیری فلیٹ تھا اس لئے ساؤنڈ پروف بناایا گیا تھا تاکہ فلیٹ میں رہنے والے باہر کے سور و غل سے فجح سکیں۔ ڈیمی نے دروازہ بند کیا اور انہیں ڈرائیور روم میں لے آئی۔

”تشریف رکھیں اور بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے“۔۔۔ ڈیمی نے کہا۔

”پینا پلانا بعد میں ہوتا رہے گا۔ انھوں نے ہمیں بتایا ہے کہ تم ناجی جزیرے پر جا کر پاکیشیا سے آنے والے سائنس وان علی عمران سے ملی تھیں کیا یہ بات درست ہے“۔۔۔ جولیا نے خلک لجھے میں کہا تو ڈیمی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرے آئے تھے۔

”تم۔۔۔ تم کون ہو اور انھوں نے تمہیں یہ بات کیوں بتائی ہے“۔۔۔ ڈیمی نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جو میں پوچھ رہی ہوں اس کا جواب دو۔۔۔ ڈیمی“۔۔۔ جولیا نے سپاٹ لجھے میں کہا۔

”مم۔۔۔ میں تو کسی ناجی جزیرے اور عمران کو نہیں جانتی“۔۔۔ ڈیمی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

”آخری بار کہہ رہی ہوں ڈیمی کہ سچ سچ بتا دو۔۔۔ ورنہ تمہارا یہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

خوبصورت چرہ ابھی اس طرح بگاڑ دیا جائے گا کہ کوئی مرد تم پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرے گا اور یہ بھی سن لو کہ ہمارے پاس اس بات کے حصی ثبوت ہیں۔ ہم تو صرف تم سے کنفرم کرانا چاہتے ہیں۔ اگر تم صح بول دو تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے۔ ورنہ“۔۔۔ جولیا نے انتہائی سرد لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سوری نے جیب سے مشین پسل نکالا اور اچھل کر اس نے ڈیمی کی کپنچی پر مشین پسل کی نال لگادی۔ ڈیمی کا چہرے یکخت زرد پڑ گیا۔

”سچ سب کچھ بتا دو۔۔۔ یہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا“۔۔۔ سوری نے کہا۔

”ہاں ہاں۔۔۔ میں گئی تھی“۔۔۔ ڈیمی نے یکخت تیز لجھے میں کہا تو جولیا نے سوری کو ہٹ کر جانے کا اشارہ کیا اور سوری ہٹ کر تیزی سے مڑا اور پھر ڈیمی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

”دیکھو ڈیمی۔۔۔ ہمیں تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ تم اس جوانی کے عالم میں ہی قبر میں اتر جاؤ اس لئے پوری تفصیل بتاؤ کہ تم وہاں کیا کرنے گئی تھی اور عمران نے کیا کیا اور تم نے کیا کیا اور اب عمران کہاں ہے“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”مجھے میرے چیف نے وہاں بھیجا تھا“۔۔۔ ڈیمی نے کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

”اب عمران کہاں ہے“۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔۔۔ مجھے جو کام کہا گیا تھا وہ میں نے کر دیا

تھا۔۔۔ ڈیکی نے جواب دیا۔

”تمہارے چیف پر ائمہ کیا حلیہ ہے۔۔۔“ جولیا نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مجھے کہا گیا تھا کہ میں وہ بریف کیس اس آبوز میں چھوڑ دوں اور میں نے چھوڑ دیا اور پھر بر بن سے نیکسی میں بینخ کریماں آگئی۔۔۔“ ڈیکی نے جواب دیا۔

”پرائمر سے تمہارا رابطہ کیسے ہوتا ہے۔۔۔“ جولیا نے پوچھا۔

”وہ خود فون کرتا ہے اور بس۔۔۔“ ڈیکی نے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ یہ اور کچھ نہیں بتا سکتی اس لئے اب چلیں۔۔۔“ جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور تنویر نے اشبات میں سرہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیکی کچھ سمجھتی تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پشنل کا زیگر دیا دیا۔ ایک دھماکے کے ساتھ ہی ڈیکی کے ہلق سے خوفناک چیخ نکلی اور وہ کری سمیت اچھل کر نیچے گری اور بری طرح تڑپنے لگی اور پھر چند لمحوں بعد ساکت ہو گئی۔ تنویر اور جولیا دونوں تیز تیز قدم انھائے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اب بہر حال یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ عمران کو ناخنی جزیرے پر لے جایا گیا تھا۔ گو انھوں نے یہی بتایا تھا کہ عمران کو ہلاک کر دیا گیا ہے لیکن نجانے کیوں انسیں اس بات پر یقین نہ آیا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نیکسی بلاشر فلاںگ کلب کے گیٹ پر جا کر رکی تو جوزف اور جوانا دونوں نیکسی سے نیچے اترے اور جوانا نے میز پر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور جب نیکسی ڈرائیور نیکسی کو لے کر آگے بڑھ گیا تو وہ دونوں فلاںگ کلب کے کھلے ہوئے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ فلاںگ کلب کا سائز دار الحکومت سے شمال مغرب کی طرف شر سے باہر قائم کیا گیا تھا اور خاصے وسیع ایرے میں بنایا گیا تھا۔ اندر فلاںگ کلب کی عمارت تو چھوٹی سی تھی لیکن اس کا رقبہ بیجید وسیع تھا۔ شاید عقبی طرف باقاعدہ رن وے بنایا گیا تھا۔ گیٹ کے ساتھ ہی آفس تھا اور جوزف اور جوانا آفس کی طرف ہی بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آفس میں ایک خوبصورت سی مقامی لڑکی موجود تھی۔

”ہمیں بلاشر سے ملنا ہے۔۔۔“ جوانا نے لڑکی کے قریب جا کر

کہا۔

"کیا آپ نے ان سے وقت لیا ہوا ہے"۔۔۔ لڑکی نے حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیکن ہم نے اس سے فوری ملنا ہے۔ اس میں اس کا ہی فائدہ ہے"۔۔۔ جوانا نے سرد لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے آپ کا"۔۔۔ لڑکی نے سامنے رکھے ہوئے انٹر کام کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جوانا اور جوزف۔ ہم ایکریمیا سے آئے ہیں"۔۔۔ جوانا نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سرہلا دیا اور انٹر کام کا ایک بٹن پر لیں کر دیا۔

"روزی بول رہی ہوں بس۔ ایکریمیا سے دو صاحبان آئے ہیں"۔۔۔ ان کا کہنا ہے کہ اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے"۔۔۔ لڑکی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے کچھ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سامنے دروازہ ہے تشریف لے جائیے"۔۔۔ لڑکی نے سامنے دیوار میں موجود دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو جوانا اور جوزف سرہلاتے ہوئے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جوانا نے

دروازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔ فرنچ پر بیجد قیمتی اور جدید تھا۔ دیواروں پر ہر طرف مختلف ہیلی کاپڑوں اور جہازوں کی تصویروں کے فریم لگے ہوئے تھے۔ بڑی سی آفس نیبل کے پیچے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ فرمیں لگے ہوئے تھے۔ بڑی سی آفس نیبل کے پیچے ایک آدمی بیٹھا ہوا

فریم پر سوت تھا۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ارے۔ یہ تم۔ تم جوانا۔ اوه۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ تم ہو سکتے ہو"۔۔۔ اس آدمی نے میز کی سائیڈ سے نکل کر تیزی سے جوانا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوه۔ تو یہ تم ہو لکھی بوائے۔ اوه۔ ویری سڑبیخ"۔۔۔ جوانا نے بھی حیرت بھرے لبجے میں کہا اور دوسرے لمحے بلا شر بے اختیار دیوقامت جوانا کے گلے سے چھٹ گیا۔ جوانا نے بھی اسے دونوں بازوؤں میں بھیج لیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے طویل عرصے بعد کسی انتہائی گرے سے دوست مل رہا ہو۔

"اوہ جوانا۔ گریٹ جوانا۔ تم کہاں چلے گئے تھے۔ اوه۔ اوه"۔ بلا شر نے علیحدہ ہوتے ہوئے انتہائی جذباتی لبجے میں کہا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی نظریں جوانا کے پیچھے کھڑے ہوئے جوزف پر پڑی تھیں۔

"آئی ایم سوری جناب۔ میرا نام بلا شر ہے۔ جوانا دی گریٹ سے طویل عرصے بعد ہونے والی ملاقات نے مجھے جذباتی کر دیا تھا اور میں آپ سے مل نہ سکا"۔۔۔ بلا شر نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ جوزف دی گریٹ ہیں۔ پنس آف افریقہ اور میرا ساتھی۔ اور جوزف یہ بلا شر ہے میرا انتہائی گمرا دوست۔ بس یوں سمجھو کہ ہم

نوالہ دھم پیالہ ہے"۔۔۔ جوانا نے ان دونوں کا آپس میں تعارف کرتے ہوئے کما اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں اور جوزف بھی پہلے یہی سمجھتے تھے لیکن اب دیکھو کہ ہم نہ صرف زندہ ہیں بلکہ اس کی غلامی سے بھی آزاد ہیں"۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"غلامی۔ کیا مطلب"۔۔۔ بلاشر نے ان کے سامنے کری پر بیٹھنے ہوئے کما۔

"جس طرح تمہاری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی اس طرح پہلے ہماری سمجھ میں نہ آتی تھی لیکن اب جبکہ ہم نے شراب پینا چھوڑ دی ہے تو ہمیں احساس ہوا ہے کہ ہم دراصل شراب کے غلام تھے اور اب اس غلامی سے آزاد ہوئے ہیں۔ ہر وہ آدمی جو کسی بھی قسم کا نش کرتا ہے وہ یہی سمجھتا ہے کہ اگر میں نے نہ چھوڑ دیا تو میں مر جاؤں گا اگر مروں گا نہیں تو پھر کسی کام نہ رہوں گا۔ مجھ سے کوئی کام نہ ہو سکے گا لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ محض ذہنی غلامی ہے اور کچھ بھی نہیں"۔۔۔ جوانا نے کما تو بلاشر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اور کچھ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، بہر حال شراب چھوڑنے کے بعد تم فلاں فر ضرور ہو گئے ہو ورنہ مجھے وہ وقت بھی یاد ہے کہ جب سوچ اور عقل نام کی کوئی چیز تمہارے قریب بے ہی نہ گزرتی تھی"۔ بلاشر نے ہنستے ہوئے کما اور جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ دراصل میرے ماشر کی وجہ سے ہوا ہے۔ ماشر نے نہ صرف مجھ سے شراب چھڑوا دی ہے بلکہ اس نے مجھے عقل و شعور کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"اڑے اب وہ وقت نہیں رہا۔ اب تو میں نے شراب پینا چھوڑ دی ہے"۔۔۔ جوانا نے کری پر بیٹھنے ہوئے کما تو بلاشر اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں بھی پھٹ پڑا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ کر کانوں سے جا لگیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے دونوں کانوں میں اس طرح انگلیاں گھمانا شروع کر دیں جیسے اس کا خیال ہو کہ اس کے کان بند ہو گئے ہیں۔

"کیا۔ کیا۔ یہ میرے کانوں کو کیا ہو گیا ہے"۔۔۔ بلاشر نے کما تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارے کانوں نے درست سنا ہے۔ میں نے واقعی شراب پینا چھوڑ دی ہے اور میں تو میں۔ جوزف نے بھی شراب پینا چھوڑ دیا ہے حالانکہ جس قدر مقدار میں روزانہ جوزف شراب پیتا تھا، میں تو اس کا عشر عشیر بھی نہ پیتا تھا"۔۔۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کما۔

"مم۔ مم۔ مگر اس کے باوجود تم زندہ ہو۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا کہ تم شراب کے بغیر زندہ رہ سکتے ہو"۔۔۔ بلاشر نے آنکھیں

استعمال کا طریقہ بھی بتا دیا ہے"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"ماشر۔ تمہارا مطلب کسی جوگی وغیرہ سے ہے"۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"ارے نہیں۔ ماشر جوگی نہیں ہے۔ بس سیدھا سادھا سا انسان ہے اور بس"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"پھر تو مجھے بھی اس انسان سے ملوا جوانا۔ جس نے تم جیسے خوفناک قاتل کو انسان بنایا ہے۔ وہ یقیناً دنیا کا عظیم ترین انسان ہو گا"۔۔۔ بلاشر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماشر کی وجہ سے تو تم سے ملاقات ہوئی ہے اور شکر کرو کہ تم میرے دوست ثابت ہوئے ہو ورنہ اب تک تمہارے جسم کی آدمی سے زیادہ ہڈیاں ٹوٹ چکی ہوتیں"۔۔۔ جوانا نے کہا تو بلاشر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔۔۔ بلاشر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم ایکریمین نیوی ہیلی کاپڑ پر جس آدمی کو کارمن سے لے کر آئے تھے وہی میرا ماشر ہے۔ علی عمران۔ اور ہم اسی سلسلے میں تمہارے پاس آئے ہیں کہ تم ہمیں بتاؤ گے کہ تم نے ماشر کو کہا تو پہنچایا ہے"۔۔۔ جوانا نے کہا تو بلاشر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"تم۔ تمہیں یہ کس نے بتایا ہے سب کچھ"۔۔۔ بلاشر کے چہرے پر ایسی حیرت تھی جیسے لمبے اس بارے بھی اپنے کانوں پر یقین

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نہ آ رہا ہو۔

"تم میرے دوست ہو بلاشر اس لئے تم سے اس انداز میں بات ہو رہی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم وی آئی پی نام کی کسی تنظیم کے لئے کام کرتے ہو اور وی آئی پی نے ماشر کو جس کا نام علی عمران ہے پاکیشیا سے اغوا کرایا اور مریض کے روپ میں بے ہوش کر کے کارمن ٹاٹی بلڈنگ میں لا یا گیا اور تم ڈاکٹروں کے ساتھ ایکریمین نیوی کے ہیلی کاپڑ میں پاکٹ کے روپ میں وہاں پہنچے اور تم نے ماشر کو وہاں سے پک کیا اور لے آئے۔ اب تم بتاؤ کہ تم نے ماشر کو کہاں چھوڑا ہے"۔۔۔ جوانا نے اس بار انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو بلاشر کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی فیصلے پر نہ پہنچ پا رہا ہو۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ تم یہی سوچ رہے ہو کہ تم اپنی تنظیم وی آئی پی سے غداری کو یا نہیں۔ لیکن یہ بات تمہیں بتا دوں بلاشر کہ میں تم سے نزدیک ہوں جبکہ تنظیم تم سے دور ہے اور ماشر کے لئے میں وہی پرانا جوانا ثابت ہو سکتا ہوں"۔۔۔ جوانا نے کہا تو بلاشر پھیکی سی نہیں ہنس کر رہ گیا۔

"یہ بات نہیں ہے جوانا۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جو چاہتے ہو کر گزرتے ہو۔ اور اگر وہ تمہارا ماشر ہے تو پھر یقیناً وہ بہت بڑا آدمی ہے لیکن اب میں کیا بتاؤں تمہیں۔ مجھے خوف آ رہا ہے"۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

ہے”۔ جوانا نے کہا تو بلاشر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ آفس سے باہر آگئے۔ بلاشر کو باہر آتے دیکھ کر آفس میں موجود لڑکی انھ کھڑی ہوئی۔

”میں اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا ہوں۔ واپسی میں دیر بھی ہو سکتی ہے۔“ بلاشر نے سرد بجے میں اس لڑکی سے کہا اور تیز تیز قدم انھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک ہیلی کاپڑ میں سوار سمندر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”یہ تمہارا چیف پرائمر کہاں رہتا ہے؟“ جوانا نے بلاشر سے پوچھا جو پانٹس سیٹ پر بیٹھا تھا۔

”وہ خنیہ رہتا ہے۔ اس کی صرف آواز ہم سنتے ہیں۔ ویسے نہ ہے کہ وہ ایکریکا میں رہتا ہے۔“ بلاشر نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپڑ سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر کافی دیر تک مسلسل اور تیز پرواز کرنے کے بعد ہیلی کاپڑ ایک چھوٹے سے جزیرے پر پہنچ گیا۔ بلاشر نے ہیلی کاپڑ کی بلندی کم کی اور پھر ایک کھلی جگہ پر اس نے ہیلی کاپڑ اتار دیا۔

”یہ ہے وہ جزیرہ جہاں تمہارے ماشر کو رکھا گیا تھا۔“ بلاشر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جوانا اور جوزف دونوں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپڑ سے نیچے اترے۔ بلاشر بھی ہیلی کاپڑ سے اترتا اور پھر وہ تینوں اس جگہ پہنچ گئے جہاں ایک عمارت کے لمبے کا ڈھیر موجود تھا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔“ جوانا نے چونک کر کہا۔

”مطلب یہ کہ اب تک تمہارا ماشر ہلاک ہو چکا ہو گا۔“ بلاشر نے کہا تو جوانا اس طرح نہ پڑا جیسے بلاشر نے انتہائی احتجانہ بات کی ہے۔

”ماشر اس طرح نہیں مر سکتا بلاشر۔ جس طرح تم سوچ رہے ہو۔ بھر حال یہ دوسری بات ہے۔ تم بتاؤ کہ ماشر کہاں ہے؟“ جوانا نے کہا۔

”ماشر کو میں نے ناجی جزیرے پر بے ہوشی کے عالم میں چھوڑا تھا اس کے بعد مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ چیف پرائمر نے اس سے کوئی کام لینا تھا جو لے لیا گیا اور اس کے بعد وہ عمارت میزاںکوں سے اڑا دی گئی جس میں تمہارا ماشر موجود تھا۔“ بلاشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ ناجی جزیرہ کہاں ہے؟“ جوانا نے پوچھا۔

”بر بن سے تقریباً ایک سو بھری کلومیٹر دور کھلے سمندر میں ہے۔“ بلاشر نے کہا۔

”تو پھر چلو وہاں ہمارے ساتھ۔“ جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”چلو۔ اب میں تمہیں تو انکار نہیں کر سکتا۔ کاش مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں تمہارے ماشر کو بچالیتا۔“ بلاشر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ بات ذہن سے نکال دو بلاشر کے ماشر کو پرائمریا کوئی اور اس انداز میں ہلاک کر سکتا ہے۔ تم یا تمہارا چیف ابھی ماشر کو جانتا نہیں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

"یہ ہے وہ عمارت جس میں تمہارا ماشر موجود تھا کہ اسے میرا نکلوں سے اڑا دیا گیا"۔۔۔ بلا شرنے کما۔

"کیا یہ بات کفرم ہے کہ ماشر بلاک ہو گیا ہے"۔۔۔ جوانا نے کما۔

"ظاہر ہے جب پوری عمارت ملے کا ڈھیر بن چکی ہے تو پھر ایک انسان کیسے نج سکتا ہے اور اگر کسی طرح نج بھی گیا ہو گا تو پھر بھی وہ زندہ نہیں رہ سکتا کیونکہ اس جزیرے میں نہ پینے کا پانی موجود ہے اور نہ کھانے کی کوئی چیز"۔۔۔ بلا شرنے کما۔

"جوزف۔ طبہ ہٹانا ہو گا تاکہ چینگ ہو سکے"۔۔۔ جوانا نے کما تو جوزف نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے تک وہ طبہ ہٹا کر چینگ کرتے رہے۔ بلا شر بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا تھا لیکن پوری عمارت کا طبہ ہٹا لینے کے باوجود انہیں ملے کے نیچے سے نہ ہی کوئی لاش ملی اور نہ کسی لاش کے ٹکڑے۔ حتیٰ کہ خون کا ایک دھبہ تک کہیں نظر نہ آیا تھا۔

"اب بولو بلا شر۔ کہاں ہے ماشر کی لاش"۔۔۔ جوانا نے کما۔

"حیرت ہے۔ تم شاید ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن یہ تمہارا ماشر کہاں جا سکتا ہے۔ یہاں سے تو باہر جانے کا بھی کوئی ذریعہ نہیں ہے"۔ بلا شر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا اور پھر انہوں نے پورا جزیرہ چھان مارا لیکن وہاں نہ ہی علی عمران تھا اور نہ اس سے متعلقہ کوئی چیز۔

"اوہ۔ اوہ۔ باس کشتی بنا کر یہاں سے گیا ہے"۔۔۔ اچانک

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

جوزف نے کہا تو جوانا اور بلا شر دونوں چونک پڑے۔
"کیسے معلوم ہوا"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"یہ دیکھو اس درخت سے دو شاخیں توڑی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ کی شاخیں دیکھو ان دونوں لکڑیوں سے چپو بنائے گئے ہوں گے اور یہ دیکھو یہاں سے یہ بیلیں باقاعدہ توڑی گئی ہیں"۔۔۔ جوزف نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ جوزف ٹھیک کہہ رہا ہے"۔۔۔ بلا شر نے کہا۔

"تو پھر ہمیں یہیلی کا پڑپر چینگ کرنی ہو گی"۔۔۔ جوانا نے کہا اور پھر وہ تینوں دوڑتے ہوئے یہیلی کا پڑپر کی طرف بڑھ گئے۔

"یہاں سے قریب ہی ایک جزیرہ ہے لاکوما۔ یقیناً تمہارا ماشر وہاں گیا ہو گا لیکن وہ جزیرہ تو اولاد فورٹ نامی ایک تنظیم کے پاس ہے اور وہاں کی انصار ایک انتہائی سفاک قاتلہ جوزفین ہے۔ اگر تمہارا ماشر وہاں پہنچ گیا ہے تو پھر سمجھو کہ وہ اس کے ہاتھوں نہ نج سکے گا"۔ بلا شر نے یہیلی کا پڑپر فضا میں بلند کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو بلا شر۔ بار بار ماشر کی توہیں نہ کرو۔ سمجھے۔ جوزف اور میں نے اب تک صرف اس لئے صبر کیا ہے کہ تم میرے دوست ہو ورنہ جس انداز میں تم ماشر کے بارے میں بات کر رہے ہو اب تک تمہاری گردن نجانے کتنی بار ثوٹ چکی ہوتی۔ تم ماشر کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ ماشر اگر اس طرح عورتوں کے ہاتھوں مارا جا سکتا تو پھر وہ کم از کم جوانا کا ماشر اور جوزف کا باس نہ ہوتا"۔۔۔ جوانا نے اس بار سرد

لنجے میں کما۔

"آئی ایم سوری جوانا۔ اب میں خیال رکھوں گا۔ ویسے اب مجھے بھی احساس ہوتا جا رہا ہے کہ تمہارا ماسٹر واقعی کوئی منفرد شخصیت ہے اور شاید پرائمر کو بھی معلوم تھا اس لئے اس نے عمارت ہی تباہ کر دی ورنہ عام آدمی کے لئے کون اتنی بڑی عمارت تباہ کرتا ہے"۔ بلاشر نے معدرت بھرے لنجے میں کما اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے سمندر کے اندر ایک اور جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔ بلاشر نے ہیلی کاپڑ کی بلندی کم کی اور پھر اس نے جزیرے کے گرد ایک چکر لگایا لیکن جزیرے پر کسی قسم کی کوئی حرکت موجود نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد بلاشر نے ہیلی کاپڑ جزیرے پر اتار دیا اور وہ تینوں تیزی سے نیچے اترے اور پھر وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑے کہ وہاں ہر طرف لاشیں بکھری پڑی تھیں۔

"یہاں تو قتل عام ہوا ہے"۔ بلاشر نے کما لیکن پھر پورا جزیرہ اور اندر گراوئڈ عمارت سب کچھ انہوں نے چھان مارا لیکن نہ ہی وہاں عمران تھا اور نہ ہی وہ عورت جوزفین۔

"ارے یہ دیکھو۔ یہ اوزار۔ اوہ۔ یقیناً یہاں کسی لنجے کے پارٹس کو ایڈ جست کیا گیا ہے"۔ بلاشر نے کما اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"جلدی کرو۔ اب ہمیں سمندر کو چیک کرنا ہو گا۔ ماسٹر یقیناً سمندر میں ہی ہو گا"۔ جوانا نے کما اور بلاشر نے اثبات میں سرہلا دیا اور

پھر تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپڑ فضا میں اٹھا اور پھر تیزی سے سمندر پر آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر انہوں نے دور دور تک سمندر چھان مارا لیکن نہ کہیں کوئی لائق نظر آئی اور نہ ہی عمران کا کچھ پتہ چل سکا۔

"اب تو پڑول بھی ختم ہونے والا ہے۔ ہمیں واپس جانا ہو گا"۔ بلاشر نے کما تو جوانا نے ہونٹ بھیج لئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بربس کی طرف مڑ گئے لیکن وہ ساحل سے کافی دور تھے کہ انہوں نے ایک بڑی سی لائق کو تیزی سے کھلے سمندر کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ جوانا نے دور بنن آنکھوں سے لگائی۔

"مس جولیا۔ میں نے مس جولیا کو دیکھ لیا ہے۔ وہ اس لائق پر ہے"۔ جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کون جولیا"۔ بلاشر نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ بس کو چیک کرنے اس ناجی جزیرے کی طرف ہی جا رہی ہیں"۔ جوزف نے جوانا کے ہاتھ سے دور بنن لے کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔ اس نے بھی جولیا کو چیک کر لیا تھا۔

"ہیلی کاپڑ اس لائق کے اوپر لے جاؤ"۔ جوانا نے کما تو بلاشر نے ہیلی کاپڑ کی بلندی کم کرنی شروع کر دی اور پھر چند لمحوں بعد ہیلی کاپڑ اس لائق کے اوپر اڑنے لگا۔

"مس جولیا۔ میں جوانا ہوں اور میرے ساتھ جوزف ہے"۔ جوانا نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر چیخ کر کہا۔

"جوانا تم۔ تم کمال سے آ رہے ہو"۔ جولیا کی چیختی ہوئی آواز میں ہی ہو گا"۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سنائی دی۔

”ہم ماسٹر کو ناجی جزیرے پر تلاش کر کے آئے ہیں۔ وہ وہاں سے جا چکا ہے۔ ہمارے ہیلی کاپڑ کا پڑوں ختم ہونے والا ہے اس لئے ہم واپس ساحل پر جا رہے ہیں۔ آپ بھی وہاں آ جائیں۔ آگے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔“——جوانا نے کہا۔

”چلو ہم آ رہے ہیں۔“——جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی لائچ نے اپنارخ موڑنا شروع کر دیا۔

”چلو بلاشر۔ ساحل پر۔“——جو اانا نے بلاشر سے کہا اور بلاشر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ہیلی کاپڑ کا رخ ساحل کی طرف موڑ دیا۔

لائچ پوری رفتار سے بر سن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سمندر طوفانی تھا لیکن چونکہ لائچ کا کنٹروں عمران کے ہاتھ میں تھا اس لئے سمندر کی طوفانی کیفیت کے باوجود لائچ پوری رفتار سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ لائچ میں جوز فین بھی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

”تم ضرورت سے زیادہ خاموش نظر آ رہی ہو۔“——عمران نے جوز فین سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ہم شدید خطرے میں ہیں۔“ جوز فین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ خطرہ سمندر کی طوفانی کیفیت کی وجہ سے محسوس ہو رہا ہے۔“——عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ تم بے حد ماہر آدمی ہو اس لئے سمندر کا طوفان تو ہمارا کچھ نہیں لگاڑ سکتا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ جیسے نامعلوم

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

خطرات چاروں طرف سے ہماری طرف بڑھ رہے ہیں۔” جوزفین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا اچانک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم پر زے پر زے ہو کر ہوا میں بکھرتا چلا جا رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اس کا ذہن یکخت تاریک ہوتا چلا گیا اور اس کے احساسات فا ہو گئے پھر جس طرح تاریک رات میں جگنو چمکتے ہیں اس طرح اس کے ذہن کے تاریک پر دے پہنچنی کے نقطے نمودار ہونے شروع ہو گئے اور آہستہ آہستہ اس کا ذہن روشن ہوتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر دھماکے سے پہلے کے نقش اجاگر ہونے لگے جب وہ جوزفین کے ساتھ لانچ پر سفر کر رہا تھا کہ اچانک خوفناک دھماکہ ہوا اور اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا جسم ہوا میں پر زے پر زے ہو کر بکھرتا چلا جا رہا ہوں اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس نے بے اختیار انھنا چاہا لیکن پھر وہ کسما کر رہا گیا کیونکہ اس کے جسم نے حرکت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا شعور جاگ انھا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں بیڈ کے اوپر لیٹا ہوا تھا اور پھر اس کو معلوم ہو گیا کہ اس کے بازو اور کمر کو بیڈ کے ساتھ کلپ کیا گیا ہے اس لئے وہ حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ اس نے گردن گھمائی اور پھر اس کی نظریں کمرے کے دروازے پر جم گئیں جو کھل رہا تھا۔ دوسرے لمحے ایک نوجوان ڈاکٹر اندر داخل ہوا آئے والا یورپی قومیت کا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آپ کو ہوش آگیا مسٹر علی عمران۔ گذگاؤ۔ آپ واقعی بے حد خوش قسمت آدمی ہیں۔“ ڈاکٹر نے تیزی سے قریب آتے ہوئے کہا اس کے لمحے میں مسٹر کی جھلک نمایاں تھی۔

”میرا تو خیال تھا کہ اب میری آنکھ جنت کے کسی خوبصورت گوشے میں کھلے گی لیکن شاید میری قسمت میں ہسپتال ہی لکھا ہوا ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر جو اسے چیک کرنے میں مصروف تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

”اب آپ بالکل ٹھیک ہیں لیکن ابھی آپ کو کچھ روز اسی حالت میں رہنا پڑے گا کیونکہ آپ کے جسم پر خاصے زخم ہیں اور حرکت آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔“ ڈاکٹر نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

”جسمانی صحت کے ساتھ ساتھ ذہنی صحت بھی ضروری ہوتی ہے اس لئے کم از کم مجھے یہ تو معلوم ہو کہ میں کہاں ہوں اور کیسے یہاں پہنچا ہوں۔“ — عمران نے کہا۔

”میرا نام ڈاکٹر فیل ہے اور آپ اس وقت یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک کا رشا کے ہسپتال میں ہیں اور آپ کو یہاں لانے والوں کا تعلق ایک بین الاقوامی تنظیم کارگن سے ہے بس میں اتنا جانتا ہوں۔“ ڈاکٹر فیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے کتنے دنوں بعد ہوش آیا ہے اور میرے ساتھ ایک خاتون بھی تھی اس کا کیا ہوا۔“ — عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ ویسے آپ کے ساتھ کسی خاتون کو یہاں نہیں لایا گیا۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کافر پکھر نہیں ہوا صرف زخم آئے ہیں البتہ سر پر شدید چوت آئی تھی اس لئے آپ کو تمیں روز بعد ہوش آیا ہے۔“ — ڈاکٹر فیل نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

”اس بار تو قسمت نے مجھے مختلف تنظیموں کے درمیان فٹ بال بنا دیا ہے پہلے وی آئی پی۔ پھر اولڈ فورٹ اور اب کارگن۔“ — عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوائی اس نے جیکٹ اور جینز پہنی ہوئی تھی اور وہ بھی یورپین ہی تھی۔

”مبارک ہو مسٹر علی عمران۔ تم واقعی خوش قسمت ہو کہ اس قدر خوفناک حادثے کے باوجود زندہ سلامت ہو۔“ — لڑکی نے قریب تھتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں مجھے زندگی ہی اس لئے ملی ہے کہ ابھی میں نے تم جیسی خوبصورت خاتون سے ملاقات کرنی تھی کیا تم بھی کارگن سے متعلق ہو۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے اسی طرح بے تکلفانہ لجھے میں کہا جس کا مظاہرہ وہ لڑکی کر رہی تھی۔

”میرا نام کیتھرین ہے اور میں واقعی کارگن سے متعلق ہوں۔“ — لڑکی نے ایک کرسی گھیٹ کر بیٹھ کر ساتھ رکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گئی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کیا تم مجھے تفصیل بتا سکو گی کہ یہ سب کیسے ہوا میں یہاں کیسے پہنچا اور اس تنظیم کارگن کا کیا حدود اربعہ ہے اور جوزفین کے ساتھ کیا ہوا۔“ — عمران نے اس بار سنجیدہ لبجھے میں کہا۔

”وی آئی پی کی طرح کارگن بھی ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو ہر قسم کے جرائم میں ملوث ہے میں کامشرا میں کارگن کی چیف ہوں کارگن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع ملی تھی کہ وی آئی پی کے سامنے دان کسی ایسے پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں جو سائنسی دنیا میں انقلاب لاسکتا ہے اور اس پراجیکٹ کی حامل تنظیم پوری دنیا پر ہولڈ کر سکتی ہے تو کارگن نے اس میں دچکپی لی اور پھر وہ فارمولہ حاصل کر لیا لیکن پھر پتہ چلا کہ اس میں کوئی ایسی سائنسی الجھن پیش آگئی ہے جسے کوئی سامنے دان حل نہیں کر سکتا البتہ وی آئی پی کو بتایا گیا ہے کہ تم یہ کام آسانی سے کر سکتے ہو اور وی آئی پی نے تمہیں پاکیشیا سے انغو کرایا اور اپنے ملکیتی جزیرہ ناجی میں رکھا اور پھر اس نے تم سے وہ الجھن حل کرالی لیکن ہمارے ایجنتوں کو وہ مواد نہ مل سکا جو تم نے کامل کیا تھا چنانچہ کارگن نے فیصلہ کیا کہ تمہیں وی آئی پی کے قبضے سے آزاد کرایا جائے اور تم سے براہ راست یہ کام کرایا جائے چنانچہ ہمارے ایجنت ناجی جزیرے پر پہنچے تو وہاں عمارت تباہ ہو چکی تھی اور تم وہاں سے جا پکھے تھے ہم نے جدید سائنسی آلات سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ تم ناجی سے اولڈ فورٹ کے جزیرے لا کو ما پہنچ گئے ہو اور وہاں تم سب کو ہلاک کر کے اس جزیرے کی انچارج جوزفین کو ساتھ لے کر ایک لائن میں

بر بن آرہے ہو چنانچہ ہم بر بن میں تمہارا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک ہمیں معلوم ہوا کہ وی آئی پی ہیڈ کوارٹر کو بھی اس بات کا علم ہو گیا ہے اور اس نے فوری طور پر ایک آبادوڈ کی مدد سے تمہاری لائچ کو تباہ کر دیا ہے اور جوزفین اور تم ہلاک ہو گئے ہو ہم نے تمہاری تلاش شروع کی اور تم ذخیری اور بے ہوشی کے عالم میں لائچ کے ایک تنخے کے اوپر پڑے ہوئے سمندر میں بستے ہوئے مل گئے چنانچہ تمہیں وہاں سے لایا گیا اور اس خصوصی ہسپتال میں پہنچا دیا گیا یہاں تمہارا علاج کیا گیا اور اب تمہیں ہوش آگیا ہے۔ کیتھرن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سائنس لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میں اب بر بن میں ہوں“— عمران نے کہا۔

”نہیں۔ تم اس وقت کامشڑا کے ایک دور افتادہ علاقے راجڑیہ میں ہوں ہمارا ہیڈ کوارٹر راجڑیہ میں ہے“— کیتھرن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میری جان بچانے کا شکریہ۔ اگر تم لوگ مجھے وہاں سے نکلتے تو یقیناً اب تک میں ہلاک ہو چکا ہوتا“— عمران نے جواب دیا۔

”اب تم نے ہمارے لئے وہی کام کرنا ہے جو تم نے وی آئی پی کے لئے کیا تھا“— کیتھرن نے کہا۔

”میں تیار ہوں کیونکہ میرے لئے وہ فارمولے بے کار ہے پاکیشیا میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایسی لیبارٹریاں ہی نہیں ہیں جہاں اسے تیار کیا جاسکے اور پھر میں نے اگر وی آئی پی کے لئے کام کر دیا ہے تمہارے لئے بھی کروں گا اور آخری بات یہ کہ مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی سپرپاؤرز کو اس فارمولے کا علم ہو گا وہ تم لوگوں سے اسے خود ہی حاصل کر لیں گے اس لئے میں اس بکھیرے میں کیوں پڑوں۔“— عمران نے کہا تو کیتھرن کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”شکریہ مسٹر علی عمران۔ اگر تم نے یہ کام کر دیا اور ہمارے سائنس دانوں نے اسے اونکے کر دیا تو میرا وعدہ کہ تمہیں ملک پا کیشیا پہنچا دیا جائے گا۔“— کیتھرن نے مسرت بھرے لبھے میں کہا۔

”لیکن اس کے لئے ایک کام تمہیں بھی کرنا ہو گا۔“— عمران نے کہا تو کیتھرن بے اختیار چونک پڑی۔

”وہ کون سا۔“— کیتھرن نے چونکتے ہوئے کہا۔ ”میرے ہاتھوں اور جسم کو ٹکپوں سے آزاد کرنا ہو گا اور مجھے پاکیشیا فون کرنے کی سولت مہیا کرنی ہو گی۔“— عمران نے کہا۔

”تمہاری پہلی شرط تو ظاہر ہے پوری کرنی ہو گی لیکن دوسرا شرط اس وقت پوری ہو گی جب تم ہمارا کام کر دو گے اور ہمارے سائنس دان اسے کنفرم کر دیں گے اس سے پہلے نہیں۔“— کیتھرن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔“— عمران نے کہا تو کیتھرن اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”میں ڈاکٹر سے بات کرتی ہوں“۔۔۔ کیتھرن نے کہا اور مژکر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہا تھا جس نے اسے نئی زندگی بخشی تھی تھوڑی دیر بعد کیتھرن ڈاکٹر کے ساتھ واپس آئی اور پھر ڈاکٹر نے عمران کے جسم کو ٹکپوں سے آزاد کر دیا۔

”مسٹر عمران۔ آپ کو ایک ہفتہ مکمل آرام کرنا ہو گا“۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ڈاکٹر۔ اب تک میں نے سوائے آرام کرنے کے اور کیا ہی کیا ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مکمل اپنے جسم سے ہٹا کر اٹھ کر بیٹھ گیا گواسے اٹھتے ہوئے خاصی تکلیف ہوئی تھی لیکن یہ تکلیف بہر حال ایسی تھی کہ وہ اسے آسانی سے برداشت کر سکتا تھا اور پھر عمران بیڈ سے اتر کر نیچے کھڑا ہو گیا۔

”گذ۔ آپ واقعی بے حد باہمتو واقع ہوئے ہیں“۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جلیسے مس کیتھرن۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کا کام جلد از جلد کر کے واپس جاسکوں“۔۔۔ عمران نے کہا تو کیتھرن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر عمران آہستہ آہستہ چلتا ہوا کیتھرن اور ڈاکٹر کے ساتھ کمرے سے باہر آگیا ڈاکٹر نے اسے سارا دینے کی کوشش کی لیکن عمران نے اسے منع کر دیا تھوڑی دیر بعد وہ کیتھرن کے ساتھ کار میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سوار ہسپتال سے نکلا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹی سی سفید رنگ کی عمارت میں پہنچ گئے عمارت میں ہر جگہ مشین گنوں سے مسلح افراد موجود تھے۔ کیتھرن عمران کو ایک آراستہ کمرے میں لے آئی۔

”تم یہاں آرام کرو۔ کل تم ہمارا کام کرو یا“۔۔۔ کیتھرن نے کہا۔

”وہ فارمولہ اگر تمہارے پاس ہے تو ابھی لے آؤ۔ چونکہ میں یہ کام پہلے کر چکا ہوں اس لئے اب مجھے زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ لگے گا میں چاہتا ہوں کہ جلد از جلد واپس چلا جاؤں۔ مکمل آرام تو ظاہر ہے اب پاکیشیا جا کر ہی کروں گا“۔۔۔ عمران نے کہا تو کیتھرن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کمرے سے باہر چلی گئی تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی اس نے فائل عمران کے سامنے رکھ دی اور ساتھ ہی ایک قلم بھی۔

”فائل میں خالی کاغذات بھی ہیں۔ تم کام کرو میں آ رہی ہوں“۔ کیتھرن نے کہا اور مژکر کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ عمران نے فائل کھولی۔ یہ واقعی وہی فارمولہ تھا جس پر اس نے پہلے ڈیمی کی موجودگی میں کام کیا تھا اس نے قلم اٹھایا اور کام شروع کر دیا۔ تقریباً نصف گھنٹہ بعد اس نے کام ختم کر کے فائل بند کی اور اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔

”عجب گور کھو دھنے میں پھنس کر رہ گیا ہوں“۔۔۔ عمران نے بربادتے ہوئے کہا اسی لمحے کیتھرن اندر واصل ہوئی۔

”ہو گیا کام“—— کیتھرین نے مرتے بھرے لبجے میں پوچھا۔
 ”ہاں دیہ لو“—— عمران نے فائل اٹھا کر اسے دیتے ہوئے کہا۔
 ”میں اسے سائنس و انوں کو بھجوادیتی ہوں کل اس کے بارے
 میں رپورٹ آجائے گی اس الماری میں تمہارے ناپ کا لباس موجود
 ہے اور متحقہ باتحہ روم میں غسل کا تمام سامان ہے اب کل ملاقات ہو
 گی“—— کیتھرین نے کہا اور فائل اٹھا کر وہ تیزی سے مڑی اور
 کمرے سے باہر چلی گئی دروازہ اس نے باہر سے بند کر دیا تو عمران منہ
 بناتا ہوا اٹھا اور الماری کی طرف بڑھ گیا الماری میں واقعی اس کے
 ناپ کے لباس موجود تھے اس نے ایک لباس منتخب کیا اور پھر باتحہ روم
 کی طرف بڑھ گیا پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ باتحہ روم سے باہر آیا تو اس
 کا جسم واقعی ہلکا چلکا سا ہو گیا تھا زخموں کی وجہ سے اس نے غسل تو نہ
 کیا تھا لیکن منہ ہاتھ دھونے اور لباس تبدیل کرنے کی وجہ سے اسے
 خاصا سکون سا محسوس ہو رہا تھا اور پھر وہ آکر بیڈ پر لیٹ گیا اور چند
 لمحوں بعد وہ گھری نیند سوچ کا تھا پھر اچانک کسی کھنکے کی وجہ سے اس کی
 آنکھ کھلی تو وہ بے اختیار چونک پڑا لیکن دوسرے لمحے وہ اس طرح
 اچھل پڑا جیسے اس کے جسم کو انتہائی طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو کیونکہ وہ
 اس کمرے میں موجود نہ تھا جس میں وہ سویا تھا بلکہ یہ کوئی تھہ خانہ سا
 تھا اور وہ ایک لوہے کی کرسی پر راڑز میں جکڑا ہوا تھا البتہ اس کے جسم
 پر وہی لباس تھا جو اس نے کیتھرین کے کمرے میں تبدیل کیا تھا۔

”یہ یہ کیا ہو گیا ہے“—— عمران نے بڑیرا تے ہوئے کہا اور پھر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چند لمحوں بعد تھہ خانے کا دروازہ کھلا اور کیتھرین اندر داخل ہوئی۔
 ”تمہیں خود ہی ہوش آگیا۔ چلو اچھا ہوا۔ ورنہ مجھے خواجہ خواہ تیقی
 محلوں خرچ کرنا پڑتا۔ بہر حال تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمارا کام درست
 طور پر کر دیا ہے لیکن مجھے افسوس ہے علی عمران کہ ہم تمہیں زندہ
 واپس نہیں بھیج سکتے کیونکہ اس طرح یہ رازیک آؤٹ ہو سکتا ہے کہ
 ہم نے بھی اس فارمولے پر کام مکمل کر لیا ہے۔ وی آئی پی کو اگر اس
 بات کا علم ہو گیا تو وہ یقیناً ہمارے خلاف کام شروع کر دے گی اور مجھے
 اعتراض ہے کہ وہ ہم سے زیادہ طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے اس لئے
 تمہاری موت ضروری ہے میں چاہتی تو تمہیں نیند کے درمیان ہی
 ہلاک کر دیتی لیکن میں نے یہی مناسب سمجھا کہ تمہیں بے ہوش کر
 کے یہاں لایا جائے اور پھر ہوش میں لا کر تمہیں بتا دیا جائے کہ ہم
 کیوں ایسا کرنے پر مجبور ہیں“—— کیتھرین نے انتہائی سنجیدہ لمحے
 میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک روپا اور
 نکالا اور اس کا رخ عمران کی طرف کر دیا اس کے چہرے پر یکخت سفافی
 اور سرد مری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تمہیں آخر اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ میں تو راڑز میں جکڑا ہوا ہوں
 اور بے بس ہوں۔ پھر زخمی بھی ہوں اس لئے ظاہر ہے تم اطمینان
 سے مجھے جس وقت چاہو ہلاک کر سکتی ہو“—— عمران نے انتہائی
 مطمئن لمحے میں کہا۔

”ویسے میری زندگی میں تم پہلے آدمی ہو جو موت کو اس قدر قریب

دیکھ کر بھی اس قدر مطمئن ہو۔ ورنہ موت کا چہرہ دیکھتے ہی بڑے بڑے بھادروں کے اعصاب جواب دے جاتے ہیں بہر حال بتاؤ تم کیا چاہتے ہو”۔۔۔ کیتھرین نے کہا۔

”میں اس لئے مطمئن ہوں کہ مجھے معلوم ہے کہ اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو اسے کوئی نہیں ملا سکتا اور اگر نہیں آیا تو تم کیا دنیا کی کوئی طاقت بھی مجھے ہلاک نہیں کر سکتی۔ تم یہ بتاؤ کہ تمہارے سائنس دانوں نے میرے کام کو نفرم کر دیا ہے یا نہیں“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ نفرم کر دیا ہے۔ تم نے درست کام کیا ہے“۔۔۔ کیتھرین نے جواب دیا۔

”اوکے۔ پھر مجھے ایک گھنٹہ دے دو تاکہ میں کچھ دعائیں کر لوں میری ساری زندگی دنیاوی کاموں میں گزر گئی ہے اب میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے کچھ اپنے لئے ہی کر لوں اور میرا خیال ہے کہ میں نے جو کام تمہارا کر دیا ہے اس کے معاوضہ میں اتنی دیر کی زندگی تو میرا حق ہے“۔۔۔ عمران نے کہا تو کیتھرین بے اختیار ہنس پڑی۔

”اوکے۔ واقعی تمہارا یہ حق ہے۔ ویسے مجھے ذاتی طور پر افسوس ہے کہ میں اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکی لیکن میں مجبور ہیں اب میں جا رہی ہوں ایک گھنٹے بعد آؤں گی تم اس دورانِ اطمینان سے دعائیں دغیرہ کر لو“۔۔۔ کیتھرین نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر کرے سے باہر چلی گئی اور دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھیں اس نے سر باہر نکال کر دیکھا تو باہر کسی کونہ پا کروہ باہر آگیا وہ
واقعی بالکل اسی طرح کے جزیرے میں موجود تھا جس طرح کے
جزیرے پر اسے پسلے لے جایا گیا تھا اور پھر اس کی حیرت کی انتہا رہی
جب اس نے پورا جزیرہ گھوم لیا لیکن وہاں نہ کیتھیں تھی اور نہ اس
کا کوئی آدمی۔ تمام جزیرہ خالی پڑا ہوا تھا البتہ ایک جگہ ایسے نشانات
موجود تھے جس سے پتہ چلتا تھا کہ یہاں ہیلی کا پیڑ موجود رہا ہے عمران
نے جزیرہ چیک کر لیا لیکن وہاں کوئی بھی نہ تھا عمران نے بے اختیار
ایک طویل سانس لیا۔

”نجانے اور کتنے جزیرے دیکھنے پڑیں گے“۔۔۔ عمران نے
برپڑاتے ہوئے کما اور ایک پھر پر بیٹھ گیا ابھی اسے وہاں بیٹھے ہوئے
تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران
بے اختیار اچھل کر پھر سے نیچے آگرا دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ
اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے پورا جزیرہ کسی آتش فشاں کی طرح پھٹ
پڑا ہو ہر طرف پھراڑاتے طوفان کے مرغولے نظر آرہے تھے جزیرے
کی زمین اس طرح مل رہی تھی جیسے خوفناک زلزلہ آگیا ہو پھر آہستہ
آہستہ خاموشی طاری ہو گئی اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اب اسے
معلوم ہوا تھا کہ دھماکہ کماں ہوا ہے۔ یہ دھماکہ اس اندر گراونڈ
مارت میں ہوا تھا اور پوری عمارت تباہ ہو گئی تھی اگر عمران قسم
سے باہر نہ آگیا ہوتا تو ظاہر ہے وہ بھی ساختہ ہی ختم ہو جاتا ایسا وہ سری
بار ہوا تھا کہ وہ عمارت سے باہر آیا تھا اور عمارت تباہ ہو گئی تھی عمران

اب ساری بات سمجھ گیا تھا۔ کیتھرین نے اسے گولی مار کر ہلاک کرنے
کی بجائے دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا کہ عمارت کے اندر طاقتور
وائریں بھر کر دیا تھا اور پھر اسے کہیں دور سے ڈی چارج کر دیا تھا اور
عمارت تباہ ہو گئی شاید کیتھرین اسے براہ راست گولی مارنے کی ہمت نہ
کر سکی تھی اس لئے اس نے یہ دوسرا طریقہ استعمال کیا تھا۔

”وہ یقیناً واپس آئے گی تاکہ میری موت کو کفرم کر سکے“۔ عمران
نے ایک بار پھر پھر پر بیٹھتے ہوئے کما اور پھر کچھ دیر بعد اس کے خیال
کی تصدیق ہو گئی اس نے دور سے ہیلی کا پیڑ کو جزیرے کی طرف آتے
دیکھا تو وہ تیزی سے اٹھا اور قریب ہی ایک درخت پر چڑھ کر اس کی
گھنی شاخوں میں اس طرح بیٹھ گیا کہ اسے کسی طرح بھی نہ دیکھا جا
سکے ہیلی کا پیڑ جزیرے پر پہنچ کر بلندی پر ہی معلق ہو گیا کچھ دیر معلق
رہنے کے بعد ہیلی کا پیڑ نے جزیرے کے دو چکر لگائے اور پھر نیچے
اترنے کی بجائے وہ مڑا اور تیزی سے اسی طرف کو واپس بڑھتا چلا گیا
جدهر سے آیا تھا اور چند لمحوں بعد وہ عمران کی نظروں سے غائب ہو
گیا۔

”حیرت ہے۔ اب لوگ لاشوں سے بھی ڈرنے لگے ہیں“۔ عمران
نے برپڑاتے ہوئے کما اور درخت سے نیچے اتر آیا اب ایک بار پھر وہ
اس دیران جزیرے پر اکیلا تھا عمران تباہ شدہ عمارت کے ملبے کی طرف
بڑھ گیا اسے خیال آگیا تھا کہ شاید کوئی ٹرانسپر وغیرہ بچ گیا ہو یا کوئی
ایسی چیز اسے مل سکے جس سے وہ اس جزیرے سے باہر نکل سکے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

اندر وہی عمارت کا ملبوہ اوپر جزیرے پر نکل کر ہر طرف بکھر گیا تھا وہ کافی دری تک اس طبے میں گھومتا رہا لیکن جب اسے اپنے مطلب کی کوئی چیز نظر نہ آئی تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ایک چٹان پر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ اب یہاں سے نکلنے کے لئے کیا کیا جائے لیکن ظاہر ہے وہاں کوئی ایسی چیز موجود نہ تھی جسے وہ استعمال کر سکتا یہاں اس جزیرے پر اول تو ایسی بیلیں بھی موجود نہ تھی جن کی مدد سے وہ کشتی تیار کر سکتا پھر کشتی بنانے کے لئے سامان بھی نہ تھا۔ اس لئے وہ چٹان پر بیٹھا سوچتا رہ گیا اور وقت تیزی سے گزرتا چلا گیا پھر عمران ایک طویل سانس لے کر اٹھا ہی تھا تاکہ یہاں پانی اور خوراک کو تلاش کرے کہ بے اختیار اس کی نظرین دور سمندر میں ابھرنے والے ایک دھبے پر پڑ گئیں اور پھر یہ دھبہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا گیا اور عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اب وہ پچان گیا تھا کہ یہ ایک بڑی لانچ تھی جو تیزی سے اس جزیرے کی طرف آ رہی تھی۔

”شاید اللہ تعالیٰ کو مجھ پر رحم آگیا ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر وہ اسی درخت کی طرف بڑھ گیا جس پر وہ پلے چڑھ کر بیٹھا تھا۔ تھوڑی دری بعد وہ ایک بار پھر درخت کی گھنی شاخوں میں چھپ کر بیٹھ چکا تھا لانچ اب کافی قریب آگئی تھی لانچ اپنی ساخت کے لحاظ سے ماہی گیروں کی لانچ لگتی تھی لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ لانچ نے اپنا رخ موڑا اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے جزیرے کے قریب سے ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی اور

عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے زندگی اس کے قریب سے ہو کر گزر گئی ہو وہ تیزی سے درخت سے نیچے اترتا اور دوڑتا ہوا جزیرے کے مقابل ساحل کی طرف گیا تاکہ لانچ کو چیک کر سکے اور پھر اس نے لانچ کو سیدھا آگے جاتے ہوئے دیکھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس کی نظروں سے غائب ہو گئی اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اس کے ساتھ قسمت عجیب آنکھ چھوٹی سی کھیل رہی تھی اب اس کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ سمندر میں چھلانگ لگادے اور تیرتا ہوا یا تو ملک عدم پہنچ جائے یا کسی آباد جزیرے پر۔ لیکن ظاہر ہے اس خیال کے تحت خود کشی تو کی جا سکتی تھی زندگی نہ بچائی جا سکتی تھی۔ حالات واقعی اس کے ساتھ بار بار اس انداز میں پیش آ رہے تھے کہ اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی یکسر بے کار ہو کر رہ گئی تھی اسے پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ سائنسی آلات کی وجہ سے کتنی سوت رہتی ہے۔ اب جبکہ اسے سائنسی آلات کی مدد بھی حاصل نہ تھی وہ اپنے آپ کو بے بس سا محسوس کر رہا تھا آہستہ آہستہ شام ہونے لگ گئی تھی اور ہر طرف اندر ہیرا سا چھانے لگا کہ اچانک اسے جزیرے کی شمال کی طرف ایک زور دار چھپا کے کی آواز سنائی دی۔ عمران یہ آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا وہ تیزی سے اٹھا اور تقریباً دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا لیکن اس طرف کچھ بھی نہ تھا اس نے سوچا کہ شاید ساخت کے لحاظ سے ماہی گیروں کی لانچ لگتی تھی لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ لانچ نے اپنا رخ موڑا اور پھر وہ انتہائی تیز رفتاری سے جزیرے کے قریب سے ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی اور

اچانک اس کی نظریں ایک کٹی پھٹی چٹان پر پڑیں اور وہ بے اختیار چونک پڑا اس چٹان کی اندر ونی طرف لکڑی کا ایک برا ساختہ ٹیڑھا ہوا پڑا تھا تختہ کی ساخت دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ کسی لانچ کا لوثا ہوا حصہ ہے شاید کہیں دور کوئی لانچ یا کشتی طوفان میں پھنس کر ٹوٹ گئی ہے اور اس کا تختہ موجود پر بہتا ہوا اس جزیرے سے آٹکرا یا تھا لیکن صرف تختہ اس کے کسی کام نہ آ سکتا تھا وہ کچھ دیر کھڑا سوچتا رہا پھر وہ کٹی پھٹی چٹانوں سے نیچے اترنا اور اس نے اس تختے کو سیدھا کیا تھا خاصا برا اور موٹا تھا لیکن وہ بالکل سپاٹ تھا البتہ اس کی موٹائی اس قدر تھی کہ عمران اگر اس پر بیٹھ جاتا تو پورا تختہ پانی میں نہ ڈوتا لیکن اس تختے پر لیٹ کر یا بیٹھ کر وہ سمندر میں کہاں تک جا سکتا تھا اور یہ تختہ کسی بھی وقت بھنور یا طوفان میں پھنس کر ٹوٹ بھی سکتا تھا۔ اوھر رات پڑتی جا رہی تھی اس نے فیصلہ کیا کہ رات اس جزیرے پر گزاری جائے اور صبح ہونے پر پھر اس بارے میں کچھ سوچا جائے چنانچہ تختے کو گھیٹ کر اس نے ساحل کے اوپر ایک محفوظ جگہ پر رکھا اور اپنے جسم کو ایڈ بست کر کے وہ لیٹ گیا یہاں پانی اور کھانے کا بھی کوئی سامان نہ تھا اس لئے اب اس کے پاس سوائے صبر کرنے کے اور کوئی چارہ نہ تھا تاریکی لمحہ بے لمحہ گھری سے گھری ہوتی چلی جا رہی تھی۔ یہ شاید اس کی زندگی کا پہلا موقع تھا کہ وہ اس طرح ایک جزیرے پر بالکل تنہا موجود تھا اس نے آنکھیں بند کیں اور اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنا شروع کر دیا تاکہ اسے نیند آجائے اور پھر وہی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہوا اس کا ذہن نیند میں ڈوتا چلا گیا پھر جب اس کی آنکھیں کھلی تو ہر طرف صبح صادق کی روشنی موجود تھی دن چڑھ آیا تھا البتہ عجیب سے انداز میں ساری رات پڑے رہنے کی وجہ سے اس کے جسم کا جوڑ جوڑ ہو دکر رہا تھا بھر حال وہ آہستہ آہستہ نیچے اترنا اور اس نے چل پھر کر اپنے آپ کو دارم اپ کیا اور پھر ایک جگہ پہنچ کر جماں سمندر کا پانی کنارے کے قریب تھا اس نے ایک چٹان پر بیٹھ کر وضو کیا تاکہ نماز ادا کر سکے۔ نماز ادا کر کے اس نے اللہ تعالیٰ سے مدد کی گڑگڑا کر دعا کی اور نجانے کیا بات تھی کہ دعا مانگنے کے بعد اسے انتہائی سکون سا محسوس ہوا اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کی دعا بارگاہ ایزدی میں قبول کر لی گئی ہو۔ وہ انھا اور جو تے پن کروہ اس تختے کی طرف بڑھ گیا اب اس کے سوا کوئی صورت نہ تھی کہ وہ اس تختے پر بیٹھ کر اپنے آپ کو سمندر کے حوالے کر دے اور پھر جو اس کی قسمت میں ہو سو ہو۔ کیونکہ اس طرح جزیرے پر بغیر کھائے پیئے پڑے رہنے کا بھی کوئی فائدہ نہ تھا اس نے ایک درخت سے دو بڑی بڑی شاخیں توڑ کر تختے پر رکھیں اور پھر تختے کو سمندر میں دھکیل کر وہ اللہ کا نام لے کر اس پر بیٹھ گیا اور پھر شاخوں کی مدد سے اس نے تختے کو جزیرے سے دور دھکیلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب جزیرے سے کچھ دور آگیا تو تختہ موجود کی رو میں پہنچ کر اپنے آپ تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور عمران نے دونوں شاخیں تختے پر رکھیں اور خاموش بیٹھ گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بے کراں سمندر میں وہ کسی حقیر تنکے کی طرح بتا

ہوا چلا جا رہا ہو آہستہ آہستہ جزیرہ چھوٹا ہو تا چلا گیا اور پھر کچھ دیر بعد جزیرہ اس کی نظروں سے او جھل ہو گیا اور اب وہ ایک تنخے پر بیٹھا بے کراں سمندر کی موجودوں پر بہتا ہوا نجات کمال چلا جا رہا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بر بن کے ساحل پر بلا شرنے ہیلی کا پڑا تما را تو جوزف اور جوانا دونوں نیچے اتر آئے۔

”تم لوگ اپنے ساتھیوں سے بات چیت کرو میں ہیلی کا پڑ میں نیوں بھرو کرو اپس آتا ہوں“۔۔۔ بلا شرنے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”ابھی رک جاؤ۔ ہمارے ساتھی آ جائیں پھر کوئی بات طے کر لیتے ہیں“۔۔۔ جوانا نے کہا تو بلا شرنے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ خود بھی ہیلی کا پڑ سے نیچے اتر آیا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے لانچ ساحل کی طرف آتی دکھائی دی اور جوزف اور جوانا اس کے انتظار میں ساحل کے قریب پہنچ گئے۔ تھوڑی دیر بعد لانچ کنارے پر پہنچ گئی اور جولیا اور دوسرے ساتھی لانچ سے نیچے اتر آئے جبکہ بلا شر ہیلی کا پڑ کے قریب ہی کھڑا رہا تھا۔

”تم دونوں کمال سے آ رہے ہو اور کس طرح یہاں پہنچے

ہو۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ماشر کو ناجی جزیرے پر پہنچایا گیا پھر ماشر وہاں سے ایک اور جزیرے لا کوما پسچے جہاں انہوں نے قتل عام کیا اور اس کے بعد ماشر وہاں سے بھی غائب ہو چکے ہیں۔ ہم نے ارڈگرد کا پورا سمندر چھان مارا ہے لیکن ماشر کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

”تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ عمران کو ناجی جزیرے پر لے جایا گیا ہے۔۔۔ جولیا نے کہا تو جوانا نے اب تک کی پوری تفصیل اسے بتا دی۔

”ہمیں بھی یہی معلوم ہوا ہے کہ عمران کو ناجی جزیرے پر پہنچایا گیا ہے۔ ہم وہیں جا رہے تھے لیکن پھر عمران کہاں گیا۔ اب اسے کہاں تلاش کیا جائے۔۔۔ جولیا نے انتہائی پریشان سے لمحے میں کہا۔ ”میرا خیال ہے کہ ارڈگرد کے تمام جزیرے چیک کئے جائیں۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ہم بہت دور دور تک چکر لگا آئے ہیں لیکن ماشر کہیں نہیں ملا۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

”پھر اس پر ائمہ کو پکڑا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ اسے معلوم ہو۔۔۔“ تواریخ نے کہا۔

”نہیں۔ پر ائمہ نے اپنے طور پر ناجی جزیرے پر عمران کو ہلاک کر دیا ہے اب وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔“ جولیا نے جواب دیا۔

اسی لمحے بلاشر تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے قریب آیا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ جوانا چونکہ بلاشر کے متعلق انہیں بتا چکا تھا اس لئے سب کے دلوں میں اس کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو چکا تھا ورنہ بلاشر عمران کے اغوا میں براہ راست ملوث تھا۔

”جوانا۔ تمہارے ماشر کے بارے میں ایک کلیو ملا ہے۔۔۔ بلاشر نے قریب آ کر کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا اور کیسے معلوم ہوا ہے۔۔۔“ جوانا نے پوچھا۔

”جب آپ لوگ باتیں کر رہے تھے تو میں تمہارے ماشر کے بارے میں سوچتا رہا اور پھر اچانک مجھے ایک آدمی کا خیال آگیا جس کا تعلق ایک اور بڑی تنظیم سے ہے۔ وہ اس تنظیم کا رکن ہے لیکن درپرداز وہ ساری تنظیموں کے لئے مخبری کا کام بھی کرتا ہے۔ میں نے اسے ہیلی کاپڑ پر موجود ڈانسیسٹر پر کال کیا تو اس سے رابطہ ہو گیا۔ میں نے جب اسے ناجی جزیرے اور لا کوما جزیرے پر آنے والی تباہی کے متعلق بتایا اور تمہارے ماشر کے بارے میں بات کی تو اس نے بتایا کہ اس کے پاس تمہارے ماشر کے لئے تازہ ترین اطلاعات موجود ہیں لیکن وہ معاوضہ خاصا بڑا مانگ رہا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میں معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں لیکن شرط یہی ہے کہ معلومات مصدقہ ہوں تو اس نے مجھے یقین دہانی کرائی۔ میرا خیال ہے کہ اس سے مل لینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ واقعی اس سے کوئی خاص کلیو مل جائے۔۔۔“ بلاشر نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کہاں مل کے گا وہ“—— جولیا نے پوچھا۔

”بیس بیس میں ہی رہتا ہے۔ میں اس سے بات کر لیتا ہوں اور اسے یہاں ساحل کے ریڈ سی ہوٹل میں کال کر لیتا ہوں“—— بلاشر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم اسے بلواؤ۔ معاوضے کی فکر مت کرو۔ ہمیں بہر حال عمران کا لکیو چاہئے“—— جولیا نے کہا تو بلاشر نے اثبات میں سرہلا دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس ہیلی کاپڑ کی طرف بڑھ گیا۔ ”اس لانچ کو واپس کر دیتے ہیں“—— صدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”پھر تم بلاشر کے ساتھ اس ہوٹل چلو میں لانچ واپس کر کے دہیں پہنچ جاؤں گا“—— صدر نے کہا اور مڑ کر لانچ پر سوار ہو گیا اور پھر لانچ تیزی سے واپس مڑندر میں آگے بڑھتی چلی گئی۔

”آئیے پھر ہیلی کاپڑ کی طرف چلتے ہیں“—— جولیا نے کہا اور وہ سب جوانا کے ساتھ چلتے ہوئے ہیلی کاپڑ کے قریب پہنچ گئے۔ اسی لمحے بلاشر ہیلی کاپڑ سے نیچے اتر آیا۔

”جیم ریڈ سی ہوٹل میں پہنچ رہا ہے۔ آئیے ہیلی کاپڑ میں سوار ہو جائے تاکہ ہم ریڈ سی ہوٹل پہنچ جائیں“—— بلاشر نے کہا اور پھر وہ سب سرہلاتے ہوئے ہیلی کاپڑ میں سوار ہو گئے۔ گوہیلی کاپڑ چھوٹا تھا لیکن بہر حال وہ سب ایک دوسرے سے پھنس پھنسا کر سوار ہو گئے۔ جولیا بلاشر کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ باقی سب پچھلے ہوئے میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کھڑے ہو گئے۔ بلاشر نے ہیلی کاپڑ کو فضا میں بلند کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک کھلے میدان کے کنارے پر لے جا کر ہیلی کاپڑ اتمار ہدیا اور پھر وہ سب ہیلی کاپڑ سے نیچے اتر آئے۔ بلاشر نے ہیلی کاپڑ لاک کیا اور پھر وہ سب بلاشر کی رہنمائی میں ریڈ سی ہوٹل کی طرف چل پڑے۔ ہوٹل خاصا بڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل کے ہال میں ایک کونے والی میز پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد صدر بھی وہاں پہنچ گیا۔ صدر کے آنے کے چند لمحوں بعد ہی ایک نوجوان ہال میں داخل ہوا تو بلاشر نے ہاتھ ہلاکر اسے اشارہ کیا اور وہ نوجوان تیزی سے ان کی میز کی طرف آنے لگا۔

”یہ جیم ہے“—— بلاشر نے کہا اور پھر قریب آنے پر اس نے اس کا تعارف جوانا اور جوزف سے کرایا اور پھر اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ بلاشر نے دیٹر کو بلاکراپنے اور جیم کے لئے شراب لانے کا کہا اور باقی سب کے لئے اس نے ہاث کافی منگوائی۔

”یہاں سب اپنے لوگ ہیں جیم اس لئے کھل کر سب کچھ بتا دو“—— بلاشر نے جیم سے مخاطب ہو کر کہا جس کے چہرے پر شاید اتنے سارے اجنیوں کو دیکھ کر قدرے پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

”بلاشر۔ کہیں میں کسی چکر میں نہ پھنس جاؤں“—— جیم نے پچھاٹتے ہوئے کہا۔

”تم قطعی فکر مت کو جیم۔ تمہارا نام کسی بھی مرحلے میں سامنے

نہیں آئے گا۔۔۔ جوانا نے کہا۔
”بے فکر رہو جیرم۔ میں تمہارے تحفظ کی ضمانت دیتا ہوں“۔ بلا شر
نے کہا تو جیرم کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔
”جس آدمی کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو وہ کارگن کی سیکشن
چیف کیترین کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ اس کا نام عمران بتایا گیا ہے“۔ جیرم
نے کہا تو جوزف اور جوانا کے ساتھ ساتھ جولیا اور دوسرے ساتھیوں
کے چہروں پر بے اختیار صرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب تک
وہ چہروں پر بے اختیار صرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اب تک
وہ عمران کی موت کی خبریں ہی سننے آئے تھے اور اب پہلی بار جیرم نے
عمران کے زندہ ہونے کی نوید سنائی تھی۔

”عمران اب کماں ہے“۔۔۔ جولیا نے بے چین ہو کر پوچھا۔
”کارگن کے ایک اڈے زیر و سیکشن ہیڈ کوارٹر میں۔ لیکن اب تک
وہ ہلاک ہو چکا ہو گا“۔۔۔ جیرم نے کہا۔

”تفصیل بتائی جیرم۔ عمران کیسے کارگن کے ہاتھ لگا اور کارگن نے
اسے کیوں ہلاک کیا“۔۔۔ جولیا نے تیز لمحے میں پوچھا۔

”وی آئی پی تنظیم ایک سائنسی پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے جسے
انقلابی ایجاد کہا گیا ہے۔ تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے بہر حال اس
پراجیکٹ کی تیکمیل میں کوئی ایسی سائنسی رکاوٹ آگئی کہ بڑے بڑے
سائنس وان اسے حل نہ کر سکے۔ وی آئی پی کو نجانے کماں سے اس
بات کا علم ہو گیا کہ پاکیشیا کا ایک سائنس وان جس کا نام عمران ہے،
اسے حل کر سکتا ہے۔ چنانچہ وی آئی پی نے اسے انگوکھا کیا اور اسے

ایک جزیرے ناجی پہنچا دیا۔ وہاں عمران نے اس سائنسی الجھن کو دور
کر دیا تو وی آئی پی نے جزیرے پر موجود عمارت کو میزاںکوں سے تباہ کر
دیا تاکہ یہ شخص عمران ہلاک ہو جائے اور کسی کو علم نہ ہو سکے کہ
عمران سے کیا کام لیا گیا ہے لیکن پھر وی آئی پی کو معلوم ہوا کہ عمران
نچ نکلا ہے اور وہ اولڈ فورٹ کے جزیرے لاکوما پر پہنچ گیا ہے۔ سمندر
میں وی آئی پی کی آبدوز ہمیشہ گشت کرتی رہتی ہے۔ اس آبدوز نے اپنی
مخصوص مشینزی کے ذریعے اولڈ فورٹ کے جزیرے لاکوما کو چیک کیا تو
وہاں موجود تمام لوگ قتل ہو چکے تھے لیکن ان میں عمران کی لاش نہ
تھی اور نہ ہی جزیرے کی انچارج جوزفین کی لاش۔ چنانچہ اس آبدوز
نے ارد گرد کا سمندر چیک کیا اور پھر انہوں نے ایک لانچ چیک کر لی۔
اس پر عمران اور جوزفین سوار تھے اور یہ لانچ بر بن کی طرف آ رہی
تھی۔ آبدوز نے مخصوص میزاںکل مار کر اس لانچ کو تباہ کر دیا اور اس
طرح اپنے طور پر وہ عمران اور جوزفین کو ہلاک کر کے واپس چلے
گئے۔ اس مرحلے پر کارگن اس کھیل میں داخل ہوئی۔ کارگن نے وی
آئی پی کا وہ پراجیکٹ چرا لیا تھا لیکن ان کے سامنے بھی وہی سائنسی
الجھن رکاوٹ بن گئی تھی۔ پھر کارگن کو اطلاع ملی کہ وی آئی پی نے
عمران کے ذریعے یہ الجھن دور کرائی ہے تو انہوں نے بھی عمران کو
تلash کرنا شروع کر دیا۔ وی آئی پی میں ان کے مجبوں نے پوری
تفصیل بتا دی تھی اور پھر ان کی تلاش کا رگر ثابت ہوئی۔ عمران کو
زخمی حالت میں سمندر میں ایک تختے پر لیتے ہوئے چیک کر لیا گیا اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پھر اسے وہاں سے بر بن کے دور دراز علاقے کے خفیہ ہسپتال میں لایا گیا۔ کیتھرین بر بن کی انچارج تھی۔ عمران کو تمیں روز بعد ہوش آیا تو کیتھرین نے اس سے بات چیت کی اور عمران کارگن کے لئے کام کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ چنانچہ کیتھرین نے اسے فارمولہ دیا جسے عمران نے حل کر دیا۔ کیتھرین اسے اس کام کے بدلتے میں آزاد کرنا چاہتی تھی لیکن کارگن ہیڈ کوارٹر نے عمران کو ختم کرنے کا حکم دے دیا اور اس کے ساتھ ہی ہیڈ کوارٹر نے اسے یہ بھی حکم دیا کہ عمران کو خفیہ طور پر سمندر میں اپنے جزیرے ماؤس پہنچایا جائے اور پھر وہاں اسے ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ کیتھرین نے اسے بے ہوش کیا اور پھر اسے ہیلی کاپڑ پر ماؤس جزیرے پر پہنچا دیا گیا۔ وہاں کیتھرین نے پہلے تو اسے گولی مارنی چاہی لیکن پھر ارادہ بدل دیا اور اس نے اس جزیرے پر موجود زیر زمین عمارت میں ایک طاکتور واٹر لیس بم رکھ دیا اور خود وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپڑ پر جزیرے سے کافی دور چلی گئی اور پھر بم کو ڈی چارج کر دیا گیا۔ اس طرح وہ عمارت اور عمران ختم ہو گئے۔ کیتھرین نے ہیلی کاپڑ پر واپس جا کر چینگ کی اور تسلی کر لینے کے بعد وہ واپس اپنے ہیڈ کوارٹر آگئی۔ جیرم نے پوری تفصیل بتا دی تو سوائے بلاشر کے باقی سب کے چہرے بری طرح گزر گئے۔

”کیا اس کیتھرین نے عمران کی لاش چیک کر لی تھی؟“— جویا نے ہونٹ بخستی ہوئے پوچھا۔

”کری ہو گی تو وہ واپس آئی ہے۔“— جیرم نے جواب دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تمہیں اس ساری تفصیل کا کیسے علم ہوا؟“— صدر نے جیرم سے پوچھا۔

”میرا مخبری کرنے کا دھنہ ہے اس لئے اس علاقے میں کام کرنے والی ہر تنظیم میں میرے مخبر موجود ہیں اور میں خود کیتھرین کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا ہوں اس لئے مجھے پوری تفصیل کا علم ہے۔ انہی تفصیلات سے تو مجھے بھاری رقمات ملتی ہیں۔“— جیرم نے جواب دیا۔

”کہاں ہے یہ جزیرہ۔ ہمیں وہاں لے چلو۔“— جویا نے کہا۔

”میں ساتھ نہیں جا سکتا اور نہ کارگن والے مجھے عبرتیک موت مار دیں گے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیل بتا رہتا ہوں تم خود وہاں جاؤ۔“— جیرم نے کہا۔

”مجھے بتاؤ کہاں ہے جزیرہ؟“— بلاشر نے پوچھا تو جیرم نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہو آپ لوگ تشریف رکھیں میں جیرم کو ساتھ لے کر واپس جاتا ہوں۔ جیرم کو معاوضہ دے کر فارغ کر دیتا ہوں اور پھر براہیلی کاپڑ لے کر واپس آؤں گا۔ اس کے بعد ہم اکٹھے اس جزیرے پر چلیں گے۔“— بلاشر نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم جاؤ۔ ہم یہاں تمہارا انتظار کریں گے لیکن جیرم کو معاوضہ ہم دیں گے۔ کتنا معاوضہ ہے؟“— جوانا نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

”ایک لاکھ ڈالر“۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

”جوZF۔ تمہاری جیب میں بڑی گذی موجود ہے وہ جیرم کو دے دو۔ لیکن جیرم اس بات کا خیال رکھنا اگر تمہاری دی ہوئی معلومات میں سے ایک بات بھی غلط ثابت ہوئی تو تمہارا انعام عبرتاک ہو گا۔“ جوانا نے کہا۔

”بلاشر مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ میں نے اس دھندے میں کبھی غلط بیانی نہیں کی۔ اول تو میں بتاتا نہیں ہوں لیکن جب بتاتا ہوں تو سب کچھ حقیقی ہوتا ہے اور یہ ساری معلومات ہی میں نے صرف بلاشر کے کہنے پر دی ہیں ورنہ آپ لوگوں کو میں جانتا بھی نہیں اور آپ کے لئے تو مجھے کچھ نہیں معلوم“۔۔۔ جیرم نے جواب دیا۔ جوزف نے اس دوران جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گذی نکال کر جیرم کی طرف بڑھا دی جسے جیرم نے جلدی سے لے کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ بلاشر کے ساتھ ہوٹل کے ہال سے باہر نکل گیا۔

”اس بار عمران کی اچھی درگت بنی ہے کہ مسلسل انغو ہو رہا ہے“۔۔۔ تنویر نے کہا۔

”میری تو سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ آخر عمران ان تنظیموں کے ہاتھوں اتنا بے بس کیوں ہو رہا ہے کہ ایک کے ہاتھ سے لکھتا ہے تو دوسری کے ہاتھ میں پھنس جاتا ہے“۔۔۔ جولیا نے تنویر کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے بار بار بے ہوش ہونے کی وجہ سے اس کے ذہن پر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”توی اثر ہو گیا ہو“۔۔۔ صدر نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے“۔۔۔ جولیا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں مس جولیا۔ بار بار بے ہوشی تو ایک لحاظ سے ہماری عادت بن چکی ہے۔ جتنی بار ایک مشن میں ہم لوگ بے ہوش ہوتے ہیں یا کئے جاتے ہیں اتنی بار شاید ہی کوئی آدمی پوری زندگی میں بے ہوش ہوتا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ اگر عمران کے ذہن پر کوئی اثر ہوتا تو پھر وہ اس سامنے الجھن کو کیسے دور کر دیتا جس کے لئے اسے انغو کیا گیا ہے اور جسے حل کرنے میں بڑے بڑے سامنے دان قاصر رہے ہیں“۔۔۔ کیپن شکلیل نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو جولیا کا ستا ہوا چہرے بے اختیار کھل اٹھا اور پھر اسی طرح کی باتوں میں نجات کتنا وقت گزر گیا کہ بلاشر ہوٹل میں داخل ہوا۔

”آئیے۔ ہیلی کاپڑ کا ا تنظام ہو گیا ہے“۔۔۔ بلاشر نے کہا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ بل ادا کیا۔ ہوٹل سے باہر آئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے ہیلی کاپڑ میں سوار آسمان کی بلندیوں پر سمندر کی طرف پرواز کر رہے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر بلاشر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹوں پر جوانا، جوزف، کیپن شکلیل، تنویر اور صدر موجود تھے۔

”مسٹر جوانا آپ نے اپنے ساتھیوں کا تعارف نہیں کرایا“۔ اچانک بلاشر نے کہا۔

"یہ میرے ساتھی نہیں ہیں میرے ماشر کے ساتھی ہیں اس لئے ان کا درجہ بھی ماشر جیسا ہی ہے اور میرے خیال میں اتنا تعارف ہی کافی ہے"۔۔۔ جوانا نے جواب دیا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"جوانا ہمارا ساتھی ہے مسٹر بلاشر۔ عمران اس کا ماشر ہو گا ہم نہیں"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"حقیقت یہ ہے مس جولیا کہ جوانا اس قدر تبدیل ہو گیا ہے کہ مجھے اب اس کے ماشر علی عمران سے ملنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے بس یوں سمجھنے کہ جیسے کوئی انتہائی وحشی آدمی یکخت انتہائی مہذب ہو گیا ہو۔ میں آپ کو صحیح کیفیت بیان نہیں کر سکتا"۔۔۔ بلاشر نے کہا اور سب نے اختریار ہنس پڑے۔

"یہ تو عمران ملے تو پتہ چلے گا کہ وہ کس طرح یہاں سے نکلا ہے اور مجھے یقین ہے کہ کوئی آسان اور سادہ سی ترکیب ہی ہو گی"۔ جولیا نے بڑے فخریہ لمحے میں کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں ہیلی کاپڑ پر دور دور تک علاقہ چیک کرنا چاہئے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آئیے کر لیتے ہیں۔ میں نے اس بار فیول ٹینک فل کرایا ہے"۔۔۔ بلاشر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپڑ پر سوار سمندر کی چینگ کرنے میں مصروف ہو گئے لیکن تقریباً دو گھنٹوں تک زمین پر اترتے ہی وہ سب تیزی سے نیچے اتر آئے۔ وہاں واقعی اس مسلسل چینگ کے باوجود انہیں عمران نظر نہ آیا اور جب ایک بار پھر فیول ختم ہونے کے قریب ہو گیا تو مجبوراً انہیں بے نیل و مرام واپس کر لبے کی صورت میں باہر آگری ہے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جانا پڑا۔

"اب کیا کیا جائے۔ کہاں تلاش کیا جائے عمران کو"۔۔۔ جولیا
نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"مسٹر بلاشر۔ آپ پلیز فیول مینک دوبارہ فل کرالیں۔ میرے ذہن
میں ایک آئندیا ہے اور میں اس آئندیے پر کام کرنا چاہتا ہوں"۔
کیپشن شکیل نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں"۔۔۔ بلاشر نے جواب دیا۔
"راہر۔ بلاشر کو رقم دے دو یہ خواہ مخواہ کیوں زیر بار ہوں"۔
جو لیا نے صدر کا فرضی نام لیتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس جولیا"۔۔۔ بلاشر نے کہا لیکن صدر
نے انھ کر بڑے نوٹوں کی گذی زبردستی بلاشر کے پسلو میں ڈال دی۔
"کیا آئندیا ہے تمہارے ذہن میں"۔۔۔ جولیا نے کیپشن شکیل
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اس جزیرے پر سمندری لہوں کے مخصوص بہاؤ کا تجزیہ
کیا ہے۔ ظاہر ہے یہاں عمران صاحب کے پاس کوئی لائق تو نہیں ہو گی
کہ وہ اپنی مرضی سے سفر کر سکیں اس لئے یقیناً وہ کسی ایسی خود ساختہ
کشتی میں جزیرے سے نکلے ہوں گے جو سمندری لہوں کے بہاؤ کے
رخ پر سفر کرتی ہوئی آگے بڑھے گی۔ میں نے جزیرے کے چاروں
اطراف کو چیک کیا ہے۔ تین اطراف میں ہم نے بہت دور تک چیکنگ
کی ہے کیونکہ ان اطراف میں چھوٹے بڑے جزیرے بھی موجود ہیں

لیکن جنوبی سمت میں ہم تھوڑی ہی دور گئے ہیں کیونکہ ادھر نزدیک کوئی
جزیرہ نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب جنوبی سمت ہی گئے ہو
اس لئے اب میں جنوبی سمت کو دور تک چیک کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے
یقین ہے کہ عمران صاحب کا کوئی نہ کوئی کلیو ہم حاصل کر لیں
گے"۔۔۔ کیپشن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جنوبی سمت میں تقریباً ڈریڈھ سو بھری میلوں تک کوئی جزیرہ نہیں
ہے اور پھر اس طرف سمندر خاصاً طوفانی ہے اس لئے ادھر اگر عمران
صاحب گئے ہوں گے تو اب میں کیا کوں۔ کچھ بھی ہو سکتا
ہے"۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

"بہر حال چیکنگ کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے"۔۔۔ کیپشن
شکیل نے کہا اور سب نے اثبات میں سر پلا دیئے۔ ظاہر ہے ویسے بھی
تو ان کے پاس آگے بڑھنے کا اور کوئی راستہ موجود نہ تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

اور پھر اس نے جلدی سے ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور انھایا
اور دو نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں۔ کیپشن بول رہا ہوں“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
بھاری آواز سنائی دی۔

”وو کسن بول رہا ہوں کیپشن۔ آپریشن روم سے۔ تھری ایکس
سکرین پر ایک عجیب منظر نظر آ رہا ہے۔ ایک تنخے پر کوئی آدمی چمٹا ہوا
بے حس و حرکت پڑا ہوا ہے۔ یہاں سے وہ تقریباً پچاس بھری میل کے
فاصلے پر ہے“۔۔۔ ادھیز عمر آدمی نے کہا۔

”تنخے پر آدمی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ علاقہ تو انتہائی طوفانی ہے۔
کون ہو سکتا ہے“۔۔۔ کیپشن نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔
”یہ تو اسے یہاں لانے پر ہی معلوم ہو سکتا ہے“۔۔۔ ادھیز عمر
نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے میں کشتی بھجوتا ہوں۔ تم کشتی والوں کی رہنمائی کرتے
رہنا“۔۔۔ کیپشن نے جواب دیا اور ادھیز عمر نے او کے کہہ کے
رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز کی سائیڈ سے لٹکا ہوا ہیڈ فون بک سے
نکال کر اپنے سر پر چڑھا لیا اور مشین کی ناب کو دوبارہ گھمانا شروع کر
دیا اور منظر تیزی سے سستتا چلا گیا۔ کچھ دریں بعد اس نے ایک تیز رفتار
کشتی کو سکرین پر دوڑتے ہوئے دیکھا۔

”ہیلو ہیلو۔ فرام بوٹ تھرین کالنگ“۔۔۔ ایک آواز اس کے
کانوں میں پڑی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھا ہوا ایک ادھیز عمر آدمی یکنہت بے
اختیار چونک پڑا۔ یہ ایک جدید ترین بھری جماز کا آپریشن روم تھا۔
یہاں ہر طرف چیکنگ مشینیں نصب تھیں جن پر موجود سکرینوں پر دور
دور تک سمندر کا منظر واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ یہ ایکریمین نیوی کا
جدید جنگی بھری جماز تھا جو مسلسل سمندر میں گشت کرتا رہتا تھا۔ اس
ادھیز عمر آدمی نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر مشین پر لگی ہوئی ایک ناب کو
گھمانا شروع کر دیا اور مشین کے درمیان لگی ہوئی سکرینوں میں سے
ایک پر نظر آنے والا منظر تیزی سے بڑا ہونا شروع ہو گیا۔ چند لمحوں
بعد سکرین پر ایک تنخہ پانی میں بہتا ہوا نظر آنے لگا جس پر ایک آدمی
اس طرح چمٹا ہوا ہے جیسے چھپکلی کسی چیز سے چھٹ جاتی ہے۔ اس
آدمی کے جسم میں کوئی حرکت نہ تھی۔

”اوہ۔ یہ کون ہے“۔۔۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا

”لیں۔ راجر اٹڈنگ یو“۔۔۔ اس ادھر عمر آدمی نے کہا۔

”رہنمائی کرو“۔۔۔ دسری طرف سے کہا گیا اور راجر نے اس کی رہنمائی کرنا شروع کر دی اور کشتی اس کی رہنمائی میں اپنا رخ موڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی اور پھر کچھ دیر بعد اس نے کشتی کو تختے کے قریب پہنچتے دیکھ لیا۔ تختے کو پہلے بک کیا گیا اور پھر اسے کشتی کے قریب لے آ کر کشتی میں موجود افراد نے تختے پر پڑے ہوئے آدمی کو انھا کر کشتی میں ڈالا اور تختے کو بک سے آزاد کر دیا۔

”کیا یہ زندہ ہے“۔۔۔ راجر نے پوچھا۔

”ہاں۔ زندہ تو ہے لیکن اس کی حالت بید خستہ ہے۔ شاید ہی نج سکے۔ کوئی ایشیائی لگتا ہے“۔۔۔ دسری طرف سے جواب دیا گیا۔ ”ایشیائی۔ حیرت ہے یہ یہاں کیا لینے آیا ہو گا“۔ راجر نے کہا۔

”دیکھو اگر زندہ نج گیا تو تب ہی معلوم ہو سکے گا“۔۔۔ دسری طرف سے کہا گیا اور راجر نے او کے کہہ کر مشین کا ایک بٹن آف کیا اور پھر سر سے ہیڈفون اتار کر اس نے بک میں لٹکایا اور سٹول سے انھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ عرشے پر پہنچ چکا تھا۔ جہاز پر اس دوران تقریباً سب کو اس آدمی کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا اور وہ سب حیرت سے ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ یہ آدمی کون ہو سکتا ہے۔ لیکن ظاہر ہے کسی کو بھی اس سوال کے جواب کا علم نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد بوٹ واپس پہنچ گئی اور پھر اس آدمی کو انھا کر جہاز پر لے آیا گیا اور پھر اسے فوری طور پر جہاز کے اندر بننے ہوئے ہسپتال

کے بیڈ پر پہنچا دیا گیا اور ڈاکٹروں نے اس کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کی شدید جدو جد کے بعد اس آدمی کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی۔

”اسے ابھی آرام کرنے دیں ورنہ یہ ختم ہو جائے گا۔ کم از کم دو گھنٹے“۔۔۔ ڈاکٹر نے کیپشن سے کہا اور کیپشن نے اثبات میں سرہلا دیا اور وہ ہسپتال کے کمرے سے نکل کر واپس اپنے آفس میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک آفس کا دروازہ کھلا اور جہاز کا سیکورٹی آفیسر رافائل تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر عجیب جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا ہوا رافائل۔ تم بہت پر جوش نظر آ رہے ہو“۔۔۔ کیپشن نے آنے والے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا کیپشن۔ یہ آدمی جسے جہاز پر لایا گیا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔ پاکیشیا کا مشور سیکرٹ ایجنٹ جس سے پوری دنیا کی مجرم تنظیمیں اور سیکرٹ ایجنٹس خوفزدہ رہتے ہیں“۔ رافائل نے جواب دیا اور کیپشن چونک پڑا۔

”علی عمران۔ کیا تم اسے پہچانتے ہو“۔۔۔ کیپشن نے حیرت بھرے لیجے میں کہا۔

”ہاں۔ میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ میں ایکریمین لاسٹر ایجنٹی میں کام کرتا رہا ہوں اور اس ایجنٹی کے تحت میں نے آنھ سال پاکیشیا میں گزارے ہیں۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں“۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

رافیل نے کہا۔

”اوہ۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو اس کی بیہاں اس طرح موجودگی کسی خطرے کا باعث ہو سکتی ہے۔“ کیپٹن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ ”بالکل ہو سکتی ہے۔ یہ چونکہ حد درجہ خطرناک آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی یہ حالت اور اس انداز میں جہاز پر آمد کسی خاص پلان کے تحت ہواں لئے ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا چاہئے۔“ رافیل نے کہا۔

”اوکے۔ میں ریڈ الرٹ کے آرڈر وے دیتا ہوں لیکن اگر تمہاری بات درست ہے تو پھر اس سے اصل حالات کیسے معلوم ہو سکیں گے۔“ کیپٹن شکلیں نے کہا۔

”یہ میرا کام ہے۔ میں اس سے سب کچھ معلوم کر لوں گا۔ تم بھر حال اردو گرد کے ماحول سے چوکنا رہنا۔“ رافیل نے کہا اور کیپٹن نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن یہ پوچھ گچھ میرے سامنے ہونی چاہئے۔ جب اسے ہوش آجائے اور یہ کچھ کہنے کے قابل ہو جائے تو مجھے تم نے اطلاع دینی ہے۔“ کیپٹن نے کہا اور رافیل نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر مڑ کر تیزی سے آفس سے باہر نکل گیا۔ کیپٹن نے پہلے تو آپریشن روم میں کال کر کے وہاں کے انچارج ذکسن کو اردو گرد کے علاقے پر نظر رکھنے کا حکم دیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے ایک خصوصی ساخت کے ٹرانسیسٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسیسٹر سے ٹوں ٹوں کی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

آوازیں نکلنے لگیں۔

”ہیلو ہیلو۔ کیپٹن اے ایس سی تھری کالنگ ہیڈ کوارٹر۔ اوور۔“ کیپٹن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ این سی ہیڈ کوارٹر انڈنگ یو۔ اوور۔“ چند لمحوں بعد ٹرانسیسٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”این سی ایس اے کے چیف مارشل سے میری بات کرو۔ اوور۔“ کیپٹن نے کہا۔

”ہیلو۔ مارشل انڈنگ۔ اوور۔“ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”کیپٹن مارس بول رہا ہوں فرام اے ایس سی تھری۔ ہمارا جہاز اس وقت بلیو لاکن سی میں گشت کر رہا ہے۔ ہم نے تنخے پر بے ہوش پڑے ہوئے ایک ایشیائی کو چیک کیا ہے اور اسے ہم جہاز پر لے آئے ہیں۔ اس وقت وہ جہاز کے ہسپتال میں ہے۔ جہاز کا چیف سیکورٹی آفیسر رافیل ایکریمین سیکرٹ ایجنٹی لاسٹر میں کام کرتا رہا ہے اور اس دوران وہ ایشیائی ملک میں بھی رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ سمندر سے ملنے والا ایشیائی پاکیشیائی ہے اور اس کا نام علی عمران ہے اور یہ انتہائی مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ میں نے سوچا آپ کو اطلاع کر دوں۔ شاید آپ اس میں دلچسپی لیں۔ اوور۔“ کیپٹن نے کہا۔

”کیا آپ کو یقین ہے کہ رافیل نے علی عمران کا نام ہی لیا ہے۔ اوور۔“ دوسری طرف سے مارشل کی حریت سے ڈوبی ہوئی آواز سنائی

”ہاں۔ کیوں آپ اسے جانتے ہیں۔ اور“۔۔۔ کیپشن نے چونک
کر کما۔

”اے کون نہیں جانتا کیپشن۔ اگر وہ واقعی وہی ہے تو پھر یوں بھجئے
کہ آپ نے اپنے جہاز میں ایتم بم رکھ لیا ہے۔ وہ دنیا کا خطرناک ترین
سیکرٹ ایجنسٹ ہے۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کیپشن
کے چہرے پر پریشانی اور خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں اسے بے ہوشی کے دوران ہی
ہلاک کرا رتا ہوں۔ اور“۔۔۔ کیپشن نے کہا۔

”نمیں۔ تم نے ایسا کوئی کام نہیں کرنا۔ میں خود تمہارے جہاز پر آ
رہا ہوں۔ میں خود عمران سے پوچھ گچھ کروں گا۔ البتہ تم نے اس
دوران انتہائی محاط رہنا ہے۔ اور“۔۔۔ مارشل نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ اور“۔۔۔ کیپشن نے
جواب دیا۔

”میں ایک گھنٹے کے اندر یہی کاپڑ کے ذریعے پہنچ رہا ہوں۔ اور
ایندہ آں“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو کیپشن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسیور آف کر
دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں وہ لمحات کسی فلم کے
سین کی طرح دوڑنے لگے جب وہ تنخے پر تھا اور تنخے خوفناک طوفانی
موجوں میں پھنس گیا تھا۔ اسے جزیرے سے نکلے ہوئے نجانے کتنا
وقت گزر گیا تھا اور بھوک اور پیاس سے اس کی حالت خاصی خستہ ہو
رہی تھی اور پھر طوفانی موجوں نے تنخے کو اس طرح اٹھا اٹھا کر پہنچنا
شروع کر دیا کہ عمران کے لئے تنخے پر نکلے رہنا تقریباً ناممکن ہو گیا تھا۔
چنانچہ وہ تنخے سے اس طرح چمٹ گیا جیسے چھپکلی کسی چیز سے چمٹ جاتی
ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر دھنڈ سی چھاتی چلی گئی اور
آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ یہ تھا کہ وہ اس سمندر
میں مچھلیوں کی خوراک بن جائے گا اور کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے
گا کہ وہ کمال گیا ہے۔ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ لیکن اب آنکھیں
کھلنے کے بعد جب اس کا شعور پوری طرح بیدار ہوا تو وہ اپنے آپ کو

ہسپتال کے کسی کمرے میں بیڈ پر پڑا ہوا دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کے لئے شگر گزاری کے کلمات ادا ہونے لگے جس نے ایک بار پھر اسے یقینی موت سے بچا لیا تھا۔ کمرے کی ساخت اور پھر اسکے ارتقاش سے وہ سمجھ گیا کہ وہ کسی بھری جہاز میں بننے ہوئے ہسپتال میں موجود ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ اسے بے ہوشی کے عالم میں کسی بھری جہاز کے عملے نے دیکھ کر بچا لیا ہے۔ وہ انٹھ کر بیٹھ گیا لیکن اسی لمحے کرے کا دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ ڈاکٹر ایکریمین تھا۔ ڈاکٹر نے جب اسے بیڈ پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

”آپ کو ہوش آگیا ہے جناب۔ آپ واقعی بیجد خوش قسمت آدمی ہیں کہ ایک یقینی موت سے بچ گئے ہیں“۔۔۔ ڈاکٹر نے سرت بھرے لبھے میں کہا اور پھر اس نے عمران کو دوبارہ بیڈ پر لٹا کر اس کا معاشرہ کرنا شروع کر دیا۔

”شکریہ ڈاکٹر۔ لیکن کیا یہ ایکریمین جہاز ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”جی ہاں۔ یہ ایکریمین گشتی جہاز ہے اے ایس سی تھری آپریشن روم کی سکرین پر آپ کو پچاس بھری میل دور ایک تختے سے چھٹے ہوئے دیکھا گیا تو ایک بوٹ بھیجی گئی اور آپ کو یہاں جہاز پر لاایا گیا۔ آپ کی حالت بیجد خستہ تھی۔ ہم تو آپ کو دیکھ کر ناامید ہو گئے تھے لیکن آپ کی قوت مدافعت واقعی حیرت انگیز ہے کہ جیسے ہی آپ کا

غلام شروع کیا گیا آپ کی حالت سنجھلتی چلی گئی اور اب آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ ویسے کیا آپ واقعی انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں“۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”سیکرٹ ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات“۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر مسکرا دیا۔

”جہاز کے چیف سیکورٹی آفیسر رافائل کا کہنا ہے کہ آپ کا نام علی عمران ہے اور آپ پاکیشیائی ہیں اور دنیا کے انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ رافائل ایک ایکریمین سیکرٹ ایجنٹی میں کام کرتا رہا ہے اور اس سلسلے میں وہ کئی سالوں تک پاکیشیائی میں رہا ہے۔ پھر ایکریمین نیوی کی پیشہ سیکرٹ ایجنٹی کا چیف مارشل بھی خصوصی طور پر آپ سے پوچھ گئے کے لئے جہاز پر آیا ہے۔ اب جب میں جا کر انہیں آپ کے ہوش میں آنے کے متعلق بتاؤں گا تو وہ یہاں آ جائیں گے لیکن آپ کے چہرے کی معصومیت اور سادگی تو بتا رہی ہے کہ آپ بیجد سیدھے سادھے آدمی ہیں“۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔

”اس تعریف کا شکریہ ڈاکٹر۔۔۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام ڈاکٹر ماٹیکل ہے“۔۔۔ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”ڈاکٹر ماٹیکل۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ میں پاکیشیائی ہوں لیکن یہ بات غلط ہے کہ میں خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہوں البتہ یہ بات درست ہے کہ میں پاکیشیائیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا رہتا ہوں۔ کیا آپ میرا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ایک کام کریں گے"۔ عمران نے کہا۔

"کون سا کام" ڈاکٹر نے چونکر کہا۔

"رافیل اور مارشل کو میرے ہوش میں آنے کی اطلاع دینے سے پہلے کیا آپ مجھے ایک لانگ ریچ ٹرانسیور میا کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کا مجھ پر احسان ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر عمران۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ یہاں لانگ ریچ ٹرانسیور رافیل کے پاس ہی ہے یا آپ یعنی روم میں ہے اس لئے اگر میں چاہوں بھی سبی تو بھی آپ کی فرماںش پوری نہیں کر سکتا"۔ ڈاکٹر نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ شکریہ"۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران دراصل چاہتا تھا کہ اپنے ساتھیوں سے رابطہ کر کے انہیں کم از کم اپنے متعلق اطلاع کر دے لیکن ظاہر ہے ابھی ایسا ممکن نہ تھا۔ بہر حال اسے اطمینان تھا کہ ایکریمین نیوی یا حکام کے ساتھ تو اس کا کوئی جھگڑا نہیں ہے اور نہ ہی وہ ان کے خلاف کسی مشن پر کام کر رہا ہے اس لئے ظاہر ہے وہ اسے واپس بھجوادیں گے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے اور ان میں سے جو آدمی آگے تھا اسے دیکھ کر عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ اسے اچھی طرح جانتا تھا۔ یہ مارشل تھا۔ ایکریمیا کا ایک معروف ایجنت۔ جب پہلے ڈاکٹر نے مارشل کا نام لیا تھا تو عمران کے ذہن میں اس آدمی کے بارے میں خیال تو آیا تھا لیکن اب اسے دیکھ کر وہ پہچان

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گیا تھا کہ یہ وہی مارشل ہے۔

"ہیلو علی عمران۔ تم کم از کم مجھے تو اچھی طرح پہچانتے ہو گے۔ نئی زندگی مبارک ہو"۔ مارشل نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "اوہ۔ تو تم ہو مارشل۔ مبارک باد کا شکریہ۔ ویسے جب ڈاکٹر نے میرے سامنے مارشل کا نام لیا تو میں حقیقتاً بید خوفزدہ سا ہو گیا تھا کہ میرے تصور میں بڑی بڑی موچھیں، لمبا سا خاکی کوٹ، سر پر پی کیپ اور ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا بردار آگیا تھا"۔ عمران نے بیڈ سے اترتے ہوئے کہا تو مارشل بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ رافیل ہے۔ اس جہاز کا چیف سیکورٹی آفیسر۔ اس نے تمہیں پہچانا تھا"۔ مارشل نے بڑے گر جوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر رافیل نے بھی مصافحہ کیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہاں کی بجائے میرے آفس میں بیٹھ کر اطمینان سے بات چیت کریں۔ کیا تم چل سکتے ہو"۔ مارشل نے کہا۔

"پانی پر چلنے تو ابھی تک نہیں آیا البتہ جہاز پر تو چل سکتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا اور مارشل ایک بار پھر ہنس پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس نما کمرے میں پہنچ گئے۔ وہاں جہاز کا کیپین بھی موجود تھا اور مارشل نے کیپین سے بھی عمران کا تعارف کرایا۔

"کیا آپ مجھے پانی پلو سکتے ہیں۔ نجانے کتنے گھنٹوں سے میں نے پانی نہیں پیا"۔ عمران نے کہا تو کیپین نے اتنر کام کا رسیور انھا کر

کسی کو شراب لانے کے لئے کہا۔

”ارے ارے۔ پلیز میں شراب نہیں پیتا۔“ — عمران نے اسے روکتے ہوئے کہا تو کیپن کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن بہر حال اس نے سادہ پانی لانے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی کافی کا بھی آرڈر دے دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد پانی اور کافی سرو کر دی گئی۔ عمران نے منزل واٹر کی پوری بوتل حلق سے اتار لی اور پھر اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ گوڈاکڑوں نے اسے گلوکوز لگا کر اس کے جسم میں پانی کی کمی کی حد تک ختم کر دی تھی لیکن اس کے باوجود پانی پینے سے عمران کو بڑا سکون محسوس ہو رہا تھا۔

”کیا اب تم ہمیں تفصیل سے بتاؤ گے کہ تم اس طرح تختے پر کیسے سمندر میں بھلک رہے تھے۔ کیا مشن تھا تمہارا۔“ — مارشل نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”مشن زندگی بچانا تھا اور تختہ ایک ویران جزیرے سے ہاتھ لگ گیا تھا۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دیکھو عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کون ہو اور کیا حیثیت رکھتے ہو اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سے یہاں صرف اس لئے نہ آئے ہو گے کہ تختے پر لیٹ کر اس طرح سمندر کی سیر کرو۔ ظاہر ہے تمہارے اس طرح ملنے پر ہمارے ذہنوں میں بے شمار سوالات پیدا ہو گئے ہیں اور ان سوالات کی وجہ سے مجھے اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے خود یہاں آنا پڑا ہے۔ رافیل نے تمہیں پہچان لیا تھا اس لئے کیپن

نے ایکریمین نیوی ہیڈ کوارٹر میں تمہاری جہاز پر آمد کی اطلاع دے دی ہے اس طرح یہ اطلاع ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک پہنچ چکی ہے اور وہ سب اس طرح اچانک تمہاری جہاز پر آمد پر پریشان ہیں اور مجھے واپس جا کر انہیں مطمئن کرنا ہو گا اس لئے پلیز تم مجھے سب کچھ بتا دو۔“ — مارشل نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”ایک تنظیم ہے وہی آئی پی۔ دوسری تنظیم ہے اولڈ فورٹ اور تیسرا تنظیم ہے کارگن۔ کیا تم ان تنظیموں کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟“ — عمران نے کہا تو مارشل بے اختیار چونک پڑا۔

”وہی آئی پی کے بارے میں تو سنا ہوا ہے کہ یہ بین الاقوامی سطح کی تنظیم ہے اور سائنسی ایجادات اور انتہائی جدید ترین اسلائے کو ڈیل کرتی ہے لیکن باقی دو کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہے مگر تمہارا ان سے کیا تعلق ہے؟“ — مارشل نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ اس دوران رافیل نے کافی تیار کی اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے، ایک مارشل اور ایک کیپن کے سامنے رکھ کر ایک پیالی اپنے سامنے رکھ لی۔

”شکریہ۔“ — عمران نے کہا اور پیالی انھا کر اس نے کافی کا گھونٹ لیا اور پھر پیالی میز پر رکھ دی۔

”مارشل۔ میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتا دیتا ہوں۔ یقین کرنا یا نہ کرنا یہ تمہاری مرضی ہے لیکن چونکہ نہ ہی میں کسی مشن پر ہوں اور نہ ہی ایکریمیا کے خلاف کام کر رہا ہوں بلکہ اس بار میں خود مشن

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں استعمال کیا گیا ہوں اس لئے میں کوئی چیز چھپاؤں گا نہیں۔ ہوا یہ کہ مجھے رات کو سوتے ہوئے میرے فلیٹ سے بے ہوش کر کے انداز کیا گیا ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں ایک جزیرے پر تھا جس کا نام مجھے ناخنی بتایا گیا۔ میں وہاں اکیلا تھا۔ وہاں ایک ٹرانسیور موجود تھا۔ وہی آئی پی نامی کسی تنظیم کا سیکشن چیف ہے اور اس نے مجھے انداز کرایا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس تنظیم کی لیبارٹریاں ہیں جہاں جدید ترین اسلجے پر کام ہوتا ہے اور بڑے بڑے سائنس دان ان لیبارٹریوں میں کام کرتے ہیں۔ ان سائنس دانوں نے ایک ماہہ دریافت کیا ہے جس کا نام انہوں نے تنظیم کے نام پر وی آئی پی رکھا ہے۔ وہی آئی پی ماہہ میں تو انہی کا لاحدہ ذخیرہ ہے۔ ایسا ذخیرہ جسے جس قدر خرچ کیا جائے خرچ نہیں ہوتا۔ اس طرح اگر اس ماہہ سے اسلجہ تیار کیا جائے تو یہ اسلجے کے بڑے بڑے گوداموں سے زیادہ قیمتی ہو گا کیونکہ اس کی تو انہی خرچ ہونے کے باوجود خرچ نہیں ہوتی۔ مثلاً وہی آئی پی ماہے کو کسی گن میں استعمال کیا جائے تو اس گن کو جس قدر چاہے استعمال کروں کامیگزین مسلسل اور ہمیشہ کام کرتا رہے گا لیکن اس ماہے کو اسلجے میں استعمال کرنے میں ایک سائنسی رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی جسے کوئی سائنس دان حل نہیں کر سکتا۔ پھر نجاتی اس پر ائمہ کو کیسے اس بات کا پتہ چلا یا اس نے معلوم کر لیا کہ پوری دنیا میں صرف میں ہی ایک ایسا آدمی ہوں جو اس رکاوٹ کو دور کر سکتا ہوں۔ چنانچہ اس نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اس جزیرے پر ایک عورت جس کا نام ڈیکی تھا، کو وہ فارمولادے کر میرے پاس بھیجا۔ میں نے جب اس فارمولے کو چیک کیا تو اس میں واقعی ایک سائنسی رکاوٹ موجود تھی لیکن یہ رکاوٹ الیکٹریکی تھی جسے انتہائی آسانی سے حل کیا جا سکتا تھا۔ میں حیران تھا کہ اس رکاوٹ کو دور کرنے کا فارمولادے سرے سائنس دانوں کے ذہن میں کیوں نہیں آیا۔ بہر حال میں نے اسے حل کر دیا تو وہ عورت فارمولے کے رکاوٹ کی ایک سائینٹ پر گئی۔ میں سوچ رہا تھا کہ شاید اسے لینے کے لئے کوئی لائنچ آئے گی تو میں اس پر قبضہ کر لوں گا لیکن وہ عورت اچانک غائب ہو گئی۔ میں بیجد حیران ہوا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہاں وہی آئی پی کی کوئی آبدوز موجود تھی جس کے ذریعے وہ عورت چلی گئی اور میں اس جزیرے پر موجود عمارت میں اکیلا رہ گیا۔ پھر اچانک اس عمارت کو میرزا ملکوں سے تباہ کر دیا گیا۔ میں اس وقت اتفاقاً عمارت سے باہر آیا ہوا تھا اس لئے فتح گیا لیکن اب وہاں سے نکلنا میرے لئے مسئلہ بن گیا۔ بہر حال میں نے اوہرا اوہر سے لکڑیاں اکٹھی کیں اور ان کی مدد سے ایک چھوٹی سی کشتی بنائی اور پھر اس کشتی کے ذریعے میں اس جزیرے سے نکل کھڑا ہوا۔ یہ کشتی مجھے ایک اور جزیرے پر لے گئی۔ وہاں اچانک مجھے بے ہوش کر دیا گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو وہاں ایک عورت جوزفین موجود تھیں۔ اس نے بتایا کہ اس جزیرے کا تعلق سمنگنگ سے متعلق ایک تنظیم اولڈ فورٹ سے ہے اور چونکہ وہی آئی پی نے مجھے موت کے گھاث اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے وہ بھی

مجھے ہلاک کر دے گی ورنہ اگر وہ آئی پی کو پتہ چل گیا تو وہ اولڈ فورٹ کا بھی خاتمہ کر دے گی۔ جوزفین نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے اب میں اتنا بھی گیا گزرا نہ تھا کہ اس عورت کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتا۔ چنانچہ جزیرے پر موجود اس کے ساتھیوں کو میں نے ہلاک کر دیا اور پھر وہاں سے اس جوزفین کو ساتھ لے کر ایک لانچ میں چل پڑا۔ ہماری منزل بر بن تھی کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور لانچ تباہ ہو گئی۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں ایک ہسپتال کے بیڈ پر تھا۔ اسکی عورت کی تھرین موجود تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا تعلق ایک تنظیم کارگن سے ہے اور کارگن بھی اس وی آئی پی فارمولے پر کام کر رہی تھی۔ اس نے بھی مجھے سے وعدہ کیا کہ اگر میں اس سائنسی رکاوٹ کو دور کر دوں تو وہ مجھے آزاد کر دے گی۔ چونکہ مجھے اس سائنسی فارمولے سے کوئی دچکپی نہ تھی اس لئے میں نے دوبارہ اس پر کام کیا اور اسے حل کر دیا۔ پھر مجھے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں ایک بار پھر ایک جزیرے پر تھا۔ اس جزیرے میں اندر گراونڈ عمارت تھی۔ کیتھرین بھی وہاں موجود تھی اس نے نجانے کیوں مجھے براہ راست ہلاک کرنے کی بجائے ایک واٹرلیس کنٹرول بم کے ذریعے اس عمارت کو تباہ کر دیا تاکہ میں بھی ہلاک ہو جاؤں لیکن شاید قدرت کو میری زندگی مقصود تھی اس لئے میں ایک بار پھر بچ گیا۔ وہاں سے نکلنے کے لئے میرے پاس کوئی چیز نہ تھی البتہ ایک تختہ مجھے وہاں ساحل پر پڑا مل گیا اور پھر اللہ کا نام لے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کر میں اس تختے پر بیٹھا اور وہاں سے نکل کھڑا ہوا۔ پھر تختہ طوفانی لہروں میں پھنس گیا۔ میں تختے سے چھٹ گیا اور پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو میں یہاں ہسپتال کے بیڈ پر تھا اور اب آپ حضرات کے سامنے موجود ہوں۔”۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور مارشل، رافیل اور کیپن کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”واقعی تم خوش قسم ترین انسان ہو کہ اس قدر خوفناک حادثات سے زندہ بچ گئے ہو۔ بہر حال جو کچھ تم نے بتایا ہے میں اس کی تحقیقات کراؤں گا اس کے بعد تمہیں واپس جانے کی اجازت دے دی جائے گی۔”۔ مارشل نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یہ تو ہو سکتا ہے کہ آپ میری ٹرانسیور پر میرے ساتھیوں سے بات کراؤں۔ وہ میری گشادگی پر بید پریشان ہوں گے۔”۔ عمران نے کہا۔

”سوری عمران۔ جب تک یہ ساری باتیں کنفرم نہ ہو جائیں اس وقت تک ایسا ممکن نہیں ہے۔ تم فکر نہ کرو ہم صرف چند گھنٹوں میں یہ سب کچھ کنفرم کر لیں گے۔ تب تک تم آرام کرو۔”۔ مارشل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کیپن اور رافیل۔ آپ دونوں عمران صاحب کے آرام کا خیال رکھیں گے۔”۔ مارشل نے رافیل اور کیپن سے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”آئیے عمران صاحب۔ میں آپ کو ایک کرے میں لے چلوں تاکہ آپ وہاں آرام کر سکیں۔“ — رافیل نے کہا اور عمران سرہلا تا ہوا اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک کرے میں موجود تھا۔ کرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔ وہاں بیٹھ دبھی موجود تھا اور کریاں بھی۔ عمران ایک کری پر بینٹھ گیا۔ اسے اب زیادہ فکر نہ تھی کیونکہ وہ کسی بھی وقت یہاں پھویشن کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ بہر حال اب وہ محفوظ تھا اس لئے وہ مطمئن بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن ابھی اسے وہاں بیٹھنے ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک کھٹک کی آواز سن کر عمران تیزی سے مڑا۔

”ہیلو عمران۔ میں مارشل بول رہا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں ہوش آگیا ہے۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تم اس وقت ایک ایسی جگہ پر موجود ہو جہاں سے تم کسی طور پر بھی ہماری مرضی کے بغیر باہر نہ جاسکو گے البتہ یہاں اس عمارت میں جسے ہم زیر دروم کہتے ہیں تمہیں کھانے پینے کی ہر چیز میا کر دی گئی ہے۔ یہاں ایک لا بیسری بھی ہے جس میں تمہارے مطلب کی کتب و افر تعداد میں موجود ہیں۔“

تمہیں یہاں اس وقت تک رہتا ہو گا جب تک کہ ہم وی آئی پی اور کارگن سے وی آئی پی مادے کا فارمولہ حاصل نہیں کر لیتے اور ان دونوں تنظیموں کا خاتمہ نہیں کر دیتے۔ اس کے بعد اس فارمولے کا اس کا شعور جاتا چلا گیا اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی اس نے لاشوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر بینٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے ادھراً اوہر دیکھا۔ وہ تھا تو ایک آرام وہ انداز میں بجے ہوئے بیڈ روم میں لیکن یہ وہ کمرہ نہ تھا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جس میں رافیل اسے چھوڑ کر گیا تھا اور کرے میں وہ مخصوص ارتعاش بھی موجود نہ تھا جو بھری جہاز کے کمروں میں محسوس ہوتا تھا۔ فرش پر قالین بچھا ہوا تھا اور میز کے ساتھ ساتھ کریاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے اپنے جسم کو دیکھا تو اس کے جسم پر عامی شرت اور پتلون تھی اور اس کے جوتے بھی موجود نہ تھے۔ بیڈ کے نیچے روڈ کے سلیپر رکھے ہوئے تھے۔ عمران تیزی سے نیچے اترنا اور سلیپر پن کروہ کرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک کھٹک کی آواز سن کر عمران تیزی سے مڑا۔

”ہیلو عمران۔ میں مارشل بول رہا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں ہوش آگیا ہے۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تم اس وقت ایک ایسی جگہ پر موجود ہو جہاں سے تم کسی طور پر بھی ہماری مرضی کے بغیر باہر نہ جاسکو گے البتہ یہاں اس عمارت میں جسے ہم زیر دروم کہتے ہیں تمہیں کھانے پینے کی ہر چیز میا کر دی گئی ہے۔ یہاں ایک لا بیسری بھی ہے جس میں تمہارے مطلب کی کتب و افر تعداد میں موجود ہیں۔“

تمہیں یہاں اس وقت تک رہتا ہو گا جب تک کہ ہم وی آئی پی اور کارگن سے وی آئی پی مادے کا فارمولہ حاصل نہیں کر لیتے اور ان دونوں تنظیموں کا خاتمہ نہیں کر دیتے۔ اس کے بعد اس فارمولے کا جائزہ ایکر بین سائنس دان لیں گے۔ تمہیں یہاں اس لئے پابند کیا جا رہا ہے کہ اگر فارمولے کے سلسلے میں تمہاری مدد کی ضرورت پڑے تو تم سے مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ اگر ضرورت نہ پڑی تو پھر تمہیں

آزاد کر دیا جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو گے۔ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو سامنے الماری میں ایک پیش نہایت کاڑانسیٹر موجود ہے تم اس کا بٹن آن کر دینا تمہاری مجھ سے بات ہو جائے گی اور تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو گی وہ مسیا کر دی جائے گی۔ گذبائی۔۔۔۔۔ مارشل کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چٹک کی آواز کے ساتھ ہی پیکر آف ہو گیا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس الماری کی طرف بڑھ گیا جس کی نشاندہی مارشل نے کی تھی۔ فریکونسی کا تھا۔ عمران نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

”یہ۔ مارشل بول رہا ہو۔ اور۔۔۔۔۔ بٹن دبئے کے چند لمحوں بعد مارشل کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہو مارشل۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ تم یا تمہارے اعلیٰ حکام مجھے میری مرضی کے بغیر یہاں پابند نہیں کر سکتے اس لئے تمہاری اور تمہارے اعلیٰ حکام کی بہتری اسی میں ہے کہ تم اس قید خانے کا دروازہ خود ہی کھول دو۔ ورنہ اگر میں نے اسے توڑ دیا تو پھر تم بھی زندہ نہ رہو گے اور نہ ہی تمہارے اعلیٰ حکام۔ اور۔۔۔ عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”ناراض ہونے کی ضرورت نہیں عمران۔ مجھے احساس ہے کہ تمہارے کیا جذبات ہوں گے لیکن ہم تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے۔ ہم تو تمہارا تعاون چاہتے ہیں۔ ویسے اس جگہ سے تم کسی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

صورت بھی باہر نہیں جا سکتے۔ اس لئے یہ بات ذہن سے نکال دو۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جلد از جلد وہ فارمولہ حاصل کر لیں۔ اس کے بعد ہم خود تمہیں آزاد کر دیں گے۔ اور۔۔۔۔۔ مارشل نے کہا۔

”پھر مجھے ایک لانگ رینچ ٹرانسیٹر مسیا کر دو تاکہ میں اپنے ساتھیوں سے رابطہ کر لوں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے ہوت چباتے ہوئے کہا۔

”سوری عمران۔ جب تک ہم پوری طرح مطمئن نہ ہو جائیں اس وقت تک ہم تمہیں کسی سے رابطے کی اجازت نہیں دے سکتے کیونکہ اس طرح تمہارے ساتھی بھی یہاں پہنچ کر تمہیں آزاد کر سکتے ہیں۔

اور اینڈ آل۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹرانسیٹر آف کر دیا۔ پھر الماری بند کر کے وہ مڑا اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تحوڑی دیر بعد وہ اس چھوٹی سی عمارت کے ہر حصے کو چیک کر چکا تھا۔ یہ عمارت کسی بلبلے کے سے انداز میں تغیر کی گئی تھی۔ اس میں اس کی سولت کا ہر سامان مسیا کر دیا گیا تھا۔ لا بہری بھی موجود تھی۔ کھانے پینے کا سامان اور پانی بھی وافر مقدار میں موجود تھا۔ با تھہ روم میں بھی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی لیکن اس عمارت میں نہ کوئی دروازہ تھا اور نہ کوئی روشن داں اور نہ کھڑکی۔ بجلی کا نظام بھی خفیہ تھا اور ہوا بھی کسی خفیہ نظام کے تحت ہی اندر آ رہی تھی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ واپس بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب یہاں سے نکلنے کی کوئی ترکیب سوچنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کسی سکرین پر

اس کی حرکات کو چیک کیا جا رہا ہے کیونکہ اس کے ہوش میں آتے ہی
مارشل نے اس سے بات کی تھی اور اسے کہا تھا کہ وہ اسے دیکھ رہا
ہے۔ عمران کری پر بیٹھ گیا اور اس نے کمرے کی دیواروں اور چھت
کا جائزہ لینا شروع کر دیا تاکہ اس الیکٹرونک آئی کو چیک کر سکے جس کی
وجہ سے اسے سکرین پر دیکھا جا رہا ہے لیکن باوجود کوشش کے وہ اس
الیکٹرونک آئی کو تلاش نہ کر سکا تو اس نے اس انداز میں سر جھکا جیسے
اس نے تلاش ترک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو اور پھر آنکھیں بند کر کے
اس نے کری کی اوپری نشت سے سر نکار دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بر بن کے ایک ہوٹل کے کمرے میں جولیا اور اس کے ساتھیوں
کے ساتھ جوزف اور جوانا بھی موجود تھے۔ ان سب کے چہرے
تھے ہوئے تھے کیونکہ وہ سرتوز کوشش کے باوجود عمران کا سراغ نہ لگا
سکتے تھے۔ بلاشر انہیں یہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا اور وعدہ کر گیا تھا
کہ وہ اپنے طور پر عمران کو تریس کرنے کی کوشش کرے گا اور اگر
اسے کوئی کمیو مل گیا تو وہ اسیں اطلاع کروے گا لیکن انہیں معلوم تھا
کہ اب یہ کام بلاشر کے بس کا نہیں رہا۔

”میرا خیال ہے کہ چیف سے بات کر لی جائے“۔۔۔ جولیا نے کہا
اور اس کے ساتھی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور انھیا
اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بھن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر
انگوائری کے تمہڑا اکل کر دیئے۔

”یہ انگوائری پنیر“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی تواز

سنائی دی۔

کرنا ہے۔ تم نے جس علاقے میں عمران کو تلاش کیا ہے اس علاقے میں ایکریمین نیوی کے جہاز بھی کشت کرتے رہتے ہیں ہو سکتا ہے کہ عمران کو کسی ایسے ہی جہاز نے چیک کر لیا ہو اور وہ ان کی قید میں ہو یا بے ہوشی کے عالم میں ہو۔ بر سن میں ایکریمین نیوی کا ایک بیکشن ہیڈ کوارٹر موجود ہے جسے سب میرن سب ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تمہیں وہاں سے عمران کا کوئی کلیو مل جائے۔ چیف نے کہا۔

”یہ سر۔ ہم معلوم کرتے ہیں۔“ جولیا نے صرت بھرے لبجے میں کہا۔ چیف کے کتف پر اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ماہی کی اتھاہ تار کیوں میں امید کی مشعل روشن ہو گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔ ”چیف نے واقعی درست بات کی ہے۔ ہمیں خود اس کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔“ کیپن شکیل نے کہا۔

”یہ تو چیف کی خوبی ہے کہ وہ ہر اس پسلو کو مد نظر رکھتا ہے جسے ہم نظر انداز کر جاتے ہیں۔“ تھور نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”میرا خیال ہے میں جولیا کے بلاشر سے کہا جائے کہ وہ اس بارے میں معلومات حاصل کرے۔ وہ زیادہ آسانی سے یہ سب کچھ کر لے گا۔“ جوانا نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن کہیں وہ ہماری وجہ سے نگز نہ ہو رہا ہو۔“ جولیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پاکیشیا کے دار الحکومت کا رابطہ نمبر چاہئے۔“ جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نمبرز بتا دیئے گئے تو جولیا نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

”اس میں لاوڈر کا بٹن موجود ہے۔ اسے پر لیں کر دیں۔“ صدر نے کہا تو جولیا نے سر ہلاتے ہوئے لاوڈر کا بٹن پر لیں کر دیا اور پھر تیزی سے نمبرڈاکل کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکشو۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکشو کی آواز سنائی دی۔ ”جولیا بول رہی ہوں باس۔“ بر سن سے ”۔“ جولیا نے کہا۔ ”کیا رپورٹ ہے۔“ چیف نے اسی طرح سرد لبجے میں پوچھا تو جولیا نے اپ تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم عمران کی تلاش میں ناکام رہے ہو۔“ ایکشو کا لبجے مزید سخت ہو گیا تھا۔

”ہم نے عمران کو تلاش کرنے کی ہر لحاظ سے سروڑ کوشش کی ہے چیف۔ لیکن اب آگے کسی قسم کا کوئی کلیو موجود نہیں ہے۔“ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران نے ابھی تک نہ کوئی رابطہ کیا ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے کسی قسم کی کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران واقعی خاص حالات کا شکار ہو چکا ہے۔ لیکن بھر حال اسے تلاش

نے کہا۔

"ارے نہیں جس جو لیا۔ بلاشر میرا ایسا دوست ہے جو میرے لئے جان بھی دے سکتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ مخالف نیم میں ہونے کے باوجود ہمارے ساتھ اس طرح کام کر رہا ہے جیسے ہماری تنظیم کا رکن ہو"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"اوے کے۔ پھر اس سے بات کرو"۔۔۔ جو لیا نے کہا اور جوانا نے اٹھ کر فون کا رسیور رکھ دیا اور پھر آدھا گھنٹہ گزرنے سے بھی پہلے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور جوانا نے اٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"بلاشر بول رہا ہوں۔ میں نے تمہارے ماشر کا کھوج لگالیا ہے لیکن آواز سنائی دی۔

"بلاشر سے بات کراو۔ میں اس کا دوست جوانا بول رہا ہوں"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"یہ سر۔ ہولد آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ بلاشر بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد بلاشر کی آواز سنائی دی۔

"جوانا بول رہا ہوں بلاشر۔ تمہارے ذمہ ایک کام لگانا چاہتا ہوں۔ یہاں ایکریکین نیوی کا سب ہیڈ کوارٹر ہے نتے سب میرن سیکشن ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے۔ تھیں معلوم ہے نان"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن وہاں کیا کرنا ہے"۔۔۔ بلاشر کے لمحے میں حیرت تھی۔

"ہو سکتا ہے کہ ماشر کو ایکریکین نیوی کے کسی جہاز نے پچا کر کسی ہسپتال پہنچا دیا ہو یا ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ قید کر لیا ہو کیونکہ ایکریکین بھی ماشر سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ کیا تم وہاں سے حقیقی معلومات حاصل کر سکتے ہو"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"وہاں کیوں نہیں۔ وہاں میرا ایک گمرا دوست موجود ہے۔ میں ابھی آدھے گھنٹے بعد تمہیں فون کرتا ہوں"۔۔۔ بلاشر نے کہا تو جوانا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر آدھا گھنٹہ گزرنے سے بھی پہلے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور جوانا نے اٹھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"بلاشر بول رہا ہوں۔ میں نے تمہارے ماشر کا کھوج لگالیا ہے لیکن یہ بات فون پر بتانے کی نہیں ہے۔ میں خود آرہا ہوں۔ میں نے فون اس لئے کیا تھا کہ معلوم کر سکوں کہ تم ہو مل میں موجود ہو یا نہیں"۔۔۔ بلاشر کی آواز سنائی دی۔

"جلدی آؤ"۔۔۔ جوانا نے انتہائی بے چین سے لمحے میں کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو جوانا نے رسیور رکھ دیا چونکہ لاڈر کا بٹن پہلے ہی دیا ہوا تھا اس لئے بلاشر کی بات سب نے سن لی تھی اور سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ چیف کا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے۔ عمران ایکریکین نیوی کی تحویل میں ہے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن معاملات کچھ پراسرار لگ رہے ہیں ورنہ ایک تو بلاشر اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

قدر محتاط نہ ہوتا کہ فون پر بات کرنے سے بھی گریز کرتا اور دوسرا عمران صاحب بھی آسانی سے وہاں سے فون یا ٹرانسیور پر رابطہ ضرور کرتے۔ کیپشن شکلیل نے کہا اور سب کے کھلے ہوئے چہرے اس کی بات سن کر ایک بار پھرست سے گئے۔

”جوZF۔ تم مسلسل خاموش ہو۔ کیا بات ہے؟“۔۔۔ جوانا نے اچانک جوزف سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر پھریلی سنجیدگی طاری نظر آ رہی تھی۔

”باس پر کالی آنکھوں اور سرخ کلاغی والی اس گدھ کا سایہ پڑ گیا ہے جو صرف رات کو اڑتی ہے اور جس کی ازان انتہائی گھنے جنگلوں میں پائی جانے والی ابلقی ہوتی دلدلوں پر ہوتی ہے؟“۔۔۔ جوزف نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا اور سب ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔

”تو پھر“۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کالی آنکھیں اور سرخ کلاغی والی اس گدھ کا سایہ جس پر پڑ جائے وہ باقی ساری عمر گھستا رہتا ہے۔ مسلسل گھستا رہتا ہے اور بس بھی تب سے مسلسل گھست رہا ہے۔ اگر اس کالی آنکھوں اور سرخ کلاغی والی گدھ کی دائیں آنکھیں پرم کے خون کی سلامی نہ ڈالی گئی تو یاس اسی طرح گھستتے گھستتے ایک روز جان دے دے گا“۔۔۔ جوزف نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ لمحے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

”لیں کم ان“۔۔۔ جولیا نے کہا تو دروازہ کھلا اور بلاشر اندر داخل ہوا۔ اس نے مژکر دروازہ بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر گمری سنجیدگی طاری تھی۔ وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تمہاری سنجیدگی سے معلوم ہو رہا ہے کہ تم کوئی اچھی خبر نہیں لائے“۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ عمران صاحب اس وقت ایکریمیا نیوی کی سیکرٹ ایجنٹی کے چیف مارشل کی قید میں ہے اور مارشل نے اسے شماں بحر اوقیانوس کے ایک دور افتادہ جزیرے را گورک میں قید کر رکھا ہے۔ یہ ایسا جزیرہ ہے جسے موت کا جزیرہ کہا جاتا ہے۔ یہاں ایسے قیدیوں کو رکھا جاتا ہے جن کے متعلق خطرہ ہو کہ وہ فرار ہو سکتے ہیں۔ یہاں ایسے انتظامات ہیں کہ نہ ہی سمندر کے ذریعے اور نہ ہی فضا کے ذریعے کوئی آدمی وہاں پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی وہاں سے کوئی نکل سکتا ہے۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

”لیکن کیوں۔ پوری تفصیل بتاؤ“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران صاحب ایک تختے پر لیٹے ہوئے انتہائی خستہ حالت میں ایکریمین نیوی کے ایک جہاز کے عملے کو ملے۔ انہوں نے انہیں جہاز پر اٹھا لیا۔ جہاز کے چیف سیکورٹی آفیسر نے عمران کو پہچان لیا اور اس نے کیپشن کو اطلاع کر دی۔ کیپشن نے ہیڈ کوارٹر اطلاع دی تو ہیڈ کوارٹر سے مارشل خود اس جہاز پر پہنچا اور اس نے عمران صاحب سے پوچھ گچھ کی اور پھر انہیں بے ہوش کر کے وہ اپنے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”اولڈ گوڈ کماں مل سکے گا“۔۔۔ جو لیا نے پوچھا۔
”یہیں بر بن میں ہی رہتا ہے اگر آپ کہیں تو میں اسے بلا لوں“۔۔۔ بلا شرنے کما۔

”ہاں اسے بلاو۔ جو معاوضہ تم کو گے اسے دے دیا جائے گا لیکن ہمیں مکمل اور درست معلومات چاہئیں“۔۔۔ جو لیا نے کہا تو بلا شر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر رسیور انھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ہیلو“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اسے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”بلا شر بول رہا ہوں۔ بلا شر فلاںگ کلب سے۔ اولڈ گوڈ سے بات کرنی ہے“۔۔۔ بلا شرنے کما۔

”ہولڈ آن کریں“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو“۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بلغم زدہ کھڑکھڑاتی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کے لبھے سے ہی صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ خاصی عمر کا آدمی ہے۔

”بلا شر بول رہا ہوں آر نلڈ۔ کیا تم دس ہزار ڈالر کمانا چاہتے ہو“۔۔۔ بلا شرنے کما۔

”دس ہزار ڈالر۔ کیا تم ہوش میں ہو بلا شر“۔۔۔ بولنے والے کی آواز میں انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”ہاں۔ پوری طرح ہوش میں ہوں۔ بولو کیا جواب ہے تمہارا“۔۔۔ کما۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ساتھ لے گیا اور پھر انہیں موت کے جزیرے میں قید کر دیا گیا۔ یہ بھی بتا دوں کہ وی آئی پی کے چیف پر ائمہ کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے اور ایکریمین ایجنٹوں نے اس لیبارٹری پر بھی چھاپے مارا ہے اور کئی سائنس دانوں کو ہلاک کر دیا ہے جہاں کسی خاص پر اجیکٹ پر کام ہو رہا تھا۔ اس طرح کارگن کی چیف کیسٹرین کو بھی ہلاک کر دیا گیا اور کارگن کی ایک لیبارٹری کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے اور اس لیبارٹری میں کام کرنے والے تمام سائننس دانوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں بھی ایسے ہی پر اجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس پر اجیکٹ پر وی آئی پی کی لیبارٹری میں کام ہو رہا تھا۔ بتایا گیا ہے کہ اس پر اجیکٹ کو ایکریمین حکام نے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے اور عمران صاحب کو بھی اسی پر اجیکٹ کے سلسلے میں قید میں رکھا گیا ہے۔۔۔ بلا شرنے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس جزیرے کے بارے میں مکمل تفصیل بتا سکتے ہو جہاں عمران کو قید میں رکھا گیا ہے“۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”مجھے تو تفصیل کا علم نہیں ہے البتہ یہاں ایک ایسا آدمی رہتا ہے جو ایکریمین نیوی سے ریٹائر ہوا ہے اور اس کی ساری زندگی بحر او قیانوس میں ہی گزری ہے۔ اس کا نام تو آر نلڈ ہے لیکن اسے سب اولڈ گوڈ کے نام سے لپکارتے ہیں۔ اگر اسے معقول معاوضہ دیا جائے تو وہ آپ کی اس سلسلے میں مکمل رہنمائی کر سکتا ہے“۔۔۔ بلا شرنے کما۔

بلاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے کیا کرنا ہو گا پہلے یہ بتاؤ“—— آرنڈن نے کہا۔

”کچھ نہیں۔ بحراوی قیانوس میں واقع ایک جزیرے کے بارے میں معلومات چاہئیں۔ حتیٰ اور درست معلومات اور تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا“—— بلاشر نے کہا۔

”آبھی جائے تو مجھے اب اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ نھیک ہے بولو کس جزیرے کے بارے میں معلومات چاہئیں“—— آرنڈن نے کہا۔

”ہوٹل تھری شار کے روم نمبرون ٹوٹو سینڈ سوری پر آ جاؤ۔ میں دہیں موجود ہوں“—— بلاشر نے کہا۔

”روم نمبرون ٹوٹو۔ سینڈ سوری۔ نھیک ہے میں آ رہا ہوں“—— دوسری طرف سے کہا گیا اور بلاشر نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً پون گھنٹے بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو بلاشر اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو دروازے پر ایک بوڑھا آدمی کھڑا تھا جس کے جسم پر خستہ سال بس تھا۔ ویسے بھی اس کی معاشی حالت کچھ اچھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔

”آؤ آؤ آرنڈن۔ اندر آ جاؤ“—— بلاشر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو آرنڈن اندر داخل ہوا اور پھر حیرت سے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔

”یہ میرا دوست ہے جوانا اور یہ اس کے ساتھی ہیں۔ بیٹھو“— بلاشر

نے اس سے تعارف کرتے ہوئے کہا اور آرنڈن نے سب کو ہیلو کہ کر ایک خالی پر بیٹھ گیا۔

”جوانا۔ اولڈ گولڈ کو دس ہزار ڈال روے دو“—— بلاشر نے جوانا سے کہا تو جوانا نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے نوٹ نکالے اور گن کر آرنڈن کی طرف بڑھا دیئے اور باقی اس نے واپس جیب میں ڈال لئے۔ اولڈ گولڈ نے نوٹوں کو اس طرح جھپٹا جیسے صدیوں بعد اسے اتنی بڑی دولت ملی ہو۔ وہ چند لمحے ان نوٹوں کو دیکھتا رہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے انہیں اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

”ان نوٹوں کی وجہ سے میری زندگی میں مزید دس سالوں کا اضافہ ہو گیا ہے“—— آرنڈن نے کہا اور بلاشر بے اختیار نہ پڑا۔ باقی لوگ بھی مسکرا دیئے۔

”آرنڈن۔ جوانا کے ماشر کو ایکر بیمن نیوی نے اس جزیرے پر قید کر دیا ہے جسے عام طور پر موت کا جزیرہ کہا جاتا ہے اور جوانا نے اپنے ماشر کو وہاں سے آزاد کرانا ہے۔ اس سلسلے میں تم نے ان کی مدد کرنی ہے“—— بلاشر نے کہا تو اولڈ گولڈ بے اختیار چونک پڑا۔

”موت کا جزیرہ۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ تو واقعی موت کا جزیرہ ہے۔ وہاں تو بغیر اجازت نہ کوئی داخل ہو سکتا ہے اور نہ کوئی اندر سے باہر آ سکتا ہے“—— آرنڈن نے کہا۔

”ہم نے اپنے آدمی کو وہاں سے نکالنا ہے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر چاہے اس کے لئے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے اس لئے تم

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہمیں اس جزیرے کا محل وقوع اور اس کے بارے میں جو کچھ بھی
جانتے ہو بتاؤ۔۔۔ جو لیانے کما۔

”ٹھیک ہے۔ میں تمہیں تفصیلات بتا رہتا ہوں اس کے بعد کاتم نے
خود سوچنا ہے۔۔۔ آر نڈنے کما اور پھر اس نے جزیرے کے
متعلق تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے نوجوان
نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”یہ۔۔۔ نوجوان نے سرد لبجے میں کہا۔

”سو سن بول رہی ہوں۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی
آواز سنائی دی تو نوجوان بے اختیار چونک پڑا۔

”سو سن تم۔ کہاں سے بول رہی ہو۔۔۔ نوجوان نے اس بار
بے تکلفانہ لبجے میں کہا۔

”بر بین سے بول رہی ہوں سکا۔۔۔ تمہارے لئے ایک خوشخبری
ہے۔۔۔ سو سن نے بھی انتہائی بے تکلفانہ لبجے میں کہا۔

”کیسی خوشخبری۔۔۔ نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

”وی آئی پی کے پرائمر کے بارے میں تو تمہیں اطلاع مل چکی ہو
گی۔۔۔ سو سن نے کہا۔

”ہاں۔ وہ ایکریمین ایجنٹوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے اور وہی آئی پی کی لیبارٹری زیر دن بھی ایکریمین ایجنٹوں نے تباہ کر دی ہے مگر اس بات سے میرے لئے خوشخبری کا کیا جواز ہے“۔۔۔ نوجوان نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ یہ ساری کارروائی کس مقصد کے لئے کی گئی ہے“۔۔۔ سون نے کہا۔

”کسی فارمولے کا چکر ہو گا اور کیا۔ تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کو“۔۔۔ نوجوان نے قدرے جھنجلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”وی آئی پی کے سائنس دانوں نے ایک نیا مادہ دریافت کیا ہے جس کا نام بھی انہوں نے وی آئی پی رکھا ہے۔ اس مادے میں تو انائی کا لامحدود ذخیرہ ہے۔ اس ذخیرے کو جس قدر بھی خرچ کیا جائے وہ ختم نہیں ہوتا بلکہ اتنی ہی تو انائی ہر وقت اس میں موجود رہتی ہے۔ اس مادے سے وی آئی پی ایسے ہتھیار بنانا چاہتی تھی کہ جو استعمال ہونے کے باوجود خرچ نہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں وی آئی پی گن کو جس قدر چاہو استعمال کرو۔ اس کا میگزین بھی ختم نہ ہو گا۔ اس طرح دوسرے ہتھیار بھی بنائے جاسکتے ہیں“۔۔۔ سون نے کہا۔

”اوہ۔ انتہائی حیرت انگلیز اور انقلابی دریافت ہے۔ تو پھر“۔ نوجوان نے اس پارپوری طرح دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

”ایک چانس ہے اگر ہم کوشش کریں تو یہ فارمولہ ہم حاصل کر سکتے ہیں اور اس میں پیش آنے والی الجھن کو بھی دور کر سکتے ہیں۔“۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سون نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ تفصیل سے بات کرو“۔ نوجوان نے کہا۔

”اس فارمولے میں ایک سائنسی الجھن پیش آگئی تھی جو سائنس دانوں سے حل نہ ہو رہی تھی۔ پھر نجات کس طرح پر ائمہ کو پتہ چل گیا کہ پاکیشیا کا ایک آدمی جس کا نام علی عمران ہے اور جو سائنس دان بھی ہے اور دنیا کا مشہور سیکرٹ ایجنٹ بھی ہے وہ اس سائنسی الجھن کو دور کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس عمران کو پاکیشیا سے اغوا کرایا اور اسے اپنے مخصوص جزیرے ناجی میں قید کر دیا اور اس کی رہائی کی شرط یہ رکھی کہ وہ اس سائنسی الجھن کو دور کر دے۔ عمران نے تو واقعی یہ کام کر دکھایا تو پر ائمہ نے بجائے اسے آزاد کرنے کے اس جزیرے پر موجود اپنی عمارت کو میزاںکوں سے تباہ کرا دیا تاکہ عمران ہلاک ہو جائے لیکن عمران جیسا آدمی اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہ تھا۔ چنانچہ وہ نہ صرف پنج گیا بلکہ اس جزیرے سے وہ ایک خود ساختہ کشتی میں بیٹھ کر فرار ہو گیا اور اولڈ فورٹ کے جزیرے پر پہنچ گیا۔ اولڈ فورٹ کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ ایک لحاظ سے وی آئی پی کی ذیلی تنظیم ہے۔ چنانچہ اس جزیرے کی انچارج جوزفین نے وی آئی پی کو خوشنودی کی خاطر عمران کو ہلاک کرانا چاہا لیکن عمران نے الٹا جزیرے پر موجود اس کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا اور جوزفین کو ایک لانچ میں لے کر بر بن کے لئے روانہ ہو گیا لیکن

وی آئی پی کی چیلنج آبوز نے انہیں چیک کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے میزاں مار کر کراس لائچ کو تباہ کر دیا۔ جوزفین تو ہلاک ہو گئی لیکن عمران زخمی حالت میں بچ گیا۔ اوہر کارگن بھی فارمولے کے پیچھے تھی۔ اسے پتہ چلا تو انہوں نے عمران کو زخمی حالت میں اٹھایا اور بر بن میں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر لے آئے۔ یہاں کی انچارج کیتھرین تھی۔ اس نے عمران کا علاج کرایا اور پھر اس سے ایک بار پھر کارگن کے لئے سائنسی الجھن دور کرائی لیکن کیتھرین نے بھی وی آئی پی والا عمل دوہرایا اور عمران کو اپنے ایک جزیرے پر قید کر کے وہ عمارت بم سے اڑا دی جس میں عمران موجود تھا لیکن عمران ان سب کی موقع کے خلاف ایک بار پھر نجٹھکلا اور پھر وہ ایک تختے پر سوار ہو کر اس جزیرے سے بھی نکل گیا۔ پھر اسے سمندر کے اندر ایکریمین نیوی کے ایک گھنی جہاز نے چیک کیا اور اسے جہاز پر اٹھا لیا۔ اس جہاز کا چیف سیکورٹی آفیسر رافائل اسے پہچانتا تھا۔ اس نے کیپٹن کو اطلاع دی کیپٹن نے اپنے ہیڈ کوارٹر اطلاع دی تو ایکریمین نیوی کی سیکرت ایجنٹی کا چیف مارشل خود اس جہاز پر پہنچا۔ وہ بھی عمران سے اچھی طرح واقف تھا۔ اس نے عمران سے پوچھ چکھے کی تو عمران نے سب کچھ تفصیل سے قید کر دیا اور ایکریمین حکام کو اس کی تفصیل بتائی تو ایکریمین حکام نے اس مادے کو خود حاصل کرنے کا پلان بنایا اور پھر اس کے ایجنٹوں نے پرائمر کو ہلاک کر دیا۔ اس کی لیبارٹری جاہ کر دی۔ سائنس دانوں کو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہلاک کر دیا اور وہ فارمولہ اور ماڈلے اڑے۔ چونکہ یہ فارمولہ اور ماڈل کارگن کے پاس بھی تھا اس لئے انہوں نے کارگن کے ساتھ بھی یہی کچھ کیا تاکہ ایکریمین کے علاوہ اور کسی کے پاس یہ انقلابی ماڈل وی آئی پی نہ ہو۔ اب اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ عمران ان کی قید میں ہے اور وی آئی پی فارمولے پر بھی ایکریمین کی ایک خفیہ لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے۔ — سون نے جواب دیا۔

”تمہیں اس ساری تفصیل کا کیسے علم ہوا؟“ — نوجوان نے حیران ہو کر پوچھا۔

”وی آئی پی کا آدمی بلاشر میرا دوست ہے لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ میرا تعلق بلیک شینڈو سے ہے۔ ویسے باتوں ہی باتوں میں اس بات کا ذکر آگیا تو اس نے مجھے غیر متعلق سمجھتے ہوئے پوری تفصیل بتا دی۔ اس کا ایک دوست ہے جوانا جو کسی زمانے میں پیشہ در قاتل تھا اور ماسٹر کلر کا رکن تھا۔ ماسٹر کلر کو اس عمران نے ہی ختم کیا تھا اور جوانا اس کا ملازم بن کر پاکیشیا چلا گیا۔ عمران کا تعلق چونکہ پاکیشیا سیکرت سروس سے ہے اس لئے جوانا اپنے ایک ساتھی جوزف اور پاکیشیا سیکرت سروٹ کے اراکین کے ساتھ عمران کی برآمدگی کے لئے بر بن پہنچے۔ یہاں جوانا بلاشر سے ملا اور بلاشر نے دوستی کے ناطے اس کی مدد کی اس طرح بلاشر کو پوری تفصیل کا علم ہو گیا اور بلاشر نے مجھے بتایا تو میں نے اس فارمولے میں دلچسپی لی اور پھر میں نے اپنے طور پر باقی معلومات کیں اور اب تمہیں اطلاع دے رہی ہوں۔“

سون نے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”لیکن سون اگر اس مادے کو بلیک شیڈو نے حاصل کرنے کی
کوشش کی تو پھر ہمیں براہ راست ایکریمین ایجنٹوں سے نکرانا پڑے
گا۔“—— نوجوان نے کہا۔

”میرے ذہن میں ایک پلان موجود ہے اگر اس پر کام کیا جائے تو
کسی کو علم بھی نہ ہو سکے گا اور فارمولہ بھی بلیک شیڈو کے پاس پہنچ
جائے گا اور عمران کو بھی وہاں سے نکال کر ہم اپنی تحويل میں لے سکتے
ہیں۔ ایکریمین ایجنٹ لاکھ سر پیکیں انہیں کبھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ
فارمولہ کماں گیا جبکہ ہم اپنی لیبارٹری میں خفیہ طور پر اسے تیار کر کے
بین الاقوامی مارکیٹ میں فروخت کر سکتے ہیں اس طرح ہم اربوں
کھربوں ڈالر کا سکتے ہیں اور یہ رقم اتنی ہے کہ بلیک شیڈو کو پوری دنیا
کی طاقتور ترین تنظیم بنایا جاسکتا ہے۔“—— سون نے کہا۔

”اگر ایسا ہو جائے تو کیا بات ہے لیکن ایسا ہوتا نظر نہیں آتا وی
آئی پی او لڈ فورٹ یا کارگن کی حد تک تو معاملہ دوسرا تھا لیکن ایکریمیا
جیسی سپرپاور سے براہ راست نکراوہمارے لئے انتہائی خطرناک بھی ہو
سکتا ہے۔“—— نوجوان نے کہا۔

”جس لیبارٹری میں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے اس کا چیف
سیکورٹی آفیسر میرے سیکشن کا آدمی ہے۔ ہم انتہائی خاموشی سے وہاں
سے فارمولہ حاصل کر کے اس لیبارٹری کو تباہ کر کے اور سائنس دانوں
کو ہلاک کر سکتے ہیں اور کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ ایسا کس نے

کیا ہے اور فارمولہ کماں گیا ہے بلکہ وہ سمجھیں گے کہ فارمولہ بھی
ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے۔ اس سیکورٹی آفیسر کو بھی بعد میں ہلاک کیا جا
سکتا ہے تاکہ وہ پلان ہمیشہ کے لئے راز میں رہ جائے۔ باقی رہا عمران تو
موت کے جزیرے پر تمہارے آدمی جیکب کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔
مارشل وہاں موجود ہے اسے بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے اور جزیرے کو
بھی تباہ کیا جا سکتا ہے اس طرح تمام الزام پاکیشیا سیکٹ سروس پر آ
جائے گا۔ ہمارا کسی کو علم ہی نہ ہو سکے گا۔ سب یہی سمجھیں گے کہ
پاکیشیا سیکٹ سروس عمران کو نکال کر لے گئی ہے لیکن عمران ہماری
تحویل میں ہو گا۔ ہم اسے اس وقت تک اپنی قید میں رکھیں گے جب
تک کہ ہتھیار تیار نہیں ہو جاتا۔ جب ہتھیار تیار ہو جائے گا تو خاموشی
سے اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔“—— سون نے کہا۔

”لیکن ابھی تم خود بتا رہی ہو کہ عمران انتہائی خطرناک سیکٹ
ایجنت ہے اور پھر ہر تنظیم کے ہاتھوں وہ نجح نکلا ہے۔ وہ ہماری قید میں
کیسے رہے گا۔“—— نوجوان نے کہا۔

”اے کریگ کونلی ماٹن یعنی سی ایم انجکشن لگایا جا سکتا ہے
جس سے اس کا نچلا دھڑ مفلوج ہو جائے گا اس طرح وہ کسی صورت
بھی فرار نہ ہو سکے گا البتہ ہم اسے بتا سکتے ہیں کہ سی ایم کا اٹٹی
انجکشن لگا کر اسے ٹھیک کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ ہمارے لئے کام
کرے۔ اب اسے تو یہ معلوم نہ ہو گا کہ ایسا ممکن نہیں ہے۔ جب
کام ہو جائے گا تو اسے ہلاک کر دیا جائے گا۔“—— سون نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ویری گذ۔ تمہاری ذہانت واقعی قابل داد ہے سون اسی لئے تو میں تمہاری قدر کرتا ہوں لیکن جیکب اتنا بڑا قدم اس وقت اٹھانے پر تیار ہو گا جب ہم اسے بلیک شیڈو میں اپنا حصہ دار بنایں۔ میں اس سے وعدہ کر لوں گا مگر جب فارمولہ مکمل ہو جائے گا تو پھر اسے بھی ہلاک کرنا ہو گا۔“ — نوجوان نے کہا۔

”ہا۔ سب کچھ ہو سکتا ہے بشرطیکہ ہم ذرا سی ہمت کر لیں۔ بہت بڑا چанс ہے یہ۔“ — سون نے کہا۔

”اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ کام شروع کر دیا جائے۔“ — نوجوان نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بلاشرکی مدد سے موت کے جزیرے کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور وہ فوری طور پر وہاں حملہ کرنے والے ہیں اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو سکے عمران کو وہاں سے نکال لو ورنہ اگر عمران ان کے ہاتھ لگ گیا تو پھر اس کا ہمارے ہاتھ آنا ناممکن ہو جائے گا اور جس طرح اس فارمولے کے ساتھ ساتھ ہر پارٹی عمران کو بھی اپنی قید میں رکھ رہی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عمران کے بغیر اس فارمولے پر کام کرنا بیکار ہے اس لئے تم فوری حرکت میں آ جاؤ اور موت کے جزیرے سے عمران کو اس طرح نکال لو کہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے۔ میں یہاں لیبارٹی پر کام کرتی ہوں۔“ — سون نے جواب دیا۔

”لیکن عمران کو رکھا کہاں جائے۔ کیونکہ ظاہر ہے موت کے

جزیرے کی تباہی اور عمران کی وہاں سے گمشدگی پر ایکریمین سیکرٹ ایجنٹوں نے آسمان سے لے کر پاتال تک سب کچھ چھان مارنا ہے اور اگر انہیں بلیک شیڈو کے متعلق معمولی سا بھی کلیو مل گیا تو پھر بلیک شیڈو صرف نام کی ہی شیڈو نہیں رہ جائے گی بلکہ اصل شیڈو میں بھی تبدیل ہو سکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جب عمران وہاں نہیں ملے گا تو پھر لا محالہ وہ بھی عمران کو تلاش کریں گے اس طرح ہم نے دو تلاش کرنے والوں سے عمران کو اس وقت تک بچانا ہے جب تک فارمولے پر کام مکمل اور تسلی بخش انداز میں نہیں ہو جاتا۔“ — نوجوان نے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ جیکب کی مدد سے عمران کو موت کے جزیرے سے نکالو۔ اس وقت اسے بے ہوش ہونا چاہئے اور پھر اسے جیکب سمیت میرے پاس بھجوادو اور اس کے بعد تم اسے اور جیکب کو بھی بھول جاؤ۔ باقی کام میں خود کرلوں گی۔“ — سون نے کہا۔

”اوکے۔ میں ابھی جیکب سے بات کرتا ہوں۔“ — نوجوان نے کہا۔

میں نے لیبارٹی کے چیف سیکورٹی آفیسر سے بات پہلے ہی کر لی ہے اور اس نے تیزی سے تمام انتظامات بھی مکمل کر لئے ہیں۔ اب اسے صرف گرین سگنل ملنے کی ویر ہے۔ لیبارٹی تباہ ہو جائے گی اور فارمولہ میرے پاس پہنچ جائے گا لیکن میں یہ کام اس وقت کرنا چاہتی ہوں۔“ — سون نے جواب دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے تیزی سے اس پر ایک نئی فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ اسے معلوم تھا کہ موت کے جزیرے پر ایسے انتظامات ہیں کہ باہر سے سوائے مخصوص لائن کے وہاں کال نہیں کی جا سکتی البتہ وہاں سے جیکب اسے کال کر سکتا ہے۔ جیکب وہاں کے آپریشن روم کا انچارج تھا اور موت کے جزیرے پر نصب تمام سائنسی مشینری اس کے چارج میں تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس ڈبے میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ سکات خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد سیٹی کی آواز مدد ہوتے ہوتے ختم ہو گئی۔

”ہیلو۔ جیکب کالنگ۔ اور۔“۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”سکات بول رہا ہوں جیکب۔ اور۔“۔۔۔ سکات نے کہا۔

”اوہ خیریت ہے۔ الزہ نے کہا کہ تم فوری طور پر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہو۔ کیا ہوا ہے۔ اور۔“۔۔۔ جیکب کے لمحے میں پریشانی کا عضر نمایاں تھا۔

”میں نے سون سے بات کی ہے ہم دونوں تمیں بلیک شیڈ میں تیرا حصے دار اور تھرڈ چیف بنانے کے لئے تیار ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ بلیک شیڈ کھروں ڈالر کما سکتی ہے اگر تم ہمت کرو تو۔ اور۔“۔۔۔ سکات نے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ اچانک کھروں ڈالر کہاں سے آگئے اور تم مجھے حصہ دار بنانے پر بھی تیار ہو گئے ہو۔ یہ کوئی انقلاب“ اور اینڈ آل۔“۔۔۔ سکات نے کہا اور ڈرانسیس آف کر کے اس

خیال رکھنا۔ جیکب سے کہہ دینا کہ عمران کو بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے نکلا جائے تاکہ اسے معلوم ہی نہ ہو سکے کہ اسے کون لے جا رہا ہے اور کہاں لے جا رہا ہے۔۔۔ سون نے کہا۔

”ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ میں تمہیں جلد ہی خوشخبری سناؤں گا۔ گذ بائی۔“۔۔۔ نوجوان نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے کرسی سے اٹھا اور کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھوئی اور اس میں موجود ایک چھوٹا سا باکس نما زانسیس نکال کر میز پر رکھا اور پھر کرسی پر بینچ کر اس نے اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے ٹھن آن کیا تو ڈبے میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز ختم ہو گئی۔

”ہیلو ہیلو۔ سکات کالنگ۔ اور۔“۔۔۔ نوجوان نے سیٹی کی آواز ختم ہوتے ہی کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں۔ الزہ بول رہی ہوں۔ اور۔“۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لمحہ مودوپانہ تھا۔

”الزہ موت کے جزیرے پر جیکب کو مخصوص لائن پر کال کرو اور اسے کو کہ پیشل ڈرانسیس پر مجھ سے فوری بات کرے فوری۔ اور۔“۔۔۔ سکات نے کہا۔

”اوکے۔ اور۔“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”اوور اینڈ آل۔“۔۔۔ سکات نے کہا اور ڈرانسیس آف کر کے اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے۔ اور ”۔۔۔ جیکب کے لجھے میں انتہائی حیرت نمایاں تھی اور جواب میں سکات نے اسے سون سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

”منصوبہ تو اچھا ہے لیکن پورا ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ اور ”۔۔۔ جیکب نے ایسے لجھے میں کہا جیسے وہ نیم رمضانند ہو چکا ہو۔

”دیکھو جیکب۔ سون کی صلاحیتوں سے تو تم واقف ہو۔ وہاں لیبارٹری میں اس نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ تم نے اپنا کام کرنا ہے اور پھر تم نے عمران سمیت سون کے پاس پہنچ جانا ہے۔ پھر سارا کام تم نے اور سون نے کرنا ہے اور کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ عمران کہاں گیا اور فارمولہا کس کے پاس ہے۔ جب ہم ہتھیار بنا لیں گے تو پھر کھروں ڈالر ہمارے پاس ہوں گے۔ پھر ہم اس قدر طاقتور ہو جائیں گے کہ ایکریسا تو کیا پوری دنیا کی ایجنسیاں مل کر بھی ہمارا کچھ نہ پگاڑ سکیں گی۔ یہ خوش قسمتی کا وقت ہے جیکب۔ بس ذرا ہمت کرنے کی بات ہے۔ اور ”۔۔۔ سکات نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں عمران کو موت کے جزیرے سے نکال لوں اور پھر بر بن میں سون کے پاس لے جاؤں۔ لیکن ظاہر ہے جب وہاں میری لاش نہ ملے گی تو ایکریسا ایجنسیاں سمجھ جائیں گی کہ یہ سارا کیا دھرا میرا ہے۔ پھر میں کیسے اپنی باقی زندگی گزار سکوں گا۔ اور ”۔۔۔ جیکب نے کہا۔

”جب وہاں مکمل تباہی ہو گی تو ظاہر ہے بے شمار لاشیں غلکڑوں کی

صورت میں ملیں گی اور پھر کسی کو تمہارے متعلق تو گمان تک نہ ہو گا۔ تم اپنی مرضی کامیک اپ بھی کر سکتے ہو۔ سوچو جیکب۔ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آتا۔ اور ”۔۔۔ سکات نے کہا۔

”پھر مجھے حلف دو کہ تم مجھے تھڑی چیف بناؤ گے۔ اور ”۔ جیکب نے کہا تو سکات نے فوراً حلف دے دیا۔

”اوکے۔ میں کام شروع کر دیتا ہوں تم سون کو اطلاع کر دو۔ میں مخصوص ہیلی کا پیڑ پر بے ہوش عمران کو لے کر وہاں پہنچ جاؤں گا۔ مجھے اس کارروائی میں صرف نصف گھنٹہ لگے گا۔ اور ”۔۔۔ جیکب نے کہا تو سکات کا چہرے فرط سرت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

”اوکے۔ اور اینڈ آل ”۔۔۔ سکات نے کہا اور ٹرانسیور آف کر کے اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یہ ”۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”سکات بول رہا ہوں۔ سون سے بات کراؤ ”۔۔۔ سکات نے تحکمانہ لجھے میں کہا۔

”یہ سر۔ ہو لڑ آن کیجئے ”۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ سون بول رہی ہوں ”۔۔۔ چند لمحوں بعد سون کی آواز سنائی دی۔

”گذ نیوز سون۔ جیکب مان گیا ہے۔ میں نے اسے حلف دے دیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

رکھا اور کری سے اٹھ کر اس نے پہلے ٹرانسیور اٹھا کر واپس الماری میں رکھا اور الماری بند کر کے وہ ایک سائیڈ میں موجود ریک کی طرف بڑھ گیا جو قسم کی شراب کی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور واپس آ کر کری پر بیٹھ گیا۔ میز پر پہلے سے ایک گلاس موجود تھا۔ اس نے بوتل کھولی اور تھوڑی سی شراب گلاس میں ڈال کر اس نے گھونٹ گھونٹ شراب پینا شروع کر دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے ریمود کنٹرولر کو اٹھایا اور اس کی مدد سے ایک کونے میں موجود ٹی وی آن کیا۔ پھر شراب پینے کے ساتھ ساتھ وہ ٹی وی دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد اچانک فون کی گھنٹی نج اٹھی تو سکات نے ریمود کنٹرولر کی مدد سے ٹی وی آف کیا اور پھر ریمود کنٹرولر میز پر رکھ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”یہ“— سکات نے اشتیاق بھرے لبھے میں کہا۔
”سوں بول رہی ہو سکات۔ جیکب ابھی تک نہیں پہنچا اور نہ ہی اس کی طرف سے کوئی اطلاع ہے۔“— سون کی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

”ظاہر ہے اسے سخت جدوجہد کرنا پڑے گی۔ جو کام اس کے ذمے ہے وہ آسان تو نہیں ہے جلد آ جائے گا۔ تم نے فارمولے کا کیا کیا۔“— سکات نے پوچھا۔

”وہاں بھی کام ہو رہا ہو گا۔ ابھی تک فارمولہ بھی مجھ تک نہیں پہنچا۔“— سون نے جواب دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے کہ وہ تھرڈ چیف بھی ہو گا اور اسے حصہ بھی ملے گا۔ اس نے کہا ہے کہ میں تمہیں اطلاع کر دوں۔ وہ نصف گھنٹے بعد بے ہوش عمران سمیت تمہارے پاس پہنچ جائے گا اس کے بعد وہ تمہارے پاس ہی رہے گا اور یہ تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے۔“— سکات نے معنی خیز لبھے میں کہا تو دوسری طرف سے سون کے ہنئے کی آواز سنائی دی۔

”میں تمہارا مطلب صحیح ہوں سکات۔ تم فکر مت کرو۔ ایک بار جیکب عمران کو لے کر میرے پاس پہنچ جائے پھر جیکب کے وجود سے یہ دنیا خالی ہو جائے گی۔“— سون نے کہا تو سکات بے اختیار مسکرا دیا۔

”وگڑ۔ پھر تم فارمولہ حاصل کرنے کا کام شروع کر دو۔ کیونکہ عمران کے وہاں سے نکلتے ہی یوں سمجھو کہ پوری ایکریمین حکومت حرکت میں آ جائے گی۔“— سکات نے کہا۔

”تم فکر مت کرو سب او کے ہو جائے گا۔ اب یہ میری ذمہ داری رہی۔“— سون نے جواب دیا۔

”او کے۔ جیسے ہی عمران تمہارے پاس پہنچے اور فارمولہ بھی تو تم نے مجھے فوراً اطلاع دیتی ہے میں انتظار کروں گا۔“— سکات نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“— دوسری طرف سے کما گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سکات نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور

”بہر حال ہمیں انتظار تو کرنا ہو گا۔ جب بھی جیکب آئے مجھے اطلاع کر دینا۔“——سکات نے کہا تو دوسری طرف سے او کے کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو سکات نے بھی رسیور رکھ دیا۔ اس نے گوسن کو تو تسلی دے دی تھی لیکن دل ہی دل میں وہ خود بیحد پریشان ہو رہا تھا کیونکہ اگر کام نہ ہو سکا تو نہ صرف اس کی اور سون کی بلکہ بیک شیزو کی پوری تنظیم شدید خطرے میں پڑ جائے گی لیکن ظاہر ہے انتظار کے علاوہ اور کیا کیا جا سکتا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سمندر کی گمراہی میں صدر، تنور اور کیپشن شکلیں غوطہ خوری کے جدید ترین لباس میں لمبسوں تیزی سے موت کے جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سب سے آگے صدر تھا جبکہ تنور اور کیپشن شکلیں اس کے پیچھے تھے۔ اولڈ گولڈ نے مزید بھاری رقم لے کر انہیں موت کے جزیرے میں داخل ہونے کے ایک خفیہ راستے کا پتہ بتا دیا تھا اور یہ راستہ سمندر کی گمراہی سے جاتا تھا۔ اسے بند کر دیا گیا تھا لیکن جو کچھ اس نے بتایا تھا اس کے مطابق اسے کھولا جا سکتا تھا۔ اولڈ گولڈ چونکہ اس جزیرے میں طویل عرصے تک کام کر چکا تھا اس نے واقعی اس جزیرے کے متعلق انتہائی قیمتی معلومات مہیا کر دی تھیں۔ حتیٰ کہ جزیرے پر موجود افراد اس پر بنی ہوئی عمارت۔ اندر گراونڈ عمارت وہاں نصب سائنسی حفاظتی آلات سب تفصیل انہیں معلوم ہو گئی تھی اور انہیں یقین تھا کہ وہ نہ صرف اس جزیرے میں داخل

ہونے میں کامیاب ہو جائیں گے بلکہ عمران کو بھی وہاں سے نکال لانے میں کامیاب رہیں گے۔ چنانچہ انہوں نے جزیرے پر کام کرنے کے لئے جدید تھیمار اور سائنسی آلات بلاشر کی مدد سے خریدے اور پھر ایک تیز رفتار ہیلی کا پڑک کی مدد سے وہ بحراو قیانوس کے ایک ساحلی علاقے را سکن پہنچ گئے۔ وہاں سے انہوں نے ایک بڑی لانچ حاصل کی اور پھر اس لانچ کی مدد سے وہ موت کے جزیرے سے تقریباً بیس بھری میل کے فاصلے پر واقع ایک چھوٹے مگر بے آباد جزیرے تک پہنچ گئے۔ چونکہ موت کے جزیرے میں داخل ہونے اور وہاں سے عمران کو باہر نکالنے کے لئے انتہائی تیز رفتار ایکشن کرنا تھا اس لئے جولیا نے صدر سے مشورے کے بعد صرف تین افراد کو جزیرے پر بھجنے کا فیصلہ کیا اور اس طرح صدر کی سربراہی میں توری اور کیپٹن شکلیل تیرتے ہوئے جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جبکہ جولیا، بلاشر، جوزف اور جوانا کے ساتھ اسی جزیرے پر ہی رہ گئی تھی۔ صدر اور اس کے ساتھیوں نے عمران کو موت کے جزیرے سے نکال کر واپس پہنچنا تھا اور پھر وہاں سے ان کی واپسی شروع ہو جاتی۔ اسی جزیرے پر پہنچنا تھا اور پھر وہاں سے پہلے سے کر لئے تھے تاکہ اس سے پہلے کہ ایکریمین ایجنت ان کے بیچھے لگتے وہ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو جاتے تقریباً دو گھنٹوں تک مسلسل تیرنے کے بعد انہیں دور سے موت کا جزیرہ نظر آنے لگ گیا۔

”اب ہمیں احتیاط سے کام لینا ہو گا۔ یقیناً جزیرے کے گرد سمندر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے اندر حفاظتی انتظامات موجود ہوں گے۔“۔۔۔ صدر نے کہا اور سر پر چڑھے ہوئے ہیلمٹ میں موجود ڈرائیور کے ذریعے اس کی آواز تحریر اور کیپٹن شکلیل تک پہنچ گئی اور پھر ان کی رفتارست ہو گئی۔ صدر نے ہیلمٹ پر لگی ہوئی مخصوص قسم کی ثارچ روشن کر دی اور پانی میں تیز روشنی سی پھیل گئی۔ وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک انہیں ایک جال سا پانی میں تیرتا نظر آنے لگا اور وہ سب ٹھٹک کر رک گئے۔ جال تقریباً چار فٹ چوڑائی کا تھا اور پانی کے اندر اس طرح تیر رہا تھا جیسے اسے نیچے گراہی میں کسی چیز سے باندھ دیا گیا ہو۔ صدر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مخصوص ساخت کی گن کی نال اس جال سے لگائی لیکن کوئی رد عمل نہ ہوا تو اس نے جال کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

”احتیاط سے صدر۔ یہ سولڑاے ریز کا جال لگتا ہے۔ اگر تم نے احتیاط نہ کی تو تمہارے جسم کے ایک لمحے میں پرخے اڑ جائیں گے۔“۔۔۔ کیپٹن شکلیل کی آواز صدر کو سنائی دی۔

”میں نے چیک کر لیا ہے جال میں ریز موجود نہیں ہیں۔“۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر جال کو پکڑا اور ایک زور دار جھٹکا دیا تو جال کھنچ کر آگے آیا۔ صدر نے ایک اور جھٹکا دیا تو جال ٹوٹ کر نکلوں میں تبدیل ہو گیا۔

”یہ۔۔۔ یہ کیا مطلب ہوا۔ اس کا تو مطلب ہے کہ ان کا حفاظتی نظام آف ہے۔“۔۔۔ تحریر نے کہا۔

آہستہ آہستہ جزیرے کے قریب ہو گئے پھر سب سے پہلے توری جزیرے پر چڑھ گیا۔ اس نے ہیلمٹ سر سے ہٹایا تھا۔ اس کے پیچھے صدر اور کیپن شکلیں بھی جزیرے پر آگئے۔ انہوں نے بھی سر سے ہیلمٹ ہٹائے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہاں سانائیڈ گیس ہے۔ جلدی کرو ہیلمٹ لگا لو اور اس کے اندر موجود گیس ماسک کا بٹن آن کر دو۔“۔۔۔ صدر نے یکخت چینتھے ہوئے کہا تو کیپن شکلیں اور توری نے بجلی کی سی تیزی سے ہیلمٹ واپس سر پر رکھے اور اس کی سانائیڈ میں لگے ہوئے بٹن پر لیں کر دیئے۔

”یہاں واقعی سانائیڈ گیس موجود ہے لیکن بید ہلکی ہے ورنہ اب تک ہم ہلاک ہو چکے ہوتے۔“۔۔۔ کیپن شکلیں کی آواز سنائی دی۔ ان کے جدید قسم کے ہیلمٹ میں گیس ماسک کا بھی باقاعدہ سسٹم موجود تھا اسکے اگر سمندر کے پانی میں کوئی ذہریلی گیس پھیل جائے تو وہ اس سے نج سکیں۔ انہوں نے پیروں پر چڑھنے ہوئے ربو کے مخصوص جوئے اتار دیئے اور پھر وہ تینوں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے اور پھر چند قدم آگے بڑھتے ہی وہ بے اختیار رک گئے۔ انہوں نے دو آدمیوں کو جھاڑیوں کی اوٹ میں پڑے ہوئے دیکھا۔ دونوں آدمی ٹیز ٹھیکنے سے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے بری طرح مسخ ہو رہے تھے اور رنگ نیلا پڑ گیا تھا۔ منہ کے کناروں سے بھی نیلے رنگ کا مادہ نکلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”اس جال سے تو یہی لگتا ہے۔ کہیں جزیرے کے اوپر کوئی گزبرتو نہیں ہو گئی۔“۔۔۔ کیپن شکلیں نے کہا۔ ”میں اوپر جا کر دیکھتا ہوں۔ تم میں رکو۔“۔۔۔ توری نے کہا اور تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔

”ہمیں بھی چلنا ہو گا۔ اکیلا توری پھنس جائے گا۔“۔۔۔ صدر نے کہا اور اس نے بھی تیزی سے اوپر سطح کی طرف چڑھنا شروع کر دیا۔ کیپن شکلیں بھی اس کے پیچھے تھا۔

”کہیں یہ ہمارے لئے ٹریپ نہ ہو۔“۔۔۔ کیپن شکلیں کی آواز سنائی دی اور آگے جانے والے صدر اور توری دونوں ایک جھلکے سے رک گئے۔

”ہا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے اور اگر واقعی یہ ٹریپ ہے تو پھر واقعی انتہائی کامیاب ٹریپ ہے۔“۔۔۔ صدر نے کہا۔

”تم میں رکو اور سوچتے رہو۔ میں دیکھتا ہوں۔“۔۔۔ توری نے کہا اور تیزی سے دوبارہ اوپر چڑھنے لگا۔ اب ظاہر ہے وہ دونوں بھی اس کے پیچھے جانے پر مجبور تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب سطح سمندر پر پہنچ گئے۔ جزیرہ کافی بڑا تھا اور درختوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ انہوں نے جزیرے کے چاروں طرف چکر لگایا لیکن انہیں جزیرے پر کسی قسم کی کوئی حرکت محسوس نہ ہوئی۔ جزیرے کے چاروں طرف درختوں کے اوپر مچانیں بنی ہوئی تھیں جن پر انتہائی طاقتور دوڑ بینیں، میزائل اور دوسرے آلات نظر آ رہے تھے لیکن کوئی آدمی نظر نہ آیا تھا اور پھر وہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”سائنائیڈ گیس کا شکار ہوئے ہیں یہ“۔۔۔ صدر نے کھاتو تو نور اور کیپن ٹکلیں دونوں نے اثبات میں سرہادیے۔

”اس کا مطلب ہے کہ جزیرے پر کوئی خاص واردات ہو چکی ہے۔ جلدی کو عمران صاحب کو تلاش کرو“۔۔۔ کیپن ٹکلیں نے کما اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پورا جزیرہ گھوم چکے تھے۔ جزیرے پر دو عمارتیں تھیں۔ ایک جزیرے کے اوپر بنی ہوئی تھی اور دوسری اندر گراونڈ۔ دونوں عمارتوں کے راستے کھلے ہوئے تھے۔ حفاظتی انتظامات آف تھے اور ہر جگہ لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ اوپر مچانوں پر بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ جزیرے کے اوپر بنی ہوئی عمارت کے ایک ہال کمرے میں چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن وہاں انہیں کمیں بھی عمران کی لاش نظر نہ آئی تھی۔

”عمران کماں چلا گیا“۔۔۔ نور نے حیرت بھرے لجھے میں کما۔ وہ اس وقت اوپر بنی ہوئی عمارت کے اس کمرے میں موجود تھے جہاں ہر طرف اتنا جدید ترین مشینری نصب تھی اور وہاں چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ ابھی وہ یہ سب کچھ دیکھے ہی رہے تھے کہ اچانک ایک مشین کے نچلے حصے میں نوں نوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ تینوں چونک پڑے۔ یہ ٹرانسیور کی مخصوص آواز تھی۔ صدر نے گیس ماسک کا بٹن آف کیا اور پھر ہیئت ہشا کروہ آگے بڑھا اور اس نے جھک کر ٹرانسیور کا بٹن آن کر دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہیلو ہیلو۔ ہیڈ کوارٹر کالنگ ٹو مارشل۔ اور“۔۔۔ ایک چیختنی ہوئی آواز سنائی دی۔

”لیں مارشل پسکنگ۔ اور“۔۔۔ صدر نے آواز بدل کر خالصتاً ایکریکیں لجھے میں کما۔

”چیف نارمن سے بات کرو۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف سے کما گیا۔

”ہیلو مارشل۔ میں نارمن بول رہا ہوں۔ اور“۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”لیں مارشل ائنڈنگ یو چیف۔ اور“۔۔۔ صدر نے کما۔

”تم مارشل تو نہیں ہو۔ کون ہو تم۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف سے غصیلے لجھے میں کما گیا۔

”میں مارشل ہی ہوں چیف۔ یہاں اچانک سائنائیڈ گیس پھیل گئی جس سے میں بے ہوش ہو گیا تھا۔ ابھی ہوش میں آیا ہوں۔ اس گیس کی وجہ سے نہ صرف میرا ذہن چکرا رہا ہے بلکہ میرے گلے میں بھی خرابی پیدا ہو گئی ہے“۔۔۔ صدر نے بات بناتے ہوئے کما۔

”سائنائیڈ گیس پھیل گئی ہے۔ پھر تم زندہ کیسے نج گئے ہو۔ ناسس۔ مجھے احمق بنارہے ہو تم۔ مارشل کماں ہے بتاؤ کون ہو تم۔ عمران کماں ہے۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف سے اور زیادہ چیختنے تھی۔ صدر نے گیس ماسک کا بٹن آف کیا اور پھر ہیئت ہشا کروہ ہوئے لجھے میں کما گیا۔

”آپ نہیں مان رہے تو میں کیا کروں چیف۔ دیسے جو کچھ میں کہہ

رہا ہوں وہ درست ہے۔ اور اینڈ آل”۔ صدر نے کہا اور
ٹرانسیئر آف کر دیا۔

”آؤ انکل چلیں یہاں سے۔ جلدی کرو ورنہ ابھی یہ لوگ پہنچ جائیں
گے۔ جلدی کرو“۔ صدر نے کہا اور وہ تینوں تیزی سے مڑے
اور عمارت سے باہر آگئے۔ انہوں نے راستے میں اتارے ہوئے اپنے
مخصوص جوٹے اٹھا کر پہنچے اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ پانی میں اتر چکے
تھے۔ گرامی میں جا کر انہوں نے تیزی سے اس جزیرے کی طرف تیرنا
شروع کر دیا جدھر جو لیا اور دوسرے ساتھی موجود تھے۔ ان کی رفتار
چونکہ اس بار کافی تیز تھی اس لئے تقریباً ذیڑھ گھنٹے بعد وہ اس جزیرے
پہنچ گئے۔

”کیا ہوا صدر۔ عمران مل گیا“۔ جو لیا نے انتہائی اشتیاق
بھرے لجھے میں کہا۔

”یہیں کاپڑ۔ یہیں کاپڑ آ رہا ہے“۔ اچانک بلا شر نے چھختے
ہوئے کہا۔

”چھپ جاؤ۔ جلدی کرو چھپ جاؤ“۔ صدر نے کہا اور وہ
سب تیزی سے جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے۔ چند لمحوں بعد چار
بڑے بڑے یہیں کاپڑ جن پر ایکریمین نیوی کے مخصوص الفاظ لکھے
ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے خاصی تیز رفتاری سے اڑتے ہوئے
آگے بڑھتے چلے گئے۔

”یہ اس موت کے جزیرے پر جا رہے ہیں اور وہ اب، اُنہیں وقت

کا جزیرہ بن چکا ہے“۔ صدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔
”کیا مطلب۔ عمران کہا ہے“۔ جو لیا نے پریشان ہوتے
ہوئے کہا۔

”عمران وہاں موجود نہیں ہے۔ وہاں پورے جزیرے پر موت نے
گھر بنا رکھا ہے۔ وہاں انتہائی قاتل سائنا یڈ گیس پھیلائی گئی ہے جس
کی وجہ سے جزیرے پر موجود ہر جاندار ہلاک ہو چکا ہے لیکن نہ ہی
عمران وہاں موجود ہے اور نہ اس کی لاش۔ وہاں کی پوزیشن دیکھ کر
صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی پارٹی نے وہاں ریڈ کیا ہے اور سائنا یڈ
گیس کی مدد سے اس جزیرے کا تمام نظام ختم کر کے عمران کو وہاں
سے نکال لے گئی ہے“۔ صدر نے کہا تو جو لیا کا چہرہ تاریک سا پڑ
گیا۔

”آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ یہ
سب لوگ آخر عمران کے پیچھے کیوں لگ گئے ہیں۔ بڑی مشکل سے
اس کا سراغ لگتا ہے تو اسے پھر غائب کر دیا جاتا ہے“۔ جو لیا نے
انتہائی پریشان سے لجھے میں کہا۔

”زندگی میں ایسا وقت بھی آ جاتا ہے مس جو لیا۔ اب تک ہم
لوگوں کو اغوا کرتے رہے ہیں اب اگر لوگوں کا داؤ لگ رہا ہے تو ہمیں
حوالہ نہیں ہارنا چاہئے۔ بھر حال اب ہمیں سب سے پہلے یہاں سے
نکلا ہے کیونکہ یہ جزیرہ ایکریمین نیوی کا ہے اور جس طرح وہاں موت
کا جاں پھیلایا گیا ہے پوری ایکریمین نیوی یہاں پہنچ جائے گی“۔ صدر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے کہا اور اس کے کہنے پر سب اکٹھے ہوئے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر لانچ میں بیٹھے تیز رفتاری سے واپس جا رہے تھے۔ ابھی انہیں جزیرے سے نکلے ہوئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ایک ہیلی کا پڑان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ ہیلی کا پڑ کارخان کی طرف ہی تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہوش آگیا۔ صدر کی آنکھیں جیسے ہی کھلیں اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسماس کر رہ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کا جسم کرسی کے ساتھ ایک زنجیر کے ساتھ جکڑا ہوا ہے۔ یہ زنجیریں اس قدر باریک تھیں کہ ان کے گوشت میں اترتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ ایک زنجیر اس کے سینے کے گرد دوسری پیٹ کے گرد موجود تھی۔ اس طرح ان کے دونوں پیروں کو بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ ایسی ہی باریک زنجیروں سے جکڑا گیا تھا۔ اس کے دونوں بازو کری کے بازوؤں پر باریک زنجیروں سے جڑے ہوئے تھے۔ اس نے دائیں بائیں سر گھمایا اور اس کے ساتھ ہی بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی اس کے دائیں بائیں اس طرح کی زنجیروں سے کریبوں کے ساتھ جکڑے بیٹھے ہوئے تھے اور وہ سب ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کا فرش سرخ رنگ کی ٹائلوں سے بنا ہوا تھا۔ کریباں لوہے کی تھیں اور ان کے پائے فرش میں نصب تھے۔ اس ہال نما کمرے میں ان کی کریبوں کے سامنے ایک شینڈ پر ایک لمبواتری سی مشین موجود تھی جس پر سرخ رنگ کا کپڑا چڑھا ہوا تھا۔ مشین کے ساتھ دو کریباں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ سامنے دیوار میں ایک دروازہ تھا۔ ہال نما کمرے میں اس وقت صدر اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

ذہنی تجزیہ تمہاری بے ہوشی کے دوران کیا جا چکا ہے اور اس تجزیے کی رو سے تم میں سے چار افراد کا تعلق براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے جبکہ ان دونوں جشیوں کا براہ راست تعلق علی عمران سے ہے اور یہ شخص تمہارا مقامی ساتھی ہے۔ اس کا نام بلا شر ہے اور اس کا تعلق وی آئی پی سے ہے۔۔۔ لڑکی نے اسی طرح پاٹ لجھ میں کہا کہ اس کے لجھ یا آواز میں معمولی سی نرمی بھی محسوس نہ ہو رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی مشین بول رہی ہو۔

”تو پھر آپ کیا چاہتی ہیں؟“۔۔۔ صدر نے بولتے ہوئے کہا تو لڑکی کی سرد نظریں صدر پر جم گئیں۔

”تم اس ٹیم کے لیڈر ہو؟“۔۔۔ لڑکی نے کہا۔
”مس جولیا ہماری لیڈر ہیں؟“۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو لڑکی کی نگاہیں گھومیں اور صدر سے دائیں ہاتھ پر چوتھی کری پر بیٹھی ہوئی جولیا پر جم گئیں۔

”تم لوگ علی عمران کی تلاش میں آئے ہو؟“۔۔۔ لڑکی نے کہا۔
”ہا۔ لیکن کیا تم نے عمران کو اس موت کے جزیرے سے کہیں اور شفت کر دیا ہے؟“۔۔۔ جولیا نے بھی سرد لجھ میں کہا تو لڑکی کے پھریلے چہرے پر پہلی بار پھریلی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

”نہیں۔ ایکریمین نیوی کی سیکرٹ سروس کے چیف مارشل نے اسے موت کے جزیرے میں قید کر رکھا تھا۔ اب وہاں مارشل کی اپنی لاش پڑی ہوئی ہے۔ ہم نے وہاں کی چینگ کی ہے اس جزیرے کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”یہ۔ یہ ہم کمال ہیں“۔۔۔ اچانک صدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپشن ٹکلیل کی آواز سنائی دی۔

”میرا خیال ہے کہ ہم ایکریمین نیوی کے کسی سفر میں ہیں۔“۔
صدر نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں کے وقفے پر ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی ہوش میں آگئے اور ظاہر ہے سب نے ہوش میں آتے ہی ایسے ہی سوالات کئے اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی سامنے دیوار میں موجود دروازہ کھلا اور سب کی نظریں دروازے پر جیسے جم سی گئیں۔ دروازے میں سے ایک ایکریمین لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر مکمل لباس تھا۔ اس کا چہرہ اس قدر سخت اور پھرپلا تھا کہ یوں لگتا تھا جیسے گوشت پوست کی بجائے یہ لڑکی کسی پھر سے تراش کر بنائی گئی ہو۔ اس کی آنکھیں گھری نیلی تھیں اور آنکھوں میں اس قدر سرد مری اور سفا کی تھی کہ صدر جیسا آدمی بھی اس کی آنکھیں دیکھ کر جھر جھری لے کر رہ گیا۔ اس لڑکی کے پیچھے ایک ایکریمین نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور نوجوان کے چہرے پر بھی سفا کی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن لڑکی کی نسبت سفا کی کا تاثر بیجد کم تھا۔ لڑکی قدم بڑھاتی ہوئی آگے بڑھی اور آکر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ نوجوان اس کی سائیڈ میں اس طرح تن کر کھڑا ہو گیا جیسے کسی بھی لمحے وہ صدر اور اس کے ساتھیوں پر چھلانگ لگادے گا۔

”میرا نام مادام ڈیسی ہے اور میرا تعلق ایکریمین نیوی کی سیکرٹ ایجننسی بلیک واٹر سے ہے۔ میں بلیک واٹر کی چیف ہوں۔ تم لوگوں کا

اپریشن روم کا انچارج جیکب غائب ہے اس کے ساتھ ہی ایک ہیلی کاپڑ بھی اور اس ہیلی کاپڑ کا ڈھانچہ ہمارے جدید ترین گشتی جہاز میں نصب مشینزی نے بر بن کے ساحل کے قریب سمندر کی گہرائی میں تلاش کر لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جیکب نے یہ سارا کھیل کھیلا ہے اور وہ موت کے جزیرے کو واقعی موت کا جزیرہ بنایا کہ عمران کو ساتھ لے کر بر بن گیا اور وہاں سے روپوش ہو گیا۔ اس نے ہمیں دھوکہ دینے کے لئے ہیلی کاپڑ کو سمندر میں غرق کر دیا۔ پہلے ہمارا خیال تھا کہ اس کام میں تمہارا ہاتھ ہے لیکن تمہارے ذہنی تجزیے سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ تم بھی عمران کی تلاش میں آئے ہو۔ اس لئے ابھی تک زندہ ہو ورنہ میں دشمنوں کو دوسرا سانس لینے کی اجازت کبھی نہیں دیا کرتی۔— مادام ڈیسی نے اسی طرح سرد بھے میں کہا۔

”تو اب تم کیا چاہتی ہو اور ہمیں تم نے اس طرح کیوں جکڑا ہوا ہے؟“— صدر نے کہا۔

”تمہاری زندگیاں تمہاری اپنی صوابیدد پر ہیں۔ اگر تم وعدہ کرو کہ جیسے ہی تم عمران کو تلاش کر لو گے تو ہمیں اطلاع دے دو گے تو تمہیں زندہ بھی چھوڑا جا سکتا ہے اور آزاد بھی کیا جا سکتا ہے۔ دوسری صورت میں میرا ایک اشارہ تمہارے لئے موت بن جائے گا۔“— مادام ڈیسی نے کہا تو صدر بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم نے عمران سے آخر کیا لیتا ہے۔ کیوں اسے اس طرح اغوا کیا جا رہا ہے؟“— یکخت جولیا نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”عمران ایک انقلابی فارمولے کا بنیادی کردار بن چکا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ ہماری وہ لیبارٹری بھی تباہ ہو چکی ہے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور فارمولہ بھی غائب ہے۔ ہم اس فارمولے کو بھی تلاش کر رہے ہیں اور عمران کو بھی۔ اگر فارمولانہ طے اور عمران مل جائے تو بھی کام بن سکتا ہے کیونکہ عمران نے وہ فارمولہ دوبار دیکھا ہے۔ اس کی سائنسی الجھن دور کی ہے اس لئے ہمیں یقین ہے کہ عمران اس فارمولے کو دوبارہ ترتیب دے سکتا ہے۔“— مادام ڈیسی نے کہا۔

”مادام ڈیسی۔ یہ فارمولہ ہمارے لئے اور عمران دونوں کے لئے بیکار ہے اس لئے ہمارا وعدہ ہے کہ جیسے ہی عمران ہمیں ملا ہم نہ صرف تمہیں اطلاع دیں گے بلکہ عمران کو بھی مجبور کریں گے کہ وہ فارمولہ دوبارہ تیار کر کے تمہیں دے دے۔“— صدر نے کہا۔

”اوے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اس قدر گھٹیا نہیں ہو سکتے کہ اپنے وعدے سے مکر جائیں۔ ایک بات اور سن لو۔ عمران مجھے اچھی طرح جانتا ہے اور میں بھی عمران کو جانتی ہوں۔ کافی سال پہلے ایک بین الاقوامی مشن کے دوران میں نے اس کے ساتھ کام کیا تھا اور میں عمران کی زہانت اور کام سے اس قدر متاثر ہوئی تھی کہ اپنے اصولوں کے خلاف میں نے عمران کو شادی کی پیشکش کر دی لیکن عمران نے جو جواب دیا وہ مجھے آج تک یاد ہے۔ اس نے مجھے پیاپیا تھا کہ اگر اس کی

شادی کبھی ہوئی بھی سسی تو پاکیشیا کی کسی لڑکی سے ہی ہو گی۔ وہ کسی غیر ملکی لڑکی سے شادی کرنے کا قائل ہی نہیں ہے اور میں اس کے لمحے سے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ اس پر عمل بھی کرے گا اس لئے میں پچھے ہٹ گئی”۔ ڈیسی نے جواب دیا تو جولیا کا چہرے یکنخت بجھ کر رہا گیا۔

”ویسے تمہارے وسائل تو ہم سے بھی زیادہ ہیں۔ کیا تم خود عمران کو ٹریس نہیں کر سکتیں“۔ صدر نے کہا۔

”ہماری تمام ایجنسیاں حرکت میں آچکی ہیں۔ ہمارے لئے وہ فارمولہ بیجید اہمیت کا حامل بن چکا ہے۔ ہم جلد ہی اس فارمولے اور عمران کا سراغ لگالیں گے لیکن مجھے تم لوگوں کی صلاحیتوں کا بھی پوری طرح علم ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ تم ہم سے بھی پہلے اسے ٹریس کر لو۔ ایسی صورت میں تمہیں یہ وعدہ پورا کرنا ہو گا“۔ ڈیسی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم نے اس کا وعدہ کر لیا ہے“۔ صدر نے کہا۔
”تمہاری لیڈر مس جولیا ہے۔ مس جولیا کیا کہتی ہے“۔ ڈیسی نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرے لئے اب اس کا ملنا نہ ملنا برابر ہے۔ بہر حال تم سے جو وعدہ کیا گیا ہے وہ پورا کیا جائے گا“۔ جولیا نے پیزار سے لمحے میں جواب دیا تو صدر کے چہرے پر بہکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ جولیا کے موڑ کو سمجھتا تھا کہ ڈیسی کی اس بات پر کہ عمران کسی

غیر ملکی لڑکی سے شادی نہیں کرے گا، جولیا کا موڑ آف کر دیا ہے۔ ”اوے کے۔ ابھی تمہیں آزاد کر دیا جائے گا۔“۔ مادام ڈیسی نے کہا اور پھر کری سے انٹھ کروہ مری اور تیز تیز قدم اٹھاتی کرے سے نکل گئی۔

”میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آئی کہ ہمیں اس طرح جکڑا گیا اور پھر اس طرح ایک وعدہ لے کر ہمیں آزاد کیا جا رہا ہے“۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد تنور نے کہا۔

”میرا اندازہ ہے کہ یہ لوگ ہمیں اس لئے چھوڑ رہے ہیں تاکہ ہماری نگرانی کریں اور جیسے ہی ہم عمران کو ٹریس کریں یہ ریڈ کر دیں“۔ صدر نے کہا۔

”جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ فی الحال یہاں سے تو آزادی ملے“۔ جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر چند لمحوں بعد اچانک چھٹ سے ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی۔ ان سب نے چونک کر چھٹ کی طرف دیکھا ہی تھی کہ یکنخت چھٹ سے نیلے رنگ کے دھوئیں کی دھاریں سی نکلیں اور لمحے میں سے وہ سب اس دھوئیں میں ڈوب گئے اور اس کے ساتھ ہی ان کے ذہن ایک بار پھر ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ پھر صدر کو ہی سب سے پہلے ہوش آیا اور ہوش میں آتے ہی وہ بے اختیار انٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت سمندر کے کنارے پر موجود تھا اور پھر آہستہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

آہستہ سب ساتھیوں کو ہوش آنے لگا اور صدر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔
اب اسے اپنے ساتھیوں کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا۔

عمران کا انزوا

حصہ دوم

عمران کی آنکھیں کھلیں تو کافی دیر تک اس کے ذہن پر دھند چھائی رہی پھر اس کے ذہن پر آہستہ آہستہ نقوش ابھرنے لگے۔ وہ مارشل کی قید میں تھا۔ اس نے عمارت کا جائزہ لیا تھا۔ عمارت واقعی اس طرح سیلڈ تھی کہ بظاہر اس کا وہاں سے نکانا ناممکن نظر آ رہا تھا اور اس پوری عمارت میں جو کہ دو کروں پر مشتمل تھی وہ اکیلا تھا۔ گو وہاں اس کی ضرورت کی ہر چیز میا تھی لیکن ظاہر ہے ساری عمر تو وہ یہاں نہ گزار سکتا تھا اس لئے وہ یہاں ہے نکلنے کے لئے مسلسل سوچتا رہا تھا کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے کمرے میں نصب سوچ پیش میں سے پسلے آگ کی پیش نکلیں اور پھر جیسے ہی اسے گیس کا احساس ہوا اس نے اپنا سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن انتہائی تیز رفتاری سے تاریک دلمل میں ڈوٹتا چلا گیا اور اب ایک بار پھر اس کا ذہن اس تاریک دلمل سے نکل کر روشنی کی دنیا میں آ رہا تھا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ختم شد

اور پھر آہستہ اس کا ذہن پوری طرح روشن ہو گیا اور شعور بیدار ہوتے ہی اس نے بے اختیار انٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا جب اس نے محسوس کیا کہ کمرے سے نیچے اس کا دھڑکن مکمل طور پر مغلوب ہو چکا ہے۔ اس نے اپنے سر کو گھمایا اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک کافی بڑے کمرے میں ایک بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر کمبل پڑا ہوا تھا لیکن یہ اس عمارت کا کمرہ نہ تھا۔

”یہ پھر میں کہاں پہنچ گیا ہوں اور یہ میرا نچلا دھڑک۔ اسے کیا ہو گیا ہے“۔ عمران نے بروبر باتے ہوئے کہا اور پھر بازوؤں کے زور پر وہ انٹھ کر بیٹھ گیا البتہ اس کا نچلا جسم بالکل برف کی طرح سرد ہو رہا تھا۔ وہ اپنی ٹانگوں کو معمولی سی بھی حرکت نہ دے سکتا تھا۔ انٹھ کر بیٹھنے کے ساتھ ہی اس کی نظریں کمرے کے ایک کونے پر پڑیں وہاں دیوار میں خلا تھا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی عمران کی طرف سائید تھی۔ سائید آدم مشین تھی جس کے درمیان ایک کافی بڑی سکرین روشن تھی۔ سکرین پر ایک کمرے کا منظر نظر آرہا تھا جس میں ایک غیر ملکی نوجوان بڑی بے چینی کے عالم میں ٹھل رہا تھا۔ لڑکی چند لمحے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک بٹن پر لیں کر دیا۔ اس کے بٹن دباتے ہی سکرین پر نظر آنے والا نوجوان بے اختیار چونک کر تیزی سے کمرے میں موجود میز کی طرف مڑا جس پر ایک مخصوص

ساخت کا ٹرانسیور پڑا ہوا تھا۔ لڑکی نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک اور بٹن دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسیور سے نکلنے والی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اسی لمحے سکرین پر نظر آنے والے نوجوان نے میز پر رکھے ہوئے خصوصی ساخت کے ٹرانسیور کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”ہیلو ہیلو سون کالنگ۔ اور“۔۔۔ اس لڑکی نے مشین کی سائید سے ایک مائیک نکال کر اس کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ عمران سمجھ گیا کہ مشین کے سامنے بیٹھی ہوئی لڑکی کا نام سون ہے۔ سون چونکہ پوری طرح مشین کی طرف متوجہ تھی اس لئے عمران کے ہوش میں آنے کا سے علم ہی نہ تھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے تصور میں بھی نہ ہو کہ عمران اتنی جلدی ہوش میں آ سکتا ہے۔ شاید عمران اپنی مخصوص ذہنی طاقت کی وجہ سے وقت سے پہلے ہی ہوش میں آ گیا تھا۔

”ہیلو۔ سکٹ بول رہا ہوں سون۔ تم نے بڑی دیر کر دی کال کرنے میں۔ میرا ایک ایک لمحہ بے چینی کے عالم میں گزر ا ہے۔ کیا روپرٹ ہے۔ اور“۔۔۔ مردانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ سکرین پر نظر آنے والے نوجوان جس کا نام سکٹ ہے بات کر رہا ہے۔

”ہمارا پلان مکمل طور پر کامیاب ہو گیا ہے سکٹ۔ اب عمران اور فارمولہ دونوں پوری طرح ملیک شیڈو کے قبضے میں ہیں۔ عمران ابھی بے ہوش پڑا ہوا ہے اور میں نے اسے کر گیک کونٹی ماٹن کی فل ڈوز کا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

انجکشن لگا دیا ہے۔ اب اس کا نچلا دھڑ ہمیشہ کے لئے مفلوج ہو چکا ہے اس طرح وہ اب مکمل طور پر میرے قبضے میں آ چکا ہے۔ اور ”لڑکی نے مرت بھرے لبجے میں کہا۔ عمران کو اس لڑکی کی بات سن کر زور دار جھٹکا لگا۔ اس کا ذہن بری طرح چکرا گیا تھا کیونکہ وہ اس مخصوص ساخت کے انجکشن سے پوری طرح واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ابھی تک اس کا کوئی توڑا بجاو نہیں ہوا اور جیسا یہ لڑکی کہہ رہی تھی اب اس کا نچلا دھڑ دوبارہ ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا۔ اس کا دل بے اختیار ڈوب سا گیا۔

”لیکن عمران کو اس بات کا پتہ نہیں چلنا چاہئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ ماہوس ہو کر خود کشی کر لے۔ اور ہاں۔ جیکب کا کیا ہوا۔ اور ”۔۔۔ سکات نے پوچھا۔

”یہ تو میں تمہیں بتا رہی ہوں۔ عمران کو تو میں یہی بتاؤں گی کہ میرے پاس سی ایم انجکشن کا توڑ موجود ہے۔ اگر اس نے میرے ساتھ تعاون کیا تو میں اسے ٹھیک کر دوں گی ورنہ نہیں۔ اور اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے معدوری سے بچانے کے لئے وہ لامحالہ ہمارے ساتھ تعاون کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ جیکب کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

اوور ”۔۔۔ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ہوت سمجھنے لئے۔ اس کا ذہن واقعی بری طرح گھوم رہا تھا اور دل گھٹ سا گیا تھا۔ اگر یہ لڑکی درست کہہ رہی تھی تو اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ واقعی ہمیشہ کے لئے معدور ہو چکا ہے۔ اس نے بے اختیار آنکھیں بند

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کر لیں۔

”تم نے یہ فارمولہ کہاں پہنچایا ہے۔ اور ”۔۔۔ سکات کی آواز سنائی دی۔

”ابھی تو میرے پاس ہے۔ میرا خیال ہے کہ اسے پیش لیبارٹی بھجوادوں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ تم لیبارٹی کے انچارج ڈاکٹر کلیمنٹ کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ سارے کام چھوڑ کر اس فارمولے پر کام کرے۔ اور ”۔۔۔ سون نے کہا۔

”ڈاکٹر کلیمنٹ کو تحریری حکم بھیجنا پڑے گا۔ میں کسی آدمی کے ہاتھ بھجوادتا ہوں پھر وہ تم سے خود رابطہ کرے گا۔ اور ”۔۔۔ سکات نے کہا۔

”میرے سیکشن کا آدمی کا نشان تمہارے پاس پہنچنے والا ہے۔ میں نے اسے سب کچھ سمجھا دیا ہے تم ایسا کرو کہ اس دوران لیٹر لکھ لو۔ اس میں لکھ دینا کہ وہ اب براہ راست مجھ سے رابطہ رکھے تاکہ میں عمران کی مدد سے کام مکمل کراؤں ورنہ مشکل پیدا ہو جائے گی۔ اور ”۔۔۔ سون نے کہا۔

”تم عمران کو پیش لیبارٹی پہنچا دو۔ ڈاکٹر کلیمنٹ خود ہی اس سے مدد حاصل کر لے گا۔ اور ”۔۔۔ سکات نے کہا۔

”نہیں۔ عمران بیجد ذہن آدمی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں جا کر ساری پھوپیش ہی پلٹ دے اس لئے میں اسے اپنے پاس ہی رکھنا چاہتی ہوں۔ اس کے علاوہ تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

بھی عمران کو تلاش کرتی پھر رہی ہے اور اب ایکریمیا کی تمام ایجنسیاں بھی فارمولہ اور عمران دونوں کو تلاش کر رہی ہوں گی۔ موت کے جزیرے کی مکمل تباہی ایکریمیا کے اعلیٰ حکام آسانی سے ہضم نہ کر سکیں گے۔ اور ”— سون نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے تم کو۔ اور ”— سکاث نے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ جب تک یہ فارمولہ مکمل نہیں ہو جاتا اپنے تمام اختیارات مجھے منتقل کر دو۔ جب یہ فارمولہ مکمل ہو جائے گا تو پھر یہ اختیارات میں تمہیں واپس کر دوں گی۔ یہ ہمارے لئے بید فائدہ مند رہے گا اس طرح تم ہر طرح سے آزاد ہو جاؤ گے کیونکہ تم بہر حال بر بن میں ہو اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تمہیں تلاش کر لیا تو وہ تمہارے ذریعے ہم تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور ”— سون نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ تم بلیک شیدو کی سپر چیف بننا چاہتی ہو۔ اور ”— سکاث کے لمحے میں غصہ تھا۔

”ارے سپر چیف تو بہر حال تم ہو۔ میں تو تمہاری نائب ہوں۔ میں تو اس فارمولے کو تکمیل تک ایسا چاہتی ہو۔ سنو تم اور میں علیحدہ تو نہیں ہیں۔ اور ”— سون نے بڑے لاذ بھرے لمحے میں کہا۔

”شاید تم ٹھیک کہتی ہو۔ او۔ کے۔ میں لیٹر جاری کر دیتا ہوں۔ اور ”— سکاث نے سون کی بات کو سلیمانی کرتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔ تم کانٹائنر کو دونوں لیٹر دے رینا میں تمہیں ساتھ ساتھ روپورٹ دیتی رہوں گی۔ اور ”— سون نے جواب دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”پھر ایسا نہ کروں کہ میں وہاں تمہارے پاس آ جاؤ۔ اور ”— سکاث نے کہا۔

”وہاں کے سیکشن کو کون چلائے گا سکاث۔ تم فکر نہ کرو۔ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو کہ میں کبھی بھی تمہارے اعتماد کو تمہیں نہیں پہنچا سکتی۔ مجھے معلوم ہے کہ بلیک شیدو کو قائم کرنے سے لے کر اب تک اس کی ساری ترقی تمہاری محنت کی وجہ سے ہے۔ یہ سب کچھ بھی میں بلیک شیدو کی وجہ سے کر رہی ہوں۔ وی آئی پی ہتھیار بنانے کے بعد بلیک شیدو پوری دنیا کی سب سے بڑی طاقتور اور باوسائل تنظیم بن جائے گی اور پھر ہم اس تنظیم کو اس قدر طاقتور بنادیں گے کہ پوری دنیا پر ہمارا قبضہ ہو جائے گا اور پھر تم پوری دنیا کے حاکم بن جاؤ گے۔ پوری دنیا کی دولت تمہارے قبضے میں ہو گی۔ اور ”— سون نے کہا۔

”مجھے تم پر مکمل اعتماد ہے سون۔ میں لیٹر تیار کر دیتا ہوں۔ اور ”— سکاث کی مطمئن آواز سنائی دی اور سون نے اور اینڈ آل کہہ کر مشین کا بٹن آف کر دیا لیکن سکرین دیسے ہی روشن تھی اور اس پر کمرے کا منظر بدستور نظر آ رہا تھا اور سکاث نے بھی ڈرانسیس کا بٹن آف کیا اور پھر وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس نے اس میں سے ایک چھوٹا سا ایکٹر و نکٹر نکال کر میز پر رکھا۔ اس سے مسلک تار کو اس نے میز کی سائیڈ پر لگے ہوئے کسی پلگ کے ساتھ مسلک کیا اور پھر

دراز سے ایک پیڈ اور ایک مرنکال کراس نے میز پر رکھی۔ پیڈ سے ایک کاغذ علیحدہ کر کے اس نے اسے ٹائپ رائٹر پر چڑھایا اور تیزی سے ٹائپ کرنا شروع کر دیا۔ سون خاموش بیٹھی سکرین پر اسے یہ سب پکھ کرتے دیکھتی رہی۔ عمران بھی اپنے بیڈ پر بیٹھایا سب پکھ دیکھ رہا تھا۔ ایک کاغذ ٹائپ کر کے سکات نے اسے اتارا اور اس کے نیچے دستخط کر کے مر لگا دی اور پھر دوسرا کاغذ پیڈ سے علیحدہ کر کے اس نے ٹائپ رائٹر پر چڑھایا اور ایک بار پھر ٹائپ کرنا شروع کر دیا۔ پھر دوسرا کاغذ بھی اتار کر اس نے اس کے نیچے دستخط کئے اور مر لگا دی اور پھر ٹائپ رائٹر کی تار پلگ سے علیحدہ کر کے اس نے ٹائپ رائٹر کو واپس دراز میں رکھا اور انھوں کھڑا ہوا۔ اسی لمحے سون نے مشین کا ایک بٹن پر لیں کر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو۔ سون بول رہی ہوں۔ اور۔“ سون کی آواز سنائی دی۔

”لیں میڈم۔ کانٹائن بول رہا ہوں۔ اور۔“ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کانٹائن اب تم سکات کے آفس میں پہنچ جاؤ اور جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرو۔ سکات نے دونوں کاغذ تیار کر دیے ہیں۔ اور۔“ سون نے کہا۔

”لیں مادام۔ اور۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور سون نے اور اینڈ آل کہہ کر مشین کا بٹن آف کر دیا۔ عمران نے دیکھا کہ

تحوڑی دیر بعد اس کمرے کے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی جو سکرین پر نظر آ رہا تھا وہاں کی آواز بھی اس مشین کے ذریعے یہاں سون تک پہنچ رہی تھی اس لئے عمران کو بھی یہ آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ سون کی پوری توجہ سکرین پر جمی ہوئی تھی۔

”لیں کم ان۔“ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سکات کی آواز سنائی دی اور کمرے کا دروازہ ٹھلا اور ایک لمبے قد کا دبلہ پتلہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے اندر داخل ہو کر سکات کو بڑے مودبانتہ انداز میں سلام کیا۔

”آؤ کانٹائن۔ تم وقت پر پہنچے ہو۔ میں نے یہ دونوں کاغذ تیار کر دیئے ہیں۔ ایک کاغذ پیش لیبارٹری کے ڈاکٹر کلیمٹ کو پہنچا دو اور یہ دوسرا کاغذ مادام سون کو پہنچا دو۔ میں نے اپنے تمام اختیارات ایک خاص پلان کے تحت مادام سون کو منتقل کر دیئے ہیں۔“ سکات نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز پر موجود دونوں کاغذ اٹھا کر کانٹائن کی طرف بڑھا دیئے۔

”لیں بس۔“ کانٹائن نے کہا اور وہ دونوں کاغذ علیحدہ علیحدہ تھہ کر کے اس نے انہیں جیب میں ڈالا لیکن پھر جب اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سا یلنسر لگا مشین پیش موجود تھا۔

”یہ کیا۔ کیا مطلب۔“ سکات نے مشین پیش دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"سوری بس۔ یہ مادام کا حکم ہے اور اب وہ پر چیف ہیں"۔
کانٹائن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی شعلے مشین پشل کی
نال سے نفل کر انٹنے کی کوشش کرتے ہوئے سکٹ کے سینے پر پڑے
اور وہ چینچ مار کر کری سمیت پہلے پیچھے گرا پھر کری کے جھٹکے سے اچھل
کر منہ سے بل سامنے میز پر گرا اور پھر میز کی سائیڈ میں جا گرا۔
کانٹائن نے اس کے نیچے گرنے پر ایک بار پھر اس پر فائز کھول دیا اور
ترپتا ہوا سکٹ ایک جھٹکا لھا کر ساکت ہو گیا تو کانٹائن نے مشین
پشل واپس جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے سون نے ہاتھ بڑھا کر مشین
کا بٹن پر لیں کر دیا اور اس کے ساتھ ہی میز پر رکھے ہوئے ٹرانسیور
سے سینی کی آواز سنائی دی اور کانٹائن نے آگے بڑھ کر ٹرانسیور کا بٹن
آن کر دیا۔

"سوں بول رہی ہوں کانٹائن۔ میں نے تمہاری کار گزاری چیک
کر لی ہے تم نے واقعی میرے کمنے پر پوری طرح عمل کیا ہے اس لئے
آج سے تم بر بن سیکشن کے انچارج ہو۔ وہاں کا چارج سنبھال لو۔
ڈاکٹر کلیمٹ والا لیٹر اسے پہنچا دو اور اختیارات ٹرانسفر لیٹر مجھے بھجو
دو۔ اور"۔ سون نے تحکمانہ لمحے میں کہا۔

"لیں میڈم۔ اور"۔ کانٹائن نے مودبانہ لمحے میں کہا۔
"سکٹ کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈلوا دینا۔ اور اینڈ آل"۔ سون
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے ہاتھ میں پکڑے ہوئے
مائیک کا بٹن آف کر کے اسے مشین کے ساتھ ٹک کیا اور پھر مشین

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ عمران واپس بیٹ پر لیٹ گیا اور
اس نے آنکھیں بند کر لیں لیکن کن انکھیوں سے وہ سب کچھ دیکھ رہا
تھا۔ مشین آف کر کے سون کری سے انٹھی اور اس کے ساتھ ہی وہ
اس خلا کی طرف بڑھ کر اس کمرے میں آگئی جس میں عمران موجود
تھا۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ سون عمران کے قریب آئی۔

"اب بلیک شینڈو کی میں چیف ہوں۔ اب سب کچھ میری مرضی
سے ہو گا"۔ سون کی بڑی بڑی اہم واضح طور پر سنائی دی اور پھر وہ
تیز تیز قدم انھاتی کمرے کے ایک کونے میں موجود دروازے کی طرف
بڑھ گئی۔ جب دروازہ بند ہونے کی آواز عمران کے کافوں میں پڑی تو
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اسے اس
ساری کارروائی سے بہت سی باتوں کا پتہ چل گیا تھا جو اس سے پہلے
اس کو معلوم نہ تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ کسی تنظیم بلیک شینڈو کی قید میں
ہے جس کا پر چیف سکٹ تھا لیکن اب یہ عورت سون چیف ہے اور
پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اسے تلاش کر رہی ہے اور اس سون نے
کسی طریقے سے اسے موت کے جزیرے سے نکال لیا ہے اور اسے
تاباہ کر دیا ہے۔ وی آئی پی فارمولہ بھی اس سون نے حاصل کر لیا
ہے۔ ابھی وہ یہ سب باشیں سوچ رہا تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور
عمران نے دیکھا کہ کمرے میں سون داخل ہو رہی ہے۔ اس کے پیچھے
ایک نوجوان تھا جس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کے مخلوں سے بھری
ہوئی سرخ تھی۔

”ارے تمہیں ہوش آگیا۔ بغیر انجکشن کے۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو گیا۔“ — سون نے عمران کی آنکھیں کھلی دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لبجے میں کہا کیونکہ اب عمران نے آنکھیں بند نہ کی تھیں۔ اب اسے اس کی ضرورت نہ رہی تھی۔

”میں کہاں ہوں اور تم کون ہو۔ اور یہ میرا نچلا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا۔ یہ سب کیا ہے؟“ — عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لبجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو سون نے مسکراتے ہوئے ایک کرسی گھٹیں اور بیٹھ کے ساتھ رکھ کر اس پر بیٹھنے۔

”تم جاسکتے ہو ہیری۔ اب انجکشن کی ضرورت نہیں رہی۔“ — سون نے کرسی پر بیٹھتے ہی اپنے پیچھے آنے والے نوجوان سے کہا۔

”لیں مادام۔“ — اس نوجوان نے جس کا نام ہیری تھا مودبانہ لبجے میں کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”تمہارا نام علی عمران ہے۔ تمہارا تعلق پاکیشی سے ہے اور تم پاکیشی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو۔ اور یہ بھی سن لو کہ مجھے تمہاری پوری ہستی کا علم ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ وہی آئی پی نامی تنظیم کے چیف پرائزرنے تمہیں ایک فارمولے کی سائنسی رکاوٹ دور کرنے کے لئے پاکیشی سے اغوا کرایا تھا۔ اس کے بعد تمہارے انکریمین ایجنٹس کے چیف مارشل کی قید میں جانے اور موت کے جزیرے میں قید ہونے تک کے تمام حالات کا علم بھی ہے۔“ — سون نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تم کون ہو۔“ — عمران نے کہا۔

”میرا نام سون ہے اور میرا تعلق ایک بین الاقوای تنظیم بلیک شینڈو سے ہے۔ میں اس تنظیم کی چیف ہوں۔ ہماری تنظیم بھی اسلحہ سازی اور اسلحہ ڈیبلگ کا کام کرتی ہے۔ تم اس وقت بلیک شینڈو کی قید میں ہو۔ موت کے جزیرے میں مشینزی کا انچارج جیکب ہمارا آدمی تھا۔ ہم نے جیکب کی مدد سے تمہیں موت کے جزیرے سے نکال کر یہاں اپنے پاس بلوایا ہے پھر جیکب کو ہلاک کر دیا گیا اور اس کا ہیلی کا پیڑ بھی سمندر میں ڈبو دیا گیا ہے۔ اب کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تم کہاں ہو۔ تمہاری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہی معلوم ہے کہ تم موت کے جزیرے میں قید ہو۔ اب وہ لوگ بھی وہاں نکریں مارتے پھریں گے۔“ — سون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ میری ٹانگیں کیوں حرکت نہیں کر رہیں۔ کیا ہوا ہے انہیں۔“ — عمران نے کہا۔

”میں نے تمہیں بے ہوشی کے دوران کر گیک کوئی مانش یعنی سی ایم کا انجکشن لگا دیا تھا اب تمہاری ٹانگیں اس وقت تک ٹھیک نہ ہو سکیں گے جب تک انہیں سی ایم کا انجکشن تمہیں نہ لگا دیا جائے اور یہ اس وقت لگے گا جب تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو گے ورنہ تم اس طرح ساری عمر معدود رہو گے۔ یہ کام میں نے دو وجہات کی بنا پر کیا ہے۔ ایک تو یہ کہ تم یہاں سے فرار نہ ہو سکو اور دوسرا یہ کہ تم ہمارے ساتھ مکمل طور پر تعاون کرنے پر مجبور ہو جاؤ۔“ — سون نے

مکراتے ہوئے کہا۔

”کیسا تعاون“—— عمران نے جان بوجھ کر چونکتے ہوئے کہا۔
”ہم نے وی آئی پی فارمولہ بھی حاصل کر لیا ہے اور اب وی آئی
پی ہتھیار ہم خود تیار کریں گے اور تم اس کام میں ہماری مدد کرو گے۔
اگر کہیں رکاوٹ پیدا ہوئی تو تم اسے دور کرو گے“—— سون نے
کہا۔

”لیکن رکاوٹ تو میں نے پسلے ہی دور کر دی ہوئی ہے“—— عمران نے
کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن حفظ مالقدم کے طور پر یہ سب کچھ
کیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور رکاوٹ پیدا ہو جائے اس لئے
تمہاری ہمارے پاس موجودگی ضروری ہے“—— سون نے کہا۔

”لیکن اگر میں تعاون سے انکار کر دوں تب“—— عمران نے
کہا۔

”تم ایسا کہہ نہیں سکتے۔ ورنہ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تم ہیشہ کے
لئے معدود رہنے کے عالم میں رہو گے۔ دیسے میں تمہارے ساتھ وعدہ
کرتی ہوں کہ اگر تم نے تعاون کیا تو نہ صرف تمہیں زندہ رکھا جائے گا
بلکہ تمہیں نہیک کر کے واپس تمہارے ملک بھجوادیا جائے گا۔ ہمیں
تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ہمارا مقصد صرف وی آئی پی ہتھیار کی
تیاری ہے اور بس“—— سون نے کہا۔

”لیکن اس کی تیاری میں تو طویل عرصہ لگے گا۔ کم از کم ایک سال
کھیل سے بری طرح شنک آگیا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

تو لگ ہی جائے گا اور وہ بھی اگر مسلسل اس ہتھیار پر کام کیا جائے
تبا۔ اور میں اتنے طویل عرصہ تک اسی حالت میں کیسے رہوں
گا“—— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہیں رہنا ہو گا۔ یہاں تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہو گی اور
تمہارے لئے خصوصی وہیل چیز کا انتظام کرو گیا ہے۔ تمہاری یہاں
ہر خواہش پوری کی جائے گی البتہ یہاں سے باہر جانے کی اجازت نہ ہو
گی اور نہ ہی تمہیں یہاں سے کسی جگہ رابطہ کرنے کی اجازت ہو
گی۔“ سون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

”میں تمہارے لئے وہیل چیز منگواتی ہوں پھر میں تمہیں ساتھ
لے جا کر یہ ساری جگہ دکھاؤں گی۔ تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ تم
جس جگہ پر ہو یہاں سے اس حالت میں کسی صورت بھی باہر نہیں جا
سکتے اس لئے تمہارا فائدہ اسی میں ہے کہ تم ہمارے ساتھ تعاون
کرو“—— سون نے کہا اور مذکور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ
گئی۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے اسے معلوم تھا کہ سون جھوٹ بول
رہی ہے۔ اس نے سکاث کو جو کچھ بتایا تھا اس کے مطابق وہ نھیک نہ
ہو سکے گا لیکن وہ ناامید نہ تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ اگر کسی طرح یہاں
سے نکل جائے تو اس دوا کا کوئی نہ کوئی توڑ نکال ہی لے گا اس لئے
اس نے فیصلہ کر لیا کہ اب چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے وہ اس
خوفناک کھیل کا خاتمہ کر کے ہی چھوڑے گا۔ اب وہ اس چوہے ملی کے
کھیل سے بری طرح شنک آگیا تھا۔

”یہ بات تو طے ہے کہ عمران یہاں بر بن میں ہے ورنہ جیکب کے ہیلی کاپڑ کو بر بن کے ساحل کے قریب سمندر میں نہ ڈبوایا جاتا اور دوسری بات یہ کہ ایکریمین اڈے پر ہاتھ صاف کرنے والی تنظیم کوئی چھوٹی تنظیم نہیں ہو سکتی اس لئے ہمیں یہاں ایسی تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہیں جو اس قابل ہوں مجھے یقین ہے کہ اس طرح ہم عمران کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔“ کیپشن شکیل نے کہا۔

”ویری گذ۔ یہ واقعی بہترین مشورہ ہے کیپشن شکیل۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں بلاشر پر ٹکریے کرنے کی بجائے خود بھی کام کرنا چاہئے۔“ جو لیا نے کہا۔

”لیکن ایک بات اور بھی ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئے۔ مادام ڈیسی جیسی عورت صرف ہمارے وعدے کی بنا پر ہمیں اس طرح آزاد نہیں کر سکتی اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکٹ سروس سے ہے اگر اس نے کسی گروپ کے ذریعے نگرانی نہیں کرائی تو لازم اس نے ہمارے ساتھ کوئی سائنسی کھیل کھیلا ہے ایسا نہ ہو کہ جیسے ہی ہم عمران کا سراغ لگائیں اور ہم پر ٹوٹ پڑے۔“ کیپشن شکیل نے کہا۔

”لیکن اگر ایسا ہوتا تو اب تک ہمیں معلوم ہو چکا ہوتا۔“ جو لیا نے کہا۔

”ڈیسی کی بات چھوڑو۔ جب اس کا وقت آئے گا ہم خود اس سے کہاں تلاش کیا جائے۔“ صدر نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

جو لیا اپنے ساتھیوں سمیت بر بن کی ایک کوٹھی کے بڑے کمرے میں موجود تھی اس کوٹھی کا انتظام بلاشر نے کیا تھا اور وہ ساحل سے سیدھے اس کوٹھی میں پہنچے تھے اور بلاشر انہیں یہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا ان سب کے چہرے بچھے ہوئے تھے۔

”سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر یہ سب کیا کھیل ہے عمران ایک تنظیم سے دوسری اور دوسری سے تیری تنظیم کے ہاتھوں شفت ہوتا چلا جا رہا ہے اور خود اس کی طرف سے کوئی کام نہیں ہو رہا آخر عمران کیوں ان کی قید سے خود نہیں نکل پا رہا۔“ جو لیا نے کہا۔

”اصل میں عمران کی ٹھنڈنگ اس قدر تیزی سے ہو رہی ہے کہ اسے شاید پوری طرح سنبھلنے کا موقع ہی نہیں مل رہا اگر کسی طرح عمران سے ہمارا رابطہ ہو جائے تو شاید بات بن جائے لیکن اب اسے کہاں تلاش کیا جائے۔“ صدر نے کہا۔

نمٹ لیں گے ہمیں پہلے عمران کو تلاش کرنا چاہئے"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران ہر بار چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھ سے پھسل جاتا ہے نجاتے یہ تلاش کب ختم ہو گی"۔۔۔ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے مس جولیا۔ اب تک ہم نے عمران کو جس سرگرمی سے تلاش کیا ہے اس سے یہ تلاش انتہائی سرگرم تلاش کی جا سکتی ہے میرا مطلب ہے ہاٹ سرج"۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"لیکن یہ ہاٹ سرج ابھی تو ہاٹ ہی ہے نجاتے کب کو لڈ ہو گی"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں چیف کو ایک بار پھر رپورٹ دینی ہو گی۔ چیف یقیناً ہماری رپورٹ کا انتظار کر رہا ہو گا"۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اس نے سامنے رکھئے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پہلے اس نے لاڈر کا بٹن دبایا کہ صدر نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبادیا۔

"کیا ہوا۔ کیا مطلب"۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"مس جولیا۔ کیپشن شکلیل کی بات درست ہو سکتی ہے۔ ہماری سائنسی نگرانی ہو رہی ہو گی اس لئے چیف کا نمبر مت ڈائل کریں اور نہ کوئی بات کریں"۔۔۔ صدر نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو جولیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

"پھر پہلے اس بات کو چیک کر لیا جائے"۔۔۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکنہت اچھل پڑی اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اچانک کوئی خاص بات یاد آگئی ہو۔

"کیا ہوا"۔۔۔ صدر نے چونک کر پوچھا اور باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"میرے ذہن میں ایک بات مسلسل لکھک رہی تھی لیکن میرے شعور میں یہ بات نہ آ رہی تھی میں ذرا باతھ روم سے ہو آؤں پھر بتاتی ہوں"۔۔۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا اور انھوں کرتیزی سے ملحقة بااتھ روم کی طرف بڑھ گئی اور سب ایک دوسرے کو حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے۔

"صدر صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اور جوزف آپ صاحبان سے علیحدہ رہ کر ماشر کو تلاش کریں"۔۔۔ اب تک خاموش بیٹھے ہوئے جوانا نے یکنہت انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"اب علیحدہ کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے جوانا۔ اب ہمیں مل کر کام کرنا ہو گا"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن آپ کے ساتھ رہ کر ہمیں ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے ہم بے کار ہو گئے ہیں"۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"تم علیحدہ کیا کرو گے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ماشر کو ہی تلاش کریں گے اور کیا کریں گے“۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

”مس جولیا سے پوچھ لو۔ اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے“۔۔۔ صدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی جواب دیتا اسی لمحے باتحہ روم کا دروازہ کھلا اور جولیا باتحہ روم سے باہر آگئی اس کا چہہ دیکھ کر وہ سب چونک کرائٹھ کھڑے ہوئے اس کا چہہ تکلیف کی شدت سے بگرا ہوا تھا۔
”کیا ہوا جولیا“۔۔۔ تنویر نے بے چین ہو کر پوچھا۔

”کچھ نہیں۔ اس مادام ڈسی نے یہ بٹن میری ران کی کھال کے اندر سی دیا تھا اس کا خیال تھا کہ اس طرح یہ کسی صورت بھی چیک نہ ہو سکے گا۔ مجھے چلتے ہوئے ران کے حصے میں ہلکی سی لکھ محسوس ہوتی تھی جیسے کوئی رگ کھنچ سی گئی ہو لیکن وہاں درد نہ تھا اس لئے میں نے خیال نہ کیا لیکن میرے ذہن میں مسلسل خلش موجود تھی اچانک مجھے خیال آیا کہ مجھے چیک کرنا چاہئے چنانچہ میں نے باتحہ روم میں جا کر باقاعدہ چیک کیا تو مجھے وہ جگہ دیکھ کر معلوم ہو گیا کہ اندر کوئی چیز موجود ہے میں نے باتحہ روم میں موجود شیو نگ باکس سے بلیڈ نکال کر خود ہی اس جگہ کا آپریشن کیا اور یہ بٹن نکال لیا لیکن اس آپریشن سے کافی تکلیف ہوئی لیکن وہاں فرست ایڈ باکس موجود تھا اس لئے مرہم پٹی تو ہو گئی ہے لیکن بہر حال تکلیف ابھی تک ہو رہی ہے“۔
جولیا نے کری پر بیٹھ کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو انتہائی جدید ٹیکلی ویو بٹن ہے لیکن یہ تو بے کار ہے“۔
صدر نے اس کے ہاتھ سے بٹن لیتے ہوئے کہا۔

”میں نے ہی اسے بے کار کیا ہے میں نے خون بننے کی پرواہ نہیں کی اور سب سے پہلے بلیڈ کی مدد سے اسے بے کار کیا ہے“۔ جولیا نے کہا۔

”تو نویر۔ فرج میں جوس کی بوتلیں موجود ہیں مس جولیا کو جوس پلاو“۔۔۔ صدر نے نویر سے کہا تو نویر تیزی سے ایک کونے میں موجود فرج کی طرف بڑھ گیا۔

”تو کیپشن شکلیں کی بات درست تھی۔ بہر حال آپ نے ہمت کی ہے مس جولیا“۔۔۔ صدر نے تحسین آمیز لمحے میں کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

”شکریہ صدر۔ مجبوری تھی مجھے خود ہی یہ سب کچھ کرنا تھا اگر صالحہ ساتھ ہوتی تو پھر کافی آسانی ہو جاتی“۔۔۔ جولیا نے کہا اور صدر نے اثبات میں سرہلا دیا اسی لمحے نویر نے جوس کا ایک ڈبہ کھول کر اور اس میں سڑا ڈال کر جولیا کے ہاتھ میں دے دیا اور جولیا جوس سپ کرنے لگی۔

”مس جولیا۔ میں اور جوزف آپ سے علیحدہ رہ کر ماشر کی تلاش کرنا چاہتے ہیں ویسے تو چیف نے ہمیں علیحدہ ٹیکم بنانا کر بھیجا تھا لیکن اب بہر حال آپ ماشر کی جگہ ٹیکم کی لیدر ہیں اس لئے آپ سے اجازت لینا ضروری ہے“۔۔۔ جوانا نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”شکریہ جوانا۔ اگر تم علیحدہ رہ کر کام کرنا چاہتے ہو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن چند منٹ ٹھہر جاؤ۔ میں اب چیف سے بات کرتی ہوں اس سے تمہارے متعلق ہدایات بھی لے لیتی ہوں“۔۔۔ جولیا نے جوں کا ذہبہ میز پر رکھتے ہوئے کہا تو جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”اب تو میں چیف کو فون کر سکتی ہوں نال“۔۔۔ جولیا نے رسیور اٹھاتے ہوئے صدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔ جولیا نے لاڈر کا بٹن پر لیں کیا اور پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکشو“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”جولیا بول رہی ہوں بس“۔۔۔ جولیا نے مودبانہ لمحے میں کہا اور پھر پہلے فون سے لے کر اب تک پیش آنے والے تمام واقعات تفصیل سے بتادیئے اور ساتھ ہی اس نے یہ تجویز بھی بتادی کہ وہ اب کسی مخبری کرنے والی تنظیم سے رابطہ کر کے عمران کی تلاش کرنا چاہتے ہیں۔

”جوزف کہاں ہے“۔۔۔ ایکشو نے اس کی تفصیل سننے کے بعد کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔ ان سب لئے چیف کا یہ سوال انتہائی غیر متوقع تھا۔

”موجود ہے چیف“۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اس سے میری بات کرو“۔۔۔ چیف نے کہا تو جوزف اپنی کری سے اٹھا اور جولیا کے قریب آ کر اس نے رسیور لے لیا۔

”لیں چیف“۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”جوزف۔ تمہیں اور جوانا کو علیحدہ بھجنے کا مقصد یہ تھا کہ تم اپنے مخصوص انداز میں عمران کو تلاش کرو لیکن تم نے وہاں جا کر کچھ بھی نہیں کیا“۔۔۔ چیف کا الجہہ بے حد سرد تھا۔

”نجانے کیا بات ہے کہ بس کی گئشگی نے مجھے مردہ کر دیا ہے مجھے یوں لگتا ہے کہ میرے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ میں مر جکا ہوں چیف“۔۔۔ جوزف کا الجہہ واقعی نہیں مردہ ساتھا۔

”تو تمہیں اپنی روح کی تلاش زیادہ سرگرمی سے کرنی چاہئے۔ تم افریقہ کے پرنس ہو اور افریقہ میں ویچ ڈاکٹر خوشبو کا عمل کر کے بھی تلاش کرتے ہیں تمہیں یقیناً یہ عمل معلوم ہو گا تم کو شش کرو ہو سکتا ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ“۔۔۔ چیف نے کہا تو جوزف کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگایوں محسوس ہوتا تھا جیسے چیف نے بات نہ کی ہو اس کے جسم پر کوڑا مار دیا ہو۔

”اوہ۔ اوہ چیف۔ آپ نے مجھے زندہ کر دیا ہے آپ نے یہ بات کر کے مجھے زندہ کر دیا ہے میں بس کی تلاش کے لئے خوشبو کا عمل ضرور کروں گا میں اب اسے تلاش کر لوں گا اب میں اپنی روح کو تلاش کر لوں گا۔ شکریہ چیف بے حد شکریہ۔ اب جوزف اپنے بس کو تلاش کر لے گا“۔۔۔ جوزف نے انتہائی پر جوش لمحے میں کہا اس کی آنکھوں

نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”صفدر۔ جوانا کو زیر و فائیو ٹرانسیسٹر دے دو اور جوزف اور جوانا تم نے خیال رکھتا ہے جیسے ہی تمہیں عمران کے بارے میں کوئی نہ سوکھ لیو ملے تو تم نے مجھے فوراً اطلاع دینی ہے۔“ — جولیا نے کہا تو جوزف نے اثبات میں سرہلا دیا پھر صدر سے زیر و فائیو ٹرانسیسٹر لے کر وہ دونوں انہیں خدا حافظ کہہ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

”صفدر تم ساتھ چلو۔ میں اب جلد از جلد اس ہیڈ پروائزر سے ملتا چاہتی ہوں۔“ — جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہم سب چلیں گے مس جولیا۔ ورنہ پھر یہاں واپس آنے اور ساتھیوں کو ساتھ لینے میں وقت ضائع ہو گا۔“ — صدر نے کہا۔

”ٹھیک ہے چلو۔“ — جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سرہلا دیے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کوئی میں پسلے سے موجود کار میں سوار بر بن کی میں روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے انہوں نے روانگی سے پسلے نقشے پر ہوٹل گرین وڈ کو مارک کر لیا تھا۔

”یہ ہیڈ پروائزر کا تعلق یقیناً فارن سروس سے ہو گا جو اسے ایکسشو کا حوالہ دیا جا رہا ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اتنے دور دراز علاقے میں کسی ہیڈ پروائزر کو فارن سروس میں شامل کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔“ — تنویر نے کہا۔

”سیکرٹ سروس صرف چند ممبرز پر ہی مشتمل نہیں ہوا کرتی۔ ہر ملک کی سیکرٹ سروس انتہائی وسیع اور باخبر ادارہ ہوتی ہے اور اس کا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں یکخت تیز چمک ابھر آئی تھی اس کا ڈھیلا پڑا ہوا جسم یکخت تن سا گیا تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے کسی مردہ جسم میں اچانک زندگی کی رقم نمودار ہو گئی ہو۔

”تم اور جوانا علیحدہ کام کرو گے۔ رسیور مس جولیا کو دے دو۔“ — چیف نے کہا تو جوزف نے رسیور جولیا کے باتحہ میں دے دیا اور واپس جا کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اب اس کے بیٹھنے کا انداز ایسے تھا جیسے وہ اس محفل میں پوری طرح شریک ہو ورنہ اس سے پہلے تو اس کے بیٹھنے کا انداز بالکل ویسے ہی تھا جیسے کسی لوگو کو پکڑ کر دھوپ میں بٹھا دیا گیا ہو۔

”جولیا تم اپنے ساتھیوں سمیت علیحدہ کام کرو گی البتہ جوانا کو تم نے زیر و فائیو ٹرانسیسٹر دے دینا ہے تاکہ تم دونوں پارٹیوں میں سے جو بھی پسلے عمران کا سراغ لگا لے وہ دوسری پارٹی کو کال کرے اور تم اپنے ساتھیوں سمیت بر بن میں واقع ہوٹل گرین وڈ کے ہیڈ پروائزر الیگزنسیڈر میکمل سے ملو۔ اسے تم نے ایکسشو کا حوالہ دینا ہے میکمل کے پاس ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے وہ بہر حال عمران کو تلاش کر لے گا لیکن تم نے اس کے سامنے عمران کا نام نہیں لینا بلکہ پرنٹ آف ڈھپ کا لفظ استعمال کرنا ہے۔ خدا حافظ۔“ — چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”تو پھر ہمیں اجازت ہے مس جولیا۔“ — جوانا اور جوزف دونوں

جال نہ صرف اندر وون ملک بلکہ پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہوتا ہے کیوں وجہ ہے کہ چیف ہر معاٹے میں پوری طرح باخبر رہتا ہے"۔ صدر نے جواب دیا۔

"لیکن کسی ہوٹل کا ہیڈ سپروائزر پاکیشیا کی کیا خدمت سرانجام دے سکتا ہے"۔۔۔ توری نے کہا۔

"وہ بظاہر تو ہیڈ سپروائزر ہی ہو گا لیکن اس میں کیا صلاحیتیں ہوں گی اس کا اندازہ تمہیں اس ملاقات سے ہی ہو جائے گا"۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل گرین وڈ کی عالیشان عمارت کے کپاؤنڈ گیٹ میں مری اور پھر ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ڈرائیور سیٹ پر کیپشن ٹکلیں تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقیقی سیٹ پر توری اور صدر بیٹھے ہوئے تھے۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ سب نیچے اترے اور تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی ایکریمن میک اپ میں تھے ہوٹل کا ہال خاصاً وسیع تھا لیکن اس وقت ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا اکاڈمی میزوں پر چند عورتیں اور مرد بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے لیکن ہال کی سجاوٹ اور اس میں موجود افراد سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ ہوٹل یہاں کے اعلیٰ طبقے کے لئے بنایا گیا ہے وہ سب ایک میز کے گرد بیٹھے گئے تو ایک ویٹس تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔

"ہات کافی"۔۔۔ جولیا نے ویٹس سے کما تو ویٹس سر ہلاتی ہوئی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

واپس مڑنے لگی۔

"ایک منٹ"۔۔۔ جولیا نے اس انداز میں کہا جیسے اسے اچانک کوئی بات یاد آگئی ہو۔

"یہاں ہیڈ سپروائزر ہوتے تھے مسٹر الیگزنڈر میکملن۔ میں پہلے یہاں آئی تھی تو ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ کیا وہ اب بھی یہیں ہوتے ہیں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"لیں میڈم"۔۔۔ ویٹس نے مودبانہ لمحے میں جواب دیا۔

"کیا اب وہ ہوٹل میں موجود ہیں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"لیں میڈم۔ وہ اپنے آفس میں ہیں"۔۔۔ ویٹس نے جواب دیا۔

"اوکے۔ انہیں ہماری طرف سے دعوت دے دو کہ وہ ہات کافی کی

ایک پیالی ہمارے ساتھ پی لیں"۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی بہتر مادام لیکن"۔۔۔ ویٹس نے قدرے بھجنے ہوئے کہا۔

"جولیانا فڑواڑ۔ میرا تعلق سو نیز لیںڈ سے ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"لیں میڈم"۔۔۔ ویٹس نے کہا اور تیزی سے مڑ گئی۔

"اس کے آفس میں جا کر مل لیتے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح لوگ مشکوک ہو سکتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ مادام

ڈیسی کے آدمی یہاں موجود ہوں"۔۔۔ جولیا نے کہا تو صدر نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیز عمر آدمی جس کے جسم

پر ہوٹل کی مخصوص یونیفارم تھی ان کی میز کی طرف آتا ہوا دکھائی دیا۔

”تو آپ کافی پی کر اس سڑک پر واپس طرف واقع گرینڈ بار پہنچ جائیں۔ وہاں کاؤنٹر پر آپ نے میرا نام لینا ہے آپ کو مجھے تک پہنچا دیا جائے گا اور پھر وہاں اطمینان سے بات چیت ہو سکے گی۔“ — میکمل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا کافی پینے کے بعد میکمل انھا اور اس نے بڑے رسمی انداز میں جولیا اور دوسرے ساتھیوں کا شکریہ اوکیا اور پھر تیز تیز قدم انھا تا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا جولیا اور اس کے ساتھی کچھ دیر تک ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے پھر جولیا نے دیس کو بلا کر میں اوکیا اور وہ سب انھ کر ہوٹل کے ہال سے باہر آگئے چند لمحوں بعد ان کی کار ہوٹل کے کپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر داہمیں ہاتھ پر آہستہ آہستہ آگے بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر انہیں ایک چھوٹی سی عمارت نظر آگئی جس پر گرینڈ بار کا نیون سائن موجود تھا عمارت کے باہر کئی کاریں موجود تھیں کیپن شکلیں نے جو ڈرائیور گ سیٹ پر تھا کار ایک مناسب جگہ پر زوکی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے۔ کیپن شکلیں نے کار پارک کی اور وہ سب بار کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گئے بار کا ہال زیادہ بڑا تو نہ تھا لیکن عورتوں اور مردوں سے کچھ کچھ بھرا ہوا تھا شراب کی تیزبو کے ساتھ ساتھ سگریوں کا دھواں بھی وہاں موجود تھا۔ یہاں موجود افراد کا تعلق متوسط طبقے سے تھا لیکن ایکریمین کی تعداد کافی تھی ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر دو مرد اور دو عورتیں شراب سرو کرنے میں صرف تھیں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میرا نام الیکنڈر میکمل ہے اور میں یہاں ہیڈ پردا انزر ہوں۔“ — اس نے قریب آ کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے ظاہر ہے جو لیا اس سے پہلی بار مل رہی تھی جبکہ دیس نے اسے بتایا ہوا گا کہ جولیا پہلے بھی اس سے مل چکی ہے۔

”میرا نام جولیانا فڑواڑر ہے مسٹر میکمل۔ ہمارا تعلق پاکیشیا کے ایکشو سے ہے۔“ — جولیا نے کہا تو میکمل بے اختیار چونک پڑا۔

اس کے چہرے پر یکخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ ”اوہ۔ اوہ۔ اچھا اب سمجھا۔ نہیک ہے شکریہ۔“ — میکمل نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کے ساتھ موجود خالی کرسی پر بینخ گیا اسی لمحے دیس نے آ کر کافی سرو کرنی شروع کر دی۔

”آپ کا نام پرنس آف ڈھمپ کی زبانی میں نے ایک بار سنا تھا۔“ اب آپ نے حوالہ دیا ہے تو مجھے یاد آگیا ہے یہ آپ کے ساتھی۔“

میکمل نے صدر اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے اس وقت کہا جس دیس کافی سرو کر کے واپس چلی گئی۔

”مسٹر میکمل۔ پرنس آف ڈھمپ کے سلسلے میں آپ سے تفصیل گفتگو کرنی ہے۔ چیف نے آپ کا حوالہ دیا ہے یہاں پرنس کے ہی ساتھی ہیں اور اس وقت ہم سب میک آپ میں ہیں۔“ — جولیا نے

جو لیا اپنے ساتھیوں سمت کا ٹرکی طرف بڑھ گئی۔

”مسٹر الیگز نیدر میکملن سے ملتا ہے“۔۔۔ جو لیا نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا تو لڑکی نے چونکہ کہا اور پھر مسکرا دی۔

”لیں مس“۔۔۔ لڑکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ویٹر کو اشارے سے اپنی طرف بلایا۔

”مس صاحبہ اور ان کی ساتھیوں کو پیش روں میں لے جاؤ میکملن کے پاس“۔۔۔ کاؤنٹر گرل نے اس دیش سے کہا۔

”لیں۔ آئیے مس“۔۔۔ ویٹر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا اس کے آخری سرے پر پہنچ گیا آخری سرے پر ایک دروازہ تھا جس پر پیش روں کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

”اندر تشریف لے جائیے۔ میکملن اندر موجود ہے“۔۔۔ ویٹر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جو لیا نے دروازے کو دبایا تو وہ اندر سے بند نہ تھا اس لئے کھلتا چلا گیا۔ جو لیا اندر داخل ہوئی اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئے یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں چاروں طرف دیواروں کے ساتھ صوف رکھے ہوئے تھے درمیان میں بڑی سی میز تھی کمرے میں میکملن موجود تھا جو انہیں اندر آتے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

”تشریف لائیے“۔۔۔ میکملن نے مودبانہ لمحے میں کہا اور پھر ان

سب کے بینختے پر وہ آگے بڑھا اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے سائیڈ کی دیوار پر موجود سوچ پیش کا ایک بٹن دبادی۔

”اب یہ کمرہ ہر طرح سے محفوظ ہو چکا ہے۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں“۔۔۔ میکملن نے واپس آکر صوف پر بینختے ہوئے کہا۔

”مسٹر میکملن۔ پنس آف ڈھمپ کو پاکیشیا سے پر اسرار انداز میں انغو کر لیا گیا ہے“۔۔۔ جو لیا نے کہا اور پھر اس نے اب تک ہونے والی تمام پیش رفت بھی مختصر طور پر بتا دی۔ میکملن غاموش بینختا رہا اس کے چہرے پر گمراہی سنجیدگی تھی۔

”اب چیف نے تمہارا ریفرنس دیا ہے کہ تمہارے پاس کوئی خاص طریقہ ہے جس سے تم پنس کو تلاش کر لو گے“۔۔۔ جو لیا نے آخر میں کہا۔

”کیا آپ چیف سے میری بات کر سکتی ہیں“۔۔۔ میکملن نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”جب میں نے چیف کا ریفرنس دے دیا ہے تو پھر“۔۔۔ جو لیا نے قدر ناخوشگوار لمحے میں کہا۔

”آئی ایم سوری مس جو لیا۔ میرا مقصد آپ پر شک کرنا نہیں تھا۔ میں چیف سے ایک ضروری بات ڈسکس کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد میں کسی درست نتیجے پر پہنچ سکتا ہوں“۔۔۔ میکملن نے مذہر خواہانہ لمحے میں کہا۔

”کیا آپ کا چیف سے براہ راست رابطہ نہیں ہے“۔۔۔ صدر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے پوچھا۔

"جی نہیں۔ میرا رابطہ ایک اور ذریعے سے ہوتا ہے ویسے چیف اگر چاہے تو مجھے براہ راست حکم بھی دے سکتے ہیں عام طور پر ایسا نہیں ہوتا اور مجھے بہر حال ان سے براہ راست رابطے کی احازت نہیں ہے اور نہ ہی مجھے ان کے فون نمبر کا علم ہے"۔ میکمل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ چیف سے کیا بات ڈسکس کرنا چاہتے ہیں۔ آپ پہلے ہمیں بتائیں"۔ صدر نے کہا۔

"آپ میری بات کراؤ۔ اگر آپ کے ذہن میں یہ خیال ہو کہ میں اس طرح چیف کا نمبر معلوم کر لوں گا تو میں کمرے سے باہر چلا جاتا ہوں"۔ میکمل نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کمرے سے باہر جائیں۔ میں فون کر کے آپ کو کال کر لیتی ہوں"۔ جولیا نے بغیر کسی لگنی لپٹنی کے صاف بات کر دی تو میکمل انھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے سے باہر چلا گیا جولیا نے رسیور انھایا اور پچھے دیر تک اس سے آنے والی مخصوص آواز سنتی رہی۔ وہ یہ چیک کر رہی تھی کہ اس فون کی کوئی ایکسٹینشن تو نہیں ہے پھر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا۔ لاڈور کا بٹن پریس کرو ماکہ ہم سب بھی بات چیت سن سکیں"۔ صدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے

لاڈور کا بٹن پریس کر دیا۔

"ایکشو"۔ دوسری طرف سے چند لمحوں بعد ایکشو کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں بس"۔ جولیا نے کہا اور پھر میکمل سے ملنے اور اس کی فرمائش کی تفصیل بتادی۔

"میکمل اس وقت کہا ہے"۔ چیف کی آواز سنائی دی۔

"میں نے نمبر ڈائل کرنے سے پہلے اسے کمرے سے باہر بھجوادیا تھا"۔ جولیا نے کہا۔

"گذ۔ اب اسے بلاو اور میری بات کراؤ"۔ چیف نے تحسین آمیز لمحے میں کہا تو جولیا کا چہرہ سرت سے چمک انھا۔ ظاہر ہے چیف کی تعریف سے ایسا تو ہونا ہی تھا صدر رائٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد میکمل اندر آگیا اس نے خود ہی دروازہ بند کر کے سوچ پیش کا بٹن دبادیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے رسیور جولیا کے ہاتھ سے لے لیا۔

"میں الیکریڈر میکمل بول رہا ہوں جناب"۔ میکمل کا لمحہ بے حد مسُود بانہ تھا۔

"ایکشو"۔ ایکشو کی سرو آواز سنائی دی۔

"سرمیں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ پرانس آف ڈیمپ کی تلاش کے لئے آپ نے واقعی ایکس زیر و ون کو استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے"۔ میکمل نے انتہائی مسُود بانہ لمحہ میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہاں۔ لیکن اس کے بعد انتہائی تیز رفتار ایکشن کرنا ضروری ہو جائے گا۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ یہ تو واقعی ضروری ہو گا۔“ میکمل نے جواب دیا۔

”مس جولیا سے میری بات کراو۔“ چیف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور میکمل نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

”لیں سر۔ میں جولیا بول رہی ہوں۔“ جولیا نے کہا۔

”پرنس آف ڈھمپ کو فوری برآمد کرنا ضروری ہو گیا ہے اس لئے میں نے تم لوگوں کو میکمل سے رابطہ کی ہدایت کی تھی میکمل خصوصی ریز کی مدد سے پرنس کو تلاش کرے گا لیکن اس کے بعد تم لوگوں نے پرنس کو برآمد کرنے کے لئے انتہائی تیز رفتار ایکشن کرنا ہو گا ورنہ پرنس ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔“ چیف نے کہا۔

”سر پرنس کی ہلاکت کا رسک تو بہت بڑا رسک ہے۔“ جولیا نے پوچھا تے ہوئے کہا۔

”موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے یہ رسک لیا جا سکتا ہے البتہ تم نے ایکشن میں کوئی ستی نہیں کرنی۔“ چیف کا لمحہ سرد ہو گیا۔

”لیں سر۔ ٹھیک ہے سر۔“ جولیا نے جواب دیا۔

”رسیور میکمل کو دو۔“ چیف نے کہا اور جولیا نے رسیور میکمل کی طرف بڑھا دیا۔

”لیں سر۔“ میکمل نے انتہائی مودبانتہ بھے میں کہا۔ ”ایسا تم ایکس زیر وون کے علاوہ پرنس آف ڈھمپ کو ڈریں نہیں کر سکتے۔“ چیف نے کہا۔

”سر کو شش تو کی جا سکتی ہے لیکن آپ کو تو علم ہے کہ اس علاقے میں بے شمار ایسی تنظیمیں ہیں جن پر شک کیا جا سکتا ہے باری باری ہر ایک کو چیک کرنے میں تو کافی عرصہ لگ سکتا ہے اور اس دوران پرنس آف ڈھمپ کے خلاف وہ لوگ کوئی بھی کارروائی کر سکتے ہیں۔ اب جیسے آپ حکم کریں اسی لئے میں نے آپ سے اجازت طلب کی ہے۔“ میکمل نے جواب دیا۔

”پیش ایکس زیر وون ریز استعمال ہو سکتی ہیں۔“ چیف نے پوچھا۔

”لیں سر۔ ہو تو سکتی ہے لیکن اس کے لئے مجھے پہلے دیسمن کارمن سے انہیں خصوصی طور پر منگوانا پڑے گا اور اس میں ظاہر ہے کچھ عرصہ لگ سکتا ہے۔“ میکمل نے مودبانتہ بھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کتنا عرصہ لگ سکتا ہے۔“ چیف نے پوچھا۔ ”پوہنچنے کم از کم تو لگ جائیں گے۔“ میکمل نے جواب دیا۔

”تم خود چار ڈڑھ طیارے کے ذریعے جاؤ اور لے آؤ تو کتنا عرصہ لگ جائے گا۔“ چیف نے پوچھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”پھر بھی اخبارہ گھنٹے تو بہر حال لگ جائیں گے چیف“۔۔۔ میکمل نے جواب دیا۔

”اوکے۔ تم جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے لاو اور پھر اسے ہی استعمال کرو اس سے رسک خاصا کم ہو جائے گا“۔۔۔ چیف نے کہا۔ ”لیکن چیف۔ ایکس زیر و نہ ریز کے استعمال سے ایکریبیتیں چینگ سفر ایکس زیر و نہ کو فوری چیک کر لیں گے“۔۔۔ میکمل نے کہا۔

”پنس آف ڈھپ کی زندگی سے یہ سفر زیادہ قیمتی نہیں ہے جیسے میں نے حکم دیا ہے ویسے کرو اور مس جولیا کو چینگ کے نتائج سے فوری آگاہ کرنا تاکہ وہ ایکشن کر کے پنس آف ڈھپ کو برآمد کریں اور پھر جیسے ہی پنس آف ڈھپ برآمد ہوں تم نے فوری طور پر اسے کار من پہنچا کر اس کا علاج کرائا ہے“۔۔۔ چیف نے کہا۔

”لیں چیف“۔۔۔ میکمل نے جواب دیا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”آپ کی رہائش کہاں ہے“۔۔۔ میکمل نے جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا تو جولیا نے اسے رہائشی کوٹھی کا نمبر اور کالونی کا نام بتا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ واپس جائیں میں پیش ایکس زیر و نہ کار من سے لا کر آپ کو اطلاع کر دوں گا پھر آپ پنس کی برآمدگی کے لئے ایکشن کی تیاری کر لیں گی تو میں اسے استعمال کر لوں گا“۔ میکمل نے کہا۔

”یہ ایکس زیر و نہ ریز کیا ہیں اور اس سے پنس کی زندگی کو کس قسم کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ مجھے تفصیل بتاؤ“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”مادام۔ کار من سائنس دانوں نے ایسی مخصوص ریز ایجاد کی ہیں جو ایک ہزار کلو میٹر کے دائرے میں پھیل جاتی ہیں اور اس دائرے میں موجود ہر جاندار کی تصویریں مشین کو بھیج دیتی ہیں لیکن مشین میں موجود سپر کمپیوٹر میں جس آدمی کو چیک کرنا ہو اس کی تصویر پہلے ہی فیڈ کر دی جاتی ہے اس لئے تمام تصاویر کو چھوڑ کر صرف اس آدمی کی تصویر کو کمپیوٹر موصول کرتا ہے اس کے ساتھ ہی ایک ہزار کلو میٹر کا نقشہ بھی کمپیوٹر میں فیڈ ہوتا ہے اس لئے یہ ریز اس آدمی کو ٹریس کر کے اس کی تصویر بھیجتی ہیں اس کی لوکیشن کمپیوٹر پر مارک ہو جاتی ہے اس طرح اس آدمی کو ٹریس کر لیا جاتا ہے یہ سارا عمل چند منٹوں میں مکمل ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر خود بخود آف ہو جاتا ہے لیکن ان ریز کا ایک انتہائی خوفناک سائینٹ ایمیکٹ ہے کہ جس کی تصویر کمپیوٹر قبول کرتا ہے اور پھر لوکیشن چیک کرتا ہے اتنے وقت میں ریز اس آدمی کے جسم کے اندر موجود ایک خاص قسم کے خلیات کی توڑ پھوڑ شروع کر دیتی ہیں اور وہ آدمی بے ہوش ہو جاتا ہے اور اگر اس توڑ پھوڑ کا فوری اور بروقت مخصوص علاج کر لیا جائے تو وہ آدمی ہوش میں آ جاتا ہے لیکن کم از کم ایک ہفتے تک وہ تیز حرکت نہیں کر سکتا اس کا جسم تقریباً مفلوج سارہ تھا ہے اور اگر فوری اور بروقت علاج نہ کیا جاسکے تو وہ آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔ سائنس دانوں نے اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سائیڈ ایجینٹ کو دور کرنے کی بے پناہ کوشش کی ہے لیکن پھر بھی وہ صرف دو گھنٹوں کا وقفہ دینے میں کامیاب ہو سکے ہیں۔ مطلب ہے کہ ٹریں ہونے سے دو گھنٹے کے اندر اندر برآمد کر کے اس کا علاج شروع کرانا ہو جائے تو وہ نجی جائے گا ورنہ نہیں۔ البتہ مزید کوشش کے بعد وہ پیش ریز تیار کر سکے ہیں جن کا وقفہ چھ گھنٹے ہے لیکن یہ ریز اس قدر قیمتی ہیں کہ انہیں عام طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا پھر ان کی ماہیت ایسی ہوتی ہے کہ عام چینگ مشین ان ریز کو چیک کر لیتی ہے اس طرح مخالف پارٹیاں اس انتہائی قیمتی ایکس زیرodon سنٹر کو بھی تباہ کر دیتی ہیں اس لئے انہیں استعمال نہیں کیا جاتا لیکن پرس آف ذ محپ کی زندگی بچانے کے لئے چیف نے نہ صرف یہ پیش ریز استعمال کرنے کا حکم دیا ہے بلکہ ایک لحاظ سے اس اہم ترین سنٹر کی تباہی کا خطرہ بھی مول لے لیا ہے۔ میکملن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ سنٹر کیا پاکیشا سیکرٹ سروس کا ہے“۔ صدر نے پوچھا۔
”جی ہاں۔ یہ دنیا کے ہر ملک میں قائم کیا گیا ہے“۔ میکملن نے کہا۔

”لیکن کیا اس سے صرف یہی کام لیا جاسکتا ہے“۔ اس بار کیپن شکلیں نے پوچھا۔

”جی نہیں۔ یہ تو اس کا خصوصی استعمال ہے ورنہ اس کی مدد سے عام طور پر ٹارگٹ چینگ کی جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ کسی خاص دفاعی اڈے کی تفصیلات وغیرہ حاصل کرنا اور ایسے ہی دوسرے

کام“۔ میکملن نے جواب دیا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ان پیش ریز کے استعمال کے بعد عمران کو ہمیں چھ گھنٹے کے اندر اندر برآمد کر کے اس کا علاج شروع کرانا ہو گا“۔ جو لیا نے کہا۔

”چھ گھنٹے تو زیادہ سے زیادہ وقفہ ہے۔ اسے بہر حال کم سے کم ہونا چاہئے“۔ میکملن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم واپس جا رہے ہیں آپ ہمیں اطلاع دیں گے“۔ جو لیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کری سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے اس پیش روم سے باہر آگئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

اور پھر جوزف کے کہنے پر ہی اس وقت وہ اس کار میں سوار روز دیلی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جوانا جوزف سے روز دیلی جانے کی وجہ بار بار پوچھ رہا تھا لیکن جوزف نے ہر بار یہی جواب دیا تھا کہ روز دیلی پہنچ کر وہ بتائے گا پہلے نہیں۔ چنانچہ جوانا کو مجبوراً خاموشی اختیار کرنی پڑی تھی اس وقت بھی کار میں خاموشی تھی۔ کار کی سیٹ سے سر مکارے جوانا خاموش بیٹھا ہوا تھا انہیں بر بن سے نکلے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اور نقشے کے مطابق انہوں نے آدھا سفر طے کر لیا تھا لیکن ظاہر ہے جوانا کے ذہن میں تجسس موجود تھا کیونکہ روز دیلی جانے کا فیصلہ جوزف نے نقشہ دیکھتے دیکھتے اچانک کیا تھا اور یہ بات جوانا معلوم کرنا حاصل تھا کہ آخر جوزف والے کوں چاربائی سے۔

”کیا تم خوشبو کا عمل کرنے روز دیلی جا رہے ہو؟“ — اچانک جوانا نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف نے اس بار اثبات میں سر بلادیا۔

”لیکن یہ خوشبو کا عمل کیا ہوتا ہے۔ مجھے بتاؤ؟“ — جوانا نے کہا۔

”خوبی کا عمل افریقہ کے ایک خاص عمل کا نام ہے اور اس عمل کے لئے روزوی ملی جائے ہیں۔“—جو زف نے جواب دیا۔

”کیا عمل۔ کیا کوئی جادو کا عمل ہے؟“۔۔۔ جوانا نے اور زیادہ چیران ہوتے ہوئے بوچھا۔

"تم اسے چادو کا عمل بھی کہ سکتے ہو"۔۔۔ جوزف نے جواب



سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے بر بن کے نواحی علاقے کی
ایک سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی
ڈرائیور نگ سیٹ پر جوزف تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔
بر بن کا یہ نواحی علاقہ چھوٹے ٹیکے نما پہاڑیوں پر مشتمل تھا
لیکن دور دور تک یہ علاقہ دیران تھا البتہ ان ٹیکوں کے درمیان خاصی
فراغ سڑک موجود تھی جس پر شریف بھی خاصی تھی۔ زیادہ تر کاریں
اور ٹرک تھے یہ سڑک اس علاقے کے ایک اہم شر روز دیلی کو بر بن
سے ملاتی تھی روز دیلی صنعتی علاقہ تھا وہاں چونکہ بڑی بڑی فیکٹریاں
تھیں اس لئے روز دیلی خاصاً آباد علاقہ تھا یہی وجہ تھی کہ اس سڑک پر
بھی ہر وقت خاصاً رش نظر آتا تھا۔ جوانا اور جوزف، جولیا اور اس کے
ساتھیوں سے علیحدہ ہو کر سیدھے بلا شر کے پاس گئے تھے اور بلا شر کی
مد سے انہوں نے یہ کار اور ایک چھوٹی سی رہائش گاہ حاصل کی تھی

دیا۔

”کیا ہوتا ہے یہ عمل۔ تفصیل بتاؤ۔“— جوانا نے گھری دچپی لیتے ہوئے پوچھا۔

”افریقہ میں ایک خاص قسم کا درخت ہوتا ہے جسے وہاں ڈوبیرا کہا جاتا ہے اس کی چھال کو جلا کر جب کوئی وچ ڈاکٹر سونگھتا ہے تو اس کے دماغ سے نکلنے والی لمبیں بے حد طاقتور ہو جاتی ہیں اور پھر وہ اپنے ذہن میں جس آدمی کا تصور قائم کرتا ہے یہ لمبیں اس آدمی کے ذہن سے جا نکراتی ہیں اس طرح وچ ڈاکٹر کا ذہنی رابطہ اس آدمی سے ہو جاتا ہے لیکن اس آدمی کو اس کا علم نہیں ہوتا لیکن وچ ڈاکٹر اس آدمی کی آنکھیں بن جاتا ہے اس کا ذہن بن جاتا ہے پھر وہ آدمی جو کچھ دیکھتا ہے یاد کیکھ رہا ہوتا ہے وہی کچھ اس وچ ڈاکٹر کو نظر آنے لگتا ہے جو کچھ وہ آدمی سوچ رہا ہوتا ہے وہی اس وچ ڈاکٹر کو معلوم ہو جاتا ہے اور پھر وچ ڈاکٹر اس آدمی کے ذریعے وہاں کے حالات معلوم کر لیتا ہے کہ وہ کس جگہ پر ہے وہاں اور کون کون موجود ہیں اس طرح وہ جگہ ٹریس ہو جاتی ہے اور پھر آدمی کو پکڑ لیا جاتا ہے۔ اسے افریقہ کی زبان میں خوبصورت سونگھنے کا عمل کہا جاتا ہے۔“— جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں سمجھ گیا۔ یہ میلی چیخی قسم کا عمل ہے۔“— جوانا نے کہا۔

”تم ایسا ہی سمجھ لو۔“— جوزف نے جواب دیا۔

”تو کیا روز دیلی میں یہ درخت ہوتا ہے۔ تمہیں کیسے معلوم ہو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گیا۔“— جوانا نے کہا۔

”تفصیل نقشے میں روز دیلی میں موجود چیدہ چیدہ صنعتوں کے بارے میں اشارے درج تھے اس میں ایک ایسی فیکٹری کا نام بھی درج تھا جہاں سالومن لکڑی سے انتہائی قیمتی مصنوعات تیار کی جاتی ہیں اس فیکٹری کا نام بھی سالومن فیکٹری رکھا گیا تھا۔ ایک بار باریں عمران نے مجھے بتایا تھا کہ افریقہ کی لکڑی ڈوبیرا اور سالومن کی خصوصیات ایک ہی ہوتی ہیں انہوں نے بتایا تھا کہ سالومن لکڑی سے بھی خوبصورت کا عمل کیا جاسکتا ہے اس لئے میں روز دیلی جا رہا ہوں تاکہ وہاں سے سالومن لکڑی لے کر اس کے ذریعے خوبصورت کا عمل کر سکوں۔“— جوزف نے کہا۔

”لیکن یہ لکڑی کیا صرف روز دیلی میں ہی ملتی ہے۔ بر بن میں نہیں ملتی۔“— جوانا نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم ہو سکتا ہے ملتی ہو۔ لیکن جب روز دیلی میں اس کی باقاعدہ فیکٹری موجود ہے تو پھر یہاں اس کی تلاش میں وقت ضائع کرنے کا فائدہ۔“— جوزف نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم ماشر کے ذہن سے رابطہ کو گے اس طرح ماشر کو ٹریس کر لو گے۔“— جوانا نے کہا۔

”ہا۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا ہو جائے گا۔“— جوزف نے جواب دیا۔

تحوڑی سی چاہئے۔۔۔ جوزف نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کچھ کہتا جوزف نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کمپاؤند گیٹ میں داخل ہونے کے تقریباً آدھ گھنٹے بعد وہ واپس آتا دکھائی دیا تو اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی لکڑی کا ایک بڑا سا مکملرا موجود تھا۔

”چلواب تم کار چلاو اور ہمیں کسی دیران جگہ پر چلنا ہو گا البتہ مجھے مارکیٹ سے لا یئٹرو گیرہ بھی خریدنا ہو گا۔۔۔“ جوزف نے کہا تو جوانا گھٹ کر ڈرائیور نگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوزف سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور لکڑی کا مکملرا اس نے اپنے پیروں کے قریب رکھ لیا اور جوانا نے کار آگے بڑھا دی۔ مارکیٹ سے جوزف نے خریداری کی اور پھر ان کی کار واپس بر بن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کیونکہ راستے میں موجود دیران علاقہ اس خوشبو کے عمل کے لئے زیادہ مناسب تھا وہاں کسی قسم کی کوئی مداخلت کا امکان نہ تھا اس دیران علاقے میں پہنچ کر جوانا نے کار سڑک سے اتار دی اور پھر ٹیلوں کے درمیان میں وہ اسے دوڑا تاہما سڑک سے کافی دور اندر پہنچ گیا۔

”بس یہاں روک دو۔۔۔“ جوزف نے کہا تو جوانا نے کار روک دی اور پھر وہ دونوں کار سے اترے۔ جوزف نے ایک چٹان کو منتخب کیا اور پھر اسے صاف کر کے وہ اس پر آلتی پاتی مار کر بیٹھ گیا۔

”اب جب تک میں آنکھیں نہ کھولوں تم نے بالکل خاموش رہنا لکڑی چاہئے۔۔۔“ جوانا نے الجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

”تم کار میں بیٹھو۔ میں اندر جا کر لکڑی لے آتا ہوں۔ زیادہ نہیں ہے ورنہ سارا عمل اکارت ہو جائے گا۔۔۔“ جوزف نے جوانا سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”لیکن تم نے پہلے ایسی کوشش کیوں نہیں کی تھی اور چیف کو اس بات کا علم کیسے ہو گیا ہے کیا وہ بھی افریقہ کا باشندہ ہے۔۔۔“ جوانا نے کہا تو جوزف نہیں پڑا۔

”چیف اگر بس کا چیف ہے تو ظاہر ہے وہ بس سے بھی زیادہ جانتا ہو گا اس لئے اس میں حیرت کی کیا بات ہے باقی میرے ذہن میں یہ بات آئی ہی نہیں تھی۔ یہ تو چیف نے کہا تو مجھے یہ عمل یاد آ گیا۔۔۔“ جوزف نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے کے مزید سفر کے بعد وہ روزہ ولی کی حدود میں داخل ہو گئے۔ یہ واقعی انتہائی جدید ترین اور خاصا بڑا شہر تھا۔

”سالومن فیکٹری کا پتہ پوچھنا پڑے گا۔۔۔“ جوانا نے کہا تو جوزف نے سرہلاتے ہوئے کار ایک اخبار فروش لڑکے کے سامنے جا کر روک دی۔

”سالومن فیکٹری کہاں ہے۔۔۔“ جوانا نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر اخبار فروش لڑکے سے پوچھا تو لڑکے نے انہیں تفصیل سے پتہ سمجھا دیا اور جوانا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس نے تیزی سے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خاصی بڑی فیکٹری کے سامنے پہنچ چکے تھے جس پر سالومن وڈ فیکٹری کا جہازی سائز کا بورڈ درج تھا۔

”اب اس کے مینجر سے ملنا ہو گا لکڑی کے حصول کے لئے۔ کتنی لکڑی چاہئے۔۔۔“ جوانا نے الجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

”تم کار میں بیٹھو۔ میں اندر جا کر لکڑی لے آتا ہوں۔ زیادہ نہیں

نامانوس سی بو ہر طرف پھیل گئی تھی۔ جوزف نے آنکھیں بند کر لیں اور ناک سے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے پھر وہ خاموش اور بے حس و حرکت ہو کر بیٹھ گیا۔ دھواں اس قدر گاڑھا اور زیادہ تھا کہ جوزف کا چہرہ اس دھوئیں میں جیسے چھپ سا گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دھوئیں میں کمی آگئی اور آہستہ آہستہ وہ ختم ہو گیا لیکن جوزف آنکھیں بند کئے اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ جوانا کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے جوزف زندہ انسان کی بجائے پھر کابت ہو۔ یوں لگتا تھا جیسے جوزف نے آنکھیں بند کرنے کے ساتھ ساتھ سانس لینا بھی بند کر دیا ہو جوانا خاموش بیٹھا ہوا تھا جوزف کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور یہ سرخی لمبے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جوزف کے سیاہ رنگ پر چھا جانے والی اس سرخی سے اس کا چہرہ چمکنے لگ گیا تھا پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اچانک جوزف نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں تو اس کی آنکھیں خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھیں اس کے ساتھ ہی اس نے زور زور سے سانس لینے شروع کر دیئے۔ جوانا اب بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا اور پھر آہستہ آہستہ جوزف کا چہرہ نارمل ہوتا چلا گیا اور اس کی آنکھوں میں ابھر آنے والی سرخی بھی کم ہوتی چلی گئی اور پھر وہ یکنہت اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر غصے اور انفس کے ملے ملے تاثرات ابھر آئے۔

”میں اس عورت کو فنا کر کے رکھ دوں گا میں اسے ایسی عبرتاک موت ماروں گا کہ جھیل شونیری کی بدرو حیں بھی اس عورت کے انجمام

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کما اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا وہ ایک طرف ہٹ کر ایک دوسری چٹان پر اس طرح بیٹھ گیا تھا کہ اس کی ٹالکیں نیچے لٹک رہی تھیں اس کے چہرے پر دلچسپی اور اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے گو شروع شروع میں وہ اس قسم کے کاموں کا خود مذاق اڑاتا تھا لیکن اب اسے تجربہ ہو چکا تھا کہ اس دنیا میں نجات کیسے کیسے پر اسرار نظام کام کر رہے ہیں تو اب اس نے ایسی چیزوں کا مذاق اڑانا بند کر دیا تھا اس لئے اب وہ دلچسپی سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ جوزف نے لکڑی اپنے سامنے رکھی اور پھر مارکیٹ سے خریدے ہوئے سامان کا تھیلا کھول کر اس نے اس میں سے ایک بوقت نکالی جس میں شاید کوئی خاص محلول تھا۔ اس نے بوقت کھول کر اس میں موجود محلول اس لکڑی پر ڈالنا شروع کر دیا۔

”یہ کیا چیز ہے جوزف“۔۔۔ جوانا نے پوچھا کیونکہ سامان جوزف خود ہی جا کر خرید لایا تھا۔

”یہ ایک خاص محلول ہے اس سے لکڑی نہ صرف جلد جل پڑے گی بلکہ دیر تک جلتی رہے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ اور مسلسل دھواں پیدا ہوتا رہے“۔۔۔ جوزف نے جواب دیا اور جوانا نے اثبات میں محلول سے لکڑی کو اچھی طرح گیلا کرنے کے بعد جوزف نے تھیلے میں سے ایک لائسٹر نکالا اور اسے جلا کر اس نے شعلے کو جیسے ہی لکڑی کے قریب کیا لکڑی نے یکنہت آگ پکڑ لی اور پھر چند لمحوں بعد اس میں سے گاڑھا دھواں نکلنے لگا اور جوانا نے محسوس کیا کہ عجیب

پر صدیوں روئی رہیں گی”۔۔۔ جوزف نے یکخت غصے سے چینختے ہوئے کہا تو جوانا گھبرا کر چنان سے اتر کر کھڑا ہو گیا۔
”کیا ہوا ہے جوزف۔ کیا ہوا ہے“۔۔۔ جوانا نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اس کے ذہن میں جوزف کی حالت اور اس کی باتیں سن کر کی خیال آیا تھا کہ اس لکڑی کے دھوئیں نے جوزف کے ذہن پر کوئی غلط اثر کر دیا ہے۔

”اس بد بخت عورت سون نے باس کو اپاچ کر کے ہمیشہ کے لئے معدور کر دیا ہے۔ اوہ گاؤ۔ کاش باس کی بجائے میرے ساتھ ایسا ہو جاتا“۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا کے چہرے پر پہلے سے زیادہ تشویش کے آثار ابھر آئے۔

”کیا مطلب۔ ماسٹر کیسے معدور ہو سکتا ہے۔ کیا ہوا ہے۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ“۔۔۔ اس بار جوانا نے چینختے ہوئے کہا۔

”باس ایک عورت سون کی قید میں ہے جس کا تعلق کسی بلیک شیدو نامی تنظیم سے ہے وہ ایک کمرے میں موجود ہے اور وہ میل چیز پر بیٹھا ہوا ہے میں نے اس کے ذہن کو ٹوٹ لیا ہے باس کو معلوم ہے کہ اس عورت نے کوئی خاص انجکشن لگا کر باس کی ٹانگوں کو ہمیشہ کے لئے معدور کر دیا ہے لیکن باس کو خود بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے اور نہ ہی وہ عورت سون سامنے آئی ہے کہ میں اس کے ذہن میں داخل ہو کر اس سے جگہ معلوم کر لیتا لیکن اتنا معلوم ہوا ہے کہ باس ہے بر بن کے علاقے میں ہی“۔۔۔ جوزف نے چنان سے نیچے

اترتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ماسٹر زندہ ہے۔ یہی اچھی بات ہے باقی رہی معدوری تو اس کا علاج ہو جائے گا۔ تم فکر مت کرو۔ دنیا میں ایسی کون سی بیماری ہے جس کا علاج نہ ہو سکتا ہو“۔۔۔ جوانا نے کہا تو جوزف کا گذا ہوا چہرہ بھی نارمل ہونے لگ گیا۔

”اب اس بلیک شیدو کو تلاش کرنا پڑے گا اس کے کسی آدمی کو“۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو۔ بلاشر لازماً بلیک شیدو کے بارے میں جانتا ہو گا ایک بار اس کے بارے میں معلوم ہو جائے پھر ہم خود ہی ماسٹر کو اس کی قید سے آزاد کرالیں گے۔ آؤ چلیں“۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کار کی طرف بڑھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ڈیسی ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی کہ سامنے موجود میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈیسی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھالیا۔

”لیں“— مادام ڈیسی نے انتہائی کرخت اور سرد لبجے میں کہا۔

”آر نلڈ بول رہا ہوں مادام بر بن سے“— دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے“— مادام ڈیسی نے اسی طرح سرد لبجے میں کہا۔

”مادام۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس نے یہاں کے ایک آدمی الیگزینڈر میکمل سے رابطہ قائم کیا ہے اور مادام۔ ایک انتہائی حیرت انگلیز انکشاف ہوا ہے کہ میکمل پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے لئے یہاں فارن ایجنٹ کے طور پر کام کرتا ہے اور انہوں نے خفیہ طور پر کوئی ایسا سنشر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بنایا ہوا ہے جس میں خصوصی ریز کے ذریعے وہ عمران کو ٹریس کر سکتے ہیں۔— آر نلڈ نے کہا تو مادام ڈیسی چونک کر سیدھی ہوئی اور اس کے چہرے پر دلچسپی کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیسے معلوم ہوا ہے یہ سب کچھ۔ وہ سپیشل ڈکٹافون تو ضائع کر دیا گیا تھا پھر کیسے معلوم ہوا“— مادام نے پوچھا۔

”مادام۔ جیسے ہی سپیشل ڈکٹافون ضائع ہوا میں نے فوراً اس کو ٹھیک پر ڈکٹافون پہنچا دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ اپنے چیف کے حکم پر اس میکمل سے ایک ہوشی میں جا کر ملے۔ میکمل نے انہیں ایک اور جگہ کا پتہ دیا میرے آدمی ان کی نگرانی کر رہے تھے جب ہمیں اس جگہ کا علم ہوا تو میں نے فوری طور پر وہاں بھی ڈکٹافون پہنچا دیا حالانکہ اس کمرے کو ساؤنڈ پروف بنایا گیا تھا لیکن خصوصی انتظامات کی وجہ سے میرا کام ہو گیا اس طرح ان کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ہم تک پہنچ گئی اور میں نے اسے شیپ کر لیا ہے اس سے پہلے ان کی چیف سے جو گفتگو ہوئی وہ بھی شیپ شدہ ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں دونوں پس آپ کو سناؤں“— آر نلڈ نے کہا۔

”سناؤ“— مادام ڈیسی نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد گفتگو کا آغاز ہو گیا۔ یہ گفتگو جو لیا اور سیکرٹ سروس کے چیف ایکٹشوں کے درمیان ہو رہی تھی پھر کچھ وقفے بعد میکمل اور جو لیا کے درمیان گفتگو ہوتی رہی اور اس کے بعد میکمل اور ایکٹشوں کے درمیان اور آخر میں میکمل اور جو لیا کے درمیان تفصیل سے گفتگو ایجنت کے طور پر کام کرتا ہے اور انہوں نے خفیہ طور پر کوئی ایسا سنشر

ہوئی۔ مادام ڈیسی خاموش بیٹھی یہ گفتگو سنتی رہی پھر فون پر خاموشی طاری ہو گی۔

”ہیلو مادام۔ آپ نے ٹس سن لی ہیں“۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آر نلڈ کی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ یہ سفر کماں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے“۔۔۔ مادام ڈیسی نے اسی طرح سرد لبجے میں پوچھا۔

”نہیں مادام۔ میں نے تو اس بارے میں سنا بھی پہلی بار ہے“۔ آر نلڈ نے جواب دیا۔

”ان نیگروز جن کا نام جوزف اور جوانا ہے ان کی نگرانی کر رہے ہو“۔۔۔ مادام ڈیسی نے پوچھا۔

”نہیں مادام۔ یہ تو غیر اہم لوگ ہیں اصل کام تو پاکیشی سیکرت سروس نے کرنا ہے میں ان کی سامنی طور پر سخت نگرانی کر رہا ہو“۔۔۔ آر نلڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم نگرانی جاری رکھو۔ لیکن جیسے ہی یہ لوگ عمران کو ٹھیک کریں تم نے فوری طور پر مجھے اطلاع دینی ہے تاکہ میں ان سے پہلے عمران کو اپنے قبضے میں کر لوں اور اس تنظیم سے جس نے عمران کو ہماری تحولی سے نکلا ہے اور ہماری لیبارٹری تباہ کر کے فارمولہ حاصل کیا ہے تباہ و برپا کر دوں اور فارمولہ بھی اسی سے واپس حاصل کر لوں ورنہ یہ لوگ عمران کو لے کر فوراً واپس پاکیشی چلے جائیں گے اور ہو سکتا ہے یہ اس بار فارمولہ بھی ساتھ لے جائیں“۔ مادام ڈیسی

نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن مادام۔ آپ نے سنا ہو گا کہ عمران کا اگر فوری علاج نہ ہوا تو وہ ہلاک بھی ہو سکتا ہے اور ہمیں اس علاج کے بارے میں تو کوئی علم نہیں ہے اس لئے کیوں نہ اس میکملن کو انغو اکر لیا جائے اور اس سے اس سفتر کے بارے میں معلوم کر کے وہاں خود قبضہ کر کے عمران کو ٹھیک کیا جائے اور پھر اس میکملن کی مدد سے عمران کا علاج کرایا جائے اس طرح پاکیشی سیکرت سروس میکملن کی واپسی کا انتظار کرتی رہ جائے گی اور ہم اپنا کام مکمل بھی کر لیں گے“۔۔۔ آر نلڈ نے کہا۔

”گذ۔ اچھی تجویز ہے۔ اس طرح ہم خود ہی سارا کام کر لیں گے۔ میکملن اس وقت کہاں ہے“۔۔۔ مادام ڈیسی نے پوچھا۔

”وہ اس وقت ایئر پورٹ پر موجود ہے اور چارٹرڈ طیارے سے کار من جانے والا ہے“۔۔۔ آر نلڈ نے کہا۔

”اس کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ اور جس طیارے سے وہ روانہ ہو رہا ہے اس کا نمبر اور وقت روانگی بھی“۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا تو آر نلڈ نے اس کی مطلوبہ تفصیل بتا دی۔

”اوکے۔ تم اب پاکیشی سیکرت سروس کی نگرانی کرو۔ ہمارے آدمی میکملن کو وہیں کار میں ہی کوکر لیں گے“۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

”یہ مادام“۔۔۔ آر نلڈ نے جواب دیا اور مادام ڈیسی نے ہاتھ بڑھا کر کیڈل دیا اور پھر ہاتھ اٹھانے پر جب ٹون آگئی تو اس نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔
”لیں ہیڈ کوارٹر“ — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈیسی بول رہی ہوں۔ جاگر سے بات کرو“ — مادام ڈیسی نے کرخت لبھے میں کہا۔
”لیں مادام“ — دوسری طرف سے مودبانہ لبھے میں جواب دیا گیا۔

”جاگر بول رہا ہوں مادام“ — چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لجھہ مودبانہ تھا۔

”جاگر میری ہدایات غور سے سنو اور ان پر فوری عمل کرو“ — مادام ڈیسی نے کہا اور پھر اس نے میکملن کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا جو اسے آرندٹ نے بتایا تھا اور ساتھ ہی بر بن سے کارمن جانے والے چارڑوں طیارے کا نمبر اور دیگر تفصیلات بھی بتا دیں۔

”یہ آدمی میکملن پاکیشی سیکرٹ سروس کا بر بن میں فارن ایجنت ہے یہ کارمن سے کوئی خصوصی ریز حاصل کرنے گیا ہے یہ ریز حاصل کر کے اس نے واپس بر بن آنا ہے تاکہ یہاں اپنے کسی جدید ترین اور خفیہ شری میں ان ریز کی مدد سے عمران کو ٹریس کر کے اسے وہاں سے برآمد کر سکے لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ سارا کام ہماری اپنی نگرانی میں ہوتا کہ ہم خود اس عمران کو ٹریس کر کے حاصل کر سکیں اور اس کے ساتھ ہی جس تنظیم کے قبیلے میں عمران ہے وہاں سے فارمولہ اور اس

بھی حاصل کر سکیں اور ان لوگوں کو عبرتاک سزا بھی دی جاسکے جنہوں نے موت کے جزیرے سے عمران کو نکال کر اپنی تحولیں میں لیا ہے اور ایکریمیا کی اہم ترین لیبارٹری تباہ کر کے وہاں سے فارمولہ بھی حاصل کر لیا ہے اس لئے تم فوراً کارمن میں اپنے سیکشن کو حرکت میں لے آؤ میکملن کو ٹریس کرو اور جب وہ ریز حاصل کر لے تو اسے اغوا کر کے یہاں بر بن میں اپنے ہیڈ کوارٹر میں منتگواو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں سارا کام خود اپنی نگرانی میں مکمل کرانا چاہتی ہوں“ — مادام ڈیسی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام“ — دوسری طرف سے جاگر نے کہا اور مادام ڈیسی نے بغیر کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب جاگر کی کال تقریباً سترہ یا اٹھارہ گھنٹوں بعد آئے گی اس لئے وہ مطمئن تھی۔ پھر ڈیسی کے اندازے کے مطابق تقریباً سترہ گھنٹوں بعد جاگر کافون آیا۔ ”لیں۔ کیا رپورٹ ہے“ — مادام ڈیسی نے پوچھا۔

”آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے مادام۔ میکملن ان ریز سمیت اس وقت ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے“ — جاگر نے جواب دیا۔

”کسی کو اس بارے میں معلوم تو نہیں ہو سکا“ — مادام نے پوچھا۔

”نہیں مادام۔ ہم نے ہر طرح خیال رکھا ہے“ — جاگر نے جواب دیا۔

”تم ایسا کرو کہ پیش میں کے ذریعے اس کا ذہن ٹھلو اور اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سنتر کے بارے میں معلومات حاصل کرو جہاں یہ ریز استعمال ہوتی ہیں پھر اس سنتر پر ریڈ کر کے اس پر قبضہ کر لو اس کے بعد میکملن کو وہاں پہنچا دو اور مجھے بھی اطلاع کرو۔ مادام ڈیسی نے مزید ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ڈیسی نے ایک بار پھر رسیور رکھ دیا وہ اس وقت اپنے بیڈ روم میں موجود تھی اس نے کال وہیں رسیو کی تھی۔ رسیور رکھ کر وہ انھی اور ملحقة ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جاگر کو اس نے جو ہدایات دی ہیں اس کی تکمیل میں ڈیر بڑھ دو گھنٹے سے زیادہ وقت لگے گا وہ اس دوران وہاں جانے کے لئے تیار ہو جانا چاہتی تھی

چار پورٹ ہے۔ مادام ڈیسی نے پوچھا۔

”مادام آپ کے حکمر کی تعیل کر دی گئی ہے سامنسی سنتر پر اس وقت ہمارا قبضہ ہے اور میکملن بھی وہاں موجود ہے میں وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں“۔۔۔ جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کہاں ہے یہ سنتر۔ تفصیل بتاؤ“۔۔۔ مادام ڈیسی نے پوچھا تو جاگر نے اس کی تفصیل بتادی۔

”ٹھیک ہے۔ میں پہنچ رہی ہوں“۔۔۔ مادام ڈیسی نے کما اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر میز پر ہی رکھا ہوا ڈرانسیس اٹھا کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہیلو ہیلو۔ ڈیسی کالنگ۔ اوور“۔۔۔ ڈیسی نے فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے ڈرانسیس آن کرتے ہوئے بار بار کال وہاں شروع کر دی۔

”آرنلڈ اشنڈنگ یو مادام۔ اوور“۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈرانسیس سے آرنلڈ کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کیا پوزیشن ہے آرنلڈ۔ اوور“۔ مادام ڈیسی نے پوچھا۔

”وہ لوگ اسی رہائشی کوٹھی میں موجود ہیں مادام۔ اوور“۔ آرنلڈ نے جواب دیا۔

”تم نے خیال رکھنا ہے کہ ان کی بھرپور نگرانی ہوتی رہے اور میں بعد میں پھر کال کروں گی۔ اوور اینڈ آل“۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا اور ڈرانسیس آف کر کے وہ کرسی سے انھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھی ایک مصروف سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر ایک نوجوان تھا جبکہ مادام ڈیسی خود عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ رات گھری ہو جانے کے باوجود سڑک پر اس وقت خاصی ٹریفک موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد کار نواحی نوآباد کالونی میں داخل ہوئی اور تھوڑی دیر بعد کار ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔

”جاگر اندر ہو گا“۔۔۔ مادام نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سرہلایا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنا اور گیٹ کی

طرف بڑھ گیا۔ گیٹ پر کسی قسم کی کوئی نیم پلیٹ موجود نہ تھی البتہ کوئی کا نمبر نمایاں طور پر لکھا گیا تھا۔ ڈرائیور نے ڈور فون کے ساتھ لگی ہوئی گھنٹی کا بلن پر لیں کر دیا۔

”کون ہے“۔۔۔ ایک بھاری آواز ڈور فون سے سنائی دی۔

”میں ٹوپی ہوں مادام کا ڈرائیور۔ جاگر سے بات کرائیں“۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

”جاگر بول رہا ہوں ٹوپی۔ کیا مادام آگئی ہیں“۔۔۔ جاگر نے پوچھا۔

”لیں۔ وہ گیٹ پر کار میں موجود ہیں“۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

”میں پھانک کھول رہا ہوں۔ انہیں اندر لے آؤ“۔۔۔ جاگر کی آواز سنائی دی تو ڈرائیور تیزی سے مڑا اور دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھانک کھل گیا اور ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک کار پہلے سے موجود تھی اس کے ساتھ ہی ایک لبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بھی کھڑا تھا اس سے مزید پچھے ہٹ کر چار مشین گنوں سے مسلح افراد کھڑے ہوئے تھے ڈرائیور نے کار پورچ میں پہلے سے موجود کار کے پچھے لے جا کر روک دی تو مادام ڈیسی دروازہ کھول کر خود ہی پنجے اتر آئی۔

”کہاں ہے وہ سفراور میکملن۔ جاگر“۔۔۔ مادام نے اس لبے قد اور بھاری جسم کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پنجے تھے خانوں میں سفتر قائم کیا گیا ہے مادام اور میکملن بھی وہیں موجود ہے“۔۔۔ جاگر نے مودبانہ لمحے میں جواب دیا۔

”یہاں کتنے افراد تھے اور ان کی کیا پوزیشن ہے“۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

”ہم نے پہلے یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلاتی تھی پھر اس پر قبضہ کیا تھا یہاں چار محافظ تھے اس کے علاوہ پنجے سفتر میں کام کرنے والے افراد بھی چار تھے وہ سب اس وقت بے ہوش ہیں“۔۔۔ جاگر نے کہا۔

”گذ۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کی ضرورت پڑ جائے۔ چلو سفتر میں“۔ مادام نے کہا۔

”آئیے مادام“۔۔۔ جاگر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دریں بعد مادام جاگر کی رہنمائی میں ایک وسیع و عریض تھہ خانے میں پنج گئی جہاں دیواروں کے ساتھ جدید ترین مشینزی موجود تھی۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز تھی جس پر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی دیواروں کے ساتھ نصب مشینوں کی تعداد تین تھی جبکہ ہر مشین کے سامنے ایک ایک اونچا سٹول بھی رکھا ہوا تھا مستطیل مشین والی میز کے سامنے ایک بڑی سی ریوالونگ کری بھی موجود تھی ایک طرف نو افراد فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”ان میں سے میکملن یہ ہے“۔۔۔ مادام نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے اس کا حلیہ معلوم تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”لیں مادام“—— جاگرنے جواب دیا۔
 ”اور محافظ کون سے ہیں“—— مادام نے کہا تو جاگر نے اکٹھے
 پڑے ہوئے چار لمبے تڑنے آدمیوں کی طرف اشارہ کر دیا۔
 ”ان چاروں کو یہاں سے اٹھا کر لے جاؤ اور گولی مار کر ان کی
 لاشیں ایک کمرے میں ڈلوادو“—— مادام نے میز کے سامنے رکھی
 ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام“—— جاگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
 اپنے پیچھے آنے والے چار مسلح افراد کو اشارہ کیا تو انہوں نے آگے
 بڑھ کر ان چاروں محافظوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور کمرے سے باہر
 نکل گئے۔ جاگر بھی ان کے پیچھے کمرے سے باہر چلا گیا مادام خاموش
 بیٹھی مشینزی کو دیکھتی رہی۔

”حکم کی تعییل ہو گئی ہے مادام“—— تھوڑی دیر بعد جاگر نے
 واپس آ کر کہا۔

”یہاں کام کرنے والے اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ جو اس کری
 پر بے ہوش پڑا ہوا ملا ہو گا“—— مادام نے اپنی کرسی کے بازو پر ہاتھ
 مارتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام“—— جاگر نے کہا اور جیب سے ایک شیشی نکال کر
 بے ہوش پڑے ہوئے افراد میں سے کوئے میں پڑے ہوئے ایک دبلے
 پتلے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور جھک کر
 اس دبلے پتلے آدمی کے ناک سے شیشی کا دہانہ لگا دیا۔ چند لمحوں بعد

اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں
 ڈال لیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم
 میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔ مادام ڈیسی خاموش بیٹھی
 ہوئی اسے ہوش میں آتے ہوئے دیکھتی رہی۔ چند لمحوں بعد اس کی
 آنکھیں کھلیں اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”یہ۔ یہ۔ کیا۔ یہ۔ مم۔ میں۔ یہ میں“—— اس آدمی کے منہ
 سے رک رک کر نکلا اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر
 آئے تھے۔

”اس کے منہ پر تھپٹ مار دتا کہ اسے پوری طرح ہوش آسکے“۔
 مادام نے کرخت لبجے میں کہا تو جاگر نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑا
 اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا اس کے ساتھ ہی کمرہ زوردار تھپٹ
 اور اس آدمی کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

”اب تمہیں ہوش جلدی آجائے گا“—— مادام ڈیسی نے غراتے
 ہوئے لبجے میں کہا تو وہ آدمی بے اختیار خون تھوکنے لگا۔

”تم۔ تم کون ہو“—— اس نے اس بار انتہائی خوفزدہ سے لبجے
 میں کہا اس کے منہ کے کناروں سے خون رنسنے لگا تھا اور گال پر جاگر
 کی الگیوں کے نشانات ابھر آئے تھے اس کا چہرہ خوف اور حیرت سے
 سکر سا گیا تھا۔

”مشول لے آؤ اور اسے اس پر بٹھاؤ“—— مادام ڈیسی نے ایک
 مسلح آدمی سے کہا تو اس نے بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ایک

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

مشین کے سامنے رکھا ہوا شول اٹھایا اور مادام سے کچھ فاصلے پر رکھ دیا تو جاگر نے اس آدمی کو کھینچ کر ایک لحاظ سے جبرا اس شول پر بٹھا دیا۔

”کیا نام ہے تمہارا“— مادام ڈسی نے انتہائی سرد لبجے میں کہا۔

”سام۔ میرا نام سام ہے“— اس آدمی نے خوفزدہ سے لبجے میں کہا۔

”تم اس سفر کے انچارج ہو“— مادام نے پوچھا۔

”ہاں۔ میں انچارج ہوں۔ مگر“— سام نے کچھ کہنا چاہا۔

”اب اگر تمہارے منہ سے مگریا اس سے ملتا جلتا ہوا الفاظ لکھا تو گردن تڑا دوں گی مجھے۔ اگر زندگی چاہتے ہو تو جو میں پوچھوں اس کا جواب دو اور جو میں کہوں اس پر عمل کرو“— مادام ڈسی نے انتہائی کرخت لبجے میں کہا۔

”لیں۔ لیں مادام“— سام نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا ظاہر ہے وہ صرف میکنیشن تھا سیکرٹ ایجنسٹ نہ تھا۔ اس لئے اس کی حالت بری طرح تباہ دکھائی دے رہی تھی۔

”میکملن کارمن گیا تھا تاکہ وہاں سے کوئی خصوصی ریز حاصل کر کے اس سفر سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران کو ٹریس کر سکے۔ کیا اس نے تمہیں بریف کیا تھا“— مادام ڈسی نے پوچھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”الیکزینڈر میکملن۔ نہیں مادام۔ وہ تو مجھے ملا ہی نہیں“— سام نے جواب دیا۔

”وہ دیکھو۔ وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے“— مادام ڈسی نے کہا تو سام نے گردن موڑ کر دیکھا اور اس کے چہرے پر مزید خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

”اب تم بتاؤ کہ تم اس عمران کو ٹریس کرنے میں ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہو یا تمہیں گولی مار کر ہم یہ کام کسی اور سے کر لیں“— مادام ڈسی نے کہا۔

”لیکن مادام۔ میں تو کسی علی عمران کو جانتا بھی نہیں۔ مجھے تو اس سفر کا انچارج بننے ہوئے ابھی چار ماہ ہوئے ہیں۔ مجھے سے پہلے گیری یہاں کا انچارج تھا وہ ایکسپلورٹر میں ہلاک ہو گیا تو میں یہاں آ گیا۔“— سام نے کہا۔

”میکملن کو ہوش میں لے آؤ جاگر۔ لیکن خیال رکھنا کہ وہ کوئی غلط حرکت نہ کرے“— مادام ڈسی نے جاگر سے کہا۔

”لیں مادام“— جاگر نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے جیب سے ایک ڈبہ نکالا ڈبے کا ڈھکن ہٹا کر اس نے اس کے اندر سے محلول بھری ہوئی ایک سرنج نکالی اور پھر سرنج کی سوئی پر موجود کیپ ہٹا کر اس نے جھک کر سوئی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے میکملن کے بازو میں گھونپ دی اور تھوڑا سا محلول انجیکٹ کر کے اس نے سوئی واپس کھینچی اور اس پر کیپ چڑھا کر اس نے اسے دوبارہ ڈبے میں رکھ کر

ڈبے کاڑھن بند کر کے اس نے ڈبہ واپس جیب میں رکھ لیا۔ اتنی دیر میں میکملن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے۔

”اے اخا کر کھڑا کراو“ — مادام ڈیسی نے کہا تو جاگرنے آگے پڑھ کر سام کی طرح اس کا بازو پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا۔ میکملن مند ہی مند ہی آنکھوں سے اوہرا دھر دیکھ رہا تھا۔

”مجھے پچانتے ہو میکملن“ — مادام ڈیسی نے کہا تو میکملن نے چونک کر مادام ڈیسی کی طرف دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”تم مادام ڈیسی ہو شاید“ — میکملن کے لبجے میں حیرت تھی۔

”ہاں۔ میں مادام ڈیسی ہوں۔ اس وقت تمہارے اس سنتر پر میرا قبضہ ہے اور میرے آدمیوں نے تمہیں کارمن سے اغوا کیا ہے۔ تم عمران کو ٹریس کرنے کے لئے کارمن سے پیش ریز لینے گئے تھے۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو لیکن میں چاہتی ہوں کہ اس عمران کو خود برآمد کروں اور جن لوگوں نے اسے ایکریمیا کے جزیرے سے نکالا ہے انہیں عبرت کا نشان بنا دوں۔ اگر تم میرے ساتھ تعاون کا وعدہ کرو تو میرا وعدہ کہ تمہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو کچھ نہیں کوں گی ورنہ وہ جس کوئی میں موجود ہیں اس کے گرد میرے آدمیوں کا گھیرا ہے اور ایک لمحے میں وہ اس کوئی کو میزانلوں سے بناہ کر سکتے ہیں۔“ — مادام ڈیسی نے کہا۔

”عمران کون ہے“ — میکملن نے حیران ہو کر کہا تو مادام ڈیسی

مسکراوی۔

”پرنس آف ڈھمپ کا دوسرا نام عمران ہے“ — مادام ڈیسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا“ — میکملن نے اس بار قدرے پاٹ بجھے میں کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

”جب تم مجھے جانتے ہو تو تمہیں یہ سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو کور اس لئے کیا تھا تاکہ ان کے ذریعے عمران تک پہنچ سکوں۔ مجھے عمران چاہئے تاکہ میں اس تنظیم سے انتقام لے سکوں جس نے عمران کو ایکریمیا کی تحويل سے نکالا ہے۔“ — مادام ڈیسی نے کہا۔

”عمران کو برآمد کر کے تم کیا کرو گی۔ کیا اسے ہلاک کر دو گی“ — میکملن نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں اس سے کیا فائدہ ہو گا۔ مارشل نے اسے صرف اس لئے قید کر رکھا تھا کہ شاید فارمولے پر کام کے دوران اس سے کام لینے کی ضرورت پڑے لیکن یہ مارشل کی سوچ تھی میری نہیں۔ میں عمران کو اچھی طرح جانتی ہوں اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ پہلے بھی عمران نے وی آئی پی اور دوسری تنظیم کو سائنسی الجھن کا حل خود ہی بتا ریا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کو اس فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر اسے دلچسپی ہوتی تو پھر یہ دونوں تنظیمیں بھی اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سے اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہ کر سکتیں اس لئے عمران کو روکنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کبھی اس کی ضرورت پڑی تو عمران رضا کارانہ طور پر بھی یہ کام کر دے گا۔— مادام ڈیسی نے کہا۔

”میں تمہیں جانتا ہوں کہ تم جو وعدہ کرتی ہو اسے ہر حالت میں پورا کرتی ہو۔ اگر تم باقاعدہ وعدہ کرو کہ تم جو کچھ کہہ زہی ہو دیے ہی کرو گی تو میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔ پاکیشیا کو فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اسے صرف عمران کی ذات سے دلچسپی ہے اور بس۔— میکمل نے کہا تو مادام ڈیسی نے ہاتھ ہوا میں انھا کر باقاعدہ وعدہ کیا۔

”کیا ایسا ممکن ہے کہ عمران کے ٹیس ہو جانے پر ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اراکین کو اس کا اطلاع کر دیں۔— میکمل نے کہا۔
”نہیں۔ میں عمران کو خود برآمد کروں گی پھر اسے تمہارے حوالے کر دوں گی۔ اس کے بعد تم اسے اس کے ساتھیوں کے ساتھ ملا دینا مجھے ان لوگوں کو سزا دینی ہے اور فارمولہ حاصل کرنا ہے اور بس۔— مادام ڈیسی نے جواب دیا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔— میکمل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ سھول پر بیٹھے ہوئے سام کی طرف متوجہ ہو گیا۔
”سام ہم نے پنس آف ڈھمپ کو پیش ایکس زیر دون سے ٹھیک کرنا ہے۔ پنس آف ڈھمپ کا کمپیوٹر گراف فونو گراف شور

میں موجود ہے اس کا نمبر ون دن ہے۔— میکمل نے سام سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میرے ساتھیوں کو بھی ہوش میں لے آؤ تاکہ کام کیا جاسکے۔ میں اکیلا تو کچھ نہیں کر سکتا۔— سام نے کہا۔

”اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور تم پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اگر تمہیں معمولی سا بھی شبہ ہو جائے کہ یہ کوئی غلط حرکت کر رہے ہیں تو میری اجازت کے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔“— مادام ڈیسی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام۔ لیکن آپ جا رہی ہیں۔— جاگرنے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”نہیں۔ میرے لئے کسی اور کمرے سے کری لے آؤ۔ میں نے یہ کری اس لئے چھوڑی ہے کہ سام اطمینان سے کام کر سکے۔ اب جبکہ یہ ہمارے ساتھ تعاون کر رہے ہیں تو انہیں اطمینان سے کام کرنے کا موقع ملتا چاہئے۔“— مادام ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام۔— جاگرنے کما اور پھر اس نے اپنے ایک ساتھی کو کری لانے کا کما اور خود وہ بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے شیشی نکالی اور اس کا ڈھنکن ہٹا کر اس نے باری باری بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی ناک سے لگانا شروع کر دی۔ پھر اس نے ڈھنکن بند کر کے شیشی جیب میں ڈالی اور ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ مادام کے لئے اس دوران کری لائی جا چکی تھی اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

مادام اس پر بیٹھ گئی تھی۔ جب سب ہوش میں آگئے تو سام نے انہیں تمام پکویشن بتائی اور پھر انہیں اپنی اپنی مشینوں پر پہنچ جانے کا حکم دے دیا۔

”میں سور سے پرنس کا کمپیوٹر گراف فوٹو گراف لے آؤ۔“ سام نے مادام کی طرف دیکھتے ہوئے اجازت طلب لجئے میں کہا۔

”جاگر تم ساتھ جاؤ۔“ مادام نے جاگر سے کہا اور جاگر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ سام کے ساتھ چلتا ہوا ایک دیوار میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ میکملن خاموش کھڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سام اور جاگر واپس آگئے۔ سام کے ہاتھ میں ایک پیکٹ تھا۔

”ون ون ہے نال یہ۔“ میکملن نے سام سے پوچھا۔

”لیں سر۔ یہ دیکھیں۔“ سام نے پیکٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس پر ون ون کے ہندسے لکھے ہوئے صاف پڑھے جا رہے تھے۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن اس کی ہمارے پاس ایک کاپی ہے اس لئے خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ ضائع ہو جائے اس لئے اسے احتیاطاً تھری ایکس کے ساتھ استعمال کرنا۔“ میکملن نے کہا۔

”لیں سر۔ میں خیال رکھوں گا۔“ سام نے جواب دیا۔

”مادام جو خیش ریز میں لے آیا تھا وہ کہاں ہیں۔“ میکملن

نے مادام کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور جاگر نے جیب سے ایک سفید رنگ کا دھات کا بڑا سا ذبہ نکال کر میکملن کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ سام کو دے دو۔“ میکملن نے کہا تو جاگر نے ذبہ سام کی طرف بڑھا دیا اور سام ذبہ لئے ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ ”مادام ڈیسی کو معلوم تو ہو گا کہ پرنس آف ڈھمپ کو برآمد فوری کرانا پڑے گا تاکہ اس کا بروقت علاج کیا جاسکے ورنہ وہ ہلاک ہو سکتے ہیں۔“ میکملن نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ مجھے سب معلوم ہے۔ میں نے تمہاری اور تمہارے چیف کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو سن رکھی ہے لیکن تم عمران کا علاج کہاں کراؤ گے۔“ مادام نے کہا۔

”انہیں فوری طور پر کسی ہسپتال پہنچانا پڑے گا اور اتنی ریزا نجکشن لگانے پڑیں گے۔ ان کا پیکٹ بھی میں ان ریز کے ساتھ ہی لے آیا تھا۔“ میکملن نے کہا۔

”ہاں۔ وہ پیکٹ بھی موجود ہے۔“ جاگر نے کہا اور جیب سے گتے کا بنا ہوا ایک پیکٹ نکال لیا۔

”ابھی اسے اپنے پاس رکھو۔ جب عمران برآمد ہو گا تو اس وقت یہ اسے دینا۔“ مادام نے جاگر سے کہا تو جاگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پیکٹ واپس جیب میں ڈال لیا۔ اب مشینیں آن ہو چکی تھیں اور مادام ان مشینوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔ میر پر رکھی ہوئی مستطیل مشین کے درمیان بینی ہوئی سکرین پر بر بن اور اس کے گرد و

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نواح کا تفصیلی نقشہ روشن نظر آ رہا تھا اور سام اس مشین کے ساتھ بیٹھا ہوا مسلسل مشین کے مختلف بٹن آن کرنے میں مصروف تھا۔
”سوچ آن کرو پاس“ — ایک مشین کے سامنے کھڑے ہوئے آدمی نے مژکر سام سے کما۔

”ہاں“ — سام نے جواب دیا اور پھر اس مشین سے تیز گونج کی آواز نکلی جس کے سامنے کھڑے ہوئے آدمی نے سام سے بات کی تھی۔ پھر باری باری باقی مشینوں سے بھی گونج کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اسی لمحے سام والی مشین کی سکرین پر ایک جگہ سرخ رنگ کا روشنی کا نقطہ تیزی سے جلنے بھجنے لگ گیا۔

”یہ۔ یہ یہاں موجود ہے پرنس۔ یہ پیکاس قبے میں واقع مڈلینڈ پسل فیکٹری کے نیچے تھے خانے میں“ — سام نے انتہائی جذباتی انداز میں اپنی آواز میں بولتے ہوئے کما اور مادام ڈیکی اٹھ کر تیزی سے مشین کے قریب پہنچ گئی۔

”ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ واقعی پیکاس قبے میں واقع مڈلینڈ پسل فیکٹری کا ایریا ہے۔ لیکن تم نے تھے خانے کا اندازہ کیسے لگایا؟“ — مادام نے پوچھا۔

”مادام سرخ نقطے کے گرد سیاہ رنگ کا حاشیہ نظر آ رہا ہے یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ٹارگٹ زمین کی سطح سے نیچے ہے۔ اگر یہ حاشیہ نہ ہوتا تو اس کا مطلب ہوتا کہ ٹارگٹ زمین کی سطح سے اپر موجود ہے اور زمین کی سطح کے نیچے ظاہر ہے تھے خانے ہی ہو سکتے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ہیں“ — سام نے جواب دیتے ہوئے کما۔
”مگر۔ او کے“ — مادام نے کما اور پیچھے ہٹ گئی اور سام نے مشین آف کرنے کا حکم دے دیا اور پھر تھہ خانے میں گوئخے والی آوازیں یکخت بند ہو گئیں۔ مادام نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکلا اور اس کا ایک بٹن پر لیس کر دیا۔
”ہیلو ہیلو۔ ڈیکی کالنگ۔ اور“ — ڈیکی نے تیز تیز لمحے میں کما۔
”فلپ اشٹنگ یو مادام۔ اور“ — اس آلے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لمحے مودبانہ تھا۔
”فلپ کیا تم اور تمہارا گروپ ہر لحاظ سے مشن کے لئے تیار ہے۔ اور“ — مادام ڈیکی نے تیز لمحے میں کما۔
”یہ مادام۔ ہم آپ کی طرف سے کال کے شدت سے منتظر تھے۔ اور“ — فلپ نے جواب دیتے ہوئے کما۔
”تو سنو۔ عمران اس وقت بر بن کے نواحی قبے پیکاس میں واقع مڈلینڈ پسل فیکٹری میں بننے ہوئے تھے خانوں میں موجود ہے تم وہاں ریڈ کرو اور عمران کو وہاں سے برآمد کرو۔ یہ جگہ جس تنظیم کی ہے اس کے جتنے بھی آدمی وہاں موجود ہوں ان میں سے صرف ایک کو زندہ رکھو اور باقی سب کو ہلاک کر دو۔ میں خود وہاں پہنچ رہی ہوں لیکن تم نے میرا انتظار نہیں کرنا۔ میرے پہنچنے سے پہلے تم نے وہاں مشن مکمل کر لیتا ہے۔ اور“ — مادام نے کما۔

”لیں مادام۔ اور“ — فلپ نے کہا تو مادام نے اور اینڈ آں کہہ کر ٹرانسپر آف کر دیا۔

”جاگر میکملن میرے ساتھ جائے گا۔ تم لوگ اس وقت تک یہیں رہو گے جب تک میں تمہیں کال نہ کرو“ — مادام نے جاگر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام“ — جاگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آؤ میکملن“ — مادام نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ میکملن خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پورچ میں پہنچ گئے۔ وہاں دو مسلح افراد موجود تھے۔

”سوری میکملن۔ میں نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے“ — مادام نے لیکھت مرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں نظر آنے والے پیش سے شعلہ سانکلا اور میکملن چھتنا ہوا اچھل کر پشت کے مل فرش پر گرا اور بری طرح تونپنے لگا لیکن وہ زیادہ در پر تونپ بھی نہ سکا۔ دل کے اندر اتر جانے والی خاموش گولی نے چند لمحوں میں ہی اسے موت کی واوی میں دھکیل دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جاگر اپنے چاروں مسلح ساتھیوں کے ساتھ پورچ میں آگیا۔

”سب ختم ہو گئے“ — مادام نے جاگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں مادام۔ آپ کے حکم کی تعییل ہو گئی ہے“ — جاگر نے مودبانہ لمحے میں کہا۔

”مشینری تباہ کر دی ہے یا نہیں“ — مادام نے پوچھا۔
”لیں مادام۔ مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے۔ میں آپ کے کوڑ اچھی طرح سمجھتا ہوں مادام“ — جاگر نے مودبانہ لمحے میں کہا۔
”اوے۔ اب چلو ہم نے اب پیکاس چلتا ہے۔ جلدی کرو“ — مادام نے اپنی کار کا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جاگر نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دینی شروع کر دیں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بلاشر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا جوزف اور جوانا دونوں اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر رہے ہوئے۔ وہ دونوں ابھی روزویلی سے سیدھے بلاشر کی رہائش گاہ پر پہنچے تھے۔ بلاشر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

”خیریت تو ہے اس طرح تمہاری اچانک آمد“۔۔۔ بلاشر نے رسمی سلام دعا کے بعد حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

”تم نے ماشر کا کھوج لگایا ہے یا نہیں“۔۔۔ جوانا نے کہا۔ ”میرے آدمی ہر طرف کام کر رہے ہیں لیکن ابھی تک تو کسی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی“۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

”یہاں کوئی تنظیم بلیک شیڈو نام کی بھی ہے“۔۔۔ جوانا نے کہا تو بلاشر بے اختیار اچھل پڑا۔

”ہاں ہے لیکن تمہیں اس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا“۔ بلاشر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ ”کیا سون نام کی کوئی عورت بھی بلیک شیڈو سے متعلق ہے“۔۔۔ جوانا نے کہا تو بلاشر اس طرح جوانا کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بات جوانا نے کی ہے۔

”ہاں ہے۔ اس کی سیکنڈ چیف ہے۔ انتہائی خطرناک عورت ہے لیکن یہ تو انتہائی خفیہ باوسائل اور طاقتور تنظیم ہے۔ تمہیں اس کے بارے میں یہ سب کچھ کہاں سے معلوم ہوا ہے“۔۔۔ بلاشر نے انتہائی حیرت سے پر لجھے میں کہا۔

”ماشر اس وقت بلیک شیڈو کی تحویل میں ہے اور سون نامی عورت اس جگہ کی انچارج ہے اور یہ جگہ بھی بر بن کے نواح میں ہے۔ اب بتاؤ کہ بلیک شیڈو کا اڈہ کہاں ہے“۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”کیسے معلوم ہوا یہ سب کچھ۔ مجھے تو بتاؤ۔ بلیک شیڈو نے تو کبھی ایسے معاملات میں ہاتھ نہیں ڈالا“۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

”تم فی الحال اس بات کو روشنہ دو۔ تمہیں اس بات پر یقین ہی نہیں آئے گا۔ مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ جوزف میں کچھ پراسرار صلاحیتیں ہیں اور اس نے اپنی اپنی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے ماشر کا کھوج نکلا ہے ورنہ ہمیں تو نہ ہی بلیک شیڈو کا علم تھا اور نہ سون کا“۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

”مجھے معلوم کرنا ہو گا کہ سون اس وقت کہاں ہے“۔۔۔ بلاشر نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کار سیور اٹھا کر اس نے تیزی سے

نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔
”لیں تھری شار ہوٹل“— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”اسٹنٹ مینجر راسن سے میری بات کرو۔ میں بلاشر بول رہا ہوں“— بلاشر نے کہا۔

”ہولڈ آن کریں“— دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ راسن بول رہا ہوں“— چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میں بلاشر بول رہا ہوں راسن۔ کیا یہ فون محفوظ ہے“— بلاشر نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ تم پانچ منٹ بعد الیون زیو پر رنگ کرنا“— دوسری طرف سے کہا گیا اور بلاشر نے کچھ کے بغیر رسیور رکھ دیا۔ جوانا اور جوزف خاموش بیٹھے رہے۔ پھر پانچ منٹ بعد بلاشر نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں“— رابطہ قائم ہوتے ہیں راسن کی آواز سنائی دی۔

”بلاشر بول رہا ہوں“— بلاشر نے کہا۔

”ہاں۔ اب اطمینان سے بات کرو۔ کیا بات ہے۔ کیسے کال کی ہے“— دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تمہارے لئے کام ہے۔ بھاری رقم مل سکتی ہے لیکن معلومات فوراً اور جتنی چاہیں“— بلاشر نے کہا۔

”اچھا شکریہ۔ مجھے دیے بھی ان دونوں بھاری رقم کی اشد ضرورت ہے“— راسن کی آواز سنائی دی۔ چونکہ بلاشر نے نمبر ڈائل کرنے کے بعد فون پیس کے لاڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز جوانا اور جوزف بھی بخوبی سن رہے تھے۔

”بلیک شیدو کی اسٹنٹ چیف سون اس وقت کہاں موجود ہے“— بلاشر نے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو میری اپنی تنظیم کی بات ہوئی“— راسن نے چونکہ کر کہا۔

”اس لئے تو بھاری رقم کی بات کی ہے میں نے“— بلاشر نے جواب دیا۔

”کتنی رقم دو گے“— راسن نے کہا۔

”وس ہزار ڈالر۔ لیکن معلومات فوری اور جتنی چاہیں“— بلاشر نے جواب دیا۔

”نہیں۔ یہ رقم کم ہے۔ اگر تنظیم کو علم ہو گیا تو میں بے موت مارا جاؤں گا۔ تم جانتے تو ہو کہ ہماری تنظیم کے اصول کس قدر سخت ہیں۔ پچاس ہزار ڈالر دو تو ٹھیک ہے۔ ورنہ سوری“— راسن نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ اتنی رقم نہیں مل سکتی۔ پندرہ ہزار ڈالر مل جائیں گے یہ آخری بات ہے۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ اور بھی ذرا لگ ہیں جہاں سے بت کم رقم میں معلومات مل سکتی ہیں“— بلاشر نے باقاعدہ سو دے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بازی کرتے ہوئے کہا۔

”تم ان معاملات میں سخت آدمی ہو۔ بہر حال میں ہزار ڈالر سے کم بات نہیں ہو سکتی“۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

”چلو ٹھیک ہے لیکن شرط وہی کہ معلومات حتیٰ اور فوری چاہئیں اور دوسری بات یہ کہ اس بارے میں کوئی بات تمہاری طرف سے سامنے نہ آئے“۔۔۔ بلاشر نے کہا۔

”تم فکرنا کرو۔ تم میرے اصول جانتے ہو۔ مادام سون اس وقت پیگاس اڈے میں موجود ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مادام سون نے کسی ایکریمین اڈے سے کسی ایشیائی کو اغوا کیا ہے اور اسے اس اڈے پر رکھا ہوا ہے اور وہ خود بھی وہاں موجود ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اب مادام سون سینڈ چیف نہیں رہی بلکہ چیف بن چکی ہے“۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

”پیگاس میں یہ اڈہ کہاں ہے۔ تفصیل بتاؤ“۔۔۔ بلاشر نے مادام سون کے چیف بننے پر توجہ دیئے بغیر پوچھا۔

”یہ بلیک شیڈ و کاپ سے خاص اور خفیہ اڈہ ہے۔ پیگاس میں مڈ لینڈ فیکٹری ہے یہ اڈہ اس فیکٹری کے نیچے تھہ خانوں میں ہے“۔۔۔ راسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم خود بھی اس اڈے پر گئے ہو“۔۔۔ بلاشر نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں کبھی نہیں گیا“۔۔۔ راسن نے جواب دیا۔

”اوے کے۔ تمہیں رقم پہنچ جائے گی۔ شکریہ“۔۔۔ بلاشر نے کہا

اور رسیور رکھ دیا۔

”رقم لے لو“۔۔۔ جوانا نے جیب سے نوٹوں کی گذی نکالتے ہوئے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن یہ بات تو واقعی کنفرم ہو گئی ہے کہ تمہارا ماشر وہاں موجود ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ جوزف نے کیسے معلوم کر لیا“۔۔۔ بلاشر نے گذی لے کر جیب میں ڈالنے ہوئے کہا۔

”میں نے بتایا ہے نال کہ اس میں کچھ پراسرار صلاحیتیں ہیں“۔ جوانا نے کہا۔

”تواب تم کیا کرو گے۔ وہ اڈہ تو ظاہر ہے ناقابل تغیر ہو گا“۔ بلاشر نے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو۔ تم نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے میں اس کے لئے تمہارا احسان مند ہوں اور کبھی موقع ملا تو تمہارے اس احسان کا بدلہ ضرور چکاؤں گا“۔۔۔ جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اڑے یہ بات نہیں۔ لیکن مجھے بتاؤ کہ تمہارا اب کیا پروگرام ہے۔ بلیک شیڈ و بیجڈ طاقتور تنظیم ہے۔ تمہارے تصور سے بھی زیادہ طاقتور اور مضبوط“۔۔۔ بلاشر نے بھی کری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”پروگرام کیا ہونا ہے۔ ہم نے وہاں فوری ریڈ کرنا ہے اور ماشر کو ان کے قبضے سے نکالنا ہے اور بس“۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”لیکن وہاں تو انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں مسلح پرے دار بھی ہوں گے۔ تم اکیلے وہاں کیا کر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سکتے ہو۔۔۔ بلاشر نے تشویش بھرے لبجے میں کہا۔

”تم اس کی فکر نہ کرو۔ جوانا اپنے ماشر کے لئے پہاڑ سے بھی نکلا سکتا ہے۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”اگر تم کو تو میں تمہیں گروپ ہائز کرا دوں کیونکہ میں خود تو سامنے نہیں آ سکتا اور اکیلا میں بھی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ بلاشر

”نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے اب تک جو کچھ کیا ہے اس کے لئے تمہارے مغلکور ہیں۔ گذ بائی۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دری بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے بلاشر کی رہائش گاہ سے باہر آ چکے تھے۔

”صفدر اور مس جولیا کو تو اطلاع دینی ہی پڑے گی۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”ارے ہاں۔ مجھے تو خیال ہی نہیں آیا۔۔۔ جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”فون کر لیں کسی پیلک فون بو تھے۔۔۔ جوزف نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد اس نے ایک پیلک فون بو تھے کے سامنے کار روکی اور پھر کار سے اتر کر تیز قدم اٹھاتا فون بو تھے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے ایک سکھے نکال کر فون پیس میں ڈالا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی صدر کی آواز سنائی دی۔

”جوانا بول رہا ہوں۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”اوہ جوانا تم۔ صدر بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات۔۔۔ صدر نے پوچھا۔

”ہاں۔ ہم نے ماشر کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ بر بن کے ایک نواحی قبیلے میں ایک تنظیم کی قید میں ہیں۔ ہم اب اسے چھڑوانے کے لئے جا رہے تھے مگر چونکہ چیف نے حکم دیا تھا کہ ایسی صورت میں آپ کو بھی اطلاع کی جائے اس لئے اطلاع دے رہا ہوں۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ ہمارے پاس آ جاؤ۔۔۔ یہ بیجد اہم بات ہے اور اس کا فیصلہ بھی ہمیں مل کر کرنا ہو گا ورنہ عمران صاحب کی جان کو بھی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم آ جاتے ہیں۔ کیا آپ ابھی تک اسی کوٹھی میں ہیں۔۔۔ جوانا نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

”اوے“۔۔۔ جوانا نے کہا اور رسیور ہٹک سے لٹکا کر وہ بو تھے سے باہر آیا اور پھر کار میں بیٹھ گیا۔

”کیا ہوا۔۔۔ جوزف نے کہا تو جوانا نے صدر سے ہونے والی بات چیت دوہرایی تو جوزف نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دری بعد ان کی کار اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ جوانا نے اتر کر ڈور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

فون پر لگے ہوئے کال بیل کے بٹن کو پریس کر دیا۔
”کون ہے“۔۔۔ صدر نے صدر کی آواز سنائی دی۔
”جوانا“۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں پھانک کھلواتا ہوں“۔۔۔ صدر نے کما اور جوانا
واپس آکر دوبارہ ڈرائیور نگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دری بعد پھانک کھلا
اور جوانا کار اندر لے گیا۔ پورچ میں ہی صدر موجود تھا۔ چند لمحوں
بعد وہ سب ایک کرے میں پہنچ گئے۔

”کس طرح عمران صاحب کا علم ہوا“۔۔۔ جولیا نے پوچھا تو جوانا
نے جوزف سمیت روزویلی جانے سے لے کر واپس بلاشر کے پاس پہنچنے
اور پھر اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

”حیرت انگیز صلاحیتیں ہیں جوزف میں۔ ہم تو یہاں انتظار کر رہے
تھے میکملن کا تاکہ وہ کارمن سے ریز لے کر واپس آئے اور عمران کو
ٹریس کیا جاسکے“۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کما۔

”تو پھر اب کیا پروگرام ہے۔ کیا میکملن کی واپسی کا انتظار کیا
جائے“۔۔۔ صدر نے کما۔

”وہ کیوں“۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔
”تاکہ اطلاع کنفرم ہو سکے“۔۔۔ صدر نے جواب دیا۔

”ہاں۔ یہ بات تو ہے بھر حال میکملن نے سائنسی طریقہ استعمال کرنا
ہے“۔۔۔ جولیا نے کما۔

”مس جولیا آپ بے شک میکملن کا انتظار کریں ہمیں اجازت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

دیں۔ ہم نے صرف آپ کو اطلاع دینی تھی“۔۔۔ جوانا نے قدرے
خنک لمحے میں کما۔

”تم دونوں وہاں کیا کرو گے۔ کیا عمران وہاں سڑک پر بیٹھا ہوا ہو
گا۔ وہ اس تنظیم کی قید میں ہے جس نے ایکریمیا کے ہاتھ سے اسے
نکالا ہے۔ اسی بات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ بلیک شیڈو کس قدر
مضبوط تنظیم ہے“۔۔۔ جولیا نے کما۔

”یہ سوچنا آپ کا کام نہیں ہے مس جولیا“۔۔۔ جوانا نے جواب
دیا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں چیف سے بات کر لینی چاہئے۔ اگر چیف
اجازت دے دے تو ہمیں پھر میکملن کا انتظار ختم کرونا چاہئے اور اگر
وہ کے تو پھر اس کا انتظار کیا جائے گا“۔۔۔ کیپشن شکیل نے کما تو
جولیا نے اثبات میں سرہلا یا اور سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا
کر اس نے پہلے لاڈر کا بٹن آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر
دیئے۔

”ایکشو“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکشو کی مخصوص آواز
سنائی دی۔

”جولیا بول رہی ہوں چیف“۔۔۔ جولیا نے مودبانہ لمحے میں کما۔
”لیں۔ کیا رپورٹ ہے“۔۔۔ ایکشو نے اپنے مخصوص سرد
لمحے میں پوچھا تو جولیا نے پوری تفصیل بتا دی۔

”میں تمہیں ٹرانسیمیٹر کال کرنے ہی والا تھا۔ ابھی ابھی مجھے اطلاع

ملی ہے کہ میکملن کو کارمن میں اغوا کر لیا گیا ہے اور اسے اغوا کرنے والے ایکریمین ایجنسٹ ہیں جن کا تعلق مادام ڈیسی سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مادام ڈیسی کو کسی طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میکملن کس طرح عمران کو ٹریس کرنا چاہتا ہے اور اب وہ خود میکملن کے ذریعے عمران کو ٹریس کر کے اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش کرے گی۔ جوزف کی اطلاع درست ہے کیونکہ تمہاری رپورٹ کے مطابق بلاشر نے جس آدمی سے سون کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں اس نے بھی عمران کی وہاں موجودگی کا اقرار کیا ہے اس لئے تم اب میکملن کے ٹریس کرنے سے پہلے عمران کو وہاں سے نکال لو۔ اس طرح عمران ریز کے اثرات سے بھی فتح جائے گا اور ایکریمین ایجنسٹوں کے ہاتھ بھی نہیں لگے گا۔۔۔۔۔ چیف نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”کیا میکملن کو برآمد نہیں کیا جا سکتا یا اس سنتر کو کور نہیں کیا جا سکتا جس کے ذریعے عمران کو اس نے ٹریس کرنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ عمران کی برآمدگی میں کچھ وقت لگ جائے اور وہ اس دوران اس پر ریز فائز کر دیں۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”اس سنتر کے بارے میں صرف میکملن کو ہی علم ہے۔ وہی اس کا انچارج ہے اور میکملن کی برآمدگی فوری طور پر ممکن نہیں ہے۔۔۔۔۔ چیف نے کہا۔

”یہ چیف“۔۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

”بلیک شیڈو کے اڈے پر ریڈ کرنے کے لئے تمہیں مخصوص اسلحہ

بھی چاہئے ہو گا اور اس کے بارے میں تفصیلات بھی۔ ایک فون نمبر نوٹ کرو“۔۔۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر پتا دیا۔

”یہ برس میں پرنسپل بورڈ ٹریڈنگ کارپوریشن کا نمبر ہے۔ وہاں اسٹنٹ مینجر ہے لورا سڑاگ۔ تم نے اس سے بات کرنی ہے اور میرا حوالہ دینا ہے۔ وہ اس سلسلے میں تمہاری مکمل رہنمائی کرے گی۔ تم نے پانچ منٹ بعد اسے فون کرنا ہے۔ میں اس دوران اسے براہ راست ہدایات دے دیتا ہوں“۔۔۔۔۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”چھا ہوا کہ چیف سے بات ہو گئی“۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے پھر پانچ منٹ بعد جولیا نے رسیور اٹھایا اور لاڈور کا ٹھنپ ٹریس کر کے چیف کا ہاتھ ہوا نمبر پر ٹیک کرنا شروع کر دیا۔

”پرنسپل بورڈ ٹریڈنگ کارپوریشن“۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”اسٹنٹ مینجر لورا سڑاگ سے بات کرائیں۔ میرا نام جولیا ہے“۔۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”ہو لذ آن کریں“۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”ہیلو۔ لورا سڑاگ بول رہی ہوں“۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں جولیا بول رہی ہوں۔ آپ کو چیف نے فون کیا ہو گا۔“— جولیا
نے کہا۔

”اوہ یہ۔ آپ ایسا کریں کہ اپنے ساتھیوں سمیت ویسٹرن روڈ پر
واقع لاسٹ ہیون ہوٹل میں پہنچ جائیں۔ پیش رو دم نمبر بارہ۔ آپ
نے وہاں کاؤنٹر پر صرف میرا نام بتانا ہے۔ آپ کو وہاں پہنچا دیا جائے
گا۔ باقی باتیں وہیں ہوں گی اور میں جولیا آپ کو یہ بات کہنی تو نہیں
چاہئے لیکن کہنا ضروری سمجھتی ہوں کہ گرانی کی طرف سے محتاط رہیں
کیونکہ میں کسی کی نظروں میں نہیں آنا چاہتی۔“— لورا سٹرینگ نے
کہا۔

”آپ فکر نہ کریں۔ ہم پوری طرح محتاط رہیں گے۔“— جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر انٹھ کھڑی ہوئی۔
”ان گرانی کرنے والوں کا کیا کریں۔ کیا انہیں ختم کروں۔“—
صفر نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو کیا یہاں گرانی ہو رہی ہے۔“— جوانا نے بھی اٹھتے
ہوئے چوک کر پوچھا۔

”ہاں۔ مادام ڈسی کے آدمی باہر موجود ہیں۔ میں نے انہیں چیک کر
لیا تھا لیکن ہم انہیں اس وقت تک چھیڑنا نہیں چاہتے تھے جب تک
میکمل سے رابطہ نہ ہو جائے۔“— جولیا نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”تو پھر اب۔“— جوانا نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ ساتھ والی کوٹھی خالی ہے۔ میں نے اس کا
دروازہ کھول رکھا ہے ہم اطمینان سے نکل جائیں گے۔“— جولیا
نے کہا۔

”لیکن میں جولیا۔ کاریں تو پھر ہمیں چھوڑنا پڑیں گی۔“— صدر
نے کہا۔

”اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ لورا سٹرینگ جہاں اسلجہ مہیا کرے گی
وہاں کاریں بھی مہیا کر دے گی اور پھر یہ ضروری بھی ہے تاکہ ان
کاروں کی وجہ سے ہمیں شناخت نہ کر لیا جائے۔“— جولیا نے کہا
اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

شیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کری پڑھی ہوئی سون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں“—— سون نے تیز لمحے میں کما۔

”مارک بول رہا ہوں مادام“—— دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

”مارک تم۔ کیا بات ہے کیسے کال کی ہے“—— سون نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”مادام۔ راسن نے وی آئی پی کے بلاشر کو آپ کے بارے میں کیسے معلومات بھاری قیمت پر فروخت کی ہیں“—— مارک نے کہا تو سون اچھل کر سیدھی ہو گئی۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ راسن اپنی ہی تنظیم کے بارے میں کیسے معلومات فروخت کر سکتا ہے“—— سون نے چیختے ہوئے لمحے میں

کما۔

”ایسا ہوا ہے مادام۔ راسن کو ہوش میں فون آیا تو وہ بات کرنے کی بجائے اس فون کو چھوڑ کر اپنے خاص اڈے پر چلا گیا مجھے اطلاع ملی تو میں سمجھ گیا کہ وہ کسی پارٹی سے بات کرنے گیا ہے کیونکہ وہ اپنے مخصوص اڈے کو ہمیشہ پارٹی سے بات کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ بلاشر کا فون تھا اور آپ جانتی ہیں کہ بلاشر کا تعلق وی آئی پی سے ہے اس لئے میں چونکا۔ میں نے وہاں چینگ کی تو بلاشر اور راسن کے درمیان ہونے والی گفتگو سامنے آگئی اور یہ آپ کے متعلق ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے“—— مارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کما۔

”کیا بات ہوئی ہے“—— سون نے ہوت بھیختے ہوئے لمحے میں پوچھا۔

”میں نے آپ کے لئے خصوصی طور پر شیپ کرائی ہے وہ میں آپ کو سنوارتا ہوں“—— مارک نے کما۔

”سنواو“—— سون نے کہا تو چند لمحوں کے وقفے کے بعد بلاشر اور راسن کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی پہلے تو ان کے درمیان رقم طے ہوتی رہی پھر اصل بات سامنے آئی۔ سون کے چہرے کا رنگ بدلتا جا رہا تھا۔

”آپ نے شیپ سن لیا ہے مادام“—— مارک نے کما۔

”تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے مارک۔ تم فوری طور پر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

راسن کو ہلاک کرو اور اس کے سیکشن کا چارج تم خود سنپھال لو اس کے ساتھ ہی بلا شر کو پکڑ کر اس سے معلوم کرو کہ اس نے کس کے لئے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور پھر مجھے سیکھل ٹرانسیسپر کال کرو۔ کیونکہ میں فوری طور پر یہ اڈا سیل کر کے دوسری جگہ شفت ہو رہی ہوں۔ سون نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں مادام“۔۔۔ مارک نے جواب دیا اور سون نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں“۔۔۔ ایک مردانہ آواز دوسری طرف سے سنائی دی۔

”ڈیوڈ۔ ہمارا یہ اڈا مختلف تنظیم کی نظروں میں آگیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ عمران کو بے ہوش کر کے فوری طور پر یہاں سے نکال کر ایجنت بارکی والے اڈے پر پہنچا دو اور اس کے ساتھ ہی اس اڈے سے تمام لوگوں کو بھی واپس بھجوادو اور اڈے کو مکمل طور پر سیل کر کے بیرونی طرف آدمیوں کو پھیلا دو۔ پھر جو بھی اس اڈے پر ریڈ کرے ان سب کو گولی مار کر ہلاک کر دو“۔۔۔ سون نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں مادام آپ کے حکم کی قبولی ہو گی“۔۔۔ ڈیوڈ نے جواب دیا۔

”میں بھی ایجنت بارکی والے اڈے پر پہنچ رہی ہوں۔ تم فوری طور پر عمران کو یہاں سے نکال کر وہاں شفت کرو فوری۔ لیکن پہلے اسے بے ہوش کر دینا“۔۔۔ سون نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”لیں مادام“۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا تو سون نے رسیور رکھا اور کری سے انٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے پیگاس تھبے سے نکل کر بر بن کے ایک اور نواحی علاقے ایجنت بارکی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی تیز اور مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایجنت بارکی کے علاقے میں اپنے دوسرے انتہائی مضبوط زیر زمین اڈے پر پہنچ گئی یہاں موجود اپنے خاص کمرے میں پہنچتے ہی اس نے سب سے پہلے میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں سٹوگ انڈنگ“۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”سون بول رہی ہوں“۔۔۔ سون نے تیز اور تھکمانہ لمحے میں کہا۔

”لیں مادام۔ آپ کی آمد کی اطلاع مجھے مل چکی ہے“۔۔۔ سٹوگ نے جواب دیا۔

”پیگاس اڈے سے ڈیوڈ نے پاکیشیائی عمران کو یہاں شفت کرنا تھا وہ پہنچ گیا ہے“۔۔۔ سون نے پوچھا۔

”لیں مادام۔ وہ ہیلی کاپڑ پر یہاں لایا گیا ہے اور اس وقت وہ زیر و روم میں بے ہوش پڑا ہوا ہے“۔۔۔ سٹوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈیوڈ کہاں ہے“۔۔۔ سون نے پوچھا۔

"وہ واپس چلا گیا ہے اسی ہیلی کا پرپر جس پر پاکیشیائی عمران کو لا لایا گیا تھا۔ اسی نے آپ کی آمد کی اطلاع دی تھی"۔۔۔ شوگ نے جواب دیا۔

"اس عمران کا خیال رکھنا۔ اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی چاہئے۔ اس کی ٹانگمیں مفلوج ہیں اس لئے یہ وہیل چیز پر ہی رہے گا البتہ تم اسے سڑانگ پورشن میں پہنچا دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ لیکن اس کے ہوش میں آنے سے پہلے تم نے باہر آ جانا ہے اور پھر سڑانگ پورشن کو مکمل طور پر سیلڈ کر دینا ہے"۔۔۔ سون نے کہا۔

"لیں مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سون نے رسیور رکھا اور پھر انٹھ کر دیوار میں موجود ایک الماری کے پٹ کھول کر اس کے اندر موجود ڈرائیور نکال کر میز پر رکھا اور اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ سون کالنگ۔ اور"۔۔۔ سون نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"مارک بول رہا ہوں مادام۔ اور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ڈرائیور سے مارک کی آواز سنائی دی۔

"کیا رہا اس راس اور بلاشر کا۔ اور"۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"راس کو آپ کے حکم کے مطابق ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے سیکشن کا چارج میں نے سنبھال لیا ہے۔ بلاشر کو فوری طور پر اس کی رہائش گاہ سے اغوا کیا گیا۔ اس نے بتایا کہ پاکیشیائی سرروں سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تعلق رکھنے والے افراد جس میں اس کا کوئی دوست جوانا بھی ہے برہن میں موجود ہیں اور جوانا کے کہنے پر اس نے راس سے معلومات خریدی تھیں یہ سب اپنے ساتھی عمران کو حاصل کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور"۔۔۔ مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی سرروں کے لوگ۔ اودھ ویری بیڈ۔ ان کا خاتمه تو ضروری ہونا چاہئے لیکن انہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ عمران ہمارے پاس ہے اور پیگاس والے اڈے پر موجود ہے۔ اور"۔۔۔ سون نے کہا۔

"اس نے بتایا ہے کہ سیکرت سرروں کے ساتھ کوئی افریقی جوزف نامی آدمی ہے اس کے پاس پر اسرار صلاحیتیں ہیں اس نے یہ کھوج لگایا ہے کہ عمران بلیک شیڈو کے قبضے میں ہے اور بلیک شیڈو کی چیف کی صورت میں آپ کا نام اس نے لیا اس پر بلاشر نے راس کو فون کر کے اس سے معلومات خریدیں۔ اور"۔۔۔ مارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بکواس ہے۔ یہ پر اسرار صلاحیتیں کیا ہوتی ہیں۔ اس سامنے دور میں ایسی بات کرنا ہی حماقت ہے۔ بہر حال تم نے ان سیکرت سرروں والوں کا کیا کیا ہے۔ اور"۔۔۔ سون نے پوچھا۔

"بلاشر کو ان کی رہائش گاہ کا علم تھا اور میں نے اپنے آدمی وہاں چیکنگ کے لئے بھیجے اور ابھی ابھی مجھے ایک حیرت انگیز اطلاع ملی ہے۔ میں آپ سے اس بارے میں بات بھی کرنا چاہتا تھا۔ اور"۔

مارک نے کہا۔

”کیسی اطلاع“۔۔۔ سون نے چونک کر پوچھا۔

”اس کوٹھی کی مکمل نگرانی ہو رہی ہے اور نگرانی کرنے والے مادام ڈیسی کے گروپ کے آدمی ہیں۔ اور“۔۔۔ مارک نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ مادام ڈیسی بھی ہمارے پیچھے ہے اور وہ ان لوگوں کی نگرانی کر کے ہم تک پہنچنا چاہتی ہے۔ تم ایسا کرو کہ ان نگرانی کرنے والوں کے لیڈر کو اغوا کرلو اور باقی سب کا خاتمه کر دو اور پھر اس کوٹھی کو بھی میزاںکوں سے اڑا دو اس لیڈر سے مادام ڈیسی کے بارے میں تفصیلات حاصل کرو اور پھر وہ جہاں بھی ہو مجھے اطلاع کرو۔ اور“۔۔۔ سون نے کہا۔

”لیں مادام۔ اور“۔۔۔ مارک نے جواب دیا تو سون نے اور اینڈ آل کہہ کر ڈانسیر آف کر دیا اور پھر اس پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈ جست کر دی تاکہ جب مارک کال کرے تو وہ اس کی کال اٹنڈ کر چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھی رہی پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کار سیور اٹھا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”سون بول رہی ہوں چیف آف بلیک شیزو۔ ڈائل نیمٹ سے بات کراو“۔۔۔ سون نے تحکمانہ لمحے میں کہا۔

”لیں مادام“۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لمحے میں جواب دیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گیا۔

”ہیلو۔ ڈاکٹر کلیمٹ بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی لگ رہا تھا کہ بولنے والا بوڑھا آدمی ہے۔

”سون بول رہی ہوں ڈاکٹر۔ فارمولے پر کام شروع کر دیا گیا ہے یا نہیں“۔۔۔ سون نے نرم لمحے میں کہا۔

”مادام۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے طویل غور و خوض کے بعد یہ نتیجہ نکلا گیا ہے کہ یہ فارمولہ عملی طور پر ناقابل عمل ہے“۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا تو مادام سون بے اختیار اچھل پڑی۔

”کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس میں جو سائنسی الجھن تھی وہ تو پاکیشیا کے علی عمران نے دور کر دی تھی پھر“۔۔۔ سون نے تیز لمحے میں کہا۔

”جی ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے اور ہم بھی مطمئن ہو گئے تھے لیکن جب اس کا گمراہی میں تجویز کیا گیا تو پتہ چلا کہ سائنسی الجھن دور کرنے کی بجائے مزید بڑھ گئی ہے۔ یا تو اس سائنس دان عمران کو اس کی حقیقتاً سمجھ نہیں آئی یا پھر اس نے جان بوجھ کر اس میں گڑبر کر دی ہے۔ بہر حال موجودہ صورت میں فارمولہ ناقابل عمل ہے“۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ نے خود اس عمران سے اس بارے میں ڈسکس کرنا چاہتے ہیں تاکہ حتی طور پر یہ بات طے ہو سکے کہ کیا عمران نے جان

بوجھ کر یہ گڑبرڈ کی ہوئی ہے یا وہ واقعی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔—— مادام سون نے کہا۔

”ہا۔ اگر ایسا ہو جائے تو بتڑ ہے۔ اس طرح میں کسی نتیجے پر پہنچ سکتا ہوں۔“—— ڈاکٹر کلیمٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کو لیبارٹری سے میرے ایجنت بارکی والے اؤے پر آنا پڑے گا۔“—— مادام سون نے کہا۔

”نمیں مادام۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں مخصوص نہ پرچھ سے باہر نہیں آ سکتا۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤں گا اس لئے آپ کو اس عمران کو یہاں میرے پاس بھیجننا پڑے گا۔“—— ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

”اوہ ہا۔ مجھے تو اس کا خیال نہ رہا تھا۔ آپ کو ڈسکشن میں کتنی دریگے گی۔“—— مادام سون نے کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔ چند منٹ بھی لگ سکتے ہیں اور کہنے بھی۔“—— ڈاکٹر کلیمٹ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں عمران کو آپ کی لیبارٹری تک پہنچانے کے انتظامات کرتی ہوں۔“—— مادام سون نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔“—— ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”ڈیوڈ میں سون بول رہی ہوں۔“—— مادام نے کہا۔

”لیں مادام۔ آپ کے احکامات کی تکمیل کر دی گئی ہے۔ پیگاس اؤے کو سیلڈ کروایا گیا ہے اور باہر ہمارے آدمی پوری طرح چونکا حالت

میں موجود ہیں۔“—— ڈیوڈ نے خود ہی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
”وہ تو ٹھیک ہے لیکن اب ایک اور مسئلہ سامنے آگیا اس کا کیا حل کیا جائے۔“—— مادام نے کہا۔

”کیا مسئلہ مادام۔“—— ڈیوڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
”میری ابھی ڈاکٹر کلیمٹ سے بات ہوئی ہے۔ فارمولے میں سائنسی گڑبرڈ ہے جس کے لئے عمران کو لیبارٹری پہنچانا ضروری ہے تاکہ ڈاکٹر کلیمٹ اس سے ڈسکس کر سکے۔ ڈاکٹر کلیمٹ لیبارٹری سے باہر نہیں آ سکتا کیونکہ اسے جو یماری لاحق ہے اس کے لئے اس کا مخصوص نہ پرچھ میں رہنا لازمی ہے ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا لیکن تمہیں تو معلوم ہے کہ لیبارٹری پیگاس اؤے کے نیچے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سپرٹ سروس اور مادام ڈیسی وہاں حملہ کریں اس صورت میں عمران کی وہاں موجودگی نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے۔“—— مادام نے کہا۔

”مادام آپ قطعاً فکر مت کریں۔ ایکریمیا کی پوری فوج بھی اگر ہمارے اس اؤے پر حملہ کر دے تب بھی وہ اسے نہ تباہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے اندر داخل ہو سکتے ہیں۔ آپ بے فکر ہو کر عمران کو یہاں بھیج دیں میں اسے لیبارٹری میں بھجوادوں گا۔“—— ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں عمران کے ساتھ ہی وہاں آ جاتی ہوں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“—— مادام نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”آپ بے فکر رہیں مادام۔ سب صحیح ہو جائے گا۔“— ڈیوڈ نے کہا تو مادام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات بہر حال نمایاں تھے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

لاست ہیون ہوٹل کے پیش رو ممبریارہ میں جولیا اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھی۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے دس منٹ گزر گئے تھے لیکن ابھی تک لورا سٹرینگ نہ آئی تھی۔

”عجیب بات ہے کہ مہمان موجود ہیں اور میزان غائب ہے۔“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا، دروازہ کھلا اور ایک اویز عمر عورت اندر داخل ہوئی۔

”میرا نام لورا سٹرینگ ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو انتظار کرنا پڑی۔“— آنے والی عورت نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو سب اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ بہر حال اس کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی۔ میرا نام جولیانا ہے۔“— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کا بھی تعارف کرادیا۔

”تشریف رکھیں۔ مجھے بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے”۔۔۔ لورا نے ایک کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”پینے پلانے کی بات رہنے دیں۔ ہم نے تیز رفتاری سے کام کرنا ہے ہمارا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے“۔۔۔ جولیا نے اس بارا انتہائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”مجھے دیر اس لئے ہو گئی تھی کہ میں نے بلیک شیڈ کے پیناس اڑے میں موجود اپنے ایک خاص آدمی سے رابطہ کرنا تھا تاکہ وہاں کی موجودہ صورت حال معلوم کر کے اس کے مطابق آپ کے لئے انتظامات کر سکوں اور جو مجھے روپورٹ ملی ہے اس کے مطابق مادام سون کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ آپ نے اس اڑے کو ٹیکیں کر لیا ہے۔ اس کے آدمیوں نے بلاشر کو بھی انگو اکر لیا ہے اور اپنے آدمی راسن کو بھی ہلاک کر دیا ہے جس سے بلاشر نے معلومات خریدی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اہم بات یہ کہ اب عمران اس اڑے پر موجود نہیں ہے اور نہ ہی سون وہاں موجود ہے اس اڑے کو سیل کر دیا گیا ہے اور باہر انہوں نے مسلح محافظ بٹھا دیئے ہیں“۔ لورا نے کہا تو جولیا، صدر اور جوزف کے چروں پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے جبکہ کیپشن فلکلیں کی آنکھوں میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ جوانا کے ہونٹ بچنے گئے تھے اور اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے شاید بلاشر کے بارے میں سن کر اس کی یہ حالت ہوئی تھی لیکن وہ خاموش رہا تھا۔

”اس اڑے کے انچارج ڈیوڈ نے عمران کو ہیلی کاپڑ میں بے ہوشی کے عالم میں سوار کر کے کسی اور اڑے میں بھجوادیا ہے اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ اب کہاں ہے۔ اب آپ اگر اس اڑے پر ریڈ کرنا چاہیں تو میں نے بہر حال چیف کے حکم کے مطابق تمام انتظامات کر لئے ہیں“۔۔۔ لورا نے کہا۔

”کیا ڈیوڈ اس اڑے پر موجود ہے“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اڑا چونکہ سیلڈ ہو چکا ہے اس لئے آپ لوگ اندر کسی صورت داخل نہیں ہو سکتے البتہ باہر موجود افراد کا خاتمه کر کے اس پر بیرونی قبضہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس اڑے کو تباہ کیا جا سکتا ہے“۔۔۔ لورا نے جواب دیا۔

”تو پھر وہاں جا کر ہم کیا کریں گے۔ میں جولیا کا مقصد تو یہ تھا کہ ڈیوڈ ہاتھ لگ جائے تو اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ اس نے عمران صاحب کو کہاں بھجوایا ہے“۔۔۔ صدر نے کہا۔

”جی ہاں۔ میں میں جولیا کی بات سمجھ گئی تھی لیکن جو حقیقت ہے وہ میں نے بتا دی ہے اب آپ جیسے حکم کریں میرا کام بہر حال آپ کے حکم کی تعییں کرنا ہے“۔۔۔ لورا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اگر ہم وہاں نہ جائیں تو پھر عمران صاحب کو کہاں ٹیکیں کریں۔ کیا آپ اس سلسلے میں کام نہیں کر سکتیں۔ بلیک شیڈ کے کسی اہم آدمی سے بہر حال معلومات مل سکتی ہیں“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”میں نے اپنے خاص آدمیوں کو کہہ دیا ہے کہ اگر کوئی اطلاع مل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

گئی تو پتہ لگ جائے گا۔ بلیک شیڈ و انٹرائی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے۔ وہاں سے سراغ لگانا کافی مشکل ہے”۔— لورا نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے میں سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔ یہ آواز لورا کے کوٹ کی جیب سے آ رہی تھی۔ اس نے سکرٹ کے اوپر باقاعدہ لیڈز کوٹ پہنا ہوا تھا لورا نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسیسٹر موجود تھا اس نے اس کا بٹن آن کیا تو سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔

”کالنگ لیڈی ون۔ اور“۔— ٹرانسیسٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ ”لیں۔ لیڈی ون اندنگ یو۔ اور“۔— لورا نے آواز اور لمحہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیڈی صاحبہ۔ آپ کا مال آر پی شور میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اور“۔— دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ کیا یہ بات حقیقی ہے۔ اور“۔— لورا نے کہا۔ ”لیں لیڈی صاحبہ۔ ورنہ ظاہر ہے آپ کو روپورٹ نہیں دے سکتا“۔— دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا چیف مینجر بھی وہاں موجود ہے یا صرف شور کپر اور ماتحت عملہ ہے وہاں۔ اور“۔— لورا نے کہا۔ ”چیف مینجر موجود ہے۔ اور“۔— دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ تھیں کیو۔ اور اینڈ آل“۔— لورا نے کہا اور ٹرانسیسٹر آف کر دیا۔

”عمران صاحب بلیک شیڈ کے ایجنت بارکی والے اڈے میں ہیں اور سون بھی وہاں موجود ہے“۔— لورا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں ہے۔ کچھ پتہ تو چلا“۔— جولیا نے اطمینان بھرے لجے میں کہا۔

”اس اڈے کے بارے میں تفصیلات مل سکتی ہیں“۔— صدر نے کہا۔

”ہاں۔ میں معلوم کرتی ہوں“۔— لورا نے کہا اور ہاتھ میں کچڑے ہوئے ٹرانسیسٹر پر اس نے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے بٹن آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

”لیڈی ون کالنگ۔ اور“۔— لورا بار بار کال دے رہی تھی۔

”لیں۔ اے اندنگ۔ اور“۔— چند لمحوں بعد ٹرانسیسٹر سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

”لیں ایس کے آر پی شور کے بارے میں تازہ ترین تفصیلی معلومات اور اگر ہو سکے تو اس کا نقشہ چاہئے۔ کیا تمہارے پاس موجود ہے۔ اور“۔— لورا نے کہا۔

”نقشہ تو شور میں موجود ہے لیڈی صاحبہ۔ لیکن تازہ ترین معلومات حاصل کرنا پڑیں گے۔ اور“۔— دوسری طرف سے کہا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گیا۔

”کتنی دیر لگے گی تمہیں۔ اور“—— لورا نے کہا۔

”صرف آدھا گھنٹہ۔ وہاں میرا آدمی کام کرتا ہے۔ اور“—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ نقشہ فوری طور پر پوائنٹ سپیشل پر بھجوادو۔ میں وہیں موجود ہوں اور معلومات ٹرانسیمیٹر پر دو۔ لیکن معلومات جتنی اور جلد از جلد ملنی چاہیں۔ اور“—— لورا نے کہا۔

”لیں لیڈی صاحبہ۔ اور“—— دوسری طرف سے کہا گیا اور لورا نے اوورائیڈ آل کہہ کر ٹرانسیمیٹر آف کر دیا۔

”کام ہو رہا ہے“—— لورا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

”آپ معلومات فروخت کرتی ہیں یہاں“—— جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”نہیں۔ میری چھوٹی سی سراغ رسال ایجنسی ہے۔ سڑانگ کے نام ہے۔ میرا مرحوم خاوند اس کا چیف تھا وہ ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا تو میں نے اس کا چارج سنپھال لیا“—— لورا نے جواب دیا۔

”چیف سے آپ کا رابطہ کیسے ہوا“—— جولیا نے تجسس بھرے لمحے میں پوچھا۔

”عمران صاحب نے ایک پاربر بن میں کام کیا تھا کافی طویل عرصہ پہلے کی بات ہے اور کسی نپ کی بنا پر انہوں نے میرے خاوند کی مدد

حاصل کی تھی پھر ان کے ساتھ ہمارے ایسے تعلقات ہو گئے جیسے وہ ہمارے خاندان کے فرد ہوں انہوں نے ہمارا رابطہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے کرایا تھا۔—— لورا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس نے ایک سرسری نظر سب پر ڈالی اور پھر لورا کو سلام کر کے اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر بڑے مودبانتہ انداز میں لورا کی طرف بڑھا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ جاؤ“—— لورا نے لفافہ اس کے ہاتھ سے لیتے ہوئے سرد لمحے میں کہا تو نوجوان سلام کر کے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا اس کے باہر جاتے ہی دروازہ خود بند ہو گیا۔ لورا نے لفافے میں موجود تھے شدہ کاغذ باہر نکالا اور پھر اسے پھیلا کر میز پر رکھ دیا۔ جولیا، صدر اور کیپشن شکیل تینوں اس پر جھک گئے۔

”یہ تو خاصاً تفصیلی نقشہ ہے“—— صدر نے کہا۔

”ہاں“—— لورا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی سی ڈسکشن کے بعد انہوں نے نقشے کو اچھی طرح جانچ لیا اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسیمیٹر سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو لورا نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

”لیں اے کانگ۔ اور“—— ٹرانسیمیٹر سے آواز سنائی دی۔

”لیں۔ لیڈی دن اشڈنگ یو۔ اور“—— لورا نے آواز اور لمحہ بدل کر بات اُرتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”نقشہ آپ کے پاس پہنچ چکا ہو گا۔ وہاں چیف مینجر کے ساتھ ایک ایشیائی بھی موجود ہے جو بے ہوش ہے اس کے علاوہ میں مسلح افراد ہیں۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”شاک چینگ کیسے ہو سکتی ہے۔ اور“۔۔۔ لورا نے پوچھا۔

”کمپیوٹر فیڈنگ کے ذریعے لیڈی صاحبہ۔ اور“۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”اوکے۔ تھینک یو۔ اور اینڈ آل“۔۔۔ لورا نے جواب دیا اور ٹرانسیور آف کر کے ایک طرف رکھ کر وہ نقشے پر جھک گئی۔

”یہ دیکھئے۔ یہ ہے اڑے میں جانے کے لئے تازہ ہوا کا راستہ۔ اس کے ذریعے بے ہوش کرنے والی گیس اندر فائر کی جا سکتی ہے اور پھر اس اڑے پر آسانی سے قبضہ کیا جاسکتا ہے۔۔۔ لورا نے کہا۔

”کیا آپ کے آدمی نے آپ کو یہ بتایا ہے۔۔۔ جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ ہمارے خصوصی کوڈ ہیں۔ شاک چینگ کا مطلب ہے کہ پہلے اندر موجود لوگوں کو بے ہوش کرنا مقصود ہے۔ چنانچہ اس نے کمپیوٹر کا بتا دیا۔ کمپیوٹر کا مطلب تازہ ہوا کا راستہ۔ جو اس نقشے میں موجود ہے۔۔۔ لورا نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب سامان اور کاروغیرہ۔ ان کا کیا ہو گا۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”آئے میرے ساتھ۔ اس ہوٹل کی عقبی طرف آپ کو سب کچھ

مل جائے گا۔۔۔ لورا نے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ سب اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہوٹل کی عقبی طرف واقعی ایک بڑی لینڈ ہیں۔ اور“۔۔۔ روور جیپ موجود تھی جس کے عقبی حصے میں ایک بڑا سایہ رنگ کا بیک بھی پڑا ہوا تھا لورا نے اس بیک کو کھول کر اس میں موجود سامان کی تفصیل انہیں بتا دی اور پھر جولیا سے اجازت لے کر وہ واپس چل گئی۔ جبکہ جولیا اور اس کے ساتھی جیپ میں سوار ہو کر عقبی طرف میں روڈ پر پہنچے اور پھر تیزی سے نواحی علاقے بارکی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ڈرائیور گ سیٹ پر صدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر کمپیوٹر شکلیں کے ساتھ جوزف اور جوانا موجود تھے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سپاٹ لبجے میں کما اور عمران کے سامنے موجود میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تو کیا آپ میری بے حس و حرکت نالگوں کا علاج کرنے آئے ہیں۔ پھر تو بید شکریہ“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا حالانکہ وہ اس بوڑھے کو دیکھ کر ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ طب کا ڈاکٹر نہیں ہو سکتا بلکہ کوئی سائنس دان ہی ہو سکتا ہے۔

”میں سائنس کا ڈاکٹر ہوں اور میں یہ فارمولے کر آیا ہوں۔ اس میں جو سائنسی الجھن تھی اور جسے تم نے نھیک کر دیا تھا اس کا ہم نے انتہائی گہرائی میں تجزیہ کیا ہے اور ہمارے تجزیے کے مطابق یا تو تم اس الجھن کو سمجھ نہیں سکے یا پھر تم نے جان بوجھ کر اس میں گزروں کی یہ وہ کمرہ نہ تھا جس میں وہ بے ہوش ہوا تھا۔ وہ وہیل چیز پر بیٹھا آنکھیں بند کئے سوچنے میں مصروف تھا کہ اچانک اس کی ناک میں ناماؤس سی بو محسوس ہوئی۔ اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں لیکن پلک جھکنے میں اس کے ذہن پر تاریکی پھیلتی چلی گئی اور اب اسے ہوش آیا تھا تو اس نے کمرے میں تھا لیکن بیٹھا وہ اسی وہیل چیز پر ہی تھا۔ ابھی عمران سوچ رہا تھا کہ اسے کس نے اور کیوں بے ہوش کیا اور اس کا مقصد کیا تھا کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور چھوٹے قد کا بوڑھا سا آدمی جس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کا فریم تھا اندر داخل ہوا۔

”اگر یہ ہم سے دور ہو سکتی تو مجھے پاگل کتے نے کاٹا تھا کہ تمہیں یہاں لیبارٹری میں منگوتا اور تم سے ملاقات کرنے میں اپنا وقت ضائع کرتا“۔۔۔ ڈاکٹر کلیمنٹ نے روکھے سے لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار سکرا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میرا نام ڈاکٹر کلیمنٹ ہے“۔۔۔ بوڑھے نے اندر داخل ہوئے

"میں نے تو جو کچھ کرنا تھا وہ میں نے پہلے ہی کر دیا تھا۔ اب آپ جانبیں اور آپ کا فارمولہ"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب مزید تم اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے"۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتا۔ اگر میں پہلے کر سکتا تھا تو اب بھی کر سکتا ہوں۔ میرے لئے یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے لیکن کیوں کروں۔ مجھے آپ سے یا آپ کی لیبارٹری سے کیا دلچسپی ہے"۔۔۔ عمران نے یکنہ انہتائی سنجیدہ لمحے میں کہا کیونکہ اس کے ذہن میں فوراً ہی یہ خیال آگیا کہ اگر اس نے ڈاکٹر کلیمٹ کو مایوس کر دیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ سون اسے بیکار سمجھ کر گولی سے اڑا دے کیونکہ معدود ری کی وجہ سے فی الحال بے بس تھا اس لئے اس نے اپنی بات کو بدل دیا تھا۔

"اگر نہیں کرو گے تو مارے جاؤ گے"۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے منہ بناتے ہوئے خنک لمحے میں کہا۔

"مرنا تو ایک روز سب نے ہے لیکن پھر دنیا کا کوئی سامنہ دان ایسا فارمولہ نہ بناسکے گا۔ میں نے یہ کام اس لئے کر لیا ہے اور کر سکتا ہوں کہ میں نے اس موضوع پر یونیورسٹی میں پیپر لکھا تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس موضوع پر۔ لیکن یہ تو انہتائی جدید فارمولہ ہے"۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے چونک کر کہا۔

"میں فارمولے کی بات نہیں کر رہا بلکہ اس سامنے الجھن کی بات

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کر رہا ہوں جو اس فارمولے میں پیش آئی ہے اور جس کی وجہ سے میں خوار ہوتا پھر رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے اسی لئے تم نے اس پر کام کر لیا تھا جبکہ نجات کتنے سامنہ دان اس پر نکریں مار چکے ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر پیٹر ہوانگ سے تو واقف ہوں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں وہ دنیا کے عظیم ترین سامنہ دان گزرے ہیں۔ انہیں کون نہیں جانتا"۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

"وہ میرے اس رسیرچ پیپر کے نگران تھے اور مجھے فخر ہے کہ میں ان کا شاگرد ہوں اور وہ اس موضوع پر اتحاری تھے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر کلیمٹ نے اثبات میں سریلا دیا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ تم واقعی اس الجھن کو دور کر سکتے ہو۔ لیکن تم نے پہلے یہ کام کیوں نہیں کیا۔ غلط کام کیوں کیا تھا"۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

"اس لئے کہ میں اس وی آئی پی تنظیم اور اس کے بعد دوسری تنظیم کے قبضے میں تھا۔ میں نے انہیں ٹالنے کے لئے یہ کام کیا تھا ورنہ مجھے کیا ضرورت تھی کہ اس پر محنت کرتا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اب تمہیں یہ کام کرنا ہو گا"۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

”آپ کا تعلق بلیک شیڈ سے ہے“۔ عمران نے پوچھا تو ڈاکٹر کلیمٹ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”آپ کی بلیک شیڈ کی چیف سون نے مجھے سی سی ایم انجکشن لگا کر ہیشہ کے لئے معدور کر دیا ہے۔ اگر آپ کے ساتھ ایسا ہوا ہوتا تو کیا آپ یہ کام کرتے؟“۔ عمران نے کہا۔

”سی سی ایم۔ لیکن مجھے تو مادام سون نے کچھ اور بتایا ہے۔“ ڈاکٹر کلیمٹ نے چونک کر کہا۔

”وہ غلط بیانی کر رہی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے اور وہ مجھے بلیک میل کر کے مجھ سے کام کرائے گی۔“۔ عمران نے جواب دیا۔

”اگر واقعی ایسا ہوا ہے تو پھر تو واقعی اب تمہارا لٹھیک ہونا ناممکن ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس کا توڑ تواب تک سامنے نہیں آیا۔ صرف اس کے اثرات کو محدود کیا جا سکتا ہے اور بس۔“ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

”میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نامید نہیں ہوں اور میرا یہ مانو ہے کہ نامید کبھی اور کسی صورت نہیں ہونا چاہئے۔ میں نے اس دوران میں بہت سوچا ہے اس لئے اگر آپ اس سامنی الجھن کو واقعی دور کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو میرے ساتھ تعاون کرنا ہو گا ورنہ آپ بے شک مجھے گولی مار دیں مجھے کوئی پرواہ نہیں۔“ عمران نے کہا۔

”کس قسم کا تعاون؟“ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔
”میں سی سی ایم کے توڑ کے سلسلے میں چند لوگوں سے فون پر بات کرنا چاہتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن جب اس کا توڑ ہی نہیں ہے تو پھر بات کر کے کیا کرو گے اور اگر بات کرنے کے باوجود تمہیں مایوسی ہوئی تو پھر؟“ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

”پھر میرا وعدہ کہ میں آپ کا مسئلہ حل کر دوں گا۔“ عمران نے کہا۔

”اوکے۔ میں مادام سے بات کرتا ہوں۔“ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا اور فائل اٹھائے وہ تیزی سے مڑے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ دروازے سے باہر جا پکے تھے اور ان کے باہر جاتے ہی دروازہ خود بخوبی بند ہو گیا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ڈاکٹر کلیمٹ کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔ ان کے ہاتھ میں ایک کارڈیس فون پیس تھا۔

”یہ لو۔ میں نے بہر حال مادام سون کو قائل کر لیا ہے۔“ ڈاکٹر کلیمٹ نے کارڈیس فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔ لیکن یہ بتائیں کہ یہ لیبارٹری جس میں اس وقت میں اس بارے میں بہت سوچا ہے اس لئے اگر آپ اس سامنی الجھن کو موجود ہوں کہاں ہے؟“ عمران نے فون لیتے ہوئے کہا۔

”بر بن میں ہے اور کہاں ہو سکتی ہے؟“ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔ عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اسے فون ہاتھ میں لے کر اس طرح

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

خوشی ہو رہی تھی جیسے زندگی میں پہلی بار اسے فون کرنے کا موقع ملا ہو۔ اس کی یہ کیفیت اس لئے تھی کہ پاکیشیا سے آغاہونے سے لے کر اب تک واقعی وہ اس سے محروم رہا تھا۔ اس نے تیزی سے انکواڑی کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”لیں۔ انکواڑی پلیز“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا کا بر بن سے رابطہ نمبر کیا ہے“۔۔۔ عمران نے پوچھا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے فون آف کیا اور دوبارہ نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں“۔۔۔ اس کے کانوں میں سرداور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ عمران بیٹھے تم۔ بڑے طویل عرصے بعد فون کیا ہے“۔ دوسری طرف سے سرداور کی بے تکلف سی آواز سنائی دی۔

”ہا۔ میں ایک مشن کے سلسلے میں مصروف رہا ہوں اور اس وقت بھی میں بر بن سے بات کر رہا ہوں“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اتنے طویل فاصلے سے۔ بہرحال کیا بات ہے“۔ سرداور نے پوچھا۔

”مجھے ایک پارٹی نے بے ہوشی کے دوران کر گیک کوئی ماٹھن یعنی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سی ایم فل ڈوز کا انجکشن لگا دیا ہے جس سے میری دنوں تائیکیں بے حس و حرکت ہو گئی ہیں۔ بظاہر تو سی ایم کا کوئی توڑ نہیں ہے لیکن میں نے اس پر بہت سوچا ہے۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے ایک بار کارمن کے سائنس و ان ڈاکٹر وارڈ کا ایک رسچ پیپر اس پر پڑھا تھا جس میں انہوں نے حوصلہ افزا بات کی تھی لیکن مجھے اس کی تفصیل یاد نہیں“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ دیری سیڈ۔ لیکن تم نے کہا ہے کہ تمہیں بے ہوشی کے دوران یہ انجکشن لگایا گیا ہے۔ کیا یہ بات درست ہے“۔۔۔ سرداور نے کہا۔

”ہا۔ کیوں۔ آپ نے خاص طور پر یہ بات کیوں پوچھی ہے“۔
عمران نے چونک کر پوچھا۔

”میں نے کل ہی ڈاکٹر وارڈ کا تازہ ترین رسچ پیپر پڑھا ہے۔ تمہیں تو خود معلوم ہے کہ ان کی ساری زندگی سی ایم پر رسچ میں ہی گزری ہے۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اگر بے ہوشی کے دوران اس کا انجکشن لگایا جائے تو اس کے اثرات محدود ہوتے ہیں اور اگر خون میں اس کے خلاف قوت مدافعت پیدا کر دی جائے تو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ اثرات ختم بھی ہو جاتے ہیں لیکن ساتھ ہی انہوں نے لکھا ہے کہ اس میں پھر بھی خاصا طویل عرصہ لگ جاتا ہے“۔۔۔ سرداور نے جواب دیا۔

”قوت مدافعت کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس بارے میں

انہوں نے کچھ لکھا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔
”ہاں اس کے لئے انہوں نے ناکسم اور میکم کا محلول تجویز کیا تھا۔
برابر مقدار میں“۔۔۔ سرداور نے جواب دیا۔

”کیا آپ کا رابطہ ڈاکٹر واڑ سے براہ راست ہو سکتا ہے“۔ عمران
نے پوچھا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ اگر کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے“۔ سرداور
نے کہا۔

”آپ ان سے میری بات کر سکتے ہیں“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تم کس نمبر پر بات کر رہے ہو“۔۔۔ سرداور نے پوچھا۔
”مجھے نمبر معلوم نہیں۔ آپ ان سے بات کر کے میرے متعلق بتا
دیں اور پھر ان کا نمبر مجھے دے دیں میں خود ان سے بات کر لوں
گا“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیکن میں تمہیں کیسے اطلاع دوں گا“۔۔۔ سرداور نے کہا۔
”میں دس منٹ بعد پھر فون کروں گا“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سامنے کری پڑا کفر کلیمث خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”یہ سرداور کون ہیں“۔۔۔ ڈاکٹر کلیمث نے پوچھا۔
”پاکیشیا کے سامنے دان ہیں“۔۔۔ عمران نے مختصر سا جواب
دیا۔

”دوس منٹ بعد عمران نے ایک بار پھر فون پیس آن کیا اور نمبر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں“۔۔۔ سرداور کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ کام ہو گیا ہے یا نہیں“۔۔۔ عمران
نے کہا۔

”ہاں ہو گیا ہے۔ تمہاری حالت کے پیش نظر ظاہر ہے مجھے ہر
صورت میں یہ کام کرنا تھا لیکن ڈاکٹر واڑ سے بات کرنے کا جو نتیجہ
نکلے وہ مجھے ضرور بتانا۔ تم نے اپنے متعلق جو کچھ بتایا ہے مجھے اس سے
بیجد فکر لاحق ہو گئی ہے اور اب جب تک تمہاری طرف سے اطمینان
نہیں ہو گا مجھے چیز نہیں آئے گا“۔۔۔ سرداور نے انتہائی خلوص
بھرے لمحے میں کہا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

”آپ کے خلوص کا شکریہ۔ آپ میرے لئے دعا کریں“۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون کا بٹن پریس کر کے اس نے رابطہ ختم
کیا اور پھر اسے آن کر کے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر
دیئے۔

”لیں انکوائری پلیز“۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

”کارمن کا رابطہ نمبر اور کارمن دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا
دیں“۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اس کے مطلوبہ نمبر بتا
دیئے گئے اور عمران نے شکریہ ادا کر کے رابطہ ختم کیا اور پھر نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

”نیشنل لیبارٹری“۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔۔۔

”میں علی عمران بول رہا ہوں۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ سے پاکیشیا کے سائنس دان سرداور نے ابھی میرے متعلق بات کی تھی اور انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں ڈاکٹر وارڈ صاحب سے بات کر لوں۔۔۔ کیا آپ ڈاکٹر وارڈ صاحب سے میری بات کر دیں گی؟“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہولڈ آن سیجھے“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک کپکپاتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔۔۔ لمحے سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ بولنے والا کافی ضعیف آدمی ہے۔۔۔

”میں علی عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر صاحب۔۔۔ ابھی پاکیشیا سے سرداور نے آپ سے بات کی تھی“۔۔۔ عمران نے مودبانہ لمحے میں کہا۔

”ہاں۔۔۔ سرداور نے مجھے تمہارے متعلق جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد تو تم سے بات کنی میرے لئے اعزاز ہے۔۔۔ بتاؤ کیا بات ہے؟“۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ نے کہا۔

”یہ تو آپ کی محبت اور خلوص ہے ڈاکٹر صاحب ورنہ حقیقتاً آپ جیسے عظیم سائنس دان سے مجھے جیسے سائنس کے طالب علم کی ہم کلائی میرے لئے سرمایہ اختیار ہے۔۔۔ ایک سرکاری مشن کے دوران بے ہوشی کے عالم میں مجھے سی ایم کا انجکشن لگا دیا گیا ہے جس سے میری دونوں ٹانگیں بیکار اور بے حس و حرکت ہو گئی ہیں۔۔۔ مجھے اب

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

تک تو یہی معلوم تھا کہ اس کا کوئی توڑ نہیں ہے لیکن سرداور نے بتایا ہے کہ آپ نے اپنے حالیہ ریسروچ پیپر میں لکھا ہے کہ اگر بے ہوشی کے دوران انجکشن لگایا جائے تو اس کے اثرات محدود ہوتے ہیں اور اگر خون میں ٹاکسٹ اور میکم کے محلول کی مدد سے قوت مدافعت بڑھا دی جائے تو اس کے اثرات کو آہستہ آہستہ ختم کیا جا سکتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ میں نے یہ لکھا ہے اور یہ تجربہ شدہ ہے لیکن اس کے اثرات بہت طویل مدت میں جا کر ختم ہوتے ہیں لیکن بہر حال ختم ہو جاتے ہیں اور یہی سب سے اہم بات ہے ورنہ آج تک اس کے علاوہ اور کوئی توڑ اس کا سامنے نہیں آیا تھا“۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس محلول کا کمی نیشن کیا ہے؟“۔۔۔ عمران نے پوچھا تو ڈاکٹر وارڈ نے کمی نیشن بتا دیا۔

”ڈاکٹر صاحب اگر میکم کی جگہ ارینیم استعمال کی جائے تو قوت بڑھ نہیں جائے گی“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ بڑھ تو جائے گی لیکن ارینیم خون کے سرخ خیبات کو پھاڑ دے گی اس طرح آدمی ہلاک ہو جائے گا“۔۔۔ ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارینیم کی اس خصوصیت کو سٹیم ساکس کے استعمال سے روکا نہیں جا سکتا“۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”خصوصیت تو رک جائے گی لیکن سیم ساس کی وجہ سے ٹاکس
اپنا اثر کھو دے گی اور نتیجہ صفر ہو جائے گا۔“ ڈاکٹر وارڈ نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر سیم ساس کو موریلم ایکس ڈی کے ساتھ استعمال کیا جائے
تب۔“ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
”کیا کہا ہے تم نے۔ دوبارہ کہو۔“ ڈاکٹر وارڈ نے چونک
کہ پوچھا تو عمران کے چہرے پر امید کے تاثرات بھر آئے اور اس نے
اپنی بات دوہرাডی۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر اس کا تجربہ کرنا ہو
گا۔ دیسے نہیں۔ اوہ۔ دیری گذ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ دیری
گذ۔“ ڈاکٹر وارڈ نے انتہائی مسرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ سب آپ کے ساتھ ہمکلامی کا نتیجہ ہے ڈاکٹر صاحب۔ ورنہ
میری آپ کے سامنے کیا حیثیت ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں
اس کا اپنے اوپر تجربہ کر لوں۔“ عمران نے مسرت بھرے لمحے میں
کہا۔

”میں اس کا فوری مشورہ نہیں دے سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے
بھیانک سائیڈ ایفیکٹ سامنے آ جائیں۔ پہلے اس کا لیبارٹی تجربہ ہو
جائے پھر۔“ ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیا۔

”اس میں تو بڑا طویل عرصہ لگ جائے گا۔“ عمران نے کہا۔
”ظاہر ہے دو تین ماہ تو لگ ہی جائیں گے پوری طرح نتیجہ نکلنے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں۔“ ڈاکٹر وارڈ نے جواب دیا۔
”اوہ کے۔ آپ ضرور تجربہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی دے۔
خدا حافظ۔“ عمران نے کہا اور فون آف کر دیا۔

”تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تم نے جس طرح ڈاکٹر وارڈ سے بات
چیت کی ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی اس فارمولے کو
قابل عمل بناسکتے ہو۔“ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔ اب اس کے لمحے
میں عمران کے لئے احترام کا غصہ نمایاں تھا۔

”پہلے یہ تجربہ کر لوں۔ اگر میں نھیک ہو گیا تو آپ کا کام ہو جائے
گا۔ میں نے وعدہ کیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”سوری۔ یہ تجربہ اس سے پہلے نہیں ہو سکتا جب تک ہمارا فارمولہ
مکمل نہیں ہو جاتا۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایسی تکلیف ہو جائے کہ
تم کام کرنے سے معدود ہو جاؤ۔“ ڈاکٹر کلیمٹ نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

”ایسی کیا تکلیف ہو سکتی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں یہ رسمک نہیں لے سکتا۔ میں نے تمہاری بات کرا
دی ہے۔ اب تم اپنا وعدہ پورا کرو۔“ ڈاکٹر کلیمٹ نے صاف
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ڈاکٹر صاحب یہ فارمولہ مکمل ہوتے ہی ماڈم سوسن نے مجھے
گولی مار دیتی ہے۔ یہ بات میں جانتا ہوں۔ پہلے میں نھیک ہو جاؤں پھر
فارمولے پر کام ہو گا ورنہ نہیں۔ آپ جا کر سوسن سے کہہ دیں کہ وہ

بے شک مجھے گولی مار دے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے”۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کلیمٹ کوئی جواب دیتا دروازہ کھلا اور سون اندر داخل ہوئی۔

”میں نے آپ کو بتایا تھا ڈاکٹر کلیمٹ کہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے لیکن آپ نے ضد کی۔ اب آپ نے دیکھا کہ وہ کس طرح اپنے وعدے سے صاف مکر گیا ہے۔۔۔ سون نے ڈاکٹر کلیمٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اپنی زندگی کا تحفظ ہر انسان کا فرض ہے سمجھیں ماڈام سون۔ تم نے مجھے سی ایم انجکشن لگا کر ہمیشہ کے لئے معذور کر دیا ہے پھر ضروری نہیں ہے کہ جو فارمولہ اب میرے اور ڈاکٹر وارڈ کے درمیان ڈسکس ہوا ہے اس کے اثرات ویسے ہی ظاہر ہوں جیسے ہم سوچ رہے ہیں لیکن بہر حال میں تجربہ کرنا چاہتا ہوں اور کوئی صورت نہیں ہے۔ تم جو چاہو کر سکتی ہو۔۔۔ عمران نے سپاٹ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ جب تک ہم کامیاب نہیں ہو جاتے تب تک یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ میں نے اس لئے تمہیں سی ایم انجکشن لگایا تھا کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو اور اب میں اس تجربے کی اجازت نہیں دے سکتی کیونکہ اگر تم ٹھیک ہو گئے تو پھر خطرناک ثابت ہو سکتے ہو البتہ میرا وعدہ ہے کہ اگر تم نے فارمولہ درست کر دیا اور تجربے سے بھی یہ ثابت ہو گیا کہ فارمولہ قابل عمل ہو گیا ہے تو پھر تم اپنے اوپر تجربہ کر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سکتے ہو۔ پہلے نہیں۔۔۔ سون نے خشک لجھے میں کہا۔ ”اگر تم یہ سوچ رہی ہو کہ تم ہی ضدی ہو تو پھر یہ بھی سن لو کہ میں بھی اگر ضد پر آ جاؤں تو میری ضد کوئی نہیں توڑ سکتا۔ البتہ درمیانی راستہ نکالا جاسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ میری ٹانگوں نے نہ ہی فوری طور پر درست ہو جانا ہے اور نہ ہی فوری سائیڈ ایفیکٹ ہونا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ میرے ٹھیک ہونے سے پہلے تم فارمولے کا تجربہ کر کے کسی نتیجہ پر پہنچ جاؤ گے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ماڈام سون۔ عمران ٹھیک کہہ رہا ہے۔ میں بھی سامنے دان ہوں مجھے بھی معلوم ہے کہ سی ایم کے اثرات اتنی جلد ٹھیک نہیں ہو سکتے۔ جو نسخہ عمران اور ڈاکٹر وارڈ نے مل کر تجویز کیا ہے وہ کامیاب بھی ہو گیا تب بھی عمران کو ٹھیک ہونے میں کم از کم ایک ماہ تو ضرور لگ جائے گا اور اتنا وقفہ ہمارے لئے کافی ہے۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ کم از کم ایک ماہ لگ جائے گا تب ٹھیک ہے لیکن عمران کو کام فوری شروع کر دینا ہو گا۔۔۔ سون نے کہا۔

”مجھے اس فارمولے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ مجھے اپنی معذوری دور کرنے میں دلچسپی ہے اس لئے تم فکر نہ کرو۔ تمہارا کام ہو جائے گا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے پھر میری طرف سے اجازت ہے ڈاکٹر کلیمٹ

اب آپ خود ڈیل کر لیں۔ میں اوپر آفس میں جا رہی ہوں کیونکہ مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں۔۔۔ سون نے کہا اور مژکر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”شکریہ ڈاکٹر کلیمٹ۔ آپ بے فکر رہیں آپ سے وعدہ بہر حال میں پورا کروں گا۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر کلیمٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہیں جو کچھ چاہئے مجھے بتا دو۔ میں تمہیں سپلائی کر دیتا ہوں۔ اگر میری ضرورت ہو تو میں بھی ساتھ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

”مجھے ایک کانگڈیں میں آپ کو بتا تاہوں کہ مجھے کیا کیا چاہئے۔ یہ ساری سائنسی چیزیں تو آپ کی لیبارٹری میں موجود ہوں گی البتہ ایک سرخ مجھے درکار ہوگی جو شاید آپ کے پاس نہ ہو۔۔۔ عمران نے کہا۔

”وہ بھی مل جائے گی۔ لیبارٹری میں ایک ڈاکٹر بھی موجود ہے اور باقاعدہ ایک چھوٹا سا ہسپتال بھی۔۔۔ ڈاکٹر کلیمٹ نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو اور بھی اچھا ہے۔ آپ یہ چیزیں مجھے سپلائی کر دیں پھر میں آپ کے فارمولے پر کام شروع کر دوں گا۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر کلیمٹ نے فائل میں سے ایک سفید کانگڈ نکال کر عمران کی طرف بڑھایا اور ساتھ ہی ایک بال پوائنٹ بھی۔ عمران نے کانگڈ پر چیزوں کی فہرست بنائی اور کانگڈ اور بال پوائنٹ دونوں ہی ڈاکٹر کلیمٹ کی طرف

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”اے وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ ہو سکتا ہے وہاں کوئی اور خطرناک آدمی موجود ہو۔ جس کا ہمیں علم نہ ہو سکا ہو۔“— جولیا نے کہا اور صدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”میں لے آتا ہوں۔“— جوانا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس بڑے ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”لورا کے آدمی کی اطلاع غلط ثابت ہوئی ہے لیکن اس نے غلط اطلاع کیوں دی میں یہی بات سوچ رہی ہوں۔“— جولیا نے کہا۔

”ابھی معلوم ہو جائے گا۔“— صدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا و اپس آیا تو اس کے کاندھے پر ایک آدمی موجود تھا اس نے اسے لا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

”میں رسی تلاش کر لاؤں۔“— جوانا نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا رسی کا گچھا اٹھائے ہال میں داخل ہوا اور پھر صدر اور جوانا دونوں نے مل کر اس آدمی کو رسی کی مدد سے کرسی سے باندھ دیا۔

”جو زف۔ یہ تھیلا مجھے دکھاؤ۔ اس کی بے ہوشی کا توڑا اس میں موجود ہے۔“— صدر نے جوزف سے کہا جس نے اپنی پشت سے

بردا سایاہ رنگ کا تھیلا لٹکایا ہوا تھا جس میں سامان تھا جوزف نے تھیلا اتارا اور صدر کے سامنے رکھ دیا۔ صدر نے اسے کھولا اور پھر اس میں سے ایک بڑی سی بوتی نکال کر اس نے اسے تھوڑا سا ہلایا اور اس کا ڈھکن کھول کر بوتی کا دہانہ کرسی پر بندھے ہوئے آدمی کی ناک پڑا ہوا ہے۔ مجھے وہی یہاں کا انچارج لگ رہا ہے۔“— صدر نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت بلیک شیڈ کے اینجنت بارکی کے اڈے میں موجود تھی ان کے لئے اندر داخل ہونا مشکل ثابت نہ ہوا تھا نقشہ ان کے پاس تھا اور لورا نے جو سامان دیا تھا وہ اس قدر جدید تھا کہ انہوں نے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائز کی اور پھر سائنسی آلات کو آف کر کے وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن پورا اڈا گھوم لینے کے باوجود انہیں نہ ہی یہاں عمران ملا تھا اور نہ ہی کوئی عورت یہی وجہ تھی کہ ان کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

”ایک آدمی کو ہوش میں لے آتا پڑے گا۔ تب معلوم ہو گا کہ عمران یہاں کیوں موجود نہیں ہے۔“— جولیا نے ہونٹ بخیچتے ہوئے کہا۔ ”تو پھر ادھر آفس میں چلیں۔ اس کی کرسی پر موجود آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ مجھے وہی یہاں کا انچارج لگ رہا ہے۔“— صدر نے کہا۔

سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوقت ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے تھیلے میں ڈال دیا تھوڑی دیر بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند چھائی ہوئی تھی۔ آہستہ آہستہ دھند صاف ہوتی گئی اور اس نے چونک کر اٹھنا چاہا لیکن رہی سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کھسا کر رہ گیا۔

”تم۔ کون ہو۔ اور یہاں کیسے پہنچ گئے۔ یہ کیا ہو گیا ہے“۔ اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں سامنے کھڑی ہوئی جو لیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تمہارا نام کیا ہے“۔ جو لیا نے اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”شوگ۔ میرا نام شوگ ہے“۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

”تم بلیک شیڈو کے اس اڑے کے انچارج ہو“۔ جو لیا نے پوچھا تو شوگ نے اثبات میں سر ملا دیا۔

”لیکن تم کون ہو۔ یہاں داخل کیسے ہو گئے“۔ شوگ نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لبجے میں کہا۔ وہ شاید حیرت کے شدید ترین جھٹکے سے اب باہر آ چکا تھا۔

”ہم نے اس راستے پر جہاں سے تازہ ہوا داخل ہوتی ہے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر یہاں کے حفاظتی انتظامات بے کار کئے اور اندر داخل ہو گئے“۔ جو لیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”لیکن تم کون ہو۔ کس تنظیم سے تمہارا تعلق ہے۔ تمہیں اس مخصوص اور خفیہ راستے کا کیسے علم ہو گیا“۔۔۔ شوگ نے کہا۔

”یہ سب کچھ بعد میں بتائیں گے۔ میں نے تمہیں پہلی بات بھی اس لئے بتا دی ہے تاکہ تم مزید سوالات کرنے سے بچ جاؤ۔ تم ہمیں یہ بتاؤ کہ تمہاری چیف مادام سون کہاں ہے اور جس پاکیشیائی عمران کو پیگاس اڑے سے یہاں لایا گیا تھا وہ کہاں ہے“۔۔۔ جو لیا نے کہا تو شوگ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تو تم بھی اس ایشیائی کے پیچھے آئے ہو۔ لیکن تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے“۔۔۔ شوگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تمہارا تعلق ایکریمین ایجنٹی سے ہے اور تمہارے لئے اتنا جان لینا کافی ہے۔ تمہاری مادام سون نے اس ایشیائی کو ایکریمیا کی تحويل سے نکال لیا تھا اور ہم نے اسے واپس لے جانا ہے“۔۔۔ جو لیا نے جواب دیا۔

”مادام سون اس ایشیائی کو بے ہوشی کے عالم میں یہاں لے آئی تھی لیکن پھر آدھے گھنٹے بعد اسے لے کر واپس چلی گئی اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں گئی ہیں“۔۔۔ شوگ نے جواب دیا۔

”کس چیز پر لے گئی ہے وہ اسے“۔۔۔ جو لیا نے پوچھا۔

”کار پر“۔۔۔ شوگ نے جواب دیا۔

”تم اسے ٹرانسپر کال کرو اور یہ معلوم کرو کہ وہ کہاں ہے اور ایشیائی کہاں ہے“۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

"میرے پاس اس کی فریکونسی نہیں ہے۔ وہ خود ہی رابطہ کرتی ہے"۔۔۔ شوگ نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم سیدھے ہاتھوں جواب نہیں دینا چاہتے۔ حالانکہ میرا خیال تھا کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی مخالفت نہیں ہے اور نہ ہی ہم نے تم سے سوائے معلومات کے کچھ لینا ہے اس لئے تمہیں کوئی تکلیف نہ دی جائے لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ وہی سلوک ہو جو مجرموں سے ہوتا ہے تو تمہاری مرضی"۔ جولیا نے خشک لبجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے"۔ شوگ نے جواب دیا۔

"جوانا آگے آؤ اور اس کی زبان کھلواو"۔۔۔ جولیا نے مرکر جوانا سے کہا۔

"ابھی لو مس"۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں چج کہہ رہا ہوں"۔۔۔ شوگ نے کہنا شروع کیا، ہی تھا کہ جوانا نے انگلی اکڑا کر نیزے کی طرح اس کی بائیں آنکھ میں اتار دی اور ہال کمرہ شوگ کے طق سے نکلنے والی ہولناک چیز سے گونج اٹھا۔ جوانا نے انگلی باہر نکالی اور اس طرح اطمینان سے خون اور مواد سے لختہ ہوئی انگلی شوگ کے لباس سے صاف کرنا شروع کر دی جیسے اس نے کسی انسان کی آنکھ ختم کرنے کی بجائے کسی دیوار کے

سوراخ میں انگلی ڈالی ہو۔ شوگ کے حق سے پے درپے کئی چیزوں نکلیں اس کا جسم کچھ دیر تک کاغذتارہا اور وہ دائیں بائیں سر پختارہا پھر اس کی گروں ایک طرف ڈھلک گئی۔

"اے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ جولیا نے کہا تو جوانا نے اس کو تھپڑ جڑ دیا اور دوسرے تھپڑ پر شوگ چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔

"پپ۔ پپ۔ پانی۔ پانی"۔۔۔ شوگ نے نیم بے ہوشی کے عالم میں چیختتے ہوئے کہا۔

"مل جائے گا پانی۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی ختم ہو ہو جائے گی اور تم جانتے ہو کہ اندھا ہونے کے بعد تمہاری ماڈام سون نے ہی تمہیں گولی مار دیتی ہے"۔۔۔ جولیا نے سرد اور سفاک لبجے میں کہا۔

"مم۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے پانی دو۔ پانی دو۔ بتاتا ہوں"۔ شوگ نے چیختتے ہوئے کہا تو جولیا نے صدر کی طرف دیکھا اور صدر ایک طرف موجود ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں شراب کی بوتلیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں اس نے ایک بوتل انھائی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل کو شوگ کے منہ سے لگایا۔ شوگ اس طرح غلاغٹ شراب پینے لگا جیسے صدیوں کا پیاسا ہو جب ایک چوٹھائی بوتل اس کے حق سے نیچے اتر گئی تو صدر نے بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے ایک طرف رکھ دیا۔ شوگ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا اس کی فوج جانے والی آنکھ کا رنگ گمرا سرخ ہو گیا تھا اور چہرے پر شدید تکلیف جیسے اس نے کسی انسان کی آنکھ ختم کرنے کی بجائے کسی دیوار کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے آثار موجود تھے۔
”تت۔ تت۔ بے حد سفاک اور خالم ہو۔ ٹھیک ہے۔ میں بتاتا ہوں۔ میں اندھا نہیں ہونا چاہتا۔ لیکن تم وعدہ کرو کہ تم مجھے اور میرے ساتھیوں کو زندہ چھوڑ دو گے“۔۔۔ شوگ نے کہا۔
”اس صورت میں وعدہ کہ تم جو کچھ بتاؤ گے اسے کنفرم بھی کراؤ گے“۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔
”ہاں۔ میں کنفرم بھی کراؤں گا“۔۔۔ شوگ نے کہا۔

”اوکے پھر بتاؤ۔ میرا وعدہ کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو رہا کر دیا جائے گا“۔۔۔ جولیا نے کہا۔
”مادام سون ایشیائی کو یہاں لے آئی تھی ایشیائی کو پیگاس اڈے کا انچارج ڈیوڈ ہیلی کاپڑ پہنچا کر واپس چلا گیا تھا جبکہ مادام سون کار میں آئی تھی مجھے بتایا گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو پیگاس اڈے کا پتہ چل گیا ہے اور وہ وہاں ریڈ کرنے والے ہیں اس لئے ایشیائی کو یہاں شفت کر دیا گیا ہے اور مادام بھی یہاں آگئی ہے لیکن پھر مادام نے یہاں سے لیبارٹی انچارج ڈاکٹر کلیمٹ کو فون کیا ڈاکٹر کلیمٹ نے اسے بتایا کہ جس فارمولے پر کام ہو رہا ہے وہ قابل عمل نہیں ہے اور عمران اس کو قابل عمل بناتا ہے اس پر مادام نے کہا کہ ڈاکٹر کلیمٹ یہاں آجائے لیکن ڈاکٹر کلیمٹ کو ایک ایسی بیماری ہے کہ وہ مخصوص نہ پریچر سے باہر نہیں آ سکتا اس لئے مجبوراً مادام کو اس ایشیائی کو واپس اڈے پر لے جانا پڑا کیونکہ لیبارٹی اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اڈے کے نیچے بینی ہوئی ہے مادام نے ہیلی کاپڑ منگوایا اور اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں اس ایشیائی کو ہیلی کاپڑ پر سوار کر کے خود بھی ساتھ بیٹھ کر چلی گئی۔۔۔ شوگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”تمہارا مطلب ہے کہ ایشیائی عمران اور مادام سون دونوں اب پیگاس اڈے پر ہی ہیں“۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔
”ہاں۔ وہ اڈے کے نیچے لیبارٹی میں ہوں گے“۔۔۔ شوگ نے کہا۔
”اب تم اس بات کو کنفرم کیسے کراؤ گے“۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔
”میں مادام کو ٹرانسیسٹر کال کر کے کہہ دیتا ہوں کہ میرے اڈے کے گرد مخلوق افراد موجود ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے اس طرح تمہیں کنفرم ہو جائے گا کہ مادام وہاں ہے“۔۔۔ شوگ نے کہا۔
”ٹرانسیسٹر کال سے ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ تم نے پیگاس اڈے پر ہی بات کی ہے“۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔
”تو پھر تو پھر تم جس طرح کو“۔۔۔ شوگ نے چونکتے ہوئے کہا اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے جولیا کی ذہانت پر حیرت ہو رہی تھی۔
”وہاں اڈے پر فون تو ہو گا“۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔
”ہاں۔ فون ہے لیکن وہ اڈے میں ہو گا۔ نیچے لیبارٹی میں تو نہیں ہو گا لیبارٹی میں تو اندر کام ہو گا اس اڈے سے مسلک“۔۔۔ شوگ نے جواب دیا۔
”تم وہاں فون کرو اور اس انداز میں بات کرو کہ یہ بات کنفرم ہو

”ہاں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا بات ہے“۔۔۔ اس بار ڈیوڈ کا الجھہ سخت تھا۔

”میں نے اپنے اٹے کے گرد دو ایشیائیوں اور دو افریقیوں کو چیک کیا ہے میرا خیال ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جن سے اس ایشیائی کو بچانے کے لئے مادام اسے پینگاس سے یہاں میرے اٹے پر لائی تھی میں اس سلسلے میں مادام سے بات کرنا چاہتا ہوں“۔۔۔ شوگ نے کہا۔

”اوکے۔ ہولڈ آن کرو“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو شوگ۔ میں ڈیوڈ بول رہا ہوں“۔۔۔ ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

”لیں“۔۔۔ شوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”مادام کا حکم ہے کہ ان پاکیشیائی سیکرٹ سروس والوں کو گولیوں سے اڑا دو“۔۔۔ ڈیوڈ کی تیز آواز سنائی دی۔

”مادام نے خود بات کیوں نہیں کی“۔۔۔ شوگ نے کہا۔
”وہ لیبارٹری میں اس ایشیائی عمران کے سلسلے میں مصروف ہیں“۔

دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔
”اوکے“۔۔۔ شوگ نے کہا تو جولیا نے فون آف کر دیا۔

”اب تو تمہیں یقین آگیا“۔۔۔ شوگ نے کہا۔
”ہاں۔ اب تم بتاؤ کہ پینگاس کے اٹے اور لیبارٹری کی کیا تفصیل تھیں“۔۔۔ شوگ نے پوچھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جائے کہ مادام بھی پینگاس اٹے میں ہے اور ایشیائی بھی۔ بات جو بھی چاہے کرو“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں“۔۔۔ شوگ نے کہا۔
”نمبر بتاؤ“۔۔۔ جولیا نے ایک کونے میں تپائی پر رکھے ہوئے کارڈ پر فون پیس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”میں اٹھا دیتا ہوں“۔۔۔ صدر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فون پیس اٹھا کر جولیا کو دے دیا۔ اس دوران شوگ نے نمبر بتایا تو جولیا نے وہ نمبر پر فون کرنے کے ساتھ ساتھ فون پیس میں موجود لاڈر کا بٹن بھی آن کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی اور جولیا نے فون پیس شوگ کے کان سے لگا دیا۔

”ہیلو“۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
”ڈیوڈ میں شوگ بول رہا ہوں“۔۔۔ شوگ نے کہا۔
”اوہ تم۔ خیریت کیسے کال کی ہے“۔۔۔ دوسری طرف سے خیرت بھرے لبھے میں کہا گیا۔

”مادام سون کہاں ہیں۔ میں نے ان سے ایک ضروری بات کرنی ہے“۔۔۔ شوگ نے کہا۔

”وہ تو نیچے لیبارٹری میں ہیں۔ کیا بات ہو گئی ہے“۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”وہ ایشیائی بھی لیبارٹری میں ہے جسے مادام یہاں سے ساتھ لے گئی تھیں“۔۔۔ شوگ نے پوچھا۔

ہے۔۔۔ جولیا نے شوگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا۔۔۔“ شوگ نے جواب دیا۔

”تم جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم ایک ہی تنظیم کے مختلف سینکڑز کے چیف ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے اوپر پرنہ جاؤ اور پہلے تم نے بتایا تھا کہ ڈیوڈ عمران کو ہیلی کاپڑ میں لے کر خود یہاں آیا تھا۔۔۔“ جولیا نے سخت لمحے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔“ شوگ نے کہا۔

”جوانتا اس سے سچ اگلواؤ۔۔۔“ جولیا نے جواناتے سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آپ کیوں یہاں وقت ضائع کر رہی ہیں مس جولیا۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا چاہئے۔۔۔“ صدر نے کہا۔

”اوکے۔ ہم جا رہے ہیں البتہ تم یہیں رکو گے۔۔۔“ جولیا نے صدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صدر نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا۔ جولیا باقی ساتھیوں سمیت اس ہال کمرے سے باہر آگئی۔ تھوڑی دیر بعد صدر بھی آگیا۔

”کیا ہوا۔۔۔“ جولیا نے صدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہی کچھ۔ جو کچھ آپ نے کہا تھا۔ شوگ سمیت سب کو آف کر دیا ہے۔۔۔“ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

مادام ڈسی کمرے میں داخل ہوئی تو کمرے میں موجود تین افراد نے بڑے مودبانتہ انداز میں اسے سلام کیا۔ سامنے ایک وہیل چیئر پر عمران بے ہوشی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردان ایک طرف ڈھلنکی ہوئی تھی۔

”یہ۔ یہ عمران وہیل چیئر پر۔ کیا مطلب۔ یہ وہیل چیئر پر کیوں ہے۔۔۔“ مادام ڈسی نے چونک کر حیرت اور پریشان سے لمحے میں کہا۔

”یہ اسی طرح کمرے میں موجود تھا مادام۔ کمرے کا دروازہ باہر سے بند تھا جسے ہم نے کھولا ہے۔۔۔“ ایک آدمی نے مودبانتہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اسے بے ہوش کس نے کیا ہے۔۔۔“ مادام ڈسی نے اور زیادہ حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اس عمران کا کیا کرنا ہے“— اس آدمی نے پوچھا۔
 ”ابھی اسے یہیں اسی حالت میں رہنے دو البتہ تمہارے یہ دونوں آدمی یہیں رکیں گے۔ تم میرے ساتھ آؤ“— مادام ڈیسی نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اپنے آدمیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کر کے وہ مادام ڈیسی کے ساتھ کمرے سے باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوئے۔ یہاں چار لاشیں پڑی ہوتی تھیں جبکہ ایک جو ان عورت ایک کری پر بیٹھی ہوتی تھی۔ اس کی حکم نہ ہوتا کہ اس عمران کو زندہ پکڑنا ہے اور فارمولہ بھی حاصل کرنا ہے تو پھر تو ہم اس اڈے اور لیبارٹری کو میزانوں سے اڑا دیتے۔“— اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ مرتو نہیں گئی۔ خون کیسے جنم گیا“— مادام ڈیسی نے چونک کر کہا۔

”یہ زندہ ہے مادام۔ یہ ہمیں شدید زخمی حالت میں ملی تھی۔ میں نے سوچا کہ کہیں آپ کے آنے سے پہلے یہ مرنہ جائے اس لئے میں نے اس کے زخموں پر فاگم سپرے کر دی ہے اس سے خون بھی بہتا بند ہو گیا اور یہ باہر موجود خون بھی جنم گیا اور یہ بے ہوش ہو گئی“— اس آدمی نے جواب دیا۔

”اے ہوش میں لے آؤ“— مادام ڈیسی نے غور سے اس عورت کو دیکھتے ہوئے کہا اور وہ آدمی سرہلا تما ہوا مڑا اور تیز تیز قدم انداز میں خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کیا کہا جا سکتا ہے مادام“— اس آدمی نے جواب دیا۔
 ”وہ مادام سون کہا ہے۔ اس فارمولے کے بارے میں کچھ پتہ چلا“— مادام ڈیسی نے کہا۔

”مادام سون شدید زخمی حالت میں ہاتھ آئی ہے جبکہ باقی افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہمارے بھی چھ آدمی مارے گئے ہیں۔ انتہائی سخت لڑائی ہوئی ہے تب جا کر اس اڈے پر ہم نے قبضہ کیا ہے۔ اگر آپ کا حکم نہ ہوتا کہ اس عمران کو زندہ پکڑنا ہے اور فارمولہ بھی حاصل کرنا ہے تو پھر تو ہم اس اڈے اور لیبارٹری کو میزانوں سے اڑا دیتے۔“— اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ مشینری تو بتاہ نہیں ہوئی“— مادام ڈیسی نے چونک کر پوچھا۔

”مشینری ہم نے خود بتاہ کر دی ہے کیونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ کہیں اس مشینری کی وجہ سے ہم مارے نہ جائیں“— اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مادام سون کہا ہے“— مادام ڈیسی نے پوچھا۔

”وہ ساتھ والے کمرے میں موجود ہے مادام“— اسی آدمی نے جواب دیا۔ مادام ڈیسی کے ساتھ وہی بات کر رہا تھا۔ باقی افراد مودبانہ ”ٹھیک ہے۔ آواب اسی سے معلوم ہو سکے گا کہ وہ فارمولہ کہا ہے“— مادام ڈیسی نے کہا اور اس آدمی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

اس پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ آدمی اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی۔ اس نے شیشی کا ڈھنکن کھولا اور شیشی کا دہانہ سون کی ناک سے لگادیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھنکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد سون نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھندی چھائی ہوئی تھی جو آہستہ آہستہ صاف ہوتی چلی گئی۔

”تمہیں ہوش آگیا سون“۔۔۔ مادام ڈیسی نے کرخت لجھے میں کہا تو سون کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے پھیلیں۔ اس نے ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن مادام ڈیسی کے ساتھی نے اسے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اٹھنے نہ دیا۔

”تم۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ یہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے“۔۔۔ سون نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی کہا۔

”میرا نام مادام ڈیسی ہے اور میرا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ تم نے یقیناً میرا نام سنा ہو گا۔ تم بلیک شیدو کی چیف بنی ہوئی ہو اور تم نے عمران اور فارمولہ ایکریمیا سے چھین کر یہ سمجھ لیا تھا کہ ایکریمیا تمہاری اس معمولی سی تنظیم کے سامنے گھٹنے نیک دے گا“۔ مادام ڈیسی نے انتہائی کرخت لجھے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر یہ تو لیبارٹری ہے اس سے اوپر ادا ہے اور وہ تو ناقابل تغیر تھا“۔۔۔ سون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا ادا اور تمہاری لیبارٹری سب کچھ ختم ہو چکا ہے اور اب

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تمہاری باری ہے۔ لیکن تمہارے پاس اپنی زندگی بچانے کا بہر حال ایک چانس موجود ہے۔ اگر تم چاہو تو اپنی زندگی بچا سکتی ہو“۔ مادام ڈیسی نے کہا تو سون بے اختیار چونک پڑی۔

”کیسا چانس“۔۔۔ سون نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”عمران کو تو ہم نے زندہ بچا لیا ہے۔ اسے تو ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے لیکن مجھے فارمولہ چاہئے۔ وہ کہاں ہے“۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

”فارمولہ تو ڈاکٹر کلیمٹ کے پاس تھا۔ وہ اور عمران مل کر اس پر کام کر رہے تھے۔ کہاں ہے ڈاکٹر کلیمٹ“۔۔۔ سون نے کہا تو مادام ڈیسی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ سون درست کہہ رہی ہے لیکن اس کے ساتھی نے بتایا تھا کہ عمران کے علاوہ یہاں موجود سب افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ ڈاکٹر کلیمٹ بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہو گا۔

”ریالٹو“۔۔۔ مادام ڈیسی نے اپنے ساتھی کی طرف مرٹتے ہوئے کہا۔

”لیں مادام“۔۔۔ ریالٹو نے چونک کر جواب دیا۔

”اپنے ساتھیوں کو ساتھ لے کر عمران والے کمرے اور پوری لیبارٹری کی تلاشی لو۔ فارمولہ ایک فائل میں بند کاغذات کی شکل میں ہے۔ اس فائل پر وی آئی پی کے حروف لکھے ہوئے ہوں گے۔ اسے تلاش کر کے لے آؤ۔ فارمولہ ظاہر ہے یہاں سے باہر تو نہیں جا

سکتا۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

”مادام عمران کے کمرے کے ایک کونے میں کاغذوں کی راکھ کا ذہیر بھی نظر آیا ہے۔ ہم نے تو خیال نہیں کیا تھا یوں لگتا ہے جیسے کسی نے کاغذوں کو آگ لگائی ہے۔۔۔ ریالٹو نے جواب دیا تو مادام ڈیسی کے ساتھ ساتھ سون بھی چونک پڑی۔

”عمران تو بے ہوش ہے۔ تم جا کر تلاشی لو۔۔۔“ مادام ڈیسی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور ریالٹو نے اثبات میں سرہلا دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”عمران کو بے ہوش تم نے کیا تھا۔۔۔“ مادام ڈیسی نے سون سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔۔۔ سون نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔۔۔ مادام ڈیسی نے پوچھا۔

”مجھے حملے کی اطلاع ملی تو میں اپنے آفس میں تھی۔ میں نے ڈاکٹر کلیمٹ کو کہا کہ وہ عمران کو فوری طور پر بے ہوش کر دے تاکہ میں اسے خفیہ راستے سے نکال کر لے جاؤں لیکن پھر ڈاکٹر کلیمٹ کی واپسی کی اطلاع ملنے سے پہلے یہاں دھماکے ہوئے۔ میں دفتر سے باہر آئی ہی تھی کہ مجھے یوں لگا جیسے کسی نے مجھ پر فائزگ کھول دی ہے۔ پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ اب یہاں تمہارے سامنے ہوش آیا ہے۔ اگر عمران بے ہوش ہے تو ڈاکٹر کلیمٹ نے ہی اسے میرے کھنے پر بے ہوش کیا ہو گا۔۔۔ سون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران وہیل چیز پر کیوں بیٹھا ہوا ہے۔۔۔“ مادام ڈیسی نے کہا۔

”میں نے اسے سی ایم کا انجمنش نگاہ دیا تھا اس طرح اس کی دونوں ٹانگیں ہمیشہ کے لئے بے حس و حرکت ہو گئی ہیں۔ اب وہ ساری زندگی اسی طرح رہے گا کیونکہ سی ایم کا کوئی توڑا بھی تک حلاش نہیں کیا جاسکا۔ مجھے خطرہ تھا کہ عمران میری گرفت سے نکل جائے گا اس لئے میں نے ایسا کیا تھا۔۔۔“ سون نے جواب دیا۔

”تم نے اس پر ظلم کیا ہے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ اسے گولی مار دیتی۔۔۔“ مادام ڈیسی نے منہ بٹاتے ہوئے کہا۔

”میرا پروگرام تو یہی تھا کہ جب کام ہو جائے گا تو پھر اسے گولی مار دوں گی۔۔۔“ سون نے بڑے سفاک سے لمحے میں جواب دیا۔

”کام ہو جائے گا۔ کیا مطلب؟۔۔۔“ مادام ڈیسی نے چونک کر پوچھا۔

”پہلے تو میں نے حفظ ماقدم کے طور پر عمران کو رکھا ہوا تھا لیکن پھر ڈاکٹر کلیمٹ نے بتایا کہ فارمولہ ناقابل عمل ہے۔ عمران نے اس سے قبل جو سائنسی الجھن دور کی تھی وہ درست نہ تھی۔ پھر اس پر ڈاکٹر کلیمٹ نے میرے حکم پر عمران سے بات کی تو عمران نے تسلیم کر لیا کہ واقعی اس نے جان بوجھ کر سائنسی الجھن دور نہ کی تھی۔ اس نے ڈاکٹر کلیمٹ کو بتایا تھا کہ وہ اسے ٹھیک کر سکتا ہے کیونکہ اس موضوع پر اس نے یونیورسٹی میں رسیچ پپر لکھا ہوا ہے لیکن اس نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

شرط لگادی کہ پہلے اسے فون مہیا کیا جائے تاکہ وہ اپنے آپ کو ٹھیک رنے کی کوشش کرے ورنہ وہ فارمولے کو کبھی ٹھیک نہیں کرے گا۔ چنانچہ مجبوراً مجھے اس کی بات ماننا پڑی۔ اس نے فون پر پہلے کسی سرداور سے اور پھر کسی ڈاکٹر والد سے بات کی اور اسی ایم کا توڑ معلوم کیا۔ پھر اس کے کئے پر ڈاکٹر کلیمنٹ نے اسے اس کی مطلوبہ چیزیں مہیا کر دیں اور اس نے ڈاکٹر سے انجکشن لگوایا اور پھر اس نے فارمولے پر کام کرنے پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔ ڈاکٹر کلیمنٹ نے اسے فارمولے دیا اور اس نے کام شروع کر دیا۔ اچانک ڈاکٹر کلیمنٹ کو حملے کی اطلاع آئی۔ وہ کمرے سے باہر آگیا اور اس نے مجھے کال کر کے بتایا جس پر میں نے اسے عمران کو بے ہوش کرنے کے لئے کہا۔ اس کے بعد کی باتیں میں تمہیں بتا چکی ہوں۔“ سون نے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کہیں اس عمران نے فارمولہ ہی نہ جلا دیا ہو۔“ مادام ڈسی نے چونکتے ہوئے پریشان سے لبجے میں کہا۔

”وہ کیوں جلانے گا۔ اس سے اسے کیا فائدہ ہو گا۔“ سون نے جواب دیا۔ اسی لمحے ریالٹو اندر داخل ہوا۔ ”مادام۔ کہیں بھی وی آئی پی فائل موجود نہیں ہے۔“ ریالٹو نے کہا۔

”تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔“ مادام ڈسی نے کہا۔ ”لیں مادام۔“ ریالٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ پھر عمران کو ہوش میں لانا پڑے گا۔ کس گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اسے۔“ مادام ڈسی نے سون سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم کہ ڈاکٹر کلیمنٹ نے کون سی گیس استعمال کی تھی۔“ سون نے منہ بنتاتے ہوئے جواب دیا۔

”تم جھوٹ بول رہی ہو۔“ مادام ڈسی نے کوٹ کی جیب سے روپاں نکلتے ہوئے کہا۔

”میں کیوں جھوٹ بولوں گی۔ جب میں شکست کھا چکی ہوں تو پھر جھوٹ بولنے سے مجھے کیا فائدہ ہو گا۔“ سون نے جواب دیا۔

”لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں۔“ مادام ڈسی نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے زندہ نہیں چھوڑو گا کیونکہ میں تمہارے متعلق سے کچھ جانتی ہوں۔ بہر حال جس کام سے میں اور تم متعلق ہیں اس میں یہ وقت آہی جاتا ہے۔ آج اگر مجھے پر آگیا ہے تو کل تم پر بھی آ جائے گا۔“ سون نے جواب دیا۔

”تم واقعی یا موسلہ عورت ہو۔ مجھے تمہاری یہ دلیری اور حوصلہ پسند آیا ہے۔ اگر تم چاہو تو تمہیں ایکریمین ایچنسی میں شامل کرایا جا سکتا ہے۔“ مادام ڈسی نے کہا۔

”اگر ایسا ہو جائے تو میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میں کبھی غداری نہیں کروں گی۔ غداری میری سرشت میں ہی نہیں ہے۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سون نے کہا۔

”اوے۔ تم اپنے آپ کو میری ایجنسی میں شامل سمجھو۔ اب تم میری نائب ہو۔“—— مادام ڈیسی نے کہا اور ریواور واپس جیب میں ڈال لیا۔

”شکریہ مادام۔ سون سے تمہیں کبھی شکایت نہ ہو گی۔“ — سون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ریالٹو اپنے آدمیوں کو بلاو۔ یہاں لازماً فرسٹ ائری بیکس ہو گا۔ اس کی مرہم پڑی کراو میں اس دوران اس عمران کو ہوش میں لے آنے کی کوشش کرتی ہوں۔“—— مادام ڈیسی نے کہا اور مڑکر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اچانک اسے دور سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ چونک کہ تیزی سے آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن تیز گھومتے ہوئے لٹو پر رکھ دیا گیا ہو اور پھر اس کے احساسات یکخت تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

جو لیا پیکاس میں واقع پنسل فیکٹری سے کچھ فاصلے پر ایک زیر تعمیر عمارت کی دیوار کے قریب بے چینی کے عالم میں فیکٹری کی طرف دیکھ رہی تھی۔ پنسل فیکٹری خاصے بڑے احاطے میں بنی ہوئی تھی اور اس کا بڑا سا گیٹ جو لیا کو یہاں سے سامنے نظر آ رہا تھا جو بند تھا۔ وہ سب ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ایجنت بارکی سے یہاں پہنچے تھے اور پھر جو لیا کی پلانگ کے مطابق اس کے سارے ساتھی عقبی طرف سے دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے تھے۔ جو لیا نے یہاں بھی وہی ترکیب استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا جو اس نے ایجنت بارکی میں استعمال کی تھی کہ پہلے انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس اندر پھیلاتی جائے اس کے بعد ریڈ کیا جائے کیونکہ عمران اڈے یا لیبارٹری میں موجود ہو گا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ جملے کی صورت میں اڈے کا انچارج یا وہ سون عمران کو کوئی نقصان پہنچا دے یا ریڈ کی صورت میں اسے کوئی نقصان

پنچے۔ گوجولیا نے خود اس کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن صدر نے اسے سمجھا دیا تھا کہ باہر کسی نہ کسی کی موجودگی ضروری ہے تاکہ اچانک ان پر باہر سے حملہ نہ کیا جاسکے۔ اگر ایسا ہو جاتا تو وہ اندر بری طرح پھنس سکتے تھے اور جو لیا کو بھی بات سمجھ آگئی تھی اس لئے وہ پھانک کی طرف آکر اس زیر تغیر عمارت کی دیوار کی اوٹ میں رک گئی تھی۔ مشین گن اس کے ہاتھ میں موجود تھی۔ وہ پھانک کی طرف اس لئے آگئی تھی کیونکہ جس نے بھی باہر سے آنا تھا اس نے اس طرف سے ہی آنا تھا۔ اس کے ساتھیوں کو اندر گئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اندر سے تیز فارنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو پارٹیاں پوری قوت سے ایک دوسرے سے مکرا گئی ہوں۔ گولیا یہ آوازیں سن کر بے چین ہو گئی لیکن اسے بہر حال یہطمینان تھا کہ اس کے ساتھی انتہائی تربیت یافتے ہیں اس لئے وہ آسانی سے مارنہ کھا سکیں گے۔ چند لمحوں بعد احاطے کے اندر ایک دھماکہ ہوا اور پھر اس دھماکے کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ گولیا خاموش کھڑی تھی۔ کچھ دیر بعد پھانک کھلا اور صدر اسے نظر آیا تو گولیا بجلی کی سی تیزی سے اوٹ سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔ صدر کو دیکھ کر اس کی ساری بے چینی ختم ہو گئی تھی۔

”کیا ہوا صدر۔ رب ٹھیک ہے ناں“۔ گولیا نے تیز لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ سب ٹھیک ہے۔ باہر آئنہ افراد تھے ان کی طرف سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

فارنگ ہوئی تھی۔ یہ دھماکہ بھی انہوں نے ہی کیا تھا۔ آئیے۔“۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران کہاں ہے۔ وہ زندہ تو ہے۔ بخیریت ہے ناں“۔ گولیا نے اس بار انتہائی بے چین لمحے میں کہا۔

”باقی ساتھی اسے اندر تلاش کر رہے ہیں۔ میں آپ کو لینے آگیا تھا۔ دیسے فکر نہ کریں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو گا“۔ صدر نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے احاطے میں داخل ہو گئے۔ خاصے بڑے احاطے کے درمیان فیکٹری کی عمارت تھی لیکن گولیا صدر کے ساتھ سے ہی آنا تھا۔ اس کے ساتھیوں کو اندر گئے ابھی کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اندر سے تیز فارنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے دو پارٹیاں پوری قوت سے ایک دوسرے سے مکرا گئی ہوں۔ گولیا یہ آوازیں سن کر بے چین ہو گئی لیکن اسے بہر حال یہطمینان تھا کہ اس کے ساتھی انتہائی تربیت یافتے ہیں اس لئے وہ آسانی سے مارنہ کھا سکیں گے۔ چند لمحوں بعد احاطے کے اندر ایک دھماکہ ہوا اور پھر اس دھماکے کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔ گولیا خاموش کھڑی تھی۔ کچھ دیر بعد پھانک کھلا اور صدر اسے نظر آیا تو گولیا بجلی کی سی تیزی سے اوٹ سے نکل کر آگے بڑھ گئی۔ صدر کو دیکھ کر اس کی ساری بے چینی ختم ہو گئی تھی۔

”جوزف نے بھی یہی بتایا تھا کہ سون نے عمران صاحب کو ہیشہ کرنے ممنوع کر دیا ہے۔ شاید ایسا ہی ہو“۔ گوانا نے ہونٹ بخینچتے ہوئے کہا۔

”تم باہر ٹھہرو گا کہ باہر سے اچانک کوئی نہ آجائے“۔ گولیا

گیس سے بے ہوش تھے اس لئے ہوش میں نہیں آ رہے۔“ کیپشن شکلیں نے جواب دیا۔

”پھر پھر کیا ہو گا۔“— جولیا نے کہا۔

”اب اور کوئی صورت نہیں کہ عمران کے حرام مغزوالی جانب سے خون نکلا جائے اس طرح وہ جس گیس سے بھی بے ہوش ہوئے ہوں گے ہوش میں آ جائیں گے۔“— صدر نے کہا۔

”پہلے عمران صاحب کو پانی پلاو۔ آج کل جدید ترین بے ہوش کر دینے والی گیس اس نظریے کے تحت بنائی جاتی ہیں کہ ان کے اثرات عام سادہ پانی سے بھی دور کئے جاسکتے ہیں۔“— کیپشن شکلیں نے کہا۔

”میں لے آتا ہوں پانی۔“— جوزف نے کہا اور تیزی سے مرکر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی بوتل موجود تھی۔ اس نے بوتل کا ڈھنکن کھولا اور خود ہی عمران کے جزوے ایک ہاتھ سے بھنج کر اس نے بوتل کا پانی عمران کے حلق میں انڈ ملانا شروع کر دیا۔ تھوڑا سا پانی حلق سے نیچے اترتے ہی عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا سمیت سب کے چہروں پر انتہائی سرست کے تاثرات ابھر آئے۔

”باقی لوگوں کو چیک کرو۔ کیا پوزیشن ہے۔“— اس بار جولیا نے مطمئن نہجے میں کہا تو کیپشن شکلیں، صدر اور تنور تیزی سے مرکر کمرے سے باہر نکل گئے۔ صرف جوزف وہیں رہ گیا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر جولیا صدر کے ساتھ پہلے اڈے میں اور پھر وہاں سے سیدھی نیچے لیبارٹری میں پہنچ گئی۔

اب کرنے میں جوزف، کیپشن شکلیں اور تنور تینوں موجود تھے۔ کمرے میں واقعی وہیل چیز پر عمران بے ہوشی کے عالم میں بیٹھا نظر آ رہا تھا۔

”اے ہوش میں لے آؤ صدر۔ جلدی کرو۔ عمران کو اس طرح وہیل چیز پر دیکھ کر میرا تو دل ڈوچتا جا رہا ہے۔“— جولیا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا اور صدر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے اپنی جیب سے ایک شیشی نکالی اور اس کا ڈھنکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹالی اور اس کا ڈھنکن بند کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

”کیا مطلب۔ اسے ہوش کیوں نہیں آ رہا۔“— جولیا نے چند لمحوں بعد اور زیادہ بے چین ہوتے ہوئے کہا۔

”اب تک آثار تو شروع ہو جانے چاہیں تھے۔“— صدر کے لہجے میں بھی پریشانی تھی۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب پہلے سے ہی بے ہوش تھے۔“ کیپشن شکلیں نے اچانک کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا مطلب۔ یہ اندازہ تم نے کیسے لگایا ہے۔“— جولیا نے کہا۔

”اس لئے کہ اگر یہ اس گیس سے بے ہوش ہوتے تو اب تک ہوش میں آ جاتے۔ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ پہلے ہی کسی

”تم بول کیوں نہیں رہے عمران۔ بولو۔ کیوں نہیں بول رہے تم“۔
اچانک جولیا نے انتہائی پریشان سے لبھے میں کما۔

”میں سوچ رہا ہوں کہ تم ابھی تک جولیا ہی ہو“۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار کھل کلا کر پڑی۔

”تو تمہارا کیا خیال تھا کہ میں جولیا سے عمران بن جائیں۔۔۔ جولیا نے
مرت بھرے لبھے میں کما۔ شاید عمران کے بولنے اور اس کے
خصوص فقرے نے جولیا کو یقین دلا دیا تھا کہ عمران ذہنی طور پر
تندروست ہے۔۔۔

”باس کیا اس عورت سون نے آپ کو معذور کر دیا ہے“۔۔۔ یکخت
جوزف نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

”ہاں۔۔۔ یہ وہیل چیز۔ کیا مطلب۔ اٹھو تم بیٹھئے ہوئے کیوں
ہو“۔۔۔ جولیا نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کما۔

”ارے ارے چیز تو بہر حال چیز ہی ہوتی ہے اور پھر موجودہ تیز
رفار دور میں تو ایک جگہ جمی ہوئی کری زمانے کا ساتھ کہاں دے سکتی
ہے اس لئے وہیل چیز ہی چاہئے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
جواب دیا۔

”نہیں۔ اٹھو اس سے۔ اٹھو میرے دل میں ہول اٹھ رہے
ہیں“۔۔۔ جولیا نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کما۔ اسی
لبھے دروازہ کھلا اور صدر، کیپن شکیل، تنوری اور جوانا اندر داخل
ہوئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں تبدیل
ہوتی جا رہی تھی اور پھر عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔

”عمران۔ عمران میں جولیا ہوں جولیا“۔۔۔ اچانک عمران کے
ذہن سے جولیا کی آواز نکرائی اور عمران کے ذہن پر باقی ماندہ تاریکی
ایک ہی جھٹکے سے روشنی میں تبدیل ہو گئی اور اسے اپنے سامنے کھڑی
جولیا نظر آنے لگ گئی۔

”شکر ہے عمران کہ تمہیں ہوش آگیا۔ خدا کا شکر ہے“۔۔۔ جولیا نے
انتہائی مرت بھرے لبھے میں کما۔

”تھینک گاؤ۔۔۔ بس کو ہوش آگیا“۔۔۔ اچانک عمران کے کانوں
میں دائیں طرف سے جوزف کی آواز پڑی اور اس نے بے اختیار
گردن موڑی تو جوزف کا مرت سے تمتمتا ہوا چہہ اسے نظر آگیا اور
اس کے لبوں پر بھی بے اختیار مسکراہٹ ریگ گئی۔

”آپ کو ہوش آگیا۔ خدا یا تیرا شکر ہے“۔۔۔ سب کی زبان سے بیک وقت لکلا اور ان سب کے چہرے عمران کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھتے تھے۔

”مجھے تمہارے چہرے دیکھنے سے جو حرمت مل رہی ہے میں اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ اس بار تو میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس سے مجھے پہلی بار ہجرو فراق کے الفاظ کا مطلب سمجھ میں آیا ہے“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب آپ کی تلاش واقعی ہمارے لئے مسئلہ بن گئی۔ بعض اوقات تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہم سراب کے پیچے دوڑ رہے ہوں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آپ زندہ سلامت ہیں“۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو یور تو خوش ہو گا کہ چلو راستے کا کافٹا بہت گیا“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے تمہیں کبھی کافٹا سمجھا ہی نہیں“۔۔۔ ٹویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اچھا تو پھر کیا سمجھا ہے“۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”وہ پتا جو پھول کو خوشنما بناتا ہے“۔۔۔ ٹویر کے بولنے سے پہلے ہی کیپین شکلیں بول پڑا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ میں تو سون کی قید میں تھا اور یہ وہی کمرہ ہے سون کے اڈے کا۔ تم لوگ یہاں کیسے پہنچ گئے اور سون اور اس کا ڈاکٹر پھر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کلیمنت کہا ہے“۔۔۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ باقی تفصیل تو بعد میں بتائیں گے بہر حال اتنا بتا دیتے ہیں کہ جوزف نے اپنی پراسرار صلاحیتوں سے آپ کو اس اڈے پر ٹریس کر لیا اور پھر یہ بات کنفرم ہو گئی کہ آپ یہاں موجود ہیں لیکن پھر اچانک پتہ چلا کہ سون آپ کو یہاں سے نکال کر ایجنت بارکی کے اڈے پر لے گئی ہے۔ چنانچہ ہم نے وہاں ریڈ کیا۔ پھر وہاں سے پتہ چلا کہ کسی فارمولے کے چکر میں وہ آپ کو واپس اس اڈے کے نیچے نہیں ہوئی لیبارڈی میں لے گئی ہے چنانچہ ہمیں وہاں سے یہاں آنا پڑا۔ یہاں آ کر ہم نے جب ریڈ کیا تو یہاں میدان خالی تھا۔ ہم سے پہلے ایکریمین ایجنت مادم ڈیسی یہاں چھاپہ مار چکی تھی اس لئے ہمیں یہاں زیادہ تر دو نہ کرنا پڑا۔ ان کو شاید ہمارے یہاں آنے کی توقع ہی نہ تھی اس لئے بس ان کے چند آدمی تھے جو فائرنگ میں ہلاک ہو گئے۔ ہم نے اڈے میں بے ہوش کر دینے والی گیس پھیلا دی تھی اس لئے کسی قسم کی مزاحمت بھی نہ ہوئی اور اڑا بھی کھلا ہوا ملا۔ یہاں آنے کے بعد معلوم ہوا کہ آپ یہاں اس کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں جبکہ ایک عورت زخمی حالت میں کری پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ مادم ڈیسی کمرے کے باہر دروازے کے قریب فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ چھ مسلح افراد بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ باقی سب ہلاک ہو چکے تھے۔ لیبارڈی کی مشینزی کو بھی تباہ کر دیا گیا تھا۔ ہم نے آپ کو ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن آپ ہوش میں نہ آ رہے تھے۔ پھر

کیپن شکلیل کے مشورے پر آپ کو پانی پلایا گیا تو آپ ہوش میں آ گئے۔ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ مجھے اس لئے بے ہوش کیا گیا تھا کہ انہیں مادام ڈسی کے حملے کا پتہ چل گیا ہو گا۔ وہ ایک بار پھر مجھے یہاں سے نکال لے جانا چاہتے ہوں گے لیکن انہیں موقع نہیں مل سکا لیکن مادام ڈسی نے مجھے ڈیس کر لیا اور صدر نے میکمل اور ریز کے بارے میں تفصیل بتا دی۔“ عمران نے پوچھا۔

”ماستر۔ آپ اٹھتے کیوں نہیں۔ آپ وہیل چیز پر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں۔“ اچانک جوانا نے کہا۔

”میں نے پوچھا ہے لیکن عمران کوئی جواب ہی نہیں دے رہا۔“ جولیا نے کہا۔

”کیا جواب دوں۔ میں تمہاری خوشی میں رخنہ نہ ڈالنا چاہتا تھا۔ بہر حال اب بتانا ہی پڑے گا۔ جوزف کی بات درست ہے مجھے نہیں معلوم کہ اسے کس طرح معلوم ہو گیا لیکن بہر حال یہ کام کیا سون نے ہی ہے۔ اس نے اس خوف کے پیش نظر کہ کہیں میں یہاں سے فرار نہ ہو جاؤ۔ میرے کوئے میں سی سی ایم کا انجشن لگا دیا اس طرح میری دونوں ٹانگیں ہمیشہ کے لئے بے حس و حرکت ہو چکی ہیں اور سی ایم کا آج تک توڑ دیافت نہیں ہو سکا۔ میں نے ایک کوشش تو کی ہے لیکن شاید قدرت کو منظور نہیں ہے۔“ عمران نے کہا تو سب کے چہرے بے اختیار تاریک ہوتے چلے گئے۔

”اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہے وہ سون۔ میں اس کے ٹکڑے اڑا دوں گئے۔“ جولیا نے غصے سے چینختے ہوئے کہا۔

”اس سے کیا فرق پڑے گا۔ بہر حال زندگی میں نجانے کیا کیا ہوتا رہتا ہے۔ یہی غنیمت ہے کہ میں زندہ تو ہوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے کیا کوشش کی ہے عمران صاحب۔“ کیپن شکلیل نے پوچھا تو عمران نے اسے سرداور سے بات چیت اور پھر ڈاکٹر واردہ سے ہونے والی بات چیت بتا دی۔

”میں نے ڈاکٹر کلیمٹ سے وہ ادویات منگوا کر انجشن لگوا لیا ہے لیکن اب تو اس انجشن کو لگے ہوئے کافی وقت ہو چکا ہے اس کے کچھ نہ کچھ اثرات تو بہر حال سامنے آ ہی جاتے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس سلسلے میں کوشش کروں۔“ کیپن شکلیل نے کہا۔

”تم کیا کرو گے۔“ عمران نے چونک کر پوچھا۔

”مجھے یاد ہے کہ خاور نے ایک بار اس سی ایم کے توڑ کے سلسلے میں کسی ڈاکٹر رضوان کی بات کی تھی۔ یہ ڈاکٹر رضوان پاکیشیائی ہے اور خاور کا دوست ہے۔ خاور کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر رضوان نے سی سی ایم کے توڑ کے سلسلے میں کوئی اہم کامیابی حاصل کر لی ہے اور ڈاکٹر رضوان اب اس انتظار میں ہے کہ کسی بین الاقوامی کانفرنس میں اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کا انکشاف کرے۔ اس کا خیال ہے کہ اس نے ایک ایسی دریافت کر لی ہے جس پر اسے مین الاقوامی ایوارڈ ملے گا۔ میں نے یہ بات سن کر خاور سے سی ایم کی تفصیل پوچھی تو اس نے صرف اتنا بتایا کہ ڈاکٹر رضوان نے اسے بتایا ہے کہ یہ انسانی اعصاب کو جامد کر دیتی ہے اور اس کا آج تک کوئی توز سامنے نہیں آسکا۔ میں نے بھی اس وقت زیادہ پرواہ نہ کی تھی لیکن اب آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس پر مجھے یہ سب کچھ یاد آگیا ہے”۔۔۔ کیپشن شکلیں نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص کرم ہو گا۔۔۔ عمران نے مرت بھرے لبجے میں کہا۔ اسے واقعی کیپشن شکلیں کی بات سن کر دلی مرت ہوئی تھی۔

”میرے خیال میں پہلے ہمیں یہاں سے نکل کر واپس اپنی رہائش گاہ پر جانا چاہئے۔ وہاں جا کر اطمینان سے بات ہو سکے گی۔۔۔ کیپشن شکلیں نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”ہا۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلا چاہئے ایسا نہ ہو کہ کوئی اور یہاں حملہ کر دے۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”عمران صاحب۔ وہ فارمولہ جس کے لئے آپ کو مسلسل انغو اکیا جاتا رہا ہے وہ کہاں ہو گا ویسے ہم نے تو یہاں ساری تلاشی لے لی ہے یہاں کوئی فارمولہ نہیں ہے۔۔۔ صدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”میں نے اس فارمولے کو جلا دیا تھا۔ ادھر کونے میں دیکھو اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

فارمولے کی راکھ ڈھیر پڑا ہوا تمہیں نظر آجائے گا۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ۔ کیوں۔ کیا مطلب۔ اس قدر اہم فارمولہ تم نے کیوں جلا دیا۔ یہ پاکیشیا کے کام آتا۔۔۔ جو لیا نے قدرے ناخو شگوار لجئے میں کہا۔

”میں نے وہ بنیاد ہی ختم کر دی ہے جس کی بنا پر مجھے اس طرح جگہ جگہ خوار ہونا پڑا ہے اور میرے پیچھے آپ سب کو بھی۔ دیسے جس وقت میں نے فارمولہ جلایا اس وقت مجھے سو فیصد یقین تھا کہ ڈاکٹر وارڈ سے ڈسکس کیا ہوا نہ کام دے جائے گا اس لئے میرا خیال تھا کہ میں شکلیں ہو کر یہاں سے خود ہی نکل جاؤں گا پہلے تو مجھے اس فارمولے سے دلچسپی نہ تھی لیکن جو کچھ سون نے میرے ساتھ کیا تھا اس پر میں یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر تم ایسا نہ کرتے تو اچھا تھا۔۔۔ جو لیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ میری تانگیں منجد ہو گئی ہیں دماغ تو منجد نہیں ہوا فارمولے پر میں نے دوبار کام کیا ہے اور فارمولہ اب میرے ذہن میں موجود ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو لیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”اس سون۔ ڈسی اور اس کے آدمیوں کا کیا کرنا ہے۔۔۔ صدر

نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کرنا کیا ہے گولیوں سے اڑا دو“۔۔۔ جولیا نے سفاک لجھے میں کہا۔

”انہیں ساتھ لے چلو۔ وہاں جا کر ان کے بارے میں فیصلہ کریں گے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑ سکتی۔ انہوں نے تمہارے ساتھ جو کچھ کیا ہے اس کے بعد یہ زندہ نہیں رہ سکتے“۔۔۔ جولیا نے پھرے ہوئے لجھے میں کہا۔

”میں کسی سے ذاتی انتقام نہیں لیا کرتا میں جولیا۔ میں ان کے ذریعے ایک اور کام کرانا چاہتا ہوں اور وہ کام پاکیشیا کے فائدے کا ہو گا“۔۔۔ عمران نے اس بار سرد لجھے میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم کیا چاہتے ہو۔ لیکن مجھے تم سے اتفاق نہیں ہے“۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”وکیا معلوم ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو تمہارا خیال ہے کہ میں احمق ہوں۔ مجھے معلوم نہیں ہے کہ تم کیوں انہیں ساتھ لے جانا چاہتے ہو“۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ جولیا کیوں ان دونوں کافوری خاتمه چاہتی ہے۔

”جو کچھ تمہارے ذہن میں ہے وہ میرا مقصد نہیں ہے“۔ عمران

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے کہا۔

”جو کچھ تم سمجھ رہے ہے ہو یا یہ لوگ سمجھ کر مسکرا رہے ہیں میرا بھی وہ مقصد نہیں ہے کہ چونکہ یہ دونوں جوان عورتیں ہیں اور تم ان کے ساتھ رہے ہو اس لئے میں انہیں ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے اس کی کبھی پرواہ نہیں رہی مجھے معلوم ہے کہ تم یہی چاہتے ہو کہ ان کے ذریعے ایکریمیا تک یہ پیغام پہنچا دو کہ فارمولہ جل چکا ہے تاکہ ایکریمیا یا کوئی اور تنظیم اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا نہ آئے“۔ جولیا نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”گذشو۔ تم نے واقعی میرے ذہن کی بات کی ہے میرا واقعی یہی مقصد تھا تم تو میری غیر حاضری میں خاصی عقل مند ہو گئی ہو“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”مس جولیا دراصل آپ کے سامنے اپنی ذہانت کا استعمال نہیں کرتیں۔ شاید اس لئے کہ کہیں آپ انہیں اپنے سے زیادہ عقل مند سمجھ کر فرار نہ ہو جائیں ورنہ اس بار میں جولیا نے ٹیک کو واقعی انتہائی ذہانت سے لیڈ کیا ہے“۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ذہن خاتون واقعی مردوں کو فرار ہونے پر مجبور کر دیتی ہے اس میں کیا شک ہے۔ بشرطیکہ وہ تنوری کی طرح عقل مند ہوں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”اس حالت کو پہنچ جانے کے باوجود تم اپنی باتوں سے باز نہیں

آئے"—— تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس حالت کو پہنچنے کے بعد ہی تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ اب صرف باتیں ہی ہو سکتی ہیں"—— عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار نہ پڑے۔

"اللہ فضل کرے گا۔ تم نامیدی کی باتیں مت کرو۔ جاؤ صدر جلدی کرو ہمیں یہاں جتنی دیر ہو رہی ہے اتنے ہی ہمارے لئے خطرات بڑھ رہے ہیں"—— جولیا نے صدر سے کہا۔

"دیے مس جولیا۔ اس سون کو بے شک ختم کر دیں لیکن ڈیسی کو واقعی زندہ چھوڑ دینا چاہئے۔ عمران صاحب کا خیال درست ہے ورنہ ایکریمیا اس قدر اہم فارمولے کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور عمران صاحب مستقل اس عذاب میں پھنس کر رہ جائیں گے"—— صدر

"اوکے۔ ٹھیک ہے اس سون کو تو ختم کرو۔ جلدی کرو"۔ جولیا نے کہا۔

"میں جاتا ہوں"—— تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ہال نما کمرے میں ایک بڑی سی کرسی پر عمران دراز تھا جبکہ باقی ساتھی بھی کرسیوں پر موجود تھے۔ انہیں اڈے سے یہاں اپنی رہائش گاہ پر پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔ سون کو تنویر نے وہیں اڈے میں ہی گولی مار دی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں جتنے بھی بے ہوش افراد تھے۔ سب کو اس نے گولیوں سے اڑا دیا تھا۔ صرف مادام ڈیسی کو وہ بے ہوشی کے عالم میں ساتھ لے آئے تھے اور جولیا کے کہنے پر اس اڈے اور لیبارٹری میں انہوں نے تمام بم لگا دیا گیا تھا تاکہ وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ مادام ڈیسی ایک کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں پڑی ہوئی تھی۔

"اب ڈیسی کو ہوش میں لا لایا جائے عمران صاحب"—— صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
"پہلے خاور اور ڈاکٹر رضوان سے بات ہو جائے پھر"—— عمران

لاؤڈر کا بیٹھنے پر لیں کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب آسانی سے سن رہے تھے۔

”ہیلو علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“ — عمران نے رسیور لے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہاری اپنی ڈگریاں بتانے کی عادت نے بھی تمہیں خراب کیا ہے اور تمہاری وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پریشان ہونا پڑا ہے۔“ ایکشون نے اسی طرح سرد لمحے میں کہا۔

”آپ کا خصوصی شکریہ جناب کہ آپ نے مجھے جیسے حقیر فقیر پر تقاضہ کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تکلیف دی۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سیکرٹ سروس کا تمہاری برآمدگی پر جو کچھ خرچ ہوا ہے اور جو کچھ تمہاری وجہ سے ہرج ہوا ہے اس کا سارا حساب کتاب تمہیں دینا ہو گا۔ سمجھے۔ یہ رقم تمہارے آئندہ مشز کے چیکس میں سے کاث لی جائے گی۔“ — چیف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”جناب اب تو آپ کو اس رقم کی وصولی کے لئے ڈیڈی کی جائیداد نیلام کرانا پڑے گی کیونکہ میں مستقل طور پر معدود ہو چکا ہوں اس لئے اب آئندہ مشن والا سلسلہ تو ختم ہی ہو گیا۔“ — عمران نے جواب دیا۔

”کیا مطلب کیا تم درست کہہ رہے ہو۔“ — ایکشون کے لمحے میں یقین نہ آنے والی کیفیت تھی۔

نے کہا تو صدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”میرا خیال ہے کہ پہلے چیف کو روپورٹ دے دی جائے۔“ — جولیا نے کہا۔

”میری بات کرو۔ اس بار چیف نے مجھ پر خاص مریانی کی ہے کہ میری خاطر سیکرٹ سروس کو روانہ کیا ہے میں اس کا خصوصی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم خواہ مخواہ چیف کو الزام دیتے رہتے ہو۔“ — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فون کا رسیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”اے یکشون۔“ — رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی خصوص آواز سنائی دی۔

”جولیا بول رہی ہوں بس۔ ہم اپنی تلاش میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ عمران کو ایک اڈے سے نکال لیا گیا ہے اور اس وقت عمران ہمارے پاس موجود ہے۔“ — جولیا نے مسٹر بھرے لمحے میں کہا۔

”کس نمبر پر اور کہاں سے بول رہی ہو۔“ — ایکشون نے پوچھا تو جولیا نے اسے نمبر اور رہائش کے بارے میں بتا دیا۔

”عمران سے بات کرو۔“ — چیف نے اسی طرح سرد اور سپاٹ لمحے میں کہا جیسے عمران کا برآمد ہو جانا اس کے لئے کوئی اہمیت ہی نہ رکھتا ہو اور جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔ فون میں لاؤڈر موجود تھا اور جولیا نے نمبر پر لیں کرنے کے بعد

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آپ مس جولیا سے پوچھ لیں“ — عمران نے جواب دیا اور رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

”جولیا بول رہی ہوں بس“ — جولیا نے رسیور لے کر کما۔
”کیا عمران نے جو کچھ کہا ہے وہ درست ہے“ — ایکشون پوچھا۔

”لیں بس“ — جولیا نے جواب دیا اور ساتھ ہی عمران کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی کہ اسے کس طرح معدور کیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ سی ایم کا کوئی توڑ بھی نہیں ہے اور ساتھ ہی کیپشن شکلیں کی بتائی ہوئی تجویز بھی دوہرا دی۔

”پھر تو خواجہ عمران کے پیچھے تم لوگوں کا وقت ضائع ہوا۔ اب تم فوراً واپس آ جاؤ“ — ایکشون کا الجھ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

”بب۔ باس۔ یہ تو زیادتی ہے۔ عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کس قدر خدمت کی ہے کیا آپ اس معدوری کے عالم میں اسے اکیلا چھوڑ دیں گے“ — جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”عمران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے جو کچھ کیا ہے اس کا معاوضہ بھی وہ وصول کرتا رہا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کوئی خیراتی ادارہ نہیں ہے“ — دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی اس کی آنکھوں میں واقعی آنسو جھلمنوار ہے تھے۔ صدر، کیپشن شکلیں اور توریکے چہرے بھی ستے

ہوئے تھے۔

”چیف کو اس قدر سفاک نہیں ہونا چاہئے۔ وہ واقعی پھر ہے“ — توری نے بڑبراتے ہوئے کہا۔

”یہ سفاکی اس کی مجبوری تھی۔ اسے دراصل خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اب عمران نلیڈ میں تو کام کرنے کے قابل نہیں رہا اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اب ایکشوین جائے اسی صورت میں چیف صاحب کو سیٹ چھوڑنی پڑتی“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی معدور آدمی کو سیکرٹ سروس کا چیف بنادیا جائے“ — توری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیوں نہیں ہو سکتا۔ فون سننا اور احکامات دینے کا ہی تو وہ کام کرتا ہے اور اتنا کام تو میں بھی کر سکتا ہوں“ — عمران نے جواب دیا۔

”کیپشن شکلیں۔ تم خاور سے بات کرو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پوری امید ہے کہ عمران صاحب ٹھیک ہو جائیں گے“ — صدر نے کیپشن شکلیں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”چھوڑو کیپشن شکلیں۔ اب رہنے والے چیف نے واقعی میرا دل توڑ دیا ہے“ — عمران نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ چیف اس قدر پھر دل نہیں ہے جس قدر وہ ظاہر کرتا ہے مجھے یقین ہے کہ آپ جیسے ہی پاکیشیا پنچیں گے چیف آپ کا باقاعدہ علاج کرائے گا“ — کیپشن شکلیں نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ رسیور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

اٹھاتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کیپین شکلیل نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“—— کیپین شکلیل نے الجھے ہوئے لبجے میں کہا کیونکہ یہاں کسی کے فون آنے کی انسیں تو توقع ہی نہ تھی۔

”خاور بول رہا ہوں“—— خاور کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

”خاور تم۔ تمہیں یہ نمبر کیسے معلوم ہوا“—— کیپین شکلیل نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”چیف نے نمبر دیا ہے۔ اس نے مجھے فون کر کے عمران صاحب کی معذوری کے بارے میں بتایا ہے اور ساتھ ہی حکم دیا ہے کہ میں فوراً ڈاکٹر رضوان سے رابطہ کر کے عمران صاحب سے ان کی بات کراؤں لیکن میں نے انسیں بتایا ہے کہ ڈاکٹر رضوان ایک ہفتہ پہلے ایکریمیا گئے ہیں اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہوں گے اور نجانے کب ان کی واپسی ہو اس پر چیف نے کہا ہے کہ وہ ڈاکٹر رضوان کو تلاش کر کے ان کی بات عمران سے کراتے ہیں میں تمہیں اطلاع کر دوں۔“

”خاور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔“

”دعا کرو کہ عمران صاحب ٹھیک ہو جائیں۔ خدا حافظ“—— کیپین شکلیل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ جو لیا جو اس دوران واپس کمرے میں آچکی تھی اس کا ستا ہوا چڑھا اب کھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”میں نے کہا نہیں تھا کہ چیف بظاہر پھر بنتا ہے لیکن پھر نہیں ہے“—— کیپین شکلیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس جا کر کری پر بیٹھ گیا۔

”وہ ان کالوں کے اخراجات بھی مجھ سے وصول کرے گا“—— عمران نے کہا۔

”مرو نہیں۔ ہم اوایگی کر دیں گے“—— جو لیا نے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”اب اس ڈیسی کو ہوش میں لاایا جائے کیونکہ ڈاکٹر رضوان تو ٹریس ہو گا تو پھر بات ہو گی“—— صدر نے کہا۔

”اسے ہوش میں لانے سے پہلے کری سے باندھ دیا جائے۔ بہر حال یہ تربیت یافتہ ایجنسٹ ہے ویسے میں نے اس کی تلاشی تو لے لی ہے اس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے“—— جو لیا نے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے البتہ جوزف اور جوانا۔ تم دونوں دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو جاؤ تاکہ مادام ڈیسی کسی غلط حرکت کا سوچ بھی نہ سکے“—— عمران نے کہا تو جوزف اور جوانا دونوں اٹھے اور تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر بڑے چوکے انداز میں کھڑے ہو گئے۔ صدر نے اٹھ کر جیب سے شیشی نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے شیشی کا دہانہ کری پر بے ہوش پڑی ہوئی مادام ڈیسی کی ناک سے لگایا اور چند لمحوں بعد شیشی ہٹا کر اس نے اس کا ڈھکن لگایا اور شیشی جیب میں ڈال لی اور پھر وہ واپس اپنی کری

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

پر آکر بیٹھ گی۔ مادام ڈیسی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی اور پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی وہ اب حیرت سے کمرے اور سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہی تھی۔

”یہ میں کہاں ہوں“۔۔۔ مادام ڈیسی کے منہ سے الفاظ ایسے نکلے جیسے زبان سے خود بخود پھسل کر باہر آگئے ہوں۔

”فی الحال تو تم دوستوں میں ہو مادام ڈیسی۔ آئندہ کا انحصار تمہارے اپنے رویے پر ہے“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیکن میں تو اس سون کے اڈے میں تھی پھر یہاں تمہارے پاس“۔۔۔ مادام ڈیسی شاید ابھی تک حیرت کے شدید جھلکے سے باہر نہ آسکی تھی۔

”تم نے سون کے اڈے پر ریڈ کیا۔ تمہارے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ریڈ کر دیا بس اتنی سی بات ہے“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کیسے ٹریس کر لیا کہ تم پینگاس کے اڈے میں ہو۔ تمہارا آدمی جس نے تمیں خصوصی ریز کی مدد سے ٹریس کرنا تھا اسے تو میں نے ٹرپ کر لیا تھا اور اس کی مدد سے میں نے اس اڈے میں تمہاری موجودگی کو ٹریس کیا تھا“۔۔۔ مادام ڈیسی نے

کہا۔

”تم نے ریز کی مدد سے مجھے ٹریس کیا جبکہ جوزف پرنس آف افریقہ نے اپنی مخصوص صلاحیتوں سے مجھے ٹریس کر لیا“۔۔۔ عمران نے دروازے کے قریب کھڑے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”پراسرار صلاحیتوں کی مدد سے۔ کیا مطلب“۔۔۔ مادام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی اس لئے تم اس پر اپنا سر مت کھپاؤ“۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”لیکن میکمل نے تو بتایا تھا کہ ریز کی مدد سے ٹریس کرنے کے بعد تمہارا فوری علاج ہونا ضروری ہے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے کیا تمہارا علاج ہو گیا ہے“۔۔۔ مادام ڈیسی نے کہا۔

”میرے ساتھی نے مجھے تفصیل بتائی ہے۔ میکمل کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس کے جسم میں سی ایم کے اثرات موجود ہوں اس پر یہ ریز اثر نہیں کر سکتیں ورنہ واقعی اگر میرا فوری علاج نہ ہوتا تو میں اب تک ہلاک ہو چکا ہوتا“۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں کے چہرے جو مادام ڈیسی کی بات سن کر ایک بار پھر تاریک ہو گئے تھے بے اختیار کھل اٹھے۔

”عمران صاحب۔ اس وقت آپ کی معدودی کی وجہ سے ہمیں بھی اس بات کا خیال نہیں رہا تھا میکمل اور چیف کے درمیان اس بات پر گفتگو ہوئی تھی اور چیف نے میکمل کو کارمن خصوصی ریز لینے کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

لئے بھیجا تھا مگر وقفہ طویل ہو سکے اب ڈیسی کے بات کرنے پر مجھے خیال آیا ہے یہ تو شکر ہے کہ آپ سی ایم کی وجہ سے نج گئے"۔ — صدر نے کہا۔

"قدرت جو کچھ کرتی ہے بہتر ہی کرتی ہے۔ انسان اس کی مصلحتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔ سی ایم میرے لئے ہمیشہ کی معدوری کا باعث تو بن گئی ہے لیکن اب دیکھو اس کی وجہ سے میں ہلاکت سے نج گیا ہوں"۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے سون نے جب بتایا تھا کہ تم ہمیشہ کے لئے معدور ہو چکے ہو تو مجھے دلی افسوس ہوا تھا"۔ — ڈیسی نے کہا۔

"تمہارے جذبات کا شکریہ۔ لیکن تم نے میکمل سے کیا سلوک کیا ہے"۔ — عمران نے سرد لبجے میں کہا تو ڈیسی بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ وہ تو ہلاک ہو چکا ہے میں اس کے لئے مجبور تھی"۔ — ڈیسی نے ہوت چباتے ہوئے کہا۔

"اور وہ سنتر۔ جس میں ریز استعمال ہو سیں"۔ — عمران نے خشک لبجے میں کہا۔

"وہ بھی تباہ ہو چکا ہے"۔ — ڈیسی نے جواب دیا۔

"اب تم نے خود ہی اپنی موت کا سامان کر لیا ہے تمہیں اب تک اس لئے زندہ رکھا گیا تھا کہ میں تم سے ذاتی انتقام نہیں لینا چاہتا تھا لیکن تم نے پاکیشیا کے اہم آدمی میکمل کو ہلاک کر کے اور پاکیشیا کا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سنتر تباہ کر کے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کیا ہے اس لئے اب تم جانو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جانے۔ میں مجبور ہوں"۔ — عمران نے خشک لبجے میں کہا۔

"میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو زندہ چھوڑ دیا تھا"۔ — ڈیسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا تھا۔ اگر تمہارے ذہن میں یہ بات نہ ہوتی کہ ہم عمران کو ڈیسی کر لیں گے تو تم یقیناً ایسا نہ کرتی اور عمران درست کہہ رہا ہے تم نے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کر کے پاکیشیا کے مفادات کو نقصان پہنچایا ہے اور تمہیں بہر حال اس کی سزا ملنی چاہئے"۔ — جولیا نے کہا۔

"میرے پاس عمران کی معدوری کا علاج موجود ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں عمران کو تند رست کر سکتی ہوں"۔ — ماڈام ڈیسی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی ایک دہن اور تربیت یافتہ ایجنسٹ ہو ماڈام ڈیسی۔ تم نے واقعی ہماری کمزور رگ پر انگلی رکھ دی ہے لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ مجھے تم سے زیادہ اس بارے میں معلومات ہیں۔ اس لئے تمہاری یہ ترکیب کامیاب نہیں ہو سکتی"۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو تم وہ فارمولہ لے جاؤ۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں یا ایکریمیا کی کوئی ایجنسی تمہارے پیچھے نہیں آئے گی ورنہ تم جانتے ہو کہ لیکن تم نے پاکیشیا کے اہم آدمی میکمل کو ہلاک کر کے اور پاکیشیا کا

ایکریمیا اس فارمولے کو کبھی نہیں چھوڑے گا اور ایکریمیا کے پاس نہ ہی آدمیوں کی کمی ہے اور نہ ایجنسیوں کی اور پھر یہ ضروری نہیں کہ میری موت کے بعد جو فارمولہ لینے پاکیشیا جائے گا وہ میری طرح سوچے۔۔۔ ڈیسی نے ایک اور پینٹرہ بدلتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ فارمولہ کماں ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مجھے سون نے بتایا تھا کہ ہمارے ریڈ کی خبرستہ ہی اس نے تمہیں بے ہوش کرایا۔ اس وقت تم فارمولے پر کام کر رہے تھے ہمیں فارمولہ کمیں سے نہیں ملا البتہ تمہاری تلاشی لینے کا مجھے موقع ہی نہیں مل سکا اس لئے ظاہر ہے فارمولہ تمہارے پاس ہی ہو گا۔۔۔ ڈیسی

”تم نے اس کمرے کو چیک کیا تھا جس میں وہیل چیرپر میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مجھے میرے آدمیوں نے بتایا تھا کہ دیاں کاغذوں کی راکھ کا ڈھیر موجود ہے لیکن ظاہر ہے تم جیسا آدمی اس قدر اہم فارمولے کو جلا تو نہیں سکتا۔۔۔ ڈیسی نے کہا۔

”وہ فارمولہ ناقابل عمل تھا اس میں موجود جس سائنسی الجھن کو دور کرنے کے لئے مجھے انغوکیا گیا تھا وہ ناقابل حل تھی میں نے صرف اپنی جان چھڑانے کے لئے اس پر کام کیا تھا اس سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ فارمولہ قابل عمل ہو گیا ہے لیکن بلیک شیزو کی لمبارٹی کے انچارج ڈاکٹر کلیمٹ نے اسے چیک کر لیا تھا میں نے انسیں یہ تاثر دیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے اور میں اسے ٹھیک کر سکتا ہوں کیونکہ اگر میں انسیں بتا دیتا کہ یہ ناقابل عمل ہی رہے گا تو ظاہر ہے سون مجھے ہلاک کر دیتی میں چونکہ اس فارمولے کی وجہ سے خوار ہوتا رہا ہوں اس لئے میں نے اسے جلا دیا تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بچے بانسری۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”سوری عمران۔ تمہاری بات غلط ہے۔ تم اس معذوری کے عالم میں فارمولہ جلا ہی نہیں سکتے ورنہ وہ سون واقعی تمہیں ہلاک کر دیتی۔۔۔ ڈیسی نے کہا۔

”میں اس وقت معذوری کو دور کرنے کا انجکشن لے چکا تھا اور مجھے یقین تھا کہ اس انجکشن کے بعد میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔ اس لئے میں نے فارمولہ جلا دیا لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ وہ انجکشن بے کار ثابت ہوا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ جو سلوک چاہو تم میرے ساتھ کر سکتے ہو۔ میں نے بھر حال پاکیشیا سیکرت سروس کے ساتھ نیکی ہی کی تھی۔۔۔ ماڈام ڈیسی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہیں زند چھوڑ دیا جائے تو تمہارا رد عمل کیا ہو گا۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”کیا ہونا ہے۔ فارمولہ تو ختم ہو گیا میں جا کر حکومت کو رپورٹ دے دوں گی کہ فارمولہ جل کر راکھ ہو چکا ہے اور راکھ کا ڈھیر میرے آدمیوں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا اس لئے یہ مشن کلوز ہو

گیا ہے”—— ماوام ڈیسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”دیکھو ماڈام ڈیسی۔ میں پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کبھی کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتی لیکن ایک بات تو یہ ہے کہ تم اس وقت بے بس ہو اور تم نے اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیا ہے کہ ہم جو سلوک چاہیں تمہارے ساتھ کریں اور دوسری بات یہ کہ تم نے میکملن کی ہلاکت اور سنتر کی تباہی اپنے مشن کے دوران کی ہے اور مشن کے دوران ہونے والی کارروائی بہر حال مشن کا ہی حصہ ہوتا ہے اور تیسرا بات یہ کہ اب ویسے بھی مشن ختم ہو چکا ہے اب تمہاری جان لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو منزد کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اس لئے میری طرف سے تم آزاد ہو اور جا سکتی ہو۔ رہی یہ بات کہ اگر تم نے یہاں سے جانے کے بعد ہمارے خلاف کوئی کارروائی کی تو پھر ہم خود ہی تم سے نہ لیں گے تم جا سکتی ہو“—— جولیا نے کہا تو ڈیسی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیا واقعی میں جا سکتی ہوں۔ کیوں عمران“—— ڈیسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مس جولیا با اختیار ہیں میرا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے“—— عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

”نتینک یو مس جولیا۔ آپ کا یہ احسان میں ہمیشہ یاد رکھوں گی“—— ڈیسی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ ہم نے تمہارا احسان برابر کر دیا ہے آئندہ جو

کچھ ہو گا وہ تمہارے رد عمل پر منی ہو گا۔ میرا آدمی تمہیں باہر چھوڑ آئے گا“—— جولیا نے کہا تو ڈیسی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ جولیا نے صدر کو اشارہ کیا تو صدر سرہلا تا ہوا اٹھا اور ڈیسی کے ساتھ چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آگیا۔

”جو زف اور جوانا تم ٹرانسیسٹر لے کر باہر چلے جاؤ اور کوئی کی نگرانی کرو۔ ضروری اسلحہ بھی ساتھ لے لینا اور سوائے جولیا کے باقی سب ساتھی کوئی کی نگرانی کے اندر مختلف زاویوں پر پھرہ دیں۔ جوزف اور جوانا تم سے رابطہ رکھیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ ڈیسی کو میری بات پر یقین نہ آیا ہو اور وہ اپنے آدمیوں سمیت ریڈ کرے“—— عمران نے کہا۔

”تو پھر یہ کوئی ہی کیوں نہ فوری طور پر تبدیل کر دیں“—— جولیا نے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ایک امکانی بات کی ہے اور ہمیں ہر پہلو کا خیال رکھنا چاہئے“—— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر سوائے جولیا کے سب ساتھی خاموشی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھالیا۔

”لیں“—— جولیا نے کہا۔

”ایکٹشو“—— دوسری طرف سے ایکٹشو کی آواز سنائی دی۔

”لیں بآس۔ جولیا بول رہی ہوں“—— جولیا نے مودبانہ لہجے میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کما۔

”ایک نمبر نوٹ کرو۔ ڈاکٹر رضوان ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگن میں اس نمبر پر موجود ہے۔ میں نے خاور کو کہہ دیا ہے کہ وہ ڈاکٹر رضوان سے بات کر کے عمران کی اس سے بات کر دے۔“ ۔ یکشونے سرد لبجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا اور رابطہ ختم ہو گیا۔ جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

”ویکھا تم نے۔ چیف کو تمہارا کتنا خیال ہے۔“ ۔۔۔ جولیا نے سرت بھرے لبجے میں کہا۔

”میرا سے کوئی خیال نہیں ہے۔ اسے آئندہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی عزت کا خیال ہے۔ اسے معلوم ہے کہ میری معدودی کے بعد پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کامیابی کا گراف فوراً ہی زیر دھوکہ جانا ہے۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”تم احمد ہو نا نہیں۔ ہمیشہ غلط بات ہی سوچتے ہو۔“ ۔۔۔ جولیا نے عصیلے لبجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی ایک بار پھر بڑھی اور عمران جس نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا چوٹکتے ہوئے منہ بند کر لیا اور جولیا نے ہاتھ پر ہاکر رسیور انٹھالیا۔

”لیں۔“ ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”خاور بول رہا ہوں۔“ ۔۔۔ دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ جولیا بول رہی ہوں۔“ ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”میری ڈاکٹر رضوان سے بات ہو گئی ہے۔ وہ عمران صاحب سے پہلے سے اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ کو چیف نے اس کا نمبر دے دیا ہے۔ آپ وہاں ان سے رابطہ کر لیں جو کچھ ان سے ہو گا وہ ہر قیمت پر کریں گے۔“ ۔۔۔ خاور نے کہا۔

”او کے۔“ ۔۔۔ جولیا نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے پہلے انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔

”لیں انکوائری پلیز۔“ ۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

”ایکریمیا کا یہاں سے رابطہ نمبر اور پھر ولنگن کا رابطہ نمبر چاہئے۔“ ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”ولنگن کا یہاں سے براہ راست رابطہ نمبر بھی ہے۔“ ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔ جولیا نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں پلیز۔“ ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر رضوان صاحب سے علی عمران صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔“ ۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”ہولڈ آن کیجئے۔“ ۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”ہیلو۔ میں ڈاکٹر رضوان بول رہا ہوں“۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا سے خاور نے آپ سے بات کی ہے۔ علی عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں“۔۔۔ جولیا نے کہا۔
”ضرور کرائیے بات“۔۔۔ دوسری طرف سے خوشنگوار لمحے میں کہا گیا۔

”ہیلو۔ حقیر فقیر پر تفصیل۔ نانگوں سے معدود، بندہ مجبوری سی ایم کا مسحور علی عمران ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) آپ کے حضور پیش کرتا ہے سلام بھرپور“۔۔۔ عمران کی زبان روائی ہو گئی تھی۔

”عمران صاحب۔ آپ جیسے آدمی سے یہ معدود اور مجبور جیسے الفاظ کی توقع مجھے نہ تھی۔ آپ تو ہمیشہ زندگی سے بھرپور رہے ہیں اور انشاء اللہ اب بھی ایسا ہی ہو گا۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں“۔۔۔ ڈاکٹر رضوان کی آواز سنائی دی اور عمران نے اسے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ پھر اس نے ڈاکٹر وارڈ سے ہونے والی بات چیت اور اس سے ڈسکس ہونے والا نسخہ اور اسے استعمال کرنے کی بھی ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

”عمران صاحب۔ میں نے جو تحقیق کی ہے اور اسے میں الاقوامی ایوارڈ کے لئے بھجوایا ہوا ہے وہ میں آپ کو تفصیل سے بتا دیتا ہوں۔ اگر آپ اس سے ٹھیک ہو جائیں گے تو یہ میرے اور پاکیشیا دونوں کے لئے میں الاقوامی ایوارڈ سے بڑھ کر ہو گا“۔۔۔ ڈاکٹر رضوان نے

بڑے جذباتی لمحے میں کہا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ جولیا خاموش بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ مخصوص سائنسی اصلاحات ظاہر ہے اسے سمجھنہ آسکتی تھیں۔ پھر عمران اور ڈاکٹر رضوان کے درمیان گفتگو کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ جولیا کے چرے پر امید و ہیم کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعا کر رہی تھی کہ کسی طرح عمران ٹھیک ہو جائے۔

”جو کچھ آپ نے بتایا ہے عمران صاحب اس سے تو یہی مطلب لکھتا ہے کہ میری تحقیق ہی بنیادی طور پر غلط ہے۔ ویری سیڈ۔ پھر آپ کس طرح ٹھیک ہوں گے“۔۔۔ آخر کار ڈاکٹر رضوان نے انتہائی مایوسی بھرے لمحے میں کہا تو جولیا کا دل ڈوب سا گیا۔

”شاء اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے۔ بہر حال آپ کا بیجید شکریہ۔ خدا حافظ“۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”کیا مطلب۔ کیا ڈاکٹر رضوان کی تحقیق غلط تھی۔ کیا اب تم ٹھیک نہ ہو سکو گے“۔۔۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ اب میرے ٹھیک ہونے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا۔ اب صرف اللہ تعالیٰ اپنا کرم کر دے تو اور بات ہے ورنہ دنیادی طور پر اب میرے لئے امید کی کوئی کرن باقی نہیں رہی۔ میں بہر حال پھر بھی نامید نہیں ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نامید ہونا کفر ہے۔ تم اب واپسی کا پروگرام بناؤ۔ وہاں پاکیشیا پہنچ کر میں پھر کوشش کرو۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

گا۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو جھلما اٹھے۔ وہ تیزی سے کرسی سے انٹھی اور مژکر دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران نے کرسی کی پشت سے سر نکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نجح انٹھی تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور آگے کی طرف جھک کر اس نے رسیور اٹھایا۔

”لیں علی عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”ایک مشو۔“ کیا تمہاری ڈاکٹر رضوان سے بات ہو گئی ہے؟۔۔۔ ایک مشو نے سپاٹ لبجے میں کہا۔

”لیں سر۔ اس سے تفصیلی بات ہوئی ہے۔ اس نے جو تحقیق کی ہے وہ بنیادی طور پر ہی غلط ہے اس لئے اس سے مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔“ عمران نے مودبانہ لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر۔“ ایک مشو نے چونکتے ہوئے کہا۔

”میں اللہ کی رضا پر راضی ہوں جناب۔ اور اس کی رحمت سے بھی نامیدہ نہیں ہوں۔ میں نے جولیا سے کہہ دیا ہے کہ وہ اب واپسی کا پروگرام بنائے میں پاکیشیا پہنچ کر اس سلسلے میں دوبارہ کوشش کروں گا۔“ عمران نے مودبانہ لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران جولیا اور دوسرے ساتھی کمرے میں داخل ہوئے۔ ان سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”کس کا فون تھا۔“ جولیا نے پوچھا۔
”چیف کا۔ وہ ڈاکٹر رضوان سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔“ عمران نے سمجھیدہ لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر کیا کہا انہوں نے۔“ جولیا نے پوچھا۔
”کہنا کیا تھا۔ یہ بات سن کر اب میں ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے رسیور رکھ دیا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب آج تک تو اس سی ایم کے بارے میں کبھی نہ سنا تھا۔ سامنے اس قدر ترقی کر چکی ہے پھر اس سی ایم کا توڑ آخر کیوں نہیں معلوم ہو سکا۔“ صدر نے کہا۔

”یہ نو دریافت شدہ عذر ہے۔ اسے دریافت ہوئے زیادہ سے زیادہ آٹھ دس سال ہوئے ہوں گے اور اس کا توڑ کیوں نہیں سامنے آ رہا۔ اب اس سلسلے میں کیا کہا جا سکتا ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔
”کوئی نہ کوئی علاج تو برحال ہونا چاہئے۔“ جولیا نے کہا۔
”فی الحال تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب میں نے سنا ہے کہ قدیم قبائلی جڑی بوٹیوں کی مدد سے ایسے ایسے علاج کر لیتے تھے جو ناممکن سمجھے جاتے تھے۔ کیا اس بارے میں کوئی کوشش نہیں ہو سکتی۔“ کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”سوری بس۔ آپ کے سامنے میں کری پر نہیں بیٹھ سکتا۔“
جوزف نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں کہہ رہا ہوں بیٹھو۔“—— عمران نے کہا تو جوزف اس طرح
کری پر تک گیا جیسے مجبوری کے عالم میں کری پر بیٹھا ہوا ہو۔

”تم نے ایک بار مجھے بتایا تھا کہ افریقہ کے گھنے جنگلات میں سادونا
نام کا ایک معبد ہے جہاں کا پچاری افریقہ کا سب سے بڑا وچ ڈاکٹر ہوتا
ہے اور یہ وچ ڈاکٹر ان بیماریوں کا علاج بھی کرتا ہے جن کا علاج
نا ممکن سمجھا جاتا ہے۔“—— عمران نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”لیں بس۔“—— جوزف نے مختصر سا جواب دیا۔

”کیا اب بھی وہاں کوئی وچ ڈاکٹر ہو گا۔“—— عمران نے پوچھا۔

”لیں بس۔ ایک وچ ڈاکٹر کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں
ہی اپنا علم دوسرے کو منتقل کر دے تاکہ یہ سلسلہ چلتا رہے۔ اس لئے
آج بھی وہاں کوئی نہ کوئی وچ ڈاکٹر بہر حال موجود ہو گا۔“—— جوزف
نے جواب دیا۔

”یہ معبد افریقہ کے کس علاقے میں ہے۔“—— عمران نے
پوچھا۔

”وسطی افریقہ میں بنا گوں کے جنگلات میں یہ سب سے قدیم اور
تاریک جنگلات کھلاتے ہیں۔ یہ جنگلات بید و سیع علاقے میں پھیلے
ہوئے ہیں اور آج بھی وہاں قدیم افریقی قبیلے رہتے ہیں اور یہ جنگلات
ناقابل عبور سمجھے جاتے ہیں۔ سادونا کا معبد انہی جنگلات کے وسط میں
ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ جوزف کہا ہے اسے بلاو۔“
عمران نے کہا۔

”کیا ہوا۔ کیا جوزف کو اس کا علاج معلوم ہے۔“—— جو لیا نے
بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

”تم اسے بلاو تو سسی۔ کیپن شکلیں کی بات سن کر میرے ذہن میں
ایک خیال آیا ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ کرم کروے۔“—— عمران نے کہا
تو جولیا خود اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بھاگ پڑی۔

”ارے ارے رک جاؤ۔ ان کے پاس ٹرانسیور پر
کال کرو۔“—— عمران نے کہا تو جولیا جو دروازے تک پہنچ چکی تھی
بے اختیار ٹھک کر رکی اور پھر واپس آگئی۔ اس دوران صدر نے
جیب سے زیرو فائیو ٹرانسیور نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو۔ صدر کا لانگ جوزف۔ اور۔“—— صدر نے کال دیتے
ہوئے کہا۔

”لیں جوزف اشڈنگ یو۔ اور۔“—— جوزف کی آواز سنائی دی۔
”عمران صاحب تمہیں بلا رہے ہیں۔ فوراً آ جاؤ۔ اور اینڈ آل۔“
صدر نے کہا اور ٹرانسیور آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ تھوڑی
دیر بعد جوزف کمرے میں داخل ہوا۔

”لیں بس۔“—— جوزف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
”بیٹھو۔“—— عمران نے ایک خالی کری کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ہے۔۔۔ جوزف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا تم مجھے وہاں تک لے جاسکتے ہو؟“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”آپ وہاں کس لئے جانا چاہتے ہیں؟“۔۔۔ جوزف نے پوچھا۔

”اپنی ٹانگوں کے علاج کے لئے کیونکہ یہاں جدید دنیا میں ان کا اب کوئی علاج سامنے نہیں آ رہا اس لئے وہاں کوشش تو کی جاسکتی ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اس کے لئے سادونا معبد جانے کی کیا ضرورت ہے بارس۔ یہ کام تو کاگنوں کے شر بر ازول میں بھی ہو سکتا ہے۔ بر ازول میں آج بھی ایک ایسا معبد موجود ہے جس کا پیغمباری افریقہ کے وچ ڈاکٹروں میں شمار ہوتا ہے۔ بر ازول میں ایرپورٹ بھی ہے ہم وہاں آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔ اگر وہاں کا وچ ڈاکٹر خود علاج نہ کر سکا تو وہ کسی بھی بڑے وچ ڈاکٹر کی روح سے رابطہ کر کے بھی آپ کا علاج پوچھ سکتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ چاہے تو سادونا کے وچ ڈاکٹر سے بھی وہیں بیٹھے بیٹھے رابطہ کر سکتا ہے۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں زیادہ آسانی ہو جائے گی۔۔۔ عمران نے کہا۔

”جس کا توڑ سائنس نہیں کر سکتی کیا افریقہ میں رہنے والا کوئی جاہل آدمی اس کا توڑ تلاش کر لے گا۔۔۔ جو لیے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”افریقہ میں جڑی بوٹیوں کے خواص کا علم اس قدر ترقی یافتہ ہے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

کہ ہمارے سائنس دان اب تک بھی وہاں نہیں پہنچ سکے۔ اس لئے کوشش کرنے میں کیا حرج ہے کامیابی ہو گئی تو یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو گا اور ناکامی ہوئی تو پھر بھی میرا مزید کیا بگرے گا۔ تم لوگ واپس پاکیشیا چلے جاؤ میں جوزف اور جوانا کے ساتھ بر ازول چلا جاتا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤ گی۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”ہم بھی ساتھ جائیں گے عمران صاحب۔۔۔ صفر اور دوسرے ساتھیوں نے بھی فوراً ہی اعلان کر دیا۔

”لیکن اگر تمہارے چیف نے اجازت نہ دی تب۔ وہ پہلے ہی میری تلاش میں تمہیں بھیج کر نالاں ہو رہا ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں ڈپٹی چیف ہوں۔ یہ میرا آرڈر ہے۔ چیف سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔ جو لیا نے تیز لمحے میں کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

مزیں۔ یہ سائیڈ روڈ پلے سے بھی زیادہ تنگ اور کچی تھی۔ کاریں ہچکو لے کھاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد انہیں دور سے ایک بہت ہی پرانے اور خستہ حال معبد کی عمارت نظر آئے لگ گئی اور پھر نیکسی کاریں اس معبد کے پاس پہنچ کر رک گئیں۔ یہاں مقامی افریقی مردوں اور عورتوں کی کافی تعداد موجود تھی جو ایک طرف پیروں کے میں زمین پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ دو لمبے لمبے بالوں اور بھاری جسم کے سیاہ فام پچاری ان کے سامنے اس طرح کھڑے تھے جیسے قدیم زمانے میں آقا اپنے غلاموں کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔ نیکسی کاریں رکتے ہی سب کی نظریں ان پر جم گئیں۔ جوزف تیزی سے نیچے اتر اور قدم بڑھاتا ہوا ان پچاریوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ کچھ دیر ان سے باتمیں کرتا رہا پھر واپس آگیا۔

”آئیے باس“۔۔۔ جوزف نے عمران سے کہا اور پھر اس نے نیکسی کار کا عقبی دروازہ کھول کر عمران کو کھینچ کر باہر نکلا اور پھر اسے کاندھوں پر اٹھایا باقی ساتھی بھی کاروں سے باہر آگئے۔ جوانانے نیکسی ڈرائیوروں کو دہیں رکنے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی بھاری رقم انہیں پیشگی کے طور پر دے دی اور پھر وہ سب جوزف کی رہنمائی میں اس معبد کی طرف بڑھ گئے۔ ایک پچاری ان کے آگے آگے چل پڑا۔ معبد کی عمارت کے درمیان خاصا بڑا صحن تھا اور چاروں طرف ایک برآمدہ تھا جس کے پیچے کمرے بنے ہوئے تھے۔ پچاری انہیں ایک کمرے میں لے آیا جس میں دری پچھی ہوئی تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

برازول کی تنگ سی سڑک پر دو نیکسی کاریں تیزی سے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ایک نیکسی کی عقبی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی بے حد حرکت ناگلیں نیچے لکھی ہوئی تھیں جبکہ اس کے ساتھ کیپن شکلیں اور صدر سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر جوانا اور تویر موجود تھے۔ وہ بر بن سے برازول ابھی تھوڑی دیر پلے ہی پہنچ گئے اور برازول کے ایئرپورٹ سیکسیوں میں بیٹھ کر اب اس علاقہ کی طرف جا رہے تھے جو برازول کے نواحی علاقے میں تھا۔ یہاں جوزف نے ہی نیکسی ڈرائیوروں سے بات کی تھی اور وہی انہیں وہاں لے کر جا رہا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایسے علاقے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف درخت ہی درخت تھے اور تھوڑی دیر بعد نیکسی کاریں میں روڈ سے سائیڈ پر

”آپ یہاں بیٹھیں۔ مہا پچاری جب اجازت دیں گے تو آپ کو ان کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔“—— پچاری نے کہا۔

”اس وقت مہا پچاری کیا کر رہے ہیں اور کہاں ہے۔“—— عمران نے جو جوزف کے کامیڈھوں پر سوار تھا دروازے کی طرف مرتے ہوئے کہا۔

”مہا پچاری کا نام عزت سے لینا ورنہ جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ وہ اس وقت عبادت میں مصروف ہیں۔“—— اس پچاری نے مذکور انتہائی خشک لبجے میں عمران کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اپنے مہا پچاری کو جا کر کو کہ توالا کا ویلاسو اس سے ملنے آیا ہے۔“—— عمران نے منه بناتے ہوئے جواب دیا تو پچاری بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر لکھت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”توالا کا ویلاسو۔ کہاں ہے۔“—— پچاری نے انتہائی حیرت سے ادھراً دھردیکھتے ہوئے کہا۔

”تم جا کر کو۔ جاؤ۔“—— عمران نے سخت لبجے میں کہا تو پچاری مذکور اس طرح تیزی سے باہر کی طرف پکا جیسے چلنے کی بجائے اڑنے لگ گیا ہو۔

”مجھے دیوار کے ساتھ سہارا دے کر بٹھا دو جوزف۔“—— عمران نے کہا تو جوزف نے اسے دیوار کے سارے دری پر بٹھا دیا۔ عمران کے بیٹھتے ہی باقی ساتھی بھی بیٹھ گئے جبکہ جوزف ویسے ہی ایک طرف

کھڑا ہو گیا۔

”یہ توالا کا ویلاسو کا کیا مطلب ہوا۔ یہ کیسے الفاظ تھے۔“—— جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”یہ عمران کی خاص شعبدہ بازی ہے۔ یہ ایسے الفاظ یا دو کر لیتا ہے اور پھر انہیں موقع کے مطابق استعمال بھی کر لیتا ہے ہو گا اس کا کوئی خاص مطلب۔ ان جاہل افریقیوں کی زبان میں۔“—— تنور نے منه بناتے ہوئے کہا۔

”تم خاموش رہو۔“—— جولیا نے بے اختیار تنور کو جھڑک دیا تو تنور ہونٹ بھیج کر خاموش ہو گیا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ لرا گئی۔

”جو مطلب لفظ تنور کا ہے وہی مطلب ان الفاظ کا بھی ہے۔ توالا قدیم افریقی زبان میں سورج کو کہتے ہیں اور ویلاسو کا مطلب ہوتا ہے سورج کی روشنی۔ سورج کی کرن۔“—— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو تنور کے چہرے پر بے اختیار شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

”لیکن اس سے اس پچاری پر کیا اثر ہو گا۔“—— جولیا نے کہا۔

”پچاریوں کے نزدیک توالا کے ویلاسو کا بہا مقام ہوتا ہے جس طرح مسلمان کسی سپد زادے کی بے پناہ عزت اور احترام کرتے ہیں اس طرح یہ لوگ بھی ایسے آدمیوں کا جو توالا کے ویلاسو ہوتے ہیں، کی بہت عزت کرتے ہیں تم دیکھنا بھی پچاری یہاں آجائے گا ورنہ نجانے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اس کا کتنا انتظار کرنا پڑتا۔۔۔ عمران نے کما اور پھر ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ دروازے سے ایک بوڑھا آدمی جس کے جسم پر سرخ رنگ کا لباس تھا اندر داخل ہوا اس کی کمر جھلکی ہوئی تھی اور سر کے بال اس کی کمر تک رہے تھے لیکن اس کا چہرہ جوانوں کی طرح چمک رہا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک تھی اس کے ہاتھ میں ایک عجیب شکل کی لکڑی تھی اس کے پیچھے وہی پچاری تھا جو انہیں اس کمرے میں پہنچا گیا تھا اور اب انتہائی مودبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی اس معبد کا مہما پچاری بھی ہے اور وچ ڈاکٹر بھی۔

”کہاں ہے توala کا ویلاسو“۔۔۔ اس بوڑھے نے چھٹی ہوئی آواز میں کہا۔

”میں ہوں توala کا ویلاسو“۔۔۔ عمران نے کما تو وہ بوڑھا وچ ڈاکٹر اس کی طرف مڑا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

”ہاں۔ تم واقعی توala کے ویلاسو ہو۔ خوش آمدید ویلاسو۔ خوش آمدید“۔۔۔ پچاری نے کہا۔

”میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خیال نہ کرنا“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ادہ تو یہ بات ہے۔ کیا ہوا ہے تمہیں“۔۔۔ پچاری نے حیرت بھرے لبھے میں کہا۔

”یہاں بیٹھو اور پسلے اپنا نام بتاؤ اور پورا تعارف کرو“۔ عمران نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کما تو مہما پچاری اس کے سامنے دری پر آلتی پالتی مار کر بینھ گیا۔ دوسرا پچاری اس کے پیچھے مودبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

”ایک سائنسی دوا کی وجہ سے میری دونوں ٹانگیں بے حس و حرکت ہو چکی ہیں اور سائنسی دنیا میں ابھی تک اس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔ مجھے جوزف نے بتایا ہے کہ آپ بڑے وچ ڈاکٹر ہیں اور آپ اس کا علاج جڑی بوٹیوں سے کر سکتے ہیں“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”جوزف۔ کون جوزف“۔۔۔ پچاری نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرا نام جوزف ہے اور میں افریقہ کا پرنس ہوں اور وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر شمولی نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا“۔۔۔ جوزف نے آگے بڑھتے ہوئے کما تو بوڑھا پچاری بے اختیار انھ کر کھڑا ہو گیا۔

اس کے چہرے پر یکخت انتہائی عقیدت کے تاثرات ابھر آئے۔ عظیم شمولی نے تمہارے سر پر ہاتھ رکھا تھا تو تم واقعی پرنس ہو اور میں بھی عظیم وچ ڈاکٹر شمولی کا شاگرد ہوں۔ آؤ بیٹھو“۔۔۔ پچاری نے جوزف کے سامنے سرجھکاتے ہوئے انتہائی عقیدت بھرے لبھے میں کما اور پھر جوزف کو اپنے ساتھ بٹھا کر وہ ایک بار پھر آلتی پالتی مار کر بینھ گیا۔

”یہ میرا آقا ہے۔ اس کا نام علی عمران ہے اس نے کما تھا کہ سادو نا کے معبد میں مجھے لے چلو لیکن میں نے انہیں بتایا کہ آپ بھرے لبھے میں کہا۔

یہاں لے آیا ہوں"۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"ہاں۔ میں علاج کر سکتا ہوں لیکن پہلے مجھے دیکھنا ہو گا کہ تو الا کے ویلاسو کی نانگوں کو کیا ہوا ہے"۔۔۔ بوڑھے نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے عمران کی ایک ٹانگ پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا اور آنکھیں بند کر لیں اس کا چہرہ تیزی سے سرخ ہوتا چلا جا رہا تھا۔ کافی دیر بعد اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور پھر اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"مجھے افسوس ہے تو الا کے ویلاسو کہ تمہاری نانگوں کا علاج نہیں ہو سکتا۔ اب تمہاری باقی عمرانی حالت میں گزرے گی۔ افریقہ کی کوئی جزوی بوئی ایسی نہیں ہے جو تمہیں نہیک کر سکے۔ میں نے اپنے سارے علم کو چھان پھٹک کر دیکھ لیا ہے"۔۔۔ بوڑھے پچاری نے افسوس بھرے لمحے میں کہا تو عمران کے ساتھیوں کے چہرے نایوی سے نٹک گئے۔

"چلو یہ کھاتہ بھی کلوز ہوا بہر حال شکریہ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وچ ڈاکٹر۔ کیا تم سادونا کے وچ ڈاکٹر سے رابطہ کر سکتے ہو"۔ جوزف نے کہا۔

"میں نے اس سے بھی رابطہ کیا ہے لیکن وہاں سے بھی کچھ نہیں مل سکا۔ اس کے علاوہ اس وقت جتنے بھی بڑے وچ ڈاکٹر موجود ہیں میں نے ان سب سے رابطہ کیا ہے لیکن سب نے جواب دے دیا ہے"۔۔۔ پچاری نے جواب دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مجھے افسوس ہے تو الا کے ویلاسو کہ میں تمہارا علاج نہیں کر سکا لیکن میں مجبور ہوں۔ البتہ تم نہ ہو۔ مجھے تمہاری خدمت کر کے خوشی ہو گی"۔۔۔ پچاری نے کہا۔

"نہیں۔ اب یہاں رکنا بے کار ہے۔ باہر ہماری نیکسیاں موجود ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا تو پچاری نے سر ہلا دیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دوسرا پچاری بھی اس کے پیچھے ہی باہر چلا گیا۔

"مجھے اٹھاؤ جوزف"۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا تو جوزف نے آگے بڑھ کر عمران کو اٹھایا اور کاندھوں پر لاد لیا اور پھر وہ سارے منہ لٹکائے اور اداں چرے لئے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ان سب کی آنکھیں عمران جیسے شخص کی یہ حالت دیکھ کر آنسوؤں سے لبریز ہوئی جا رہی تھیں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ہال میں داخل ہوا تو ہال معمول کے مطابق گھٹیا درجے کے بد معاشوں، غندزوں اور اس نائپ کی عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ گھٹیا شراب اور منشیات کے دھوئیں نے فضا کو بری طرح آلووہ کر رکھا تھا۔ نائیگر نے دروازے میں رک کر ہال میں سرسری نظر ڈالی تاکہ اگر خاور ہال میں موجود ہو تو وہ اسے دیکھ لے لیکن پھر ایک کونے میں جب اس نے خاور، صدیقی، چوبان، اور نعمانی چاروں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو وہ سمجھ گیا کہ یہ چاروں فورشارز کے سلسلے میں ہی یہاں موجود ہیں چنانچہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ چاروں جوں سامنے رکھے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ نائیگر قریب پہنچ کر بے اختیار ٹنک کر رک گیا کیونکہ ان چاروں کے چہروں پر اسے انتہائی دیرانی، پریشانی، افسردگی اور دکھ کے ملے جعلے تاثرات اس حد تک نمایاں نظر آ رہے تھے کہ جیسے یہ چاروں اپنے کسی عزیز ترین شخص کو دفاتر آئے ہوں۔

”السلام و علیکم“۔۔۔ نائیگر نے قریب پہنچ کر کہا تو چاروں نے چونک کر نائیگر کی طرف دیکھا۔

”وعلیکم السلام۔ آؤ نائیگر بیٹھو“۔۔۔ خاور نے بڑے سپاٹ لجھے میں کہا جبکہ باقیوں نے کچھ کہنے کی بجائے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

”کیا بات ہے۔ آج آپ چاروں بید افرادہ نظر آ رہے ہیں کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے“۔۔۔ نائیگر نے انتہائی بے چین سے لجھے میں ہے تو پھر اسے اس کی مدد کرنی چاہئے کیونکہ ہوٹل میڑو میں اس کا اکثر آنا جانتا تھا اور یہاں کا سارا اعملہ اور مینجر رالف اسے اچھی طرح جانتا تھا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ

”تو تمہیں اطلاع نہیں ملی ابھی تک“۔۔۔ خاور نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نائیگر نے کار ہوٹل میڑو کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کو وہ ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کی نظریں ایک طرف پارک کی گئی ایک کار پر پڑیں اور وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اس کار کو پہچانتا تھا۔ یہ خاور کی کار تھی کار کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ خاور ہوٹل کے اندر ہے لیکن اسے حرمت اس بات پر ہو رہی تھی کہ ہوٹل میڑو تو گھٹیا درجے کے بد معاشوں اور غندزوں کا تردد ہے وہاں خاور کیوں آیا ہے پھر اچانک اس کے ذہن میں خیال آیا کہ خاور چونکہ فورشارز کا ممبر ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں آیا ہو اور نائیگر نے سوچا کہ اگر خاور واقعی اس مقصد کے لئے آیا ہے تو پھر اس کی مدد کرنی چاہئے کیونکہ ہوٹل میڑو میں اس کا اکثر آنا جانتا تھا اور یہاں کا سارا اعملہ اور مینجر رالف اسے اچھی طرح جانتا تھا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ

”اطلاع۔ کیسی اطلاع۔ خیرت ہے“۔۔۔ ٹائیگر نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”تمہارا استاد اور ہمارا ساتھی اور پاکیشیا کا عظیم ترین آدمی علی عمران بیشہ کے لئے معدود ہو گیا ہے“۔۔۔ خاور نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے کے اعصاب اس طرح پھرپھڑانے لگے تھے جیسے اسے رعشہ ہو گیا ہو۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ عمران صاحب معدود ہو گئے ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے انہیں۔ کب، کیسے اور کیوں“۔۔۔ ٹائیگر نے بے اختیار بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

”بیٹھ جاؤ۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ قدرت کو جو منظور تھا ہو گیا۔ دیسے یقین نہیں آ رہا کہ عمران جیسی شخصیت کے ساتھ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال انسان انسان ہی ہے۔ بے بس اور لاچار“۔۔۔ خاور نے انتہائی مایوس سے لجھے میں کہا۔

”ہوا کیا ہے۔ پلیز مجھے تفصیل تو بتائیں۔ ورنہ میرا دل ڈوب جائے گا پلیز“۔۔۔ ٹائیگر نے اس بار کری پر بیٹھتے ہوئے انتہائی پریشان سے لجھے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ عمران صاحب کو ان کے فلیٹ سے انوکھا کر لیا تھا“۔۔۔ خاور نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک پڑا۔

”انوکھا کر لیا گیا تھا بس کو۔ کب۔ کیسے۔ کس نے کیا تھا انوکھا اور کیوں۔ مجھے تو علم ہی نہیں ہے“۔۔۔ ٹائیگر نے انتہائی حیرت بھرے

لجھے میں کہا۔

”یہی وجہ ہے کہ تمہیں کسی چیز کا علم نہیں ہے۔ بہر حال مختصر طور پر میں بتا دیتا ہوں“۔۔۔ خاور نے کہا اور پھر عمران کے انواع سے لے کر ڈاکٹر رضوان سے ہونے والی بات چیت تک اس نے تفصیل بتا دی۔

”سی سی ایم اوہ دیری سیڈ۔ سی سی ایم کا تو واقعی کوئی توڑ نہیں ہوتا۔ پھر ڈاکٹر رضوان کی تحقیق کا کیا ہوا“۔۔۔ ٹائیگر نے ہونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

”میں نے چیف سے ڈاکٹر رضوان کا فون نمبر لے کر اس سے خود بات کی۔ ڈاکٹر رضوان خود بیجید شرمندہ تھا اس کی تحقیق جس پر وہ اس قدر خوش تھا بنیادی طور پر غلط ثابت ہوئی تھی۔ عمران صاحب نے اسے سمجھا دیا تھا اور ڈاکٹر رضوان کو جہاں اس بات پر افسوس تھا کہ عمران صاحب ٹھیک نہ ہو سکے وہاں وہ عمران صاحب کا ممنون بھی تھا کہ انہوں نے اسے بروقت اس کی تحقیق کی اصلیت بتا دی ورنہ وہ اگر اسے کسی بین الاقوامی کانفرنس میں پیش کر دیتا تو اس کی اور پاکیشیا کی بے حد سکلی ہوتی۔ بہر حال اصل بات یہ ہے کہ ڈاکٹر رضوان کی تحقیق سے لجھے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ عمران صاحب کو ان کے فلیٹ سے انوکھا کر لیا تھا“۔۔۔ خاور نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر چونک پڑا۔ وہیں آ رہا ہے میں نے آج صبح لانگ رنچ ٹرانسیسٹر پر خود ڈرائی کی تو جو لیا سے رابطہ ہو گیا اور جو لیا نے بتایا کہ وہ عمران سمیت افریقہ کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ایک ملک کا نگوکے شربرازوں گئے تھے جہاں ایک قدیم معبد تھا اور عمران کا خیال تھا کہ افریقہ کے وچ ڈاکٹر جڑی بوئیوں سے ناممکن کو بھی ممکن بنا لیتے ہیں لیکن وہاں سے بھی وہ مایوس لوئے ہیں اور آج کی فلاٹ سے پاکیشیا آ رہے ہیں۔ فلاٹ شام کو چار بجے پہنچے گی۔ میں نے چیف کو کال کیا تو چیف نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت چار بجے پاکیشیا پہنچ رہا ہے لیکن عمران کا علاج کمیں نہیں ہو سکا۔ میں نے چیف سے درخواست کی کہ عمران صاحب کو علاج کے لئے ایکریمیا یا کارمن یا پھر گریٹ لینڈ بھجوایا جائے تو چیف نے مجھے بتایا کہ اس نے ہر جگہ کے ٹاپ ڈاکٹر سے رابطہ کیا ہے سب نے یہی جواب دیا ہے کہ سی ایم کا کوئی علاج نہیں ہے۔ چیف نے بتایا ہے کہ انہوں نے سرداور سے بھی بات کی ہے اور سرداور نے دیکا کے مانے ہوئے سامنے وانوں سے رابطہ کیا ہے لیکن کسی طرف سے بھی کوئی امید افزا خبر نہیں مل سکی۔ اس لئے اب یہ بات طے ہو چکی ہے کہ عمران صاحب کا علاج ناممکن ہے اور ان کی باقی زندگی اب اسی طرح معدودی میں گزرے گی۔ اس خبر نے مجھے اس قدر مایوس اور افسرودہ کیا ہے کہ جی چاہتا ہے کہ ویرانوں میں نکل جاؤ۔ میں صدقی کے پاس گیا تو وہاں چوہاں اور نعمانی بھی موجود تھے۔ انہیں بھی تمہاری طرح اس بات کا علم نہ تھا میں نے جب انہیں تفصیل بتائی تو ان کی حالت بھی میرے جیسی ہو گئی۔ ہماری حالت چونکہ خراب ہوتی جا رہی تھی اس کی آنکھیں تو کھلی ہوئی تھیں لیکن ذہن نجانے کس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بیٹھیں کہ شاید یہاں کے شور اور بے ہنگم ہنگامے سے ہمارے اوپر چھائی ہوئی پڑمدگی دور ہو جائے لیکن تمہارے آنے سے پہلے ہم فیصلہ کر رہے تھے کہ انھوں جائیں کیونکہ یہاں لوگوں کو زندگی سے بھرپور دیکھ کر اور زیادہ طبیعت خراب ہوتی ہے"۔ خاور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سی سی ایم کا توڑ۔ سی سی ایم کا توڑ"۔۔۔ ٹائیگر نے برباداتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے انھوں کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا"۔۔۔ خاور نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی ٹائیگر کے اس طرح انھے پر چونک پڑے تھے۔

"سی سی ایم کا توڑ۔ اب ملتا چاہئے۔ باس معدود رہ سکتا۔ نہیں رہ سکتا"۔۔۔ ٹائیگر نے اسی طرح برباداتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ الفاظ اس کے منہ سے لاشوری طور پر نکل رہے تھے ورنہ اسے خود بھی معلوم نہ تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے جب سے اس نے یہ خبر سنی تھی اس کا ذہن مسلسل دھماکوں کی زد میں تھا وہ کبھی سوچ ہی نہ سکتا تھا کہ عمران صاحب کا یہ حال بھی ہو سکتا ہے۔ وہ اسی طرح لاشوری کی کیفیت میں پارکنگ پہنچا اور اس نے کار شارٹ کر کے اسے ہوٹل سے باہر نکلا اور چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اس کے ہاتھ پیر میکانی انداز میں چل رہے تھے اس کی آنکھیں تو کھلی ہوئی تھیں لیکن ذہن نجانے کس

”عبدالعلی۔ اوہ۔ اوہ۔ ہاں مجھے یاد آگیا۔ بھر حال تمہارا شکریہ عبدالعلی۔“ — بوڑھے نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو مائیگر نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے بوڑھے کے کپڑے جھاڑنے شروع کر دیئے۔ لوگوں نے جب بوڑھے کو کھڑے اور ہوش و حواس میں دیکھا تو وہ سب واپس چلے گئے۔

”آئیے۔ کار میں آ جائیے۔ آپ جہاں جا رہے ہیں میں آپ کو
چھوڑ دیتا ہوں۔“ — نائیگر نے کہا اور پھر بوڑھے کو بازو سے پکڑ کر
اس نے فرنٹ سیٹ پر بٹھا دیا اور خود تیزی سے گھوم کر واپس
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا دوسرا لمحے اس نے کار آگے بڑھادی
بوڑھا پروفیشنل سے سرٹکائے اب لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔
”اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ ورنہ شاید آج میرا آخری وقت آگیا تھا۔
بھر حال وہ تو آنا ہی ہے لیکن انسان بھر حال موت سے ہر حالت میں بچتا
چاہتا ہے۔“ — پروفیشنل نے یک لخت سیدھے ہوتے ہوئے نائیگر سے
مخاطب ہو کر کہا۔

”میں بھی چونکہ سوچ میں گم تھا اور اس سوچ میں نجانے کب میں سڑک پر اتر آیا۔ یہ تو مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں نیچے گر کر انٹھ رہا تھا۔“ — پروفیسر نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

طرف تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں کار کے ٹائروں کی طویل چیخ پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا تو یہ لخت اسے ایسے محسوس ہوا جیسے وہ غیند سے جاگ گیا ہو۔ اسی لمحے اس نے لوگوں کو سڑک کے دونوں طرف سے اپنی کار کی طرف بھاگتے دیکھا تو اس کے ذہن پر جیسے فلم کا منظر ابھرنے لگا کہ اسے یاد آگیا کہ ایک بوڑھا آدمی اچانک فٹ پاتھ سے اتر کر سڑک کراس کرنے لگا تھا اور اس نے پوری قوت سے خود بخود بریک لگائے تھے اور پھر آخری منظر اس بوڑھے کے کار کے بونٹ سے ٹکڑا کر گرنے کا منظر اس کے ذہن پر ابھرا اور اس کے ساتھ ہی جیسے اسے پوری طرف ہوش آگیا اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر وہ کار کے سامنے کی طرف بڑھا تو اس نے بوڑھے کو کار کا سہارا لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

”آپ کو چوت تو نہیں آئی بزرگوار“۔۔۔ ٹائیگر نے جلدی سے بوڑھے کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے بچا لیا ہے۔“۔۔۔ بوڑھے نے آہستہ سے کرتے ہوئے لبجے میں کہا۔ اسی لمحے بے شمار لوگ وہاں پہنچ گئے۔

”اوہ۔ اوہ۔ سرپروفیسر فاضل آپ۔ اوہ آپ۔ میں آپ کا کانج کا
شاگرد ہوں عبد العلی۔“ — نائیگر نے یکنہت اس بوڑھے کو پہنچانتے
ہوئے کا۔

”آپ نے کہا تشریف لے جانا ہے“۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔
”روز کالونی۔ وہاں میری رہائش ہے۔ یہاں سے قریب ہی ہے“۔
پروفیسر نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”تم کیا کر رہے ہو آج کل۔ تمہارا یہ لباس تو بتا رہا ہے کہ تم کسی
اچھے عمدے پر نہیں ہو“۔۔۔ پروفیسر نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار
مکرا دیا۔

”آپ میرے لباس سے اندازہ نہ لگائیں محترم۔ آپ کا شاگرد غلط
کام نہیں کر سکتا۔ میں ایک خفیہ سرکاری ایجنسی سے متعلق ہوں اور
اس سلسلے میں ایسا لباس پہنا کرتا ہوں“۔۔۔ ٹائیگر نے مکراتے
ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ پھر تو خدا کا شکر ہے۔ ورنہ مجھے افسوس ہو رہا تھا کہ
میرا ہونہار شاگرد ضائع ہو چکا ہے۔ لیکن تم تو سائنس کے طالب علم
تھے تو کیا اب سائنس دان بھی خفیہ ایجنسیوں میں کام کرنے لگے
ہیں“۔۔۔ پروفیسر نے کہا اسی لمحے ٹائیگر نے کار روز کالونی کی طرف
جانے والی سڑک پر موڑ دی۔

”جی ہاں سر۔ یوں ہی سمجھو جائے۔ سائنس تو اب ہر شبے میں کام
دکھا رہی ہے“۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور پروفیسر نے اثبات میں سرہلا
دیا۔

”پروفیسر صاحب مجھے یاد ہے جب میں کالج کے آخری سال میں تھا
تو آپ شاید یورپ کی کسی یونیورسٹی سے مسلک ہو گئے تھے۔ کیا

ریٹائرمنٹ تک آپ وہیں رہے یا پھر واپس آگئے تھے“۔۔۔ ٹائیگر
نے کہا۔

”میں کارمن کی نیشنل یونیورسٹی سے مسلک ہو گیا تھا۔ ابھی آٹھ
سال ہوئے ہیں ریٹائر ہوئے۔ اب میں نے اپنی کوٹھی میں ایک چھوٹی
سی لیبارٹی بنائی ہوئی ہے۔ اب وہاں کام کرتا ہوں ماکہ شغل جاری
رہے ورنہ بے کار آدمی تو کسی کام کا نہیں رہتا۔ میرا ایک بیٹا ہے وہ
اس وقت کارمن کی نیشنل یونیورسٹی میں ہی پروفیسر ہے اور وہیں یشنل
ہے۔ میں اکیلا یہاں ایک ملازم کے ساتھ رہتا ہوں“۔۔۔ پروفیسر نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چھوٹی سی کوٹھی کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے ٹائیگر کو کار روکنے کا کہا اور ٹائیگر نے اس کوٹھی کے
گیٹ پر لے جا کر کار روک دی۔ ستون پر پروفیسر فاضل کی نیم پلیٹ
موجود تھی۔

”تمہارا وقت ضائع کیا ہے میں نے لیکن اب یہاں تک آگئے ہو تو
میری طرف سے ایک پیالی چائے ہی قبول کرلو۔ یقین کرو کہ جب کسی
ہونہار شاگرد سے ملاقات ہوتی ہے تو مجھے بیجد خوشی ہوتی ہے“۔
پروفیسر نے مکراتے ہوئے کہا۔

”یہ تو میرے لئے اعزاز ہو گا جناب۔ میں کال بیل دیتا ہوں“۔
ٹائیگر نے مکراتے ہوئے کہا اور کار سے نیچے اتر کر وہ ستون کی طرف
بڑھ گیا جس میں کال بیل کا بیٹن نصب تھا۔ اس نے بیٹن کو دوبار پر لیں
کر دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ چھائک کھلا اور ایک اوہیز عمر آدمی باہر آ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

گیا۔

”اعظم پھانک کھولو“ — پروفیر نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکلتے ہوئے کہا۔

”جی اچھا“ — آنے والے نے پروفیر کو دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھانک کھل گیا اور ٹائیگر کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اترات تو دوسری طرف سے پروفیر صاحب بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آئے۔

”او بیٹھ“ — پروفیر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سر ہلا تا ہوا ان کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پنج گئے جسے سنگ روم کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔

”بیٹھو“ — پروفیر نے ایک کری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائیگر ان کا شکریہ او ا کر کے کری پر بیٹھ گیا جبکہ پروفیر دوسری کری پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے اعظم اندر داخل ہوا۔

”اعظم۔ یہ میرا شاگرد ہے عبد العلی۔ بڑا ہونہار شاگرد تھا۔ آج اس کی کار سے میں نکلا کر گرا تو نہ صرف اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا بلکہ اس سے بھی ملوادیا۔ جاؤ اور چائے بنائے کر لے آؤ“ — پروفیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ آپ کو چوت تو نہیں آئی جناب“ — اعظم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نہیں۔ اللہ کا کرم ہو گیا ہے“ — پروفیر نے جواب دیا تو اعظم سر ہلا تا ہوا واپس مڑ گیا۔

”آپ نے لیبارٹری کا ذکر کیا تھا۔ کیا آپ باقاعدہ سائنس دان بن چکے ہیں پہلے تو آپ صرف تھیوری ہی پڑھاتے تھے“ — ٹائیگر نے اعظم کے جانے کے بعد بات چیت کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ”ہاں۔ کارمن کی نیشنل یونیورسٹی میں پڑھاتے ہوئے اتفاق سے ایک عملی سائنس دان سے دوستی ہو گئی وہ کسی لیبارٹری میں کام کرتے تھے ان سے بات چیت ہوتی رہتی تھی اس پر مجھے بھی شوق ہو گیا اور میں بھی فارغ اوقات میں اس کے ساتھ ہی کام کرنے لگا بس اس طرح میں نے اس سلسلے میں کافی کچھ سیکھ لیا اب ریٹائرمنٹ کے بعد ظاہر ہے پڑھنے پڑھانے والا سلسلے تو ختم ہو گیا ہے اس لئے اب صرف یہی کام ہے اس سے وقت اچھا گزر جاتا ہے“ — پروفیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آج کل آپ کس پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں“ — ٹائیگر نے دلچسپی لیتے ہوئے اشتیاق بھرے لمحے میں کہا۔

”لیزر ٹائپ کی نو دریافت شدہ ریز ہیں جنہیں فارکوٹ ریز کہا جاتا ہے کیونکہ ان کی دریافت کا سرا پروفیر فارکوٹ کے سر ہے اس لئے ان کے نام پر ان ریز کا نام رکھا گیا ہے میں ان ریز کو انسانی جسم میں پیدا ہونے والی چیزیں بیماریوں کے خلاف استعمال کرنے پر کام کر رہا ہوں۔ خاص طور پر کینسر کے علاج کے سلسلے میں“ — پروفیر فاضل نے ہوتے ہوئے کہا۔

”سی سی ایم کا کوئی توڑ میں نے سنا نہیں ہے اور نہ ہی مجھے کبھی اس کا خیال آیا ہے۔ لیکن اب تمہارے کہنے کے بعد مجھے خیال آ رہا ہے کہ فارکوٹ ریز کو اس کے توڑ کے لئے آزمایا جا سکتا ہے۔“ - پروفیسر نے کہا تو نائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیسے۔ محترم جلدی بتائیے۔ کس طرح“—ٹائیگر نے انتہائی
بے چین لمحے میں کہا۔

”میں نے اپنے طور پر فارکوٹ ریز پر اس قدر ریسرچ کر لی ہے کہ وہ انسانی جسم میں موجود کینسر سے مردہ ہو جانے والے خلیات میں تحریک پیدا کر لیتی ہے گو میں نے کبھی کسی انسان پر تو اس کا تجربہ نہیں کیا لیکن جانوروں پر میں اس کا کامیاب تجربہ کر چکا ہوں اور سی ایم کی بھی بالکل ویسی ہی خصوصیت ہے جیسی کینسر کی۔ کینسر خلیات اور اعصاب کو مردہ کر دتا ہے جبکہ سی ایم اعصاب کو منجد کر دیتی ہے۔ اگر کینسر کے مردہ خلیات میں تحریک پیدا کی جاسکتی ہے تو منجد اعصاب میں تحریک زیادہ آنسانی سے پیدا کی جاسکتی ہے۔“ - پروفیسر نے

”لیکن جہاں تک میرا علم ہے فارکوٹ ریز تو انسانی جسم کے لئے انتہائی مضر ہیں۔ یہ تو دفاعی ہتھیاروں کے سلسلے میں استعمال کی جا رہی ہیں۔“ — نائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”پروفیسر صاحب کیا سی ایم کا توڑ بھی دریافت ہو سکا ہے۔“ اچانک ٹائیگر نے پوچھا اسے اچانک خیال آگیا تھا کہ فریم سے مات توک رکھائے۔

”سی ایم کا توڑ۔ کس قسم کا توڑ؟“۔۔۔ پروفیسر فاضل نے
چونک کر پوچھا۔
”سی ایم کی صفت ہے کہ وہ انسانی اعصاب کو مکمل طور پر جلد

”تم پر۔ نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اگر میرا تجربہ ناکام رہا تو تم بھی معذور ہو سکتے ہو۔ نہیں۔ یہ ناممکن ہے“۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔
”پھر۔ پھر کس طرح تجربہ ہو سکتا ہے“۔۔۔ ٹائیگر نے بے چین سے لمحے میں کہا۔

”تمہارے استاد پر ہو سکتا ہے۔ وہ تو پہلے ہی سی ایم کا شکار ہو چکے ہیں اگر فارکوت ریز نے کام دکھار دیا تو وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ نہ بھی ہوا تو بہر حال وہ تو پہلے سے ہی شکار ہے“۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

”نہیں پروفیسر صاحب۔ ہو سکتا ہے کہ تجربہ ناکام ہونے سے کوئی سوچ ہے ہو سکتا ہے کہ درست ثابت نہ ہو“۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔ اسی لمحے اعظم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں چائے کی دو پیالیاں اور ایک پلیٹ میں بسکٹ رکھے ہوئے تھے اس نے ایک پیالی ٹائیگر کے سامنے اور دوسری پروفیسر کے سامنے رکھی اور پھر بسکٹوں والی پلیٹ درمیان میں رکھ کر وہ مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”جیرت ہے کہ اس دور میں بھی تم جیسے لوگ موجود ہیں جو دوسروں کی خاطر اپنی زندگی داؤ پر لگا سکتے ہیں۔ آفرن ہے تم پر۔ بہر حال جو کچھ تم کہہ رہے ہو وہ میں نہیں کر سکتا۔ البتہ ایک کام اور ہو سکتا ہے کہ میں جانور پر سی ایم استعمال کر کے پھر فارکوت ریز کا تجربہ کر دیکھوں۔ میرے پاس ایک بندر کا کچھ موجود ہے اس پر یہ تجربہ کیا جا سکتا ہے گو وہ میرا پاتو ہے اور اس سے بے حد مانوس ہوں لیکن“۔۔۔

”نہیں ٹھیک ہے۔ آپ سی ایم والی بات کریں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ پہلے مجھ پر سی ایم استعمال کریں اور پھر فارکوت ریز۔ اس طرح تجربہ ہو جائے گا“۔۔۔ ٹائیگر نے بے چین سے لمحے میں کہا۔

”آپ کا شکریہ پروفیسر صاحب۔ آپ نے تجربہ کے لئے اپنے پاتو کہا۔

سوچنے کے سے انداز میں کہا۔
”لیکن اس کے مضر اثرات۔ وہ کیسے دور ہوں گے“۔۔۔ ٹائیگر نے بے چین سے لمحے میں کہا۔

”اس کی فکر مت کرو۔ میں نے ایک ایسا محلول ایجاد کیا ہے جسے اگر خون میں شامل کر دیا جائے تو انسانی خون پر فارکوت ریز کے اثرات ایک محدود وقت تک نہیں ہوتے کیونکہ فارکوت ریز کے مضر اثرات خون پر ہی مرتب ہوتے ہیں اور خون میں ایسی مسلک کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں کہ انسان فوراً ہلاک ہو جاتا ہے لیکن یہ صرف میری سوچ ہے ہو سکتا ہے کہ درست ثابت نہ ہو“۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔ اسی لمحے اعظم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں چائے کی دو پیالیاں اور ایک پلیٹ میں بسکٹ رکھے ہوئے تھے اس نے ایک پیالی ٹائیگر کے سامنے اور دوسری پروفیسر کے سامنے رکھی اور پھر بسکٹوں والی پلیٹ درمیان میں رکھ کر وہ مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
”میں چینی نہیں پیتا۔ اگر تم پیتے ہو تو منگواليتا ہوں“۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

”نہیں ٹھیک ہے۔ آپ سی ایم والی بات کریں۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ پہلے مجھ پر سی ایم استعمال کریں اور پھر فارکوت ریز۔ اس طرح تجربہ ہو جائے گا“۔۔۔ ٹائیگر نے بے چین سے لمحے میں کہا۔

بندر کا انتخاب کیا لیکن آپ اپنے پالتو بندر کی بجائے عام بندر پر تجربہ کریں میں آپ کو ابھی مارکیٹ سے بندر لادتا ہوں"۔ — نائیگر نے کہا۔

"مارکیٹ سے۔ تو کیا یہاں بندروں کی بھی کوئی مارکیٹ ہے"۔ — پروفیسر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا چیز نہیں بکتی۔ آپ بے فکر رہیں۔ مجھے اجازت دیں میں بندر لے آتا ہوں۔ آپ اس دوران تجربے کی تیاری کریں"۔ — نائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے لے آؤ"۔ — پروفیسر نے کہا تو نائیگر اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس کو نجانے کیوں امید سی لگ گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کر دے گا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شرکے اس علاقے کی طرف خاصی تیز رفتاری سے بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں اس قسم کے جانور فروخت کئے جاتے تھے پھر اس کو واپس پروفیسر کی کوئی خوشی تک پہنچنے میں دو گھنٹے لگ گئے اس نے مارکیٹ سے دو بندرا اور دو خرگوش خرید لئے تھے اور پھر چاروں کے پنجے اس نے کار کی عقی میٹ پر رکھے ہوئے تھے تاکہ اگر ایک جانور پر تجربے کے دوران گز بڑھ جائے تو دوسرے پر کام کیا جاسکے۔ کوئی خوشی کے گیٹ کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اترتا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بنی پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد اعظم باہر آگیا۔

"آپ آگئے۔ میں پھانٹک کھوتا ہوں۔ پروفیسر صاحب نے مجھے

ہدایت دے دی ہے"۔ — اعظم نے کہا اور مژکر اندر چلا گیا۔ نائیگر واپس آکر ڈرائیورگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھانٹک کھل گیا اور نائیگر کار اندر پورچ میں لے گیا پھر کار سے اتر کر اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور بندروں اور خرگوشوں کے پنجے باہر نکال کر رکھ لئے۔ اس دوران اعظم بھی پھانٹک بند کر کے آگیا اور حیرت سے ان پنجروں کو وہ دیکھ رہا تھا۔

"پروفیسر صاحب کہاں ہیں"۔ — نائیگر نے اعظم سے پوچھا۔ "وہ نیچے تھے خانے میں ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جیسے ہی آئیں تو میں آپ کو وہیں لے آؤں۔ کیا یہ پنجے بھی وہیں لے جانے ہیں"۔ — اعظم نے کہا۔

"ہاں۔ ایک پنجروہ تم اٹھا لو ایک میں اٹھا لیتا ہوں"۔ — نائیگر نے کہا تو اعظم نے خرگوشوں والا پنجروہ اٹھا لیا جب کہ بندروں والا پنجروہ نائیگر نے اٹھا لیا اور پھر اعظم کی رہنمائی میں وہ ایک چھوٹے سے تھے خانے میں پہنچ گیا جسے واقعی سائنسی لیبارٹری کی شکل دے دی گئی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو تم کافی سارے جانور لے آئے ہو"۔ — پروفیسر نے پنجروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ اگر تجربے کے دوران گز بڑھ جائے تو دوسرا تجربہ کرنے کے لئے موجود ہو۔ خرگوش اس لئے لے آیا ہوں کہ شاید آپ ان پر تجربہ کرنا چاہیں"۔ — نائیگر نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہاں۔ ان پر بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن میں پہلے بندر پر تجربہ کروں گا اس میں اثرات واضح طور پر سامنے آ جائیں گے“۔۔۔ پروفیر نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”کیا آپ تجربے کی تیاری کر چکے ہیں؟“۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

”ہاں اور اس تجربے میں تم میری مدد کرو گے“۔۔۔ پروفیر نے کہا۔

”دل و جان سے پروفیر صاحب“۔۔۔ ٹائیگر نے سرت بھرے لبھے میں کما اور پھر پروفیر نے پھرے سے ایک بندر کو باہر نکالنے کے لئے کہا تو ٹائیگر نے ایک بندر کو باہر نکال لیا۔ بندر بری طرح پھرک رہا تھا اور ساتھ ہی چیخ چیخ کر رہا تھا لیکن ٹائیگر نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا۔ پروفیر نے میز پر موجود ایک سرنج اٹھائی اور اس کی سوئی سے کیپ ہٹا کر اس نے سوئی بندر کے کولے میں اتار دی۔

”اوہ۔ مجھے راستے میں خیال آ رہا تھا کہ سی سی ایم تو آپ کے پاس موجود نہ ہو گا لیکن شکر ہے موجود ہے“۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

”بس یہ اتفاق ہی ہے۔ میرا وہ دوست جس سے میں ملنے گیا تھا اس کے پاس یہ تھا میں یہ لے آیا کہ شاید کبھی تجربہ میں کام آ جائے“۔۔۔ پروفیر نے انجکشن لگاتے ہوئے کما اور ٹائیگر نے اثبات پروفیر نے سوئی باہر نکالی اور پھر اس سوئی پر کیپ چڑھا کر انہوں نے سرنج واپس میز پر رکھ دی۔ چند لمحوں بعد بندر کا نچلا دھڑکے حس و

حرکت ہوتا چلا گیا البتہ اس کا اوپر والا دھڑک تھا۔

”اس کے دونوں ہاتھ رہی سے باندھ دو“۔۔۔ پروفیر نے کہا اور ایک دراز سے رہی نکال کر ٹائیگر کو دے دی تو ٹائیگر نے رہی لے کر بندر کے دونوں ہاتھ باندھ دیئے۔

”اب اسے اٹھا کر ادھر لے آؤ تاکہ اس پر فارکوٹ ریز کا تجربہ کیا جاسکے؟“۔۔۔ پروفیر نے کما اور ایک طرف رکھی ہوئی میز کی طرف اشارہ کیا جس پر ایک عجیب سی ساخت کا لیپ موجود تھا اس لیپ پر ایسا شیشہ لگا ہوا تھا جیسے مکھیوں کا چھت ہو۔ ٹائیگر نے میز پر بندر کو لٹا دیا۔ پروفیر نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک بڑی سی بوتل نکالی اس میں بزرگ کا محلول تھا انہوں نے بوتل میز پر رکھی اور پھر دراز سے ایک سرنج نکال کر اسے کھولا اور پھر بوتل کا ڈھکن کھول کر انہوں نے تھوڑا سا محلول سرنج میں بھرا اور پھر بوتل کا ڈھکن لگا کر اسے واپس الماری میں رکھ دیا۔ سرنج پر انہوں نے سوئی لگادی تھی واپس آ کر انہوں نے سرنج اٹھائی اور اس کی سوئی سے کیپ ہٹا کر انہوں نے اسے بندر کے بازو میں اتار دیا اور پھر آہستہ آہستہ سرنج میں موجود محلول انجکٹ کرنے لگئے جیسے جیسے محلول انجکٹ ہو رہا تھا بندر کا جسم ڈھیلا پڑتا جا رہا تھا اور پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔

”یہ تو بے ہوش ہو گیا ہے“۔۔۔ ٹائیگر نے پریشان سے لبھے میں سرہلا دیا۔ سرنج میں موجود محلول کی مخصوص تعداد انجکٹ کر کے

پروفیر نے سوئی باہر نکالی اور پھر اس سوئی پر کیپ چڑھا کر انہوں نے سرنج واپس میز پر رکھ دی۔ چند لمحوں بعد بندر کا نچلا دھڑکے حس و

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

گھنٹے میں فارکوٹ ریز کے اثرات اس پر کوئی اثر نہ کریں گے۔
پروفیر نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ محلول انجکٹ
کر کے پروفیر صاحب نے سرنج ایک نوکری میں رکھ دی۔
”اب کتنی دیر بعد آپ ریز استعمال کریں گے۔“ ٹائیگر نے
کہا۔

”وس منٹ بعد تاکہ محلول پوری طرح اثر کر لے۔“ پروفیر
نے کہا اور پھر وہ ایک اور الماری کی طرف بڑھ گئے انہوں نے الماری
میں سے دو گمرے سبز رنگ کے شیشوں ولی عینکیں نکالیں اور ایک
عینک انہوں نے ٹائیگر کی طرف بڑھا دی۔

”یہ لو اسے پن لو۔ فارکوٹ ریز آنکھوں کو نقصان پہنچا سکتی ہے
اس لئے یہ عینک ان کے استعمال کے دوران ضروری ہوتی ہے۔“
پروفیر نے کہا اور دوسری عینک انہوں نے اپنی آنکھوں پر لگالی۔ ٹائیگر
نے بھی عینک پن لی لیکن اب اسے کمرہ گمرے سبز رنگ میں ڈوبا ہوا
نظر آ رہا تھا۔ وس منٹ بعد پروفیر صاحب نے اس یمپ کے سرے کو
جو مکھیوں کے چھتے جیسا تھا بندر کے نچلے دھڑ پر ایڈ جسٹ کرنا شروع کر
دیا۔ ٹائیگر خاموش کھڑا ہوا تھا جب وہ اسے ایڈ جسٹ کر چکے تو انہوں
کے نچلے گول اور ابھرے ہوئے حصے پر لگے ہوئے ایک میز
کی اور جب وہ ایک ہندسہ آگے بڑھی تو پروفیر نے با تھوڑا تھا۔

”یا اللہ تور حیم و کریم ہے۔ تو اپنا خاص فضل کر دے۔“ پروفیر

نے باقاعدہ دعا کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے منہ سے
بے اختیار آئیں نکلا۔ پروفیر نے ہاتھ بڑھا کر میز کے ساتھ لگا ہوا ایک
بٹن دبایا تو یمپ کے سرے سے نارنجی رنگ کی تیز شعاعیں نکل کر
بندر کے جسم پر پڑنے لگیں۔ پروفیر آہستہ آہستہ یمپ کو ساتھ ساتھ
ایڈ جسٹ کرنے لگے پھر اچانک شعاعیں نکلنا بند ہو گئیں تو پروفیر نے
ہاتھ ہٹالیا اور پھر عینک اتار دی۔ ٹائیگر نے بھی عینک اتار دی۔

”اب کس طرح پتہ چلے گا کہ تجربہ کامیاب ہوا ہے یا نہیں۔“
ٹائیگر نے کسی بچے کی طرح بے چین ہو کر پوچھا تو پروفیر صاحب بے
اختیار مسکرا دیئے۔

”ایک گھنٹے بعد۔ آؤ۔“ پروفیر نے کہا اور بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گئے۔ پھر وہ واپس اسی سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گئے۔
”پروفیر صاحب۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ فارکوٹ ریز تحریک ضرور
پیدا کریں گی۔“ ٹائیگر نے بے چین سے لمحے میں کہا۔

”میں تمہاری بے چینی سمجھتا ہوں۔ لیکن یہ تجربہ ہے۔ اس لئے
کوئی حصی رائے بھی نہیں دی جاسکتی۔ میرا خیال ہے کہ تحریک پیدا ہو
گی۔ ہو سکتا ہے نہ ہو۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہم اس کا توڑ تلاش کرنے
میں کامیاب ہو جائیں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے ہمارے
ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہمارا کام صرف سوچنا اور پھر اس پر تجربہ
کے نیچے موجود ناب کو گھماٹا شروع کر دیا۔ میز پر موجود سوئی نے حرکت
کی اور جب وہ ایک ہندسہ آگے بڑھی تو پروفیر نے با تھوڑا تھا۔
اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پروفیر صاحب شاید زیادہ چائے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

پینے کے عادی تھی اس لئے انہوں نے اعظم کو بلا کر دوبارہ چائے کا کہہ دیا۔ لیکن ٹائیگر نے معدرت کر لی تو پروفیسر صاحب نے اس کے لئے جوس اور اپنے لئے چائے کا کہہ دیا اور پھر ایک گھنٹہ گزارنا ٹائیگر کے لئے قیامت بن گیا۔ وہ بار بار گھری ریکھتا لیکن اسے گھری کی سویاں وسی کی وسی ہی انہی ہندسوں پر کھڑی نظر آتی تھیں۔ پھر وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا شروع کر دیتا۔ بہر حال خدا خدا کر کے ایک گھنٹہ گزرا تو وہ انتہائی بے چینی کے عالم میں پروفیسر کے ساتھ دوبارہ تھہ خانے میں گیا جہاں بندر اسی طرح میز پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ پروفیسر نے ایک الماری سے ایک بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹا کر انہوں نے بوتل کا دہانہ بندر کی ناک سے لگا دیا اور پھر بوتل ہٹا کر اس کا ڈھکن بند کر کے اسے سائیڈ میز پر رکھ دیا۔

”ابھی چند لمحوں بعد یہ ہوش میں آجائے گا اور پھر فیصلہ ہو جائے گا کہ تجربے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے“۔۔۔ پروفیسر فاضل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کا اور ٹائیگر نے ہونٹ بخیچتے ہوئے اثبات میں سرہلا دیا اس کی نظریں بندر پر جبی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد بندر کے اوپر والے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر آہستہ آہستہ وہ پوری طرح ہوش میں آگیا۔ لیکن یہ دیکھ کر ٹائیگر کا دل ڈوب گیا کہ بندر کا نچلا دھڑ دیے ہی بے حس و حرکت تھا اس میں معمولی سی حرکت بھی نہ تھی۔

”اظاہر تو تجربہ ناکام ہو گیا ہے لیکن مزید چیکنگ ضروری“

ہے“۔۔۔ پروفیسر نے کما اور پھر اس نے ایک نشراٹھایا اور بندر کے نچلے دھڑ کو جگہ جگہ سے کاثنا شروع کر دیا لیکن بندر کا نچلا جسم دیے ہی بے و حرکت رہا۔

”سوری بیٹھ۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ میرا آئیڈیا غلط ثابت ہوا ہے۔ فارکوٹ ریز بھی ہی ایم کے مجید کئے ہوئے اعصاب میں کوئی معمولی سی تحریک بھی پیدا نہیں کر سکیں“۔۔۔ آخر کار پروفیسر نے خون آلودہ نشراٹیک طرف رکھتے ہوئے طویل سانس لے کر کما۔

”ٹھیک ہے پروفیسر صاحب۔ آپ نے بہر حال تجربہ کیا ہے۔ باقی تو وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ اب مجھے اجازت دیں“۔۔۔ ٹائیگر نے کما اور پروفیسر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ ٹائیگر کو چھوڑنے پورچ تک آئے اور ٹائیگر انسیں سلام کر کے کار لے کر ان کی رہائش گاہ سے باہر آگیا اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا اور اس کی حالت انتہائی خستہ ہو رہی تھی لیکن ظاہر ہے وہ کیا کر سکتا تھا۔ وہ سیدھا اپنے ہوٹل پہنچا اور پھر کمرے میں جا کر بستر پر لیٹ گیا۔ اس کے ذہن میں مسلسل یہ سوچ سوچ کر دھماکے ہو رہے تھے کہ عمران جیسی خصیت کو جب وہ معدوری کی حالت میں دیکھے گا تو اس کی کیا حالت ہو گی۔ لیکن ظاہر ہے قدرت سے کون لڑ سکتا تھا۔ وہ بھی مجبور تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تم میرے جیسے دل کی بات کر رہی ہو۔ جب کہ میرے پاس تو
مرے سے دل ہی نہیں ہے۔ نجانے کب کا ظالم بھلک کر کسی کے پاس
پہنچ چکا ہے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بہتر ہے تم خاموش رہو“ — جولیا نے بجائے مسکرانے کے
بے اختیار چلاتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”دیکھو جولیا۔ کوئی آدمی کبھی ناگزیر نہیں ہوتا۔ یہ تو معدوری ہے
میں کسی بھی لمحے ہلاک ہو سکتا ہوں یا مر بھی سکتا ہوں۔ کسی آدمی کے
مرجانے سے اس دنیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ نے جس سے
جننا کام لینا ہوتا ہے وہ لے لیتا ہے اور بس۔ اس لئے اس طرح منه
لٹکانے اور افرادہ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس میں کسی کا کچھ
نہیں بگڑے گا اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو جائے گی۔ مجھے تو
خوشی ہے کہ میرے ساتھی ابھی زندہ ہیں اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس
ابھی زندہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں بھی ابھی زندہ
ہوں اور از خود حرکت نہیں کر سکتا۔ تم لوگوں کو حرکت میں تولا سکتا
ہوں“ — عمران نے یکلخت سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”جب وہ وقت آئے گا دیکھا جائے گا۔ ابھی ہمیں کچھ نہ کرو“ —
جولیا نے جواب دیا اور عمران تنوری کی طرف مڑ گیا جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا
کسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔

”تمہارا منہ کیوں لٹکا ہوا ہے۔ تم تو عملی آدمی ہو“ — عمران
نے تنوری سے مخاطب ہو کر کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

خصوصی طور پر چارڑؤ کے گئے جہاز میں عمران کے ساتھ جولیا اور
اس کے ساتھی موجود تھے۔ جوزف اور جوانا بھی ان کے ساتھ تھے۔
انہیں پرواز کرتے ہوئے کمی گھنٹے گزر چکے تھے اور اب وہ پاکیشیا پہنچنے
کے قریب تھے۔ سارے راستے ماحول پر سو گواریت طاری رہی تھی۔
گو عمران نے مسلسل شکافتہ باتیں کر کے اس سو گواریت کو ختم کرنے
کی کوشش کی تھی لیکن یوں لگتا تھا جیسے وہ سب ہنسنا بھول چکے ہوں۔

”تمہاری حالت دیکھ تو کر مجھے یوں لگتا ہے کہ جیسے معدور میں نہیں
تم لوگ ہوئے ہو۔ اب زندگی اسی کا نام ہے۔ اس کے باوجود میں اللہ
تعالیٰ کی رحمت سے نامید نہیں ہوں“ — عمران نے کہا۔

”تم جو مرضی آئے کہتے رہو عمران۔ لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ
ہمارے دل نکڑے ہو چکے ہیں۔ ہم تمہارے جیسا دل کماں سے
لامیں“ — جولیا نے دھیمے لجھے میں کہا۔

سے گزرنے کے بعد جب وہ ایئرپورٹ کے پلک ہاں میں پہنچے تو وہاں سیکرٹ سروس کے باقی ارکان نائیگر سمیت موجود تھے۔

”ماشاء اللہ۔ ماشاء اللہ۔ آج مجھے اپنی اہمیت کا صحیح معنوں میں احساس ہوا ہے۔ یہاں تو سب پہنچے ہوئے ہیں“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر باری باری سب نے عمران کی چیارداری کی اور اس کی معذوری پر افسوس کا اظہار کیا۔

”عمران صاحب۔ اب آپ کہاں جائیں گے۔ فلیٹ پر یا رانا ہاؤس میں“۔۔۔ صدر نے پوچھا۔

”سلیمان نے ایئرپورٹ پر نظر نہیں آ رہا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس تک یہ خبر نہیں پہنچی اور اس تک نہیں پہنچی تو اماں بی اور ڈیڈی تک یہ خبر نہیں پہنچی اور میرے لئے سب سے بڑا مرحلہ اماں بی اور ڈیڈی کا اس حالت میں سامنا کرنا ہے۔ اس لئے فی الحال رانا ہاؤس میں جاؤں گا مگر وہاں رہ کر میں اماں بی اور ڈیڈی کو صبر اور برداشت کرنے کے لئے کسی طرح تیار کر سکوں“۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب عمران سمیت رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ جو لیا نے وہاں چیف کو اپنی آمد سے مطلع کیا تو چیف نے ان سب کو اپنے اپنے فلیٹ پر جانے کے احکامات دے دیئے اور پھر ایک ایک کر کے سب دوبارہ آنے کا کہہ کر رانا ہاؤس سے چلے گئے۔ البتہ جوزف اور جوانا تو ظاہر ہے وہیں رہتے تھے اور نائیگر وہیں رہ گیا تھا۔ اس نے نہ ہی جانے کے لئے اجازت مانگی تھی اور نہ ہی

”میں عملی آدمی ضرور ہوں لیکن میرے اندر دل اور کھوپڑی میں دماغ بھی ہے۔ میں چاہے تم سے لاکھ لڑتا رہوں لیکن اتنا میں بھی جانتا ہوں کہ جو کچھ تم ہو، وہ کوئی اور کبھی نہیں ہو سکتا“۔۔۔ تنویر نے انتہائی سنجیدہ لمحے میں جواب دیا تو عمران اس کے خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال یہ ہے کہ آپ اس سلسلے میں کوئی روحانی امداد حاصل کریں“۔۔۔ اچانک صدر نے کہا۔

”میری روح تو معذور نہیں ہوئی۔ جو میں روحانی امداد لوں“۔ عمران نے جواب دیا۔

”نیک لوگوں کی دعاؤں میں بڑی تاثیر ہوتی ہے عمران صاحب۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر نظر کرم ہوتی ہے“۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ہوتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت برحق ہے ورنہ تو دنیا میں کوئی معذور نظر نہ آتا۔ بہر حال میں پھر بھی نامید نہیں ہوں“۔ عمران نے کہا اور پھر اسی طرح کی باتوں میں وقت گزرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ پائلٹ نے پاکیشیا دار الحکومت کے رن وے پر طیارے کی لینڈنگ کا اعلان کر دیا اور سب سنبھل کر بیٹھ گئے اور انہوں نے بیلش باندھنا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد طیارہ لینڈ کر گیا اور کچھ دیر بعد وہ سب عمران سمیت نیچے اتر پکے تھے۔ عمران خصوصی وہیل چیز پر بیٹھا ہوا تھا اور پھر اس وہیل چیز سمیت وہ خصوصی ویگن میں بیٹھا اور پھر انہیں ایک طرف بننے ہوئے پلک لاونچ میں لایا گیا۔ ضروری مراحل

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کیا واقعی پروفیر نے ایسا محلول تیار کیا ہوا ہے جو فارکوت ریز کے مضر اثرات سے انسانی جسم کو بچا لیتا ہے"۔ عمران نے پر جوش لجھے میں کہا۔

"جی ہاں۔ بلکہ اس محلول کا تجربہ تو کامیاب تھا لیکن"۔ نائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مجھے فوراً پروفیر صاحب کے پاس لے چلو۔ ابھی اور اسی وقت۔ جلدی کرو۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا"۔ عمران نے انتہائی پر جوش لجھے میں کہا۔

"لیکن پروفیر فاضل کا تجربہ تو ناکام ہو گیا ہے"۔ نائیگر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

"تم مجھے ان سے ملاؤ۔ فارکوت ریز کو بڑی طاقتور ریز میں تبدیل کیا جاسکتا ہے لیکن یہ سب کچھ پروفیر صاحب سے ملنے کے بعد ہی ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پروفیر صاحب سے بات کر لیتا ہوں بلکہ اگر آپ چاہیں تو آپ ان سے فون پر بات کر لیں"۔ نائیگر نے کہا۔

"تم ان سے صرف اجازت لو۔ بات چیت زبانی ہو گی۔ فون پر نہیں ہو سکتی"۔ عمران نے کہا۔

"پھر اجازت کیا لئی ہے۔ وہ انتہائی شفیق بزرگ ہیں انہوں نے انکار تو نہیں کرنا۔ براہ راست وہیں چلے چلتے ہیں"۔ نائیگر نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا۔

عمران نے اسے جانے کے لئے کہا تھا۔
"نائیگر۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ تم جا کر ڈیڈی سے ملوا اور انہیں اس طرح میری معدوری کے بارے میں بتاؤ کہ وہ اس صدمے کو برداشت کر جائیں"۔ عمران نے نائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب۔ سر عبد الرحمن تو مدد ہیں اور پھر وہ مزاج کے بھی سخت ہیں۔ وہ تو بہر حال اسے برداشت کر ہی جائیں گے۔ مسئلہ تو آپ کی اماں بی کا ہے۔ مجھے تو ہول آ رہا ہے کہ جب انہیں آپ کے بارے میں علم ہو گا تو ان کا کیا حال ہو گا"۔ نائیگر نے آہستہ سے کہا۔

"اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ ڈیڈی سے بات کرو۔ ڈیڈی ہی اماں بی کو سنبھال لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"باس آپ جیسے حکم دیں۔ دیسے اللہ تعالیٰ کو منظور نہیں تھا۔ ورنہ پروفیر فاضل کا نظریہ تو درست تھا۔ مجھے سو فصد امید تھی کہ کام بن جائے گا لیکن"۔ نائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"پروفیر فاضل نے کوشش کی تھی۔ کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ کیسی کوشش۔ کون ہیں یہ پروفیر فاضل"۔ عمران نے چونک کر پوچھا تو نائیگر نے ہوٹل میں صدیقی اور دوسرے ساتھیوں سے ملاقات سے لے کر پروفیر فاضل کے کار سے نکرانے اور پھر ان کی رہائش گاہ پر جانے سے لے کر ان کے تجربے کی ناکامی کی ساری تفصیل بتا دی۔

"فارکوت ریز۔ اوہ۔ فارکوت ریز سے اعصاب میں تحریک۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نمیں۔ مہذب انداز یہی ہے کہ پہلے ان سے اجازت لی جائے۔“ — عمران نے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سر ہلاایا اور پھر ایک طرف رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا اس نے رسیور انھایا اور انکوائری کے نمبرڈائل کر دیئے۔

”میں انکوائری پلیز۔“ — رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

”پروفیسر فاضل کی رہائش گاہ کا نمبر چاہئے۔“ — نائیگر نے کہا تو چند لمحے ٹھہر کر دوسرا طرف سے نمبر بتا دیا گیا نائیگر نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر اتحاد انھالیا جب ٹون آگئی تو اس نے تیزی سے نمبرڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جی اعظم بول رہا ہوں۔“ — رابطہ قائم ہوتے ہی پروفیسر فاضل کے ملازم کی آواز سنائی دی۔

”اعظم میں عبدالعلی بول رہا ہوں پروفیسر صاحب کا شاگرد جو بندر اور خرگوش لایا تھا۔“ — نائیگر نے اپنی شناخت کرتے ہوئے کہا۔

”جی صاحب۔ میں پچان گیا ہوں آپ کو۔ فرمائیے۔“ — دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”پروفیسر صاحب سے بات کرو۔ انتہائی ضروری بات کرنی ہے۔“ — نائیگر نے کہا۔

”جی اچھا۔ ہولڈ کریں۔“ — دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ پروفیسر فاضل بول رہا ہوں۔“ — چند لمحوں بعد پروفیسر صاحب کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”پروفیسر صاحب۔ میں عبدالعلی بول رہا ہوں۔ میرے باس علی عمران صاحب پاکیشیا پہنچ گئے ہیں۔ میں نے ان سے آپ کے تجربے کی بات کی ہے تو وہ فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں لے کر آپ کی رہائش گاہ پر حاضر ہو جاؤ۔“ — نائیگر نے کہا۔

”وہ اس تجربے کے سلسلے میں ملنا چاہتے ہوں گے لیکن تم نے انہیں بتایا نہیں کہ تجربہ تو ناکام ہو گیا ہے۔“ — پروفیسر نے کہا۔

”میں نے انہیں بتایا ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ فارکوت ریز کی طاقت بڑھائی جا سکتی ہے۔ وہ اس سلسلے میں آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔“ — نائیگر نے کہا۔

”فارکوت ریز کی طاقت بڑھائی جا سکتی ہے لیکن پھر تو میرا محلول مقابلہ نہ کر سکے گا۔“ — پروفیسر نے کہا۔

”وہ خود آپ سے اس سلسلے میں تفصیل سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ پلیز پروفیسر صاحب۔“ — نائیگر نے منت بھرے لمحے میں کہا۔

”ارے ارے میرا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں ان سے ملنا نہیں چاہتا۔ میں تو خود ان سے ملنے کا شائق ہوں تم انہیں لے کر فوراً آ جاؤ۔ میں ان کا خوشدلی سے استقبال کروں گا۔“ — پروفیسر نے ہنسنے ہوئے جواب دیا۔

”اوے کے۔ بیجد شکریہ۔ ہم حاضر ہو رہے ہیں۔“ — نائیگر نے سرت بھرے لمحے میں کہا اور خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اور سنو۔ اگر ڈیڑی یا اماں بی یا سلیمان کافون آئے تو انہیں میری
حالت کے متعلق ابھی کچھ نہ بتانا۔“ — عمران نے جوانا کو مزید
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”لیں ماشر“ — جوانا نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف ایک بڑی
ویگن چلاتا ہوا اسے پورچ میں لے آیا اور پھر جوزف اور جوانا
دونوں نے مل کر عمران کو وہیل چیز سمت ویگن میں سوار کرایا۔ ٹائیگر
نے ڈرائیونگ سیٹ سنبحال لی جبکہ جوزف عمران کے ساتھ والی سیٹ
پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویگن رانا ہاؤس سے نکل کر اس کالونی کی
طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں پروفیسر فاضل کی رہائش گاہ تھی۔
تھوڑی دیر بعد ویگن کوٹھی کے گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی اور
ٹائیگر نے نیچے اتر کر کال نیل کا بٹن پر لیں کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سائیڈ
پھانک کھلا اور اعظم پاہر آگیا۔

”پھانک کھلو اعظم ویگن اندر لے جانی ہے۔“ — ٹائیگر نے
اعظم سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی صاحب“ — اعظم نے سلام کرتے ہوئے کہا اور واپس مڑ
گیا۔ ٹائیگر ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا چند لمحوں بعد پھانک کھل
نے کہا۔

گیا اور ٹائیگر ویگن اندر لے گیا پورچ کے باہری اس نے اسے روکا
اور پھر جوزف اور ٹائیگر ویگن سے نیچے اترے اور انہوں نے مل کر
عمران کی وہیل چیز ویگن سے نیچے آتا رہی۔ اسی لمحے پروفیسر فاضل بھی
شاید ویگن کی آواز سن کر باہر برآمدے میں آگئے تھے۔ ٹائیگر نے آگے
سرہاد دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”چلنے بآس۔ انہوں نے اجازت دے دی ہے۔“ — ٹائیگر نے
رسیور رکھ کر عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”جوزف کو بلاو“ — عمران نے کہا تو ٹائیگر سرہلا تا ہوا کمرے
سے باہر نکل گیا جبکہ عمران خود ہی وہیل چیز چلاتا ہوا پیروں دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔

”لیں بآس“ — برآمدے میں پہنچ کر جوزف نے عمران سے
کہا۔

”جوزف بڑی ویگن گیراج سے نکاہ اور مجھے وہیل چیز سمت اس
میں سوار کرا دو میں ٹائیگر کے ساتھ اس کے استاد سے ملنے جا
رہا ہوں۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ اس ملاقات کے بعد ضرور اللہ تعالیٰ
فضل کرے گا۔“ — عمران نے کہا۔

”لیں بآس“ — جوزف نے مسرت بھرے لجھے میں کہا اور تیزی
سے مڑ گیا۔ ٹائیگر عمران کی وہیل چیز کے پیچھے آ کر اسے دھکیلتا ہوا
پورچ میں لے آیا۔ وہاں جوانا بھی موجود تھا۔

”مجھے جوزف نے بتایا ہے ماشر۔ میں بھی ساتھ چلوں“ — جوانا

”نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہیں رہو ہو سکتا ہے کہ
چیف کافون آ جائے تو تم انہیں بتا رہا کہ میں ٹائیگر کے استاد پروفیسر
فاضل کے پاس گیا ہوں۔“ — عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں
سرہاد دیا۔

برہ کر انہیں سلام کیا۔ پروفیسر صاحب نے سلام کا جواب دیا اور عمران کی طرف بڑھ آئے۔ سلام دعا کے بعد وہ انہیں سنگ روم میں ساتھ لے آئے۔ وہیل چیر جوزف دھکیلہ ہوائے آیا تھا۔

”جوزف تم باہر ویگن کے پاس ٹھہرو“۔ عمران نے جوزف سے کہا۔

”لیں پاس“۔ جوزف نے جواب فریا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر چلا گپا۔

”تم سے مل کر مجھے اب احساس ہو رہا ہے عمران بیٹھ کے میرا شاگرد عبدالعلی کیوں تمہارے لئے اس قدر بے چین تھا۔ ویسے میں نے اپنی سی کوشش کر لی ہے لیکن شاید اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا ویسے عبدالعلی نے مجھے بتایا ہے کہ تم نے فارکوت ریز کو طاقتور کرنے کی بات کی ہے تو میں نے عبدالعلی کو بھی بتایا تھا اور تمہیں بھی بتا رہا ہوں کہ میں نے جو محلول تیار کیا ہے وہ فارکوت ریز کی ایک حد تک طاقت بھی طاقتور ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بنیادی آئندیا تو بہر حال وہی رہے گا“۔ پروفیسر فاضل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پروفیسر صاحب۔ آپ نے فارکوت ریز کے معجزاً ثابت دو رکنے کے لئے جو محلول تیار کیا ہے اس کا بنیادی جزو میرے خیال کے مطابق آسو سیم ہی ہو گا“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ بالکل یہی ہے۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔ یہ

محلول تو میں نے چار سال کی لگاتار محنت اور تجربے سے تیار کیا ہے اور ابھی میرے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے“۔ پروفیسر فاضل نے انتہائی حیرت بھرے مجھے میں کہا۔

”ٹائیگر نے جب مجھے بتایا تو میں سمجھ گیا کہ اس محلول میں کیا جزو ہو سکتا ہے“۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”ٹائیگر نے۔ ٹائیگر کون“۔ پروفیسر نے چونک کر حیرت بھرے مجھے میں کہا۔

”آپ کے شاگرد عبدالعلی کو ہم پیار سے ٹائیگر کہتے ہیں“۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو پروفیسر بے اختیار نہ پڑے۔

”اوہ۔ عجیب نام ہے۔ بہر حال یہ تو تمہاری بے پناہ ذہانت ہے کہ تم صرف محلول کی خصوصیات سن کر اس کے اہم جزو کو سمجھ گئے۔ تمہاری اسی بات نے تو تمہاری قدر میرے دل میں اور بیہادی ہے کہ تم سائنس پڑھے ہوئے ہو“۔ پروفیسنے کہا۔

”کچھ زیادہ تو نہیں۔ البتہ سائنس کا طالب علم ضرور ہوں“۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”سر۔ عمران صاحب ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہیں“۔ ٹائیگر نے بڑے فخریہ مجھے میں کہا تو پروفیسر صاحب بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ ڈی ایس سی۔ اوہ۔ اوہ۔ پھر تو تم سائنس کے ڈاکٹر ہوئے“۔ پروفیسنے حیرت بھرے مجھے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

”نہیں پروفیسر صاحب۔ میں صرف طالب علم ہوں۔ علم کا کوئی بھی شعبہ ہو۔ مہارت کا دعویٰ کوئی نہیں کر سکتا۔ میں بہر حال اپنے آپ کو طالب علم ہی سمجھتا ہوں۔ میری یہ حالت بھی اس سائنس کی وجہ سے ہوئی ہے مخالف مجھ سے ایک فارمولے میں پیش آنے والی سائنسی الجھن دور کرانا چاہتے تھے ان کے خیال کے مطابق میں ان کا کام کرنے کی بجائے ان کی قید سے نکل بھی سکتا تھا اس لئے انہوں نے میرے نچلے دھڑ میں سی ایم کا انجکشن لگا دیا۔ آپ استاد ہیں اور میرے دل میں ہمیشہ استادوں کی بے حد قدر رہی ہے آپ صرف یہ بتا دیں کہ آپ نے بندر پر تجربہ کے لئے فارکوت ریز کی کس طاقت کو آزمایا تھا۔“ — عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تھری ایکس۔“ — پروفیسر نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ کے تیار کردہ محلول میں آپ نے آسوسم کی الیون ایکس طاقت استعمال کی ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”ہاں بالکل یہی طاقت۔ لیکن کیا تم فارکوت ریز کے بارے میں جانتے ہو؟“ — پروفیسر نے کہا۔

”جی ہاں۔ اچھی طرح۔ بہر حال آپ کی یہ محلول والی ایجاد واقعی قابل قدر ہے اس طرف کسی کا ذہن نہیں گیا لیکن پروفیسر صاحب۔ اگر آسوسم کے ساتھ پریاکسم کی آدمی مقدار شامل کر دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ محلول فارکوت ریز کی ایٹ ایکس طاقت کے مضراً ثابت بھی روک سکتا ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”پریاکسم۔“ — پروفیسر نے آنکھیں بند کر کے بڑیدا تے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد انہوں نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں۔ ”اوہ۔ اوہ۔ ہاں بالکل۔ دیری گذ۔ میرا تو ذہن ہی اس طرف نہیں گیا تھا۔ بالکل تم نے درست بات کی ہے لیکن فارکوت ریز کی ایٹ ایکس طاقت تو تمہارے اعصاب کو دیسے ہی پھاڑ کر رکھ دے گی۔“ — پروفیسر نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے لیکن اگر فارکوت ریز کے ساتھ کا کسم ریز کو شامل کر لیا جائے تو مجھے پیش ہے کہ پھر ایسا نہیں ہو گا اور سی ایم کا زور بھی توڑا جا سکتا ہے۔ فارکوت ریز کے بارے میں میرے ذہن میں یہ خیال آیا تھا لیکن اس کے مضراً ثابت کی وجہ سے میں نے اس کا خیال چھوڑ دیا تھا لیکن ٹائیگر نے جب بتایا کہ آپ نے ایسا محلول دریافت کیا ہے جو اس کے مضراً ثابت کو روک سکتا ہے تو میرے ذہن میں فوراً یہ ساری باتیں آگئیں اور مجھے اللہ تعالیٰ کے کرم سے امید پیدا ہو گئی کہ سی ایم کا توڑ تلاش کیا جا سکتا ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ تم تو حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ ایک منٹ۔ مجھے سوچنے دو۔ ایک منٹ۔“ — پروفیسر نے اس بار قدرے بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا اور ایک بار پھر آنکھیں بند کر لیں۔ ان کا چہرہ مسلسل رنگ بدل رہا تھا۔

”ہاں ہاں۔ واقعی۔ بالکل۔ ایسا ممکن ہے۔ بالکل ایسا ممکن ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ بہت خوب۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے یہ تو دنیا کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سائنس کی انتہائی حیرت انگیز کارروائی ہو گی۔ ہو سکتا ہے۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ اس کا تجربہ کیا جانا چاہئے”۔۔۔ پروفیسر نے یک لفظ آنکھیں کھول کر تقریباً چیختے ہوئے کہا ان کا چہرہ پکے ہوئے نماز کی طرح سرخ ہو رہا تھا اور عام طور پر دھنڈی نظر آنے والی آنکھوں میں یک لفظ بے پناہ پنک ابھر آئی۔

”اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر بسم اللہ کیجئے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ فضل و کرم کرے گا“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم عظیم ہو عمران۔ تم واقعی عظیم ذہن کے مالک ہو۔ انتہائی عظیم ذہن کے۔ خدا یا ایسے عظیم ذہن کے مالک پر مہربانی کر دے“۔۔۔ پروفیسر نے انتہائی خلوص بھرے لبھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”دوسرے بندروں موجود ہے۔ میں اس پر تجربہ کرتا ہوں“۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

”نہیں پروفیسر صاحب۔ یہ تجربہ براہ راست مجھ پر ہو گا“۔ عمران نے کہا۔

”لیکن یہ تجربہ ناکام بھی ہو سکتا ہے اور اس قدر طاقتور ریز کے تجربہ کی ناکامی تمہاری موت کی صورت میں بھی نکل سکتی ہے“۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

”اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ ویسے موت زندگی اس کے ہاتھ میں ہے پروفیسر صاحب۔ آپ مجھ پر ہی تجربہ کریں“۔۔۔ عمران نے مسکراتے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

ہوئے کہا۔

”لیکن اگر بندر پر ہو جائے تو کیا حرج ہے“۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

”بندر کے جسمانی خلیات اور انسان کے جسمانی خلیات میں بے حد فرق ہے یہی وجہ ہے کہ میں ڈارون کی اس تھیوری پر یقین نہیں رکھتا کہ انسان کا مورث اعلیٰ بندر تھا“۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”اوہ اچھا۔ صحیک ہے۔ میں تمہاری بات سمجھ گیا۔ صحیک ہے اللہ تعالیٰ کرم کرے گا۔ آؤ“۔۔۔ پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اس تھے خانے میں پہنچ گئے جہاں پروفیسر نے لیبارٹری بنائی ہوئی تھی۔ پروفیسر اپنے کام میں مصروف ہو گیا وہ ساتھ ساتھ عمران سے مشورہ بھی کرتا جا رہا تھا جبکہ ٹائیگر ایک طرف خاموش کھڑا تھا البتہ وہ دل ہی دل میں مسلسل اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعائیں مانگ رہا تھا۔

”عبدالعزیز عمران صاحب کو اس میز پر لٹادو“۔۔۔ پروفیسر نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر بے اختیار چوک پڑا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کو وہیل چیز سے اٹھا کر اپنے کاندھوں پر لادا اور پھر اسے اس میز پر لٹادیا جس کی طرف پروفیسر نے اشارہ کیا تھا پروفیسر نے اپنا تیار کردہ محلول عمران کے بازو میں انجکٹ کر دیا اور چند لمحوں بعد ہی عمران کا پورا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ وہ محلول کے اثر سے بے ہوش ہو چکا

کے ہاتھ میں ہے۔ آؤ”۔ پروفیر نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ نائیگر نے میز پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران پر ایک نظر ڈالی اور پروفیر صاحب کے پیچھے چلتا ہوا سٹنگ روم میں آگیا۔ ”تمارے لئے جوں منگواؤں یا چائے پینوں گے”۔ پروفیر نے کہا۔

”جو مرضی آئے منگوالیں سر۔ باہر جوزف بھی موجود ہے اسے بھی بھجوادیں لیکن مجھے یہ بتائیں کہ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا تجربہ کامیاب رہے گا؟“۔ نائیگر نے بے چین سے لبجے میں کہا۔

”اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ اس بار مجھے اللہ تعالیٰ کے کرم سے بہت امید ہے“۔ پروفیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نائیگر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ پروفیر صاحب نے اعظم کو بلا کر جوں لانے کے لئے کہا اور ساتھ ہی باہر موجود جوزف کو بھی جوں دینے کی ہدایت کر دی۔ اس بار نائیگر کے لئے ایک گھنٹہ گزارنا پہلے سے بھی زیادہ سکھن ٹابت ہوا لیکن ظاہر ہے اسے بہر حال یہ وقت گزارنا تھا۔

”ایک گھنٹہ ہو گیا ہے پروفیر صاحب“۔ نائیگر نے بے چین سے لبجے میں کہا۔

”ہاں آؤ“۔ پروفیر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں چند لمحوں بعد تھہ خانے میں پہنچ گئے جہاں عمران اسی طرح میز پر بے ہوش لیٹا ہوا تھا۔

”اسے پتلون پہنا دو“۔ پروفیر نے اس الماری کی طرف

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اب اس کی پتلون اتار دو“۔ پروفیر نے نائیگر سے کہا تو نائیگر نے آگے بڑھ کر پروفیر کے حکم کی تقلیل کی۔ اب عمران صرف زیر جامہ میں میز پر لیٹا ہوا تھا پروفیر نے گھری دیکھی اور پھر یہ پ اٹھا کر اس نے اس کے میز کو ایڈ جست کیا۔

”وہ دوسری ریز جو بس نے بتائی تھی وہ شامل ہیں ان کے ساتھ“۔ نائیگر نے کہا۔

”ہاں“۔ پروفیر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے وہ یہ پ اس میز پر رکھا جس پر عمران لیٹا ہوا تھا اور الماری کی طرف مڑ گئے۔ انہوں نے الماری میں سے پہلے کی طرف دو عینکیں نکالیں اور پھر ایک عینک نائیگر کی طرف بڑھا دی اور دوسری عینک انہوں نے خود پہن لی اور پھر انہوں نے یہ پ کی تکمیلوں کے چھتے جیسے شیڈ کو عمران کی ٹانگوں کی طرف ایڈ جست کیا اور اس کا بٹن دبادیا۔

شیڈ میں سے اس بار نارنجی رنگ کی لمبیں سی نکلیں اور عمران کی ٹانگوں پر پڑنے لگیں۔ پروفیر صاحب مسلسل ریز کو عمران کی دونوں ٹانگوں پر کوئے سے لے کر پیروں تک ڈالتے رہے پھر اچانک ریز نکلا بند ہو گئیں تو پروفیر صاحب نے ایک طویل سانس لیا۔ یہ پ کو واپس اس پہلی میز پر لے جا کر رکھ دیا جس پر وہ پہلے موجود تھا اور پھر عینک اتار دی۔ نائیگر نے بھی عینک اتار دی۔

”انسان کے بس میں جو کچھ تھا وہ کر دیا گیا ہے۔ اب نتیجہ اللہ تعالیٰ

بڑھتے ہوئے کہا جس میں محلول کا اثر ختم کرنے والی بوتل موجود تھی اور نائیگر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے عمران کی پتلون انٹھائی اور اس نے اسے پہنانا شروع کر دی۔ پتلون پہنا کر اس نے بیٹ لگائی اور پھر پچھے ہٹ گیا۔ پروفیسر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشی کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دہانہ عمران کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد بوتل ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اسے ایک طرف میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد عمران کے اوپر والے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو نائیگر نے ہونٹ بھینچ لئے اس کی نظرین عمران کے نچلے دھڑ پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ دھڑا سی طرح بے حس و حرکت تھا پروفیسر کے ہونٹ بھی بھینچ ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

”کیا ہوا۔ کیا تجربہ ہو گیا ہے؟“ — پوری طرح ہوش میں آتے ہی عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”ہاں۔ تم کیا محسوس کر رہے ہو؟“ — پروفیسر نے کہا۔

”فی الحال تو میری نائیگر دیے ہی ہے حس و حرکت ہیں۔“ — عمران نے کہا تو نائیگر کا چہرہ سیاہ پڑنے لگا۔ پروفیسر کے چہرے پر بھی ماہیوی کے تاثرات ابھر آئے۔ عمران نے ایک نظر ان دونوں کے چہروں کو دیکھا اور اس کے لیوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

”کیا ہوا۔ آپ لوگ اس طرح ماہیوں کیوں ہو گئے ہیں؟“ — عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور کیا کریں۔ کوئی امید ہی نظر نہیں آ رہی۔“ — پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا جبکہ نائیگر نے اپنا منہ دوسری طرف کر لیا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئی تھیں۔

”پروفیسر صاحب۔ نائیگر کی بات دوسری ہے لیکن آپ تو فارکوٹ ریز کی ماہیت کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ بظاہر تو واقعی تجربہ ناکام نظر آ رہا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ابھی اس تجربے کے مکمل ہونے میں ایک شیپ رہ گیا ہے۔“ — عمران نے کہا تو پروفیسر چونک پڑے۔ نائیگر بھی گردن موڑ کر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

”کون سا شیپ؟“ — پروفیسر نے چونک کر پوچھا۔

”آپ نے کا کسم ریز کو فارکوٹ ریز کے ساتھ شامل کیا ہے اور کا کسم ریز نے فارکوٹ ریز کی طاقت کو سنبھال لیا ہے لیکن آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ کا کسم ریز کے اثرات جب تک جسم میں موجود ہیں اس وقت تک فارکوٹ ریز کے اثرات اپنی قوت سے کام نہیں کر سکتے۔ کا کسم ریز جہاں فارکوٹ ریز کی طاقت کو برعھاتی ہے وہاں انہیں منجد بھی کر دیتی ہے۔“ — عمران نے کہا۔

”لیکن ایک گھنٹہ گزر چکا ہے۔ اس دوران تو فارکوٹ ریز کو اپنا کام کر دینا چاہئے تھا۔“ — پروفیسر نے کہا۔

”ایک گھنٹے میں یہ ریز اعصاب کے اندر ہونی خلیات تک پہنچ جاتی ہیں اور ایکلی فارکوٹ ریز تو یقیناً کام کر چکی ہوتیں لیکن ان کے ساتھ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کا کسم ریز بھی ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر کس طرح ہو گا۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"۔
پروفیسر نے الجھے ہوئے لبجے میں کہا۔

"کوئی پین کلر انجکشن آپ کے پاس تو ہو گا وہ لگا دیں وہ فوری کام کرے گا۔ ورنہ ٹائیگر سے کہیں وہ جا کر بازار سے خرید لائے گا"۔
عمران نے کہا۔

"میرے پاس میڈیکل باکس ہے۔ اس میں موجود ہے لیکن"۔
پروفیسر نے کہا۔

"اگر ہے تو لگا دیں۔ پھر صحیح نتیجہ سامنے آئے گا"۔۔۔ عمران نے کہا تو پروفیسر صاحب سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھی ہوئی لوہے کی بڑی سے الماری کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے الماری کھولی اور اس کے سب سے نچلے بڑے خانے میں موجود میڈیکل باکس کو باہر نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک سرنج نکالی جو بھری ہوئی تھی لیکن سوئی پر کیپ چڑھا ہوا تھا۔

"میرے پاس یہ ہے"۔۔۔ پروفیسر صاحب نے سرنج لا کر عمران کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے میرے کولہے میں انجکٹ کروں"۔ عمران نے کہا تو پروفیسر صاحب نے سوئی سے کیپ ہٹائی اور پھر پتلون پر سے ہی سوئی انہوں نے کولہے میں اتار دی اور سرنج میں موجود محلول مخلوط آہستہ آہستہ انجکٹ کر دیا جب سرنج میں موجود تمام محلول جسم میں انجکٹ ہو

گیا تو انہوں نے سوئی واپس کھینچی اور غالی سرنج ایک طرف رکھی ہوئی نوکری میں اچھا دی۔

"صرف دس منٹ لگیں گے۔ پھر نتیجہ سامنے آجائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر واقعی دس منٹ بھی پوری طرح نہ گزرے تھے کہ اچانک عمران کی دونوں ٹانگیں اس بڑی طرح خود بخود ملنے لگیں جیسے انہیں اچانک لاکھوں ولیج کا ایکٹر کرنٹ لگ گیا ہو یا ان میں رعشہ کی بیماری کا خوفناک حملہ ہو گیا ہو۔ عمران کا چہرہ بے پناہ تکلیف سے بگڑ سا گیا لیکن اس کے ہوش بھنپھے ہوئے تھے۔ تکلیف لمحہ بہ لمحہ تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی پھر اچانک عمران کا پورا جسم پینے سے بھیگتا چلا گیا حتیٰ کہ اس کی پتلون بھی بھیگ گئی اور پھر آہستہ آہستہ یہ رعشہ کم ہونے لگ گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا چہرہ بھی نارمل ہونے لگ گیا۔ پھر یہ رعشہ بالکل ختم ہو گیا اور عمران نے اپنی دونوں ٹانگوں کو حرکت دی تو وہ بالکل اس طرح حرکت کرنے لگ گئیں جیسے وہ کبھی مفلوج ہی نہ ہوئی ہوں۔ عمران میز سے نیچے اترًا۔ ایک پار تو وہ لڑکھڑایا لیکن پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ پروفیسر اور ٹائیگر دونوں سکتے کے سے عالم میں کھڑے ہوئے نظر آ رہے تھے کہ عمران اچانک فرش پر ہی سجدے میں گر گیا۔

"خدا یا تو واقعی رحمٰن و رحیم ہے۔ یہ صرف تیری رحمت ہے"۔ عمران کے منہ سے مسلسل نکل رہا تھا اور پھر ٹائیگر کو بھی جیسے ہوش آ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گیا وہ بھی بے اختیار وہیں فرش پر ہی سجدے میں گر گیا۔

”یا اللہ تو واقعی قادر مطلق ہے“ — پروفیسر صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا اور دوسرے لمحے انہوں نے بڑھاپے کے باوجود اس طرح رونا شروع کر دیا جیسے وہ نچے ہوں۔

”سی سی ایم کا توزیع مل گیا۔ سی سی ایم کا توزیع مل گیا۔ یا اللہ تو نے مجھے سرخو کر دیا تیری رحمت کا کوئی ٹھکانہ نہیں“ — پروفیسر نے کہا۔ اسی لمحے نایگر اور عمران دونوں اٹھے تو پروفیسر صاحب بے اختیار آگے بڑھ کر عمران سے لپٹ گئے۔

”مبارک ہو بیٹے۔ مبارک ہو۔ تم واقعی عظیم ذہن کے مالک ہو۔ اللہ تعالیٰ تمیں ہر آفت سے بچائے“ — پروفیسر صاحب نے کہا۔

”پروفیسر صاحب۔ میں نہیں آپ عظیم ہیں۔ آپ نے میری خاطر جو کچھ کیا ہے میں اس کے لئے ہمیشہ آپ کا ممنون رہوں گا“ — عمران نے کہا تو پروفیسر نے اسے چھوڑا اور دوسرے لمحے وہ نایگر سے بے اختیار چمٹ گیا۔

”تم۔ تم میرے شاگرد ہو۔ تم نے مجھے ایک موقع دیا ہے ایک عظیم دریافت کا۔ تمہارا شکریہ بیٹے“ — پروفیسر نے کہا۔

”پروفیسر صاحب۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی اور صحت دے آپ پورے پاکیشیا کے محسن ہیں“ — نایگر نے کہا اور پھر پروفیسر کے علیحدہ ہوتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور عمران سے لپٹ گیا۔

”باس۔ بآس اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ بآس۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے۔ آپ صحیح ہو گئے ہیں بآس“ — نایگر کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے جیسے آنسوؤں کا دریا بہہ نکلا۔

”یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے جس نے تمہیں وسیلہ بنادیا۔ اگر تم پروفیسر صاحب سے نہ ملتے تو یہ آئینڈیا شاید ہی میرے ذہن میں آتا“ — عمران نے اسے تھکنی دیتے ہوئے کہا پھر وہ نایگر سے علیحدہ ہو کر دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں صاف کرنے لگا۔ ان تینوں کے چہرے اپنی اپنی جگہ سرت سے متاثر ہے تھے عمران کمرے میں گھونٹنے لگا۔

”مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے صدیوں کے بعد چل رہا ہوں۔ خدا یا تمہارا شکر ہے“ — عمران نے کہا۔

”اب تم کیا محسوس کر رہے ہو۔ کوئی تکلیف۔ کوئی مسئلہ“ — پروفیسر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔ میں بالکل نارمل ہوں۔ بالکل نارمل۔ ویسے جب فارکوٹ ریز کا اثر شروع ہوا تو خدا کی پناہ۔ اس قدر خوفناک تکلیف میرے ریشے ریشے میں پھیلتی چلی گئی کہ بس اللہ تعالیٰ نے ہی مجھے ہمت دی کہ میں اسے برداشت کر گیا۔ بہر حال اس تکلیف کا انجام بہت خوشگوار ہے۔ بہت پر لطف اور یہ سب اللہ تعالیٰ کا بے پایاں کرم ہے“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں خوشی سے متاثر ہوئے چڑوں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

اس نے میری درخواست قبول کر لی۔ گذگاؤ۔۔۔ جوزف نے انتہائی سرت سے رزتے ہوئے لبھے میں کما۔

”شکریہ جوزف۔ تم لوگوں کی بھی محبت اور خلوص ہی میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔۔۔ عمران نے جوزف کے کاندھے پر تھچکی دیتے ہوئے کہا تو جوزف کا جسم سرت کی شدت سے بالکل اسی طرح کانپنے لگا جیسے عمران کی نانگیں فارکوت ریز کے اثرات سے کانپی تھیں۔

”اب ہمیں اجازت دیں پروفیسر صاحب۔ پھر انشاء اللہ جلد ہی ملاقات ہو گی۔۔۔ عمران نے پروفیسر سے کما اور پھر پروفیسر سے اجازت لے کر وہ دیگن میں بیٹھ کر ان کی رہائش گاہ سے باہر آگئے۔

”سب سے پہلے ڈیڈی کی کوئی پرچلو۔ میں اماں بی کو یہ خوش خبری سنانا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی دعاوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی ہے۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا جوڑ رائونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

”تو کیا آپ اماں بی کو بتائیں گے کہ آپ معذور ہو گئے تھے۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لبھے میں کما۔

”ہاں۔ صرف اتنا بتاؤ گا کہ ایک دوا کی وجہ سے میں عارضی طور پر معذور ہو گیا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا۔ میں اماں بی کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

سمیت تھے خانے سے باہر سنگ روم میں آگئے۔

”آپ اس پر مقالہ تیار کریں پروفیسر صاحب۔ میں آپ کے اس مقالے کو ہمین الاقوامی سائنس کانفرنس میں پیش کرنے کے انتظامات کراؤں گا۔ اس طرح نہ صرف آپ سائنس کی دنیا میں امر ہو جائیں گے بلکہ پاکیشیا کی بھی انتہائی عزت افزائی ہو گی۔۔۔ عمران نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کما۔

”لیکن اصل فارمولہ اور اصل کام تو تم نے کیا ہے۔۔۔ پروفیسر نے کما۔

”نہیں پروفیسر صاحب۔ بنیاد آپ کا تیار کردہ وہ محلول بنا ہے اس محلول کے بغیر تو فارکوت ریز کے انسانی جسم پر استعمال کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پروفیسر کا چہرہ اور زیادہ کھل اٹھا اسی لمحے جوزف بھاگتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

”گذگاؤ۔ باس آپ ٹھیک ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویج ڈاکٹر شموی کی روح نے مجھے سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا۔۔۔ جوزف نے عمران کے سامنے جھکتے ہوئے انتہائی سرت بھرے لبھے میں کما۔

”تمہیں کس نے بتایا ہے کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں تم تو باہر تھے اور ٹائیگر بھی باہر نہیں گیا۔ یہیں موجود ہے۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کما۔

”باس۔ مجھے عظیم ویج ڈاکٹر شموی کی روح نے بتایا ہے۔ میں نے اس سے درخواست کی تھی کہ وہ آپ کو ٹھیک کرنے میں مدد کرے اور

”باس۔ آپ مجھے رانا ہاؤس ڈریپ کر دیں تو میں جوانا کو بتاؤں کہ کس طرح وچ ڈاکٹر شمولی نے بس کو ٹھیک کر دیا ہے۔“۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”تمہارے وچ ڈاکٹر شمولی نے صرف دعا کی ہو گی شفافریا اللہ کا کام ہے۔“۔۔۔ عمران نے کہا۔

”لیں بس۔ ایسا ہی ہوا ہو گا بس۔ اسی لئے تو میں گذگاڑ کہہ رہا ہوں۔“۔۔۔ جوزف نے معصوم سے لجے میں کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”اوکے۔ ٹائیگر جوزف کو رانا ہاؤس ڈریپ کر دو بلکہ ایسا کرو کہ پہلے رانا ہاؤس چلو ٹاکر یہ ویگن بھی وہیں چھوڑ دیں اور وہاں سے کار لے لیں۔“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب ویگن رانا ہاؤس کے پورچ میں جا کر رکی اور عمران بجائے وہیل چیز کے خود ہی ویگن سے اڑا تو جوانا کا چہرہ مسرت کی شدت سے بے اختیار لرزنے لگا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تھینک گاؤ۔ ماشر آپ ٹھیک ہو گئے۔ اوہ۔ اوہ۔ کس قدر خوشی کا لمحہ ہے۔“۔۔۔ جوانا نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لجے میں کہا۔

”شکریہ جوانا۔ تمہارے ان پر خلوص جذبات کا بے حد شکریہ۔ یہ تم لوگوں کی پر خلوص دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سن لی ہیں۔“۔ عمران نے جوانا کے کاندھے پر تھکی دیتے ہوئے کہا اور جوانا کا مسرت سے

تمتمتا ہوا چہرہ اور کھل اٹھا۔

”جوزف تم ویگن کو اس کے مخصوص گیراج میں کھڑی کر دو اور کار تیار کرو۔ میں چیف کوفون کر کے آ رہا ہوں۔“۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ جوزف، جوانا اور ٹائیگر تینوں الیکی نظروں سے عمران کو اپنے قدموں پر چلتا ہوا دیکھ رہے تھے جیسے باپ اپنے بچے کو پہلی بار اپنے قدموں پر چلتا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ عمران نے سنگ روم میں آ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”علی عمران بول رہا ہوں چیف۔ میری معدوری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دور ہو گئی ہے اس لئے اب میں ایک بار پھر آپ سے چیک وصول کرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔“۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لجے میں کہا۔

”کیسے دور ہوئی ہے۔“۔۔۔ ایک مشو کی اسی طرح جذبات سے عاری سرد آواز سنائی دی۔

”معدوری موٹھ تھی چیف۔ اس لئے میں نے جیسے ہی اسے شادی کا پیغام دیا وہ بھاگ گئی۔ کہہ رہی تھی کہ تم سے تو تمہارا چیف بتر رہے جو میری اس طرح قدر کرتا ہے کہ داشن منزل سے باہر ہی نہیں جاتا۔ ایک تم ہو کہ مارے مارے پھر رہے ہو۔“۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جوب دیا۔

”بہر حال میری طرف سے مبارک باد قبول کنو۔“۔۔۔ دوسری

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

طرف سے کھا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسپور رکھ دیا۔

”شکر ہے اس پھر کے منہ سے بھی مبارکباد کا لفظ نکلا۔“ — عمران نے دروازے کے قریب آ کر کھا جماں جوانا کھڑا ہوا تھا۔

”کس کی بات کر رہے ہیں ماسٹر؟“ — جوانا نے چونک کر پوچھا۔
”چیف کی بات کر رہا ہوں۔ اس نے بھی مجھے مبارکباد دی نہ ہے۔ گودی تو بڑے سرد لبجے میں ہے لیکن بہر حال یہی غنیمت ہے کہ مبارکباد کا لفظ تو نکلا اس کے منہ سے۔“ — عمران نے مسکراتے ہوئے کما اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا اور عمران مسکراتا ہوا پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اماں بی سے ملنے کے بعد اپنے فلیٹ پر آگیا۔ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیر و نے جولیا کو فون کر کے اطلاع دے دیتی ہے کہ عمران کی مغذوری دور ہو گئی ہے اس لئے اب سارے ممبران نے اس کے فلیٹ پر دھاوا بول دیتا ہے۔ سلیمان کو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا اس لئے سلیمان کو معلوم ہی نہ تھا کہ عمران کس عذاب ناک دور سے گزر چکا ہے۔ سلیمان باور پی خانے میں مصروف تھا جبکہ عمران سنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا کہ کال بیتل بجھنے کی آواز سنائی دی۔

”سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ ذرا دیکھنا کس کی انگلی میں کھلپی اٹھی ہے۔“ — عمران نے اوپھی آواز میں کہا۔

”ایک تو آپ فلیٹ پر آ جائیں تو نجانے کماں کماں سے لوگ ٹپک پڑتے ہیں۔“ — سلیمان نے گیلری سے گزرتے ہوئے اوپھی آواز میں جان بوجھ کر بڑھاتے ہوئے کہا تاکہ اس کی آواز عمران کے کانوں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہوئے لجھے میں کما۔

”عمران صاحب مبارک ہو۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ نحیک ہو گئے۔“ صدر نے انتہائی سرت بھرے لجھے میں کما۔

”پہلے مجھے چل کر دکھاؤ۔ چلو شاباش چل کر دکھاؤ۔“ جولیا نے کما۔

”ارے ارے کیا مطلب۔ ابھی تم میری چال چیک کر رہی ہو پھر تم چلن چیک کرنا شروع کر دو گی۔ تم تنوری سے پوچھ لو مجھے یقین ہے کہ وہ میرے چال چلن کی گواہی ضرور دے گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کما۔

”میں کہہ رہی ہوں چل کر دکھاؤ۔ چلو۔“ جولیا نے پھاڑ کھانے والے لجھے میں کما۔

”اچھا اچھا۔ کس طرح چلوں۔ کیٹ واک کے انداز میں یا۔“ عمران نے بوکھلانے ہوئے لجھے میں کما اور پھر اس نے واقعی کیٹ واک کے انداز میں چلنا شروع کر دیا۔ جس طرح فیش شو میں ماذل لٹکیاں چلتی ہیں اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”خدا یا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے لیکن یہ کیسے ہوا۔ کس طرح نحیک ہوئے تم۔“ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کما۔

”بیچاری رقبات کی وجہ سے بھاگ گئی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کما۔

”کون بھاگ گئی۔ کیا مطلب۔“ جولیا نے حیران ہو کر کما۔

تک پہنچ جائے اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”مبارک ہو سلیمان۔ تمہارا صاحب ٹھیک ہو گیا ہے۔“ دروازہ کھلتے ہی جولیا کی انتہائی سرت بھری آواز سنائی دی۔

”صاحب ٹھیک ہو گئے۔ کیا مطلب۔ صاحب غلط کب تھے۔“ سلیمان کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تمہارے صاحب ٹانگوں سے معدور ہو گئے تھے۔ تمہیں نہیں معلوم۔“ صدر کی آواز سنائی دی۔

”لاحوال دلا قوت۔ یہ کیا مذاق ہے صدر صاحب۔ کم از کم آپ سے تو مجھے ایسے گھٹیا مذاق کی توقع نہیں تھی۔“ سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس بیچارے کو عمران نے بتایا ہی کچھ نہیں۔“ جولیا کی آواز سنائی دی اور پھر گلیری قدموں کی تیز آوازوں سے گوئختے گئی۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ پوری سیکرٹ سروس نے ہی جولیا کی کپتانی میں فلیٹ پر وھا وابول دیا ہے۔

”سلیمان۔ فقیروں کو اندر کیوں آنے دیتے ہو۔ باہر سے ہی فارغ کر دیا کرو۔“ عمران نے اوپنی آواز میں کما۔

”اچھا تواب ہم فقیر بن گئے ہیں۔“ جولیا نے سنگ روم میں داخل ہوتے ہی عضیلے لجھے میں کما۔

”ارے ارے تم۔ ارے کیا مطلب۔ یہ پورا گینگ۔ ارے میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں۔“ عمران نے اٹھتے ہوئے بوکھلانے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

"مغذوری۔ بس تمہارا نام لینا تھا کہ بھاگ گئی"۔۔۔ عمران نے بڑے مقصوم سے لجے میں کہا اور سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔
"عمران صاحب آپ سے دعوت کھانی ہے اس خوشی میں۔ ابھی اور اسی وقت۔ آپ نے ہمیں جس قدر افراد کیا ہے اب ہم اتنی ہی خوشی منائیں گے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"اُرے اُرے میں تو غریب آدمی ہوں۔ بیشک آغا سلیمان پاشا سے پوچھ لو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سلیمان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔

"جی صاحب"۔۔۔ سلیمان نے دروازے پر آکر کہا لیکن اس کا چہرے بتا رہا تھا کہ وہ عمران سے سخت ناراض تھا۔

"تمہیں کیا ہوا۔ یہ تمہارا چہرہ کیوں گھٹ گیا ہے۔ اُرے اب میں اتنا بھی غریب نہیں ہوں کہ اپنے ساتھیوں کو دعوت کے طور پر ایک ایک کپ چائے بھی نہ پلوسا کوں"۔۔۔ عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحب۔ آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا۔ کیا آپ مجھے اپنا نہیں سمجھتے"۔۔۔ سلیمان سے آخر رہانہ جا سکا تو وہ بے اختیار بول پڑا۔

"کیا نہیں بتایا تھا"۔۔۔ عمران نے سمجھیدہ لجے میں کہا۔
"کہ آپ مغذور ہو گئے تھے"۔۔۔ سلیمان نے کہا۔

"کمال ہے تمہیں تو بتاتے ہوئے عمر گزر گئی ہے میری۔ روز تو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M

تمہیں بتاتا ہوں کہ میں تمہاری تխواہوں، اور نائم اور الاؤ نز کے بل ادا کرنے سے مغذور ہوں اور کیسے بتاؤ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں جسمانی مغذوری کی بات کر رہا ہوں۔ مالی مغذوری کی نہیں"۔۔۔ سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مغذوری موٹت ہے اور وہ اگر میرے ساتھ اس فلیٹ میں آ جاتی تو تم اماں بی کو فون کر دیتے کہ ایک موٹت کو ہیشہ کے لئے فلیٹ پر ساتھ رکھنے کے لئے لے آیا ہوں اور اماں بی مجھے جو تیاں مار مار کر جسمانی کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر بھی مغذور کر دیتیں۔ بہر حال یہ کوئی خوشی کی خبر نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کافضل ہو گیا ہے۔ نہ ہوتا تو تمہیں پتہ چل جاتا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کے لئے نہ ہوتی میرے لئے تو بہر حال یہ اچھی خبر تھی"۔ سلیمان نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ خبردار اگر تم نے اب اے اچھی خبر کہا"۔۔۔ عمران کے بولنے سے پہلے جو لیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مس صاحبہ میرے لئے واقعی یہ اچھی خبر تھی۔ صاحب تو کام میں بری طرح مصروف رہتے ہیں اور میں یہاں اکیلا دیواروں سے باتیں کرتا رہتا ہوں اس طرح کم از کم صاحب ہر وقت فلیٹ میں تو رہتے"۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھی خبر کا پتہ تمہیں اس وقت چلتا جب تمہیں روزانہ میری
ٹانگوں کی ماش کرنا پڑتی"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"سرکی روزانہ ماش سے آپ کو آج تک کوئی فرق نہیں پڑا تو
ٹانگوں کی ماش سے کیا فرق پڑ جاتا"۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا اور
کمرہ ایک بار پھر سلیمان کے خوبصورت اور ذوق منی جواب پر قہقہوں
سے گونج انھا اور سلیمان بھی ہستا ہوا اپس چلا گیا۔

"ارے ارے سنو سلیمان۔ ہماری بات سنو۔ چائے مت بنانا ہم
نے عمران سے دعوت کھانی ہے"۔۔۔ صدر نے سلیمان سے مخاطب
ہو کر اوپنی آواز میں کہا۔

"میں تو خود لباس بدلنے جا رہا ہوں جناب"۔۔۔ سلیمان نے
واپس دروازے پر آ کر کما اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا اور عمران
نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔

"لو جس پر تکیہ تھا وہی پتا ہوا دینے لگا"۔۔۔ عمران نے مصرعے
کو مختصر کر کے پڑھتے ہوئے کما اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔
"چلو انھو۔ اب ان مصراعوں سے جان نہیں چھوٹے گی۔ چلو"۔
جو لیا نے مصنوعی غصے بھرے لجھے میں کہا۔

"مس جو لیا پلے یہ تو پوچھ لیئے دیں کہ آخر معدوری دور کیسے
ہوئی۔ ہمیں تو چیف نے کچھ بتایا ہی نہیں"۔۔۔ صدر بے کہا۔

"جس طرح بھی ہوا بہر حال ہو گیا۔ اب چھوڑو پرانی باتوں کو"۔
جو لیا نے کہا۔ وہ شاید دوبارہ عمران کی معدوری کی بات سننے تک روادر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نہ تھی۔

"عمران صاحب آپ بتائیں تو سی۔ ہم تو واقعی مایوس ہو گئے
تھے"۔۔۔ صدر نے اصرار کرتے ہوئے کہا اور عمران نے ٹائیگر کی
بات سن کر پروفیسر فاضل کے پاس جانے اور پھر وہاں پیش آنے والے
تمام واقعات بتادیئے۔

"یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے"۔۔۔ سب نے اثبات میں
سرہاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں خوشی ہوئی ہے ناں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"ظاہر ہے یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے"۔۔۔ سب نے کہا۔
"تو پھر تمہیں چاہئے کہ مجھے دعوتیں کھلاؤ۔ روزانہ باری باری اور
سب سے پہلے تنوری دعوت کھلانے گا کیونکہ ظاہر ہے سب سے زیادہ
خوشی تنوری کو ہی ہوئی ہو گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں تیار ہوں۔ مجھے واقعی بیچد خوشی ہوئی ہے کیونکہ میں مخالف کو
زندہ اور صحیح مند دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے مقابلہ تو ہو سکے۔
اب بھلا معدور آدمی سے کیا مخالفت"۔۔۔ تنوری نے جواب دیا اور
کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج انھا۔

"عمران تمہارا مخالف کیسے ہو گیا تنوری"۔۔۔ خاور نے جان بوجھ
کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"مخالفت تو بہر حال ہے۔ میں ڈائریکٹ ایکشن کا قائل ہوں اور

گا۔۔۔ عمران نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
”چھ ماہ کے لئے کیا مطلب۔ آج رات کو ڈنر ہو گا۔۔۔ جولیا نے میز پر کمک مارے ہوئے کہا۔

”اے تمہیں معلوم تو ہے کہ ہوٹل شیرش کے ڈنر میں ڈنر سوت پہن کر جانا ضروری ہے اور ڈنر سوت میرے پاس ہے ہی نہیں اس لئے پہلے میں آغا سلیمان پاشا کی منت سماجت کروں گا کہ وہ ماہانہ اخراجات میں سے بچت کر کے سوت کا کپڑا خریدنے کی رقم جمع کرے۔ جب کپڑا آجائے گا تو پھر اسے سلوائے کے لئے بچت کا منصوبہ بننے گا۔ یہ تو تمہیں معلوم ہے کہ آج کل کپڑے سے زیادہ مہنگی سلامی ہے اس طرح سوت بننے گا۔ اس کے بعد پھر بچت پروگرام شروع ہو گا تاکہ ڈنر کا خرچہ اکٹھا کیا جاسکے پھر ڈنر ہو گا اور آغا سلیمان پاشا اگر بہت ہی مہریاں ہو جائے تب بھی چھ ماہ تو بہر حال لگ ہی جائیں گے۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کسی ڈنر سوت کی ضرورت نہیں ہے۔ اب وہ پرانا دور ختم ہو گیا ہے سمجھے۔ اس لئے آج ہی رات کو ڈنر ہو گا بلکہ تم فون کر کے ابھی ڈنر ہال میں نشستیں ریزو کراؤ گے۔ ابھی ہمارے سامنے۔۔۔ جولیا نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیکن ڈنر کا بیل۔۔۔ میں کون ادا کرے گا۔۔۔ عمران نے رو دینے والے لمحے میں کہا۔

”آپ کے اتنے اچھے دوست ہیں پھر آپ کو بیل کی کیا فکر

عمران ان ڈائریکٹ ایکشن کا۔۔۔ تنویر نے جواب دیا۔

”اے اے تم ان ڈائریکٹ ایکشن کمہ رہے ہو۔ میں تو سرے سے ایکشن کا ہی قائل نہیں ہوں۔ جب کوئی گز کھانے سے مر جائے تو اسے زہر دینے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور کمروں بے اختیار تھقوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سلیمان ٹرالی و حکیمتا ہوا اندر آگیا۔ ٹرالی پر چائے کے برتن اور کافی سارے سینکس موجود تھے۔

”اے اے اتنی فضول خرچی۔ اے پورے صینے کا خرچہ ایک ہی بار۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تم صرف چائے پلا کر ہمیں نہیں ٹرخا سکتے۔ ہمیں دعوت بہر حال تمہیں کھلانی ہی پڑے گی۔۔۔ جولیا نے کہا۔

”مس جولیا۔ اب چائے آگئی ہے تو یہ کیوں واپس جائے۔ دعوت تو بہر حال ہونی ہی ہے۔۔۔ صدر نے کہا اور سب نے اثبات میں سرہلا دیئے اور پھر چند لمحوں بعد سب چائے پینے سینکس کھانے میں مصروف ہو گئے۔

”تم لوگ کہاں دعوت کھانا چاہتے ہو۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”ہوٹل شیرش میں ڈنر۔۔۔ صدر نے کہا اور پھر سب نے صدر کی بات کی تائید کر دی۔

”چلو ٹھیک ہے۔۔۔ چھ ماہ کے لئے تو مسئلہ حل ہوا۔ پھر دیکھا جائے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آپ کو کیسے معلوم ہو گیا کہ جولیا یہاں آئی ہے۔ کیا آپ جولیا کی نگرانی کرتے رہتے ہیں؟“ — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جولیا اپنے فون پر پیغام نیپ کرا کر آئی ہے اس لئے مجھے معلوم ہوا ہے تم رسیور اسے دو۔“ — دوسری طرف سے سرد لمحے میں کہا گیا اور عمران نے منہ بناتے ہوئے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

”ہونہ۔ جولیا کا میرے فلیٹ پر آنا ہی برداشت نہیں ہوتا حضرت سے۔“ — عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

”جولیا بول رہی ہوں باس۔“ — جولیا نے مودبانہ لمحے میں کہا۔ ”تم نے اس کیس کے سلسلے میں جو تحریری رپورٹ مجھے بھجوائی ہے اس میں اس فارمولے کا کوئی ذکر نہیں کیا جس کی وجہ سے عمران کو انگو کیا گیا تھا۔“ — ایکمشو نے سرد لمحے میں کہا۔

”میں نے رپورٹ میں تو درج کیا ہے سر کہ عمران نے وہ فارمولہ جس کا نام وی آئی پی فارمولہ تھا جلا کر راکھ کر دیا تھا اور میں نے رپورٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ عمران نے بتایا ہے کہ فارمولہ اس کے ذہن میں موجود ہے اسی لئے تو مادام ڈیسی کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا مگر اس سے ایکریمیا کو معلوم ہو جائے کہ فارمولہ ختم ہو چکا ہے۔“ — جولیا نے مودبانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں عمران سے وہ فارمولہ تحریر کرا کر رپورٹ کے ساتھ فلک کرنا چاہئے تھا۔“ — ایکمشو نے اسی طرح سرد لمحے میں کہا۔

ہے۔“ — سلیمان نے جواب دیا تو سب بے اختیار نہ پڑے۔ ”بس بس۔ اب تم بھی عمران کے ساتھ نہ مل جانا۔ مل عمران دے گا اور خود دے گا۔“ — جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔ مل میں دے دوں گا تمہارے ہاتھ میں۔ اب تو خوش ہو۔“ — عمران نے چکتے ہوئے کہا۔

”مل میں ادا کروں گا۔ مل کی فکر نہ کریں۔“ — اچانک تویر نے کہا تو سب بے اختیار چونک کر تویر کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران کے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

”تم کیوں دو گے۔“ — جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

”مجھے معلوم ہے یہ واقعی مل آپ کے ہاتھ میں پکڑا کر خود بھاگ جائے گا اور یہ تو اب نہیں ہو سکتا کہ میرے ہوتے ہوئے آپ مل۔ تویر نے بڑے معصوم سے لمحے میں کہا تو کرہ ایک بار پھر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی تویر کی بات پر بے اختیار ہس دی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات پر بے اختیار پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”علی عمران ایم ایس۔ ڈی ایس سی (آ کن) بربان خود بول رہا ہوں۔“ — عمران نے بقلم خود کے انداز میں فقرہ بولتے ہوئے کہا۔

”اے یکمشو۔ جولیا یہاں ہو گی اسے رسیور دو۔“ — دوسری طرف اے یکمشو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

آپ جیسے محب وطن سے بہر حال یہی امید ہے کہ اس قدر احمد فارمولہ ضائع نہیں ہونے دیں گے اور پاکیشیا کے حوالے کر دیں گے۔ صدر نے فوراً ہی بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیسے جیسے جو لیاضد کرتی جائے گی عمران ویسے ہی اکثر تا جائے گا اور نتیجہ یہ کہ ڈزر کا سلسلہ ہی ختم ہو جائے گا۔

”ہاں۔ یہ بات البتہ قابل غور ہے لیکن۔ چلو ٹھیک ہے فارمولہ ایک صورت میں مکمل ہو سکتا ہے کہ ہوٹل شیرش میں شاندار ڈنز مجھے کھلایا جائے اور تم سب میرے ساتھ ڈنز کھاؤ اور اس کے اخراجات چیف صاحب اپنے خزانہ خاص سے ادا کریں۔“— عمران نے کہا۔
”نہیں۔ یہ غلط ہے۔ ڈنز بھی تم ہی کھاؤ گے اور فارمولہ بھی تم ہی دو گے بس۔ میں نے کہہ دیا ہے۔“— جولیا نے فیصلہ کرنے لجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اگر چیف تمہیں ڈنز کھلادے تو میں دس بار تم سمیت سب ساتھیوں کو ڈنز کھلاؤں گا اور اگر وہ نہ کھلائے تو پھر تمہیں ہم سب کو دس بار ڈنز کھلانا پڑے گا۔“— تنویر نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”منتظر ہے۔“— عمران نے کہا اور رسیور انھا کراں نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یکشو“— رابطہ قائم ہوتے ہی ایکشو کی مخصوص آواز سنائی دی۔ چونکہ لاڈر کا ہٹن پلے سے ہی پرنس تھا اس لئے چیف کی

”وہ تو جناب۔ عمران کی معدود ری کی وجہ سے ہم سب پریشان ہو گئے اور پھر اسی پریشانی کے عالم میں یہاں آئے تھے یہ تو ابھی تھوڑی دری پلے ہی آپ نے بتایا ہے کہ عمران ٹھیک ہو گیا ہے اب وہ فارمولہ تحریر کر دے گا تو میں بھجوادوں گی۔“— جولیا نے کہا۔

”وہ ٹانگوں سے معدود رہا تھا ذہنی طور پر تو نہیں ہوا تھا یہ فارمولہ پاکیشیا کی امانت ہے اسے فوری تحریر کر کر مجھے بھجوادوں تاکہ کیس فائل ہو سکے۔“— چیف نے سرد لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

”عمران تم وہ فارمولہ تحریر کر دو تاکہ میں اسے چیف کو دے کر مسئلہ ختم کر دو۔“— جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کون سا فارمولہ۔“— عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا جیسے اسے واقعی کسی فارمولے کا علم ہی نہ ہو۔

”وہی آئی پی فارمولہ۔ اور کون سا فارمولہ۔“— جولیا نے جھلائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”لیکن اس فارمولے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کیا تعلق۔“— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیوں تعلق نہیں ہے۔ اس فارمولے کی وجہ سے تمہیں انگوکیا گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہاری برآمدگی کے لئے کام کرنا پڑا۔“— جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کام کیا ہے یا نہیں۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

آواز سب سن رہے تھے۔
”علی عمران بول رہا ہوں جناب۔ میری تنور سے شرط لگ گئی ہے کہ اگر آپ میری صحت یا بی کی خوشی میں ہم سب کو ڈنر کھلانیں تو تنور ہم سب کو دس بار ڈنر کھلائے گا اور اگر آپ نہ کھلائیں تو مجھے دس بار سب کو ڈنر کھلانا پڑے گا۔“— عمران نے بڑے فاخر انہے لمحے میں کہا۔

”پھر تم نے مجھے کیوں فون کیا ہے؟“— چیف نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”ویکھیں جناب۔ میں نے ہمیشہ آپ کی خدمت کی ہے آپ میری خدمت کے صلے میں ایک ڈنر کی اوائیگی تو بہر حال کرہی دیں گے ناں۔“— عمران نے بڑے لاڈ بھرے لمحے میں کہا۔

”سوری۔ میں ان فضولیات کا قابل نہیں ہو۔“— دوسرا طرف سے پاٹ لمحے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مرے ہوئے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بڑی طرح لٹک گیا تھا۔

”اب بولو۔“— تنور نے بڑے فاتحانہ لمحے میں کہا۔

”چھوڑ تنور۔ یہ تو احمدق ہے اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ چیف ان معاملات میں کیسا روایہ رکھتا ہے پھر بھی یہ الیکی بات شروع کر دیتا ہے۔ چلو میری طرف سے ڈنر ہو گا۔ چلو انھوں۔“— جولیا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ اس قدر بڑی خوشخبری۔ پھر تو واقعی مجھے ڈنر کھانا ہو۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پڑے گا تھیک ہے چلو میں سیٹیں ریزور کرا دیتا ہوں۔ خدا یا تیرا شکر ہے آخر میری حسرت پوری ہو ہی گئی۔“— عمران نے کہا۔

”کیا مطلب؟“— جولیا نے حیران ہو کر کہا باقی ساتھی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگے۔

”تم نے مجھے احمدق کہا ہے ناں۔“— عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں کہا ہے تو اس میں خوش ہونے کی کون سی بات ہے؟“— جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میں نے آخر کار سو بُمر جیت ہی لیا۔ اس سے بڑی خوش خبری اور کیا ہو سکتی ہے؟“— عمران نے کہا۔

”کیا سو بُمر۔ کیا مطلب۔ یہ تم نے کیسی باتیں شروع کر دی ہیں؟“— جولیا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”لڑکیاں احمدق شوہر پسند کرتی ہیں۔“— عمران نے بڑے معصوم سے لمحے میں کہا اور کمرہ بے اختیار انتہائی زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”منہ دھو رکھو۔ تمہاری یہ حسرت کبھی پوری نہیں ہو گی۔ چاہے تم احمدق تو کیا احمدقوں کے بادشاہ بھی کیوں نہ بن جاؤ۔“— تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تنور۔ کیا تم منہ سے اچھی بات نہیں نکال سکتے۔ خواہ مخواہ فضول باتیں شروع کر دیتے ہو۔“— جولیا نے بے اختیار ہو کر کہا تو کمرہ

”تو کیا ہوا۔ آخر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کی طرف سے دعوت ہے کوئی مذاق تو نہیں ہے۔“— عمران نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ آرڈر تو تم دے رہے ہو۔ پھر میری طرف سے دعوت کیسے ہو گئی؟“— جولیا نے کہا۔

”ابھی تم نے کہا نہیں تھا کہ ڈنر کھلاوے گی۔“— عمران نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ تم نے خود بعد میں حامی بھری تھی۔ اس لئے اب ڈنر اور آرڈر تمہاری طرف سے ہی ہو گا۔“— جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے مارے گئے۔ سلیمان۔ آغا سلیمان پاشا صاحب۔“— عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

”ڈنر کھلانے کا یہ مطلب نہیں جناب کہ آپ اس طرح چیننا شروع کر دیں۔“— سلیمان نے دروازے پر آتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ آرڈر مت دینا۔ میں سمجھا تھا کہ مس جولیا کی طرف سے دعوت ہے۔“— عمران نے رو دینے والے لبجے میں کہا۔

”آرڈر تو میں نے دے بھی دیا ہے اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔“— سلیمان نے جواب دیا۔

”ارے پھر تم ہوٹل شیرن کے چیف پاورچی کو کہہ دو کہ آج ڈنر میں صرف دال کا مینور کھے تو چلو کچھ تو بچت ہو جائے گی۔“— عمران نے رو دینے والے لبجے میں کہا۔

جولیا کے اس جواب پر ایک بار پھر قہقہوں سے گونج انداز اور جولیا کے چہرے پر بے اختیار شرم کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید ساتھیوں کے قہقہوں کی وجہ سے وہ یہ سمجھی تھی کہ اس طرح اس نے دراصل عمران کی حسرت پوری ہونے کی بات کر دی تھی۔

”چلے اب تو سیشیں ریزور کرائیے عمران صاحب۔“— صدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”سلیمان۔ آغا سلیمان پاشا صاحب۔“— عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے سلیمان کو آوازیں دیتے ہوئے کہا۔

”جی صاحب۔“— دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

”ہوٹل شیرن فون کر کے اپنے، نائیگر، جوزف، جوانا اور ہم سب کے لئے سیشیں ریزور کراؤ اور ہوٹل شیرن کی انتظامیہ کو کہہ دو کہ آج کامینو بھر پور ہونا چاہئے۔ وہ سب ڈشیں جو کتابوں میں درج ہوتی ہیں اور اُنہی پر سکھائی جاتی ہیں سب مینوں میں موجود ہونی چاہئیں۔“

”بہتر جناب۔“— سلیمان نے بڑے سنجیدہ لبجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

”کیا مطلب۔ ابھی تو ڈنر کھلاتے ہوئے تمہاری جان نکل رہی تھی اب یکنہت اتنے فیاض کیسے بن گئے ہو۔“— جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آپ کو شاید دال کا بھاؤ معلوم نہیں ہے۔ مرغے سے مہنگی ہو چکی
ہے اس لئے بچت کی بجائے خرچہ بڑھ جائے گا۔“ — سلیمان نے
منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور واپس چلا گیا اور عمران نے بے اختیار
دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور کمرہ بے اختیار قمقموں سے گونج انھا۔

ختم شد

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
I
L
•
C
O
M